

پیشکش اس اعلیٰ مہنت پاکستان کے نصاب کے مطابق

الذکر  
والشہرہ

حکاکی

# ریاض الصالحین

من کلام سکید المرسلین

للإمام المافظ الفقیہ أبی زکریا محیی الدین محیی النوری

الشرقی سنہ ۶۷۶ ہجری

رحمہ اللہ تعالیٰ

جلد اول

شہیر

۱۰۱

لاہور

الذکر والشہرہ

## تنظیم المدارس کے نصاب کے مطابق

ریاض الصالحین

من كلام سيّد المرّسكين

الإمام الحافظ الفقيه أبي زكريا محيي الدين يحيى النوري

التوفى سنة ٦٧٦ هجرية

وَحَمْدُهُ لِلَّهِ تَعَالَى

جلد اول



ابو العلاء محمد بن محمد الدین جہانگیر



زیدہ سنسکر ۴۰ اڑو بازار لاہور

042-7246006

# شبیر برادرز

## شرف انتساب

حضور غوث اعظم رحمہ اللہ کے پوتے  
سلسلہ قادریہ کے عظیم شیخ طریقت

حضرت شیخ عماد الدین ابوصالح نصر الکیلائی رحمہ اللہ  
کی نذر

دید ہر کس کہ آن قد بالہ

گفت بھمان ربی اللہ علی

نیاز مند

محمد محی الدین

اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نام کتاب ..... ریاض الصالحین

تصنیف ..... دیوانہ لفظ الغیبہ ابی یزید اسمعیل السمرقانی السمرقانی  
القرنیۃ سنۃ ۶۸۶ ھ ہجری  
دستخط اللہ تعالیٰ

ترجمہ ..... ابو العلاء محمد بن محمد الدین جہانگیر

کمپوزنگ ..... ورڈز اینڈ پیکر

باہتمام ..... ملک شبیر حسین

سن اشاعت ..... اگست 2008ء شیعہ سال 1429ھ

پروف ریڈنگ ..... ملک محمد یونس

سرورق ..... باہو کراکس

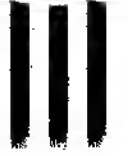
قیمت .....

شبیر برادرز  
زبیر سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور  
فون: 042-7246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

هو القادر



جميع حقوق الطبع محفوظة للنشر  
All the rights are reserved  
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مکتبہ قادریہ  
ڈاکٹر پارک لاہور 042-7226193  
ملک غلام رسول حمیدی  
0321-8226193

شبیر برادرز  
اردو بازار لاہور

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے۔ جس نے ہمیں مسلمانوں کے گھرانے میں پیدا کیا اور اسلامی تعلیمات کی خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت دی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبے حد و شمار درود و سلام نازل ہو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو بنی نوع انسان تک پہنچایا

◆ ◆ ◆ ————— ◆ ◆ ◆

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ آپ کے ادارے کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے اکابرین اہل سنت کے فتاویٰ جات اتنی تعداد میں شائع کیے کہ کتب فتاویٰ اور شبیر برادرز لازم و ملزوم سمجھے جانے لگے اُس کے بعد جب ادارے کی انتظامیہ نے علم حدیث کی خدمت کا بیڑا اٹھایا تو اس میدان میں بھی ادارے کی خدمات نے اپنے ظاہری و باطنی معیار کی وجہ سے خاص و عام سے اپنی انفرادیت کا لوہا منوایا۔

آپ کا ادارہ اس سے پہلے ”صحیح بخاری“، ”صحیح مسلم“، ”موطا امام مالک“، ”سنن داری“، ”آثار سنن“ جیسی عظیم متون کتبوں کو ان کے نمایان شان طریقے سے شائع کر چکا ہے۔ اس کے بعد ہم نے درس نظامی کے نصاب میں شامل ایک اور مختصر مجموعے ”اربعین نووی“ کو شائع کیا جس نے اپنی امتیازی خصوصیات کی وجہ سے اساتذہ کرام اور طلباء عظام سے بھرپور خارج تحسین حاصل کیا۔

◆ ◆ ◆ ————— ◆ ◆ ◆

اب آپ کا ادارہ علم حدیث کے ایک اور عظیم تاریخی مجموعے ”ریاض الصالحین“ کا ترجمہ پیش کر رہا ہے جسے ساتویں صدی ہجری کے ممتاز محدث امام ابو ذر کریمؒ نے مرتب کیا اور احادیث کی مستند کتب سے روزمرہ معاملات سے متعلق احادیث کا انتخاب اس مجموعے میں شامل کر دیا ہے اس لیے یہ کتاب علماء کرامؒ درس دینے والے مبلغین اور علم حدیث سے دلچسپی رکھنے والے عام قارئین کے لیے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ اس کے ساتھ اس امر کا تذکرہ بھی فائدے سے خالی نہیں ہوگا کہ اس کتاب کی پہلی جلد درس نظامی کے نصاب میں شامل ہے۔ اس لیے یہ مدارس کے اساتذہ اور طلبہ و طالبات کے لیے بھی ایک



علمِ حدیث کی ترویج و اشاعت اور درسِ تدریس کرنے والوں کے لیے

دُعا پرپی

الحمد لله  
الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا  
هدى الله لنا  
ولا لولا فضل  
رحمته وبرحمته  
الواسع

فيلعلل

بسم الله الرحمن الرحيم

مِنْهُ أَصْلُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا



نعت غیر مترقبہ ثابت ہوگی۔

کتاب کے ترجمے کی خدمت ہمارے فاضل دوست ابو العلاء محمد حنی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ نے سرانجام دی ہے۔ ہم نے اپنی بساط کے مطابق بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اب یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ احادیث نبویہ کے ان انوار سے اپنے قلوب و اذہان کو منور کریں اور انہیں امت تک منتقل کریں۔

آخر میں آپ سے درخواست ہے کہ اپنی نیک دعاؤں میں کتاب کے مرتب اور مترجم کے ہمراہ اوارے کی جملہ انتظامیہ و کارکنان و متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے دین اور اس کی تعلیمات کا علم حاصل کرنے، اُن پر عمل پیرا ہونے اور ان کی نشر و شاعت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا کرے۔

آپ کا مخلص

ملک شبیر حسین

## حدیث دل

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے انبیاء صدیقین، شہداء اور ”صالحین“ پر خاص انعام و اکرام کیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو جس کے گھر اور منبر کے درمیان کی جگہ ”ریاض“ جنت میں سے ایک ”روضہ“ ہے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے اصحاب ازواج، اہل بیت اور آپ کی امت کے علماء صلحاء پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

\*\*\*

نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو دوسروں تک منتقل کرنے کی جس مقدس مذہبی روایت کا آغاز نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہوا تھا وہ آج تک جاری ہے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو قیامت تک جاری رہے گی۔ بلاشبہ اُن لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا خاص فضل ہوتا ہے جو علم حدیث کی کسی بھی حوالے سے کوئی بھی خدمت کرتے ہوں ہم پر اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول کا یہ خاص فضل ہے کہ اُس نے ہمیں احادیث کی تحریری خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت دی اس سلسلے میں کچھ کام شائع ہو کر عوام و خاص تک پہنچ چکا ہے اور کچھ تکمیل کے مختلف مراحل میں ہے۔ اُن میں سے ایک اب شائع ہونے جا رہا ہے۔ یہ علم حدیث کا مشہور اور مستند مجموعہ ”ریاض الصالحین“ ہے جسے مشہور محدث امام ابو ذر کریمیا بنی بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا ہے۔ اس سے پہلے ہم امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے مرتب کردہ ایک اور مجموعہ ”اربعین نووی“ کا ترجمہ کرنے کی سعادت بھی حاصل کر چکے ہیں۔ ”اربعین نووی“ کی طرح ”ریاض الصالحین“ بھی درس نظامی کے نصاب میں شامل ہے۔ ہم اساتذہ اور طلباء سے معذرت خواہ ہیں کہ ”ریاض الصالحین“ کی شرح کی شکل میں وہ خدمت نہیں کر سکے جو کرنی چاہیے تھی۔

ترجمہ کرتے ہوئے ”ریاض الصالحین“ کا جو نسخہ پیش نظر رہا وہ ”زینۃ المتقین“ نام کی شرح کے ہمراہ تھا۔ یہ شرح چند اہل علم نے اجتماعی طور پر تحریر کی ہے ہمارے سامنے اس کا جو نسخہ ہے وہ ”موسسة الرسالة بیروت لبنان“ سے 1397ھ بمطابق 1977ء میں یعنی آج سے تقریباً تیس سال پہلے شائع ہوا۔

ہم نے پہلے یہ ارادہ کیا تھا کہ اپنے عام اسلوب کے مطابق ”ریاض الصالحین“ کی احادیث کی تخریج کریں گے۔ لیکن کچھ

اپنی کوتاہی اور کابلی کی وجہ سے اور کچھ دیگر معاملات میں مشغولیت کے باعث ہم ایسا نہیں کر سکے اس لیے ہم نے ”ریاض الصالحین“ کی ایک اور عربی شرح سے احادیث کی تخریج یہاں نقل کر دی ہے۔ یہ تحقیق و تخریج استاد عصام الدین صابلی نے کی ہے۔

...—...—...—...

”ریاض الصالحین“ کے اس ترجمے کا انتساب ہم نے ”شیخ عماد الدین ابوصالح نصر الکیلانی رحمۃ اللہ علیہ“ کے نام کیا ہے جو حضرت شیخ عبدالقادر الحسینی الکیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں اور سلسلہ قادری کے اکابر مشائخ میں سے ایک ہیں۔

...—...—...—...

ہم اپنے ان تمام احباب کے ممنون و مشکور ہیں جنہوں نے ترجمے کے دوران دائے درے سخنے قدے کسی بھی حوالے سے ہمارے ساتھ عنایت و مہربانی کا سلوک روا رکھا ان میں سر فہرست ہمارے دوست محمد خرم زاہد ہیں جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا، محترم شفاقت علی اور محترم سرفراز احمد جنہوں نے بڑی محنت کے ساتھ مسودہ تحریر کیا، محترم محمد خرم علی فیصل رشید علی مصطفیٰ جنہوں نے نہایت سرعت کے ساتھ مسودے کو کمپوز کیا۔ مخدوم قاسم شاہد جنہوں نے اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا، محترم یونس ملک جنہوں نے پروف ریڈنگ کی۔ محترم عارف نوشاہی جنہوں نے سرورق کی خطاطی کی۔ محترم احمد رضا جنہوں نے خوبصورت سرورق ڈیزائن کیا۔ محترم منصور صاحب جنہوں نے اپنی ذاتی نگرانی میں یہ کام کروایا۔ خلیفہ مجید صاحب اور برادر عرفان حسین جن کی محنت کے نتیجے میں کتاب کی خوبصورت جلد تیار ہوئی اور ملک شبیر حسین جن کی ذاتی دلچسپی اور لگن کے نتیجے میں اس وقت یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

سب سے آخر میں شکریہ کے سب سے زیادہ مستحق ہمارے اساتذہ و مشائخ والدین بہن بھائی جن کی دعاؤں نے ہمیں اس منزل تک پہنچایا۔ بطور خاص برادر محترم حافظ محمد بلال حسن جن کے تعاون کی بدولت ہم یکسوئی کے ساتھ اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لائق ہوئے۔

سب سے آخر میں عبدالحمید عدم کا یہ شعر یقیناً ہمارے سب حال ہے

عدم بھی ہے تیرا حکایت کردہ

کہاں تک گئے ہیں فسانے تیرے

محمد محی الدین

اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے

## حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ نسب:

آپ کا نام یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن حمزہ بن حزام ہے۔

اسم منسوب:

آپ کا اسم منسوب ”نووی“ ہے۔ جو علاقے ”نوئی“ کی طرف منسوب ہے یہ شام کے علاقے ”حوران“ کی ایک بستی ہے۔

پیدائش:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ محرم کے مہینے میں 631ھ میں ”نوئی“ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدین نہایت نیک اور پرہیزگار تھے۔

تعلیم و تربیت:

آپ نے دس برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرنے کا آغاز کیا اور اس کے ہمراہ اسی علاقے میں بعض اہل علم سے علم فقہ سیکھنا شروع کیا۔

دمشق آمد:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ 649ھ میں اپنے والد کے ہمراہ دمشق آگئے جہاں آپ نے ”مدرسہ دارالحدیث“ اور اس کے علاوہ ”مدرسہ رواجیہ“ جو مسجد اموی کے ساتھ مشرقی جانب ہے، میں علوم و فنون کی تحصیل کی۔

حج کی سعادت:

641ھ میں آپ نے اپنے والد کے ہمراہ حج کی سعادت حاصل کی اور پھر واپس دمشق آگئے۔

درس و تدریس:

665ھ میں آپ مدرسہ ”دارالحدیث“ کے ناظم اور مدرس مقرر ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر 34 برس تھی۔

تصنیف و تالیف:

660ھ میں آپ کی عمر 39 برس تھی آپ نے تصنیف و تالیف کا آغاز کیا۔ آپ کے اوقات اور معاملات میں بڑی

برکت تھی۔ آپ نے کئی موضوعات پر یادگار تصانیف چھوڑی ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

(1) شرح صحیح مسلم: یہ صحیح مسلم کی سب سے زیادہ مقبول اور معروف شرح ہے۔ جس میں آپ نے نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ صحیح مسلم کی احادیث کی شرح بیان کی ہے۔

(2) ریاض الصالحین: اس کتاب میں آپ نے اہمات کتب حدیث کے حوالے سے روزمرہ معاملات سے متعلق مستند روایات اکٹھی کی ہیں۔ اس کتاب کی کئی شروحات تحریر کی گئی ہیں اور اسی کتاب کا ترجمہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

(3) اربعین: یہ کتاب ”اربعین نووی“ کے نام سے مشہور ہے اور اپنی جامعیت اور اختصار کی وجہ سے بہت مقبول ہے۔

(4) شرح المہذب: یہ امام ابو اسحاق شیرازی کی مشہور کتاب ”المہذب“ کی شرح ہے۔ ”المہذب“ فقہ شافعی کا بنیادی ماخذ ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں فقہاء کے اختلاف اور اس کے اسباب کا تذکرہ کیا ہے اور دلائل کے ہمراہ فقہ شافعی کی برتری ثابت کی ہے۔

(5) الاذکار: اس میں روزمرہ دعاؤں اور صبح و شام کے اوراد و وظائف سے متعلق احادیث کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ اپنے موضوع پر منفرد اور لا جواب کتاب ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کا انتقال:

676ھ میں امام نووی رحمہ اللہ اپنے آبائی قصبے ”نووی“ واپس آ گئے۔ واپسی سے پہلے انہوں نے اپنے اساتذہ و مشائخ کے مزارات کی زیارت کی، بیت المقدس کی زیارت کی، ”الخلیل“ نامی شہر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے مزارات کی زیارت کی اور واپس ”نووی“ آ گئے۔ یہاں آپ بیمار ہو گئے اور 24 رجب 676ھ میں 45 برس کی عمر میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

اس وقت کے قاضی القضاۃ قاضی عزالدین محمد بن الصالح نے ایک بڑے ہجوم کے ہمراہ آپ کی قبر پر حاضر ہو کر نماز جنازہ ادا کی۔

اللہ تعالیٰ امام نووی رحمہ اللہ کے برزخی درجات کو بلند کرے اور انہیں قیامت کے دن انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کا ساتھ نصیب کرے۔ (آمین)

نوٹ: یہ سوانحی خاکہ ”زینۃ المتقین شرح ریاض الصالحین“ کے آغاز میں موجود امام نووی رحمہ اللہ کے حالات کو سامنے رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے۔ اس کے مولفین نے اپنی تحقیق کے درج ذیل ماخذ کی نشاندہی کی ہے۔

(1) البدایہ والنہایہ، (2) مرآۃ الجنان (3) الاعلام (4) طبقات الشافعیہ (5) النووی: للططاوی۔

## ترتیب ابواب

۳	شرف انتساب
۵	عرض ناشر
۷	حدیث دل
۹	امام نووی
۱۷	مقدمہ کتاب

## کتاب الاخلاص

۲۳	باب 1: تمام ظاہری اور خفیہ اعمال، اقوال اور احوال میں اخلاص اور نیت شامل رکھنے کا بیان
۳۱	باب 2: توبہ کا بیان
۴۷	باب 3: صبر کا بیان
۶۶	باب 4: سچائی کا بیان
۶۹	باب 5: مراقبہ (نگرانی) کا بیان
۷۷	باب 6: پرہیزگاری کا بیان
۸۰	باب 7: یقین اور توکل کا بیان
۸۹	باب 8: استقامت کا بیان
۹۰	باب 9: مخلوقات میں غور و فکر
۹۲	باب 10: بھلائی کی طرف جلدی کرنا
۹۶	باب 11: مجاہدہ کا بیان
۱۰۵	باب 12: عمر کے آخری حصے میں زیادہ نیکیاں کرنے کی ترغیب
۱۰۹	باب 13: نیکی کے بکثرت طریقوں کا بیان
۱۲۱	باب 14: عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا

باب 15:	اعمال کی محافظت کا بیان	۱۳۱
باب 16:	سنت اور اس کے آداب کی حفاظت کرنے کا حکم	۱۳۲
باب 17:	اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کرنے کا لازم ہونا	۱۴۰
باب 18:	بدعت اور نئی ایجاد ہونے والی چیزوں کی ممانعت	۱۴۲
باب 19:	جو شخص اچھے طریقے کا آغاز کرے یا بُرے طریقے کا آغاز کرے	۱۴۳
باب 20:	بھلائی کی طرف رہنمائی کرنا ہدایت یا گمراہی کی طرف بلانا	۱۴۶
باب 21:	نیکی اور پرہیزگاری کے معاملے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا	۱۴۹
باب 22:	خیر خواہی کا بیان	۱۵۱
باب 23:	نیکی کا حکم دنیا اور برائی سے منع کرنا	۱۵۲
باب 24:	قول و فعل میں تضاد کی سزا	۱۶۱
باب 25:	امانت کی ادائیگی کا حکم	۱۶۲
باب 26:	ظلم کا حرام ہونا اور مظلوم کو معاف کروانے کا حکم	۱۶۸
باب 27:	مسلمانوں کے حقوق کا بیان اور ان پر شفقت اور رحمت کا بیان	۱۷۷
باب 28:	مسلمانوں کی پردہ پوشی کرنا اور ان کی (خراہیوں کی) اشاعت کرنے کی ممانعت	۱۸۳
باب 29:	مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنا	۱۸۶
باب 30:	شفاعت کا بیان	۱۸۷
باب 31:	لوگوں کے درمیان صلح کروانا	۱۸۸
باب 32:	کمزور، غریب اور عام مسلمانوں کی فضیلت	۱۹۱
باب 33:	یتیم بچے، بیٹیوں، تمام کمزوروں، غریبوں اور عام لوگوں کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرنا	۱۹۷
باب 34:	خواتین کے بارے میں نصیحت	۲۰۳
باب 35:	شوہر کا عورت پر کیا حق ہے	۲۰۸
باب 36:	گھروالوں پر خرچ کرنا	۲۱۱
باب 37:	جو چیز پسند ہو اور جو اچھی ہو اسے خرچ کرنا	۲۱۳
باب 38:	گھروالوں کی تعلیم و تربیت	۲۱۵
باب 39:	پڑوسی کا حق اور اس بارے میں تلقین	۲۱۸
باب 40:	والدین کے ساتھ اور رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرنا	۲۲۱
باب 41:	والدین کی نافرمانی اور رشتہ داری کے حقوق کی خلاف ورزی کا حرام ہونا	۲۳۳

باب 42:	باپ، ماں، قریبی رشتہ داروں، بیوی اور شوہر کے دوستوں کے ساتھ اچھائی کی فضیلت	۲۳۶
باب 43:	نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کی تعظیم اور ان کی فضیلت کا بیان	۲۳۹
باب 44:	علماء، عمر رسیدہ افراد اور باپ، فضیلت کی تعظیم و تکریم	۲۴۱
باب 45:	نیک لوگوں کی زیارت اور ان کی صحبت اختیار کرنا	۲۴۷
باب 46:	اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے کی فضیلت	۲۵۵
باب 47:	بندے سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت	۲۶۰
باب 48:	نیک لوگوں، کمزوروں اور غریبوں کو اذیت پہنچانے سے بچنے کی تلقین	۲۶۳
باب 49:	لوگوں کے ظاہر پر حکم جاری کرنا اور ان کے پوشیدہ معاملات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا	۲۶۴
باب 50:	خوف کا بیان	۲۶۸
باب 51:	اللہ تعالیٰ کے فضل کی امید کا بیان	۲۷۷
باب 52:	اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھنے کی فضیلت	۲۹۵
باب 53:	خوف اور امید کو اکٹھا کرنا	۲۹۷
باب 54:	اللہ کی بارگاہ میں رونے کی فضیلت اور اس کی بارگاہ (میں حاضری) کا اشتیاق	۲۹۹
باب 55:	دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے کی فضیلت	۳۰۳
باب 56:	تقیات زندگی کو ترک کر کے تھوڑے پر اکتفاء کرنے کی فضیلت	۳۱۸
باب 57:	فتاعت مانگنے سے بچنا، تمام معاملات میں میانہ روی اختیار کرنا	۳۳۹
باب 58:	مانگنے یا لالچ کیے بغیر (مال) لینا جائز ہے	۳۴۷
باب 59:	اپنے ہاتھ کے ذریعے کما کر کھانے اور مانگنے سے بچنے کی ترغیب	۳۴۸
باب 60:	کرم اور جود کا بیان	۳۴۹
باب 61:	بخل اور کجی کی ممانعت	۳۵۷
باب 62:	ایثار اور غم خواری کا بیان	۳۵۸
باب 63:	آخرت سے متعلق امور میں رغبت اختیار کرنا	۳۶۰
باب 64:	شکر گزار مالدار شخص کی فضیلت	۳۶۱
باب 65:	موت کو یاد کرنا اور امید کا کم ہونا	۳۶۳
باب 66:	مردوں کے لئے قبروں کی زیارت کرنے کا مستحب ہونا	۳۶۹
باب 67:	کسی لاحق ہو نیوالی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا کرنا منع ہے	۳۷۰
باب 68:	پرہیزگاری کا بیان، مشتبہ چیزوں کو ترک کرنا	۳۷۲

- باب 95: خوشخبری دینے اور نیکی کے کام میں مبارک باد دینے کا مستحب ہونا ۴۲۶
- باب 96: اپنے ساتھی کو رخصت کرنا اور اس سے جدائی کے وقت اسے نیکی کی تلقین کرنا ۴۳۳
- باب 97: استخارہ کرنا اور مشورہ کرنا ۴۳۶
- باب 98: ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا تاکہ عبادت کے مقامات زیادہ ہو جائیں ۴۳۷
- باب 99: ہر معزز کام میں دائیں حصے کو پہلے کرنا مستحب ہے ۴۳۸

### ﴿کھانے کے آداب کا بیان﴾

- باب 100: کھانے کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا اور آخر میں الحمد للہ پڑھنا ۴۴۱
- باب 101: کھانے میں عیب نہ نکالنا اور اس کی تعریف کرنا مستحب ہے ۴۴۲
- باب 102: جس شخص کے سامنے کھانا پیش کیا جائے اور وہ روزہ دار ہو ۴۴۳
- باب 103: جس شخص کو کھانے کے لئے بلایا جائے اور اس کے ساتھ دوسرا شخص بھی چلا جائے ۴۴۵
- باب 104: کھانے کا ادب سکھانا ۴۴۵
- باب 105: دیکھو ریں اور اس طرح کی دیگر چیزیں اکٹھی کھانے کی ممانعت ۴۴۶
- باب 106: جو شخص کھانے کے باوجود سیر نہ ہوتا ہو اسے کیا پڑھنا چاہئے اور کیا کرنا چاہئے ۴۴۷
- باب 107: پیالے کے ایک طرف سے کھانا کھانے کا حکم اور درمیان میں سے کھانے کی ممانعت ۴۴۷
- باب 108: ٹیک لگا کر کھانا کھانے کی کراہت ۴۴۸
- باب 109: تین انگلیوں کے ساتھ کھانا مستحب ہے ۴۴۹
- باب 110: زیادہ ہاتھوں کا کھانے پر ہونا (زیادہ افراد کا مل کر کھانا) ۴۵۱
- باب 111: پینے کے آداب برتن سے باہر تین مرتبہ سانس لینا مستحب ہے ۴۵۱
- باب 112: مشکیزے کے منہ سے یا اس طرح کی کسی اور چیز کے منہ سے پینا مکروہ ہے ۴۵۳
- باب 113: پینے کی چیز میں پھونک مارنا مکروہ ہے ۴۵۴
- باب 114: کھڑے ہو کر پینا جائز ہے ۴۵۵
- باب 115: پلانے والے کا سب سے آخر میں خود پینا مستحب ہے ۴۵۶
- باب 116: سونے اور چاندی کے علاوہ ہر طرح کے برتن میں پینا جائز ہے ۴۵۷

### ﴿لباس کا بیان﴾

- باب 117: سفید کپڑے کو پہننا مستحب ہے اور سرخ، بنبر (زررد) یا سیاہ کپڑے کو پہننا جائز ہے ۴۶۰
- باب 118: قمیص پہننا مستحب ہے ۴۶۳

- باب 69: گوشہ نشینی اختیار کرنے کا مستحب ہونا ۴۷۶
- باب 70: اجتماعی زندگی کے آداب کا بیان ۴۷۸
- باب 71: عاجزی اختیار کرنا اور اہل ایمان کے لئے نری کے پروں کو بچھا دینا ۴۷۹
- باب 72: تکبر اور خود پسندی کا حرام ہونا ۴۸۳
- باب 73: اچھے اخلاق کا بیان ۴۸۶
- باب 74: علم برداری اور نری کا بیان ۴۹۱
- باب 75: جاہلوں سے گریز کرنے اور غنمو سے کام لینے کا بیان ۴۹۲
- باب 76: (کسی کی طرف سے پہنچنے والی) اذیت برداشت کرنا ۴۹۷
- باب 77: جب شرعی احکام کی حرمت کو پامال کیا جائے تو غضب کا اظہار کرنا ۴۹۸
- باب 78: رعایا کے حقوق کا خیال رکھنا ۴۹۹
- باب 79: عادل حکمران ۴۹۹
- باب 80: حاکم وقت کی فرمانبرداری کا واجب ہونا ۴۹۹
- باب 81: حکومت کی طلب کی ممانعت ۴۹۹
- باب 82: اہلیت کے مالک لوگوں کو سرکاری عہدوں پر فائز کرنا ۴۹۹
- باب 83: حکومت کا لالچ رکھنے والوں کو سرکاری عہدے نہ دینا ۴۹۹

### ﴿ادب کا بیان﴾

- باب 84: حیا اس کی فضیلت اور حیا کو اختیار کرنے کی ترغیب ۴۹۹
- باب 85: راز کی حفاظت کرنا ۴۹۹
- باب 86: عہد کو پورا کرنا وعدے کو پورا کرنا ۴۹۹
- باب 87: جس کام کو بھلائی سمجھ کر کیا جا رہا ہو اس کی پابندی کرنا ۴۹۹
- باب 88: اچھی گفتگو اور ملاقات کے وقت خندہ پیشانی سے ملنے کا استحباب ۴۹۹
- باب 89: کلام کو بیان کرنا مخاطب کے لئے اسے واضح کرنے کا استحباب ۴۹۹
- باب 90: اپنے ساتھی کی بات کو غور سے سننا جبکہ حرام نہ ہو ۴۹۹
- باب 91: وعظ کرنا اور اس بارے میں میانہ روی اختیار کرنا ۴۹۹
- باب 92: وقار اور سکینت کا بیان ۴۹۹
- باب 93: نماز، علم اور اس جیسی دیگر عبادات کے لئے سکون اور وقار کے ساتھ چل کر آنے کا مستحب ہونا ۴۹۹
- باب 94: مہمان کی تکریم کا بیان ۴۹۹

## مقدمہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ، الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ، مُكَوِّرِ اللَّيْلِ عَلَى النَّهَارِ، نَذِيرِ لَوْلِي الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ، وَنَصِيرِ لِدَوَى الْأَلْسَابِ وَالْأَغْبَارِ، الَّذِي أَبْقَى مِنْ خَلْقِهِ مَنْ أَصْلَفَاهُ فَزَهَّدَهُمْ فِي هَلِكِهِ الدَّارِ، وَشَغَلَهُمْ بِمُرَاقَبَتِهِ وَادَامَةِ الْأَفْكَارِ، وَمُلَازِمَةِ الْإِتْعَاطِ وَالْإِدْكَارِ، وَوَقَّعَهُمُ لِلذَّابِ فِي طَاعَتِهِ، وَالتَّائِبِ لِدَارِ الْقَرَارِ، وَالْحَذَرِ مِمَّا يُسْخِطُهُ وَيُوجِبُ دَارَ الْبَوَارِ، وَالْمُحَافَظَةِ عَلَى ذَلِكَ مَعَ تَغَايُرِ الْأَحْوَالِ وَالْأَطْوَارِ،

أَحْمَدُهُ أَبْلَغَ حَمْدٍ وَأَزْكَاهُ، وَأَشْمَلَهُ وَأَنَمَاهُ،

وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْبَرُّ الْكَرِيمُ، الرَّءُوفُ الرَّحِيمُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَخَبِيئُهُ وَخَلِيلُهُ، الْهَادِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ، وَالِدَّاعِي إِلَى دِينٍ قَوِيمٍ، صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ، وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ، وَالْأَلِّ كُلِّ، وَسَائِرِ الصَّالِحِينَ.

أَمَّا بَعْدُ، فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ) مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطِيعُونِ (الذاریات: 56-57)

وَهَذَا تَضَرُّعٌ بِأَنَّهُمْ خُلِقُوا لِلْعِبَادَةِ، فَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْإِعْتِنَاءُ بِمَا خُلِقُوا لَهُ وَالْإِعْرَاضُ عَنْ حُطُوطِ الدُّنْيَا بِالزُّهَادَةِ، فَإِنَّهَا دَارُ نَفَادٍ لَا مَحَلَّ لِإِخْلَادٍ، وَمَرْكَبُ غُيُورٍ لَا مَنَازِلَ حُبُورٍ، وَمَشْرَعُ انْفِصَامٍ لَا مَوْطِنَ دَوَامٍ، فَلِهَذَا كَانَ الْإِتْعَاطُ مِنْ أَهْلِهَا هُمُ الْعِبَادُ، وَأَعْقَلُ النَّاسِ فِيهَا هُمُ الزُّهَادُ.

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَنْ لَمْ تَغْنَبِ بِالْأَمْسِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ) (يونس: 24).

يونس: 24. وَالْآيَاتُ فِي هَذَا الْمَعْنَى كَثِيرَةٌ. وَلَقَدْ أَحْسَنَ الْقَائِلُ  
 طَلَّفُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتْنَا  
 أَنْهَا لَبَسَتْ لِحْيَ وَطْنَا  
 صَالِحِ الْأَعْمَالِ فِيهَا سَفْنَا  
 جَعَلُوهَا لَجَّةً وَأَتَّخَذُوا

فَإِذَا كَانَ حَالُهَا مَا وَصَفْنَاهُ، وَحَالُنَا وَمَا خُلِقْنَا لَهُ مَا قَدِمْنَاهُ؛ فَحَقَّ عَلَى الْمُكَلَّفِ أَنْ يَذْهَبَ بِنَفْسِهِ

باب 119: قمیص کی لمبائی کا بیان اس کی آستین تہ بند عمامے کے کنارے کا بیان

باب 120: لباس میں تواضع اختیار کرتے ہوئے عمدگی کو ترک کرنا مستحب ہے

باب 121: درمیانے درجے کا لباس پہننا مستحب ہے

باب 122: ریشمی لباس پہننا مردوں کے لئے حرام ہے اس پر بیٹھنا بھی حرام ہے

باب 123: جس شخص کو خارش ہو اس شخص کے لیے ریشم پہننا جائز ہے

باب 124: چھتے وغیرہ کے چڑے پر بیٹھنا یا اس پر سوار ہونے کی ممانعت

باب 125: جب کوئی شخص نیا لباس یا نیا جوتا پہنے یا کوئی اور نئی چیز پہنے تو کیا پڑھے؟

باب 126: لباس میں دائیں طرف سے آغاز کرنا مستحب ہے

باب 127: سوتے وقت کیا پڑھے؟

باب 128: چوڑی مار کر یا اکڑوں بیٹھنے کا جواز

باب 129: محفل اور ہم نشینی کے آداب

باب 130: خواب اور اس سے متعلق جو کچھ منقول ہے

## سلام کا بیان

باب 131: سلام کی فضیلت اور اسے عام کرنے کا حکم

باب 132: سلام کا طریقہ

باب 133: سلام کے آداب کا بیان

باب 134: سلام کی تکرار مستحب ہے

باب 135: جو شخص اپنے گھر میں داخل ہو اس کے لئے سلام کرنا مستحب ہے

باب 136: بچوں کو سلام کرنا

باب 137: آدمی کا خواتین کو سلام کرنا

باب 138: کافر کو پہلے سلام کرنا حرام ہے اور انہیں جواب کیسے دیا جائے گا

باب 139: جب کوئی شخص محفل سے کھڑا ہوا اپنے ساتھیوں سے جدا ہونے لگے تو سلام کرنا مستحب ہے

باب 140: اجازت طلب کرنا اور اس کے آداب کا بیان

باب 141: اجازت لیتے ہوئے اپنا تعارف کر دانا

باب 142: چھینکنے والے کو جواب دینا

باب 143: ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا اور خندہ پیشانی کا مستحب ہونا

مَذْهَبَ الْأَخْيَارِ ، وَيَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ أُولَى النَّهْيِ وَالْأَبْصَارِ ، وَيَتَأَهَّبُ لِمَا أَسْرَتْ إِلَيْهِ ، وَيَهْتَمُّ لِمَا نَبَهَتْ عَلَيْهِ . وَأَصُوبُ طَرِيقٍ لَهُ فِي ذَلِكَ ، وَأَرْشَدُ مَا يَسْأَلُكَ مِنَ الْمَسَائِلِ ، التَّادِبُ بِمَا صَحَّ عَنْ نَبِيِّنَا سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ، وَآكْرَمِ السَّابِقِينَ وَالْآخِرِينَ ، صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ .

وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ( وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى ) ( المائدة : 2 )

وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ قَالَ : ( وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ ، وَأَنَّهُ قَالَ : مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ )

( وَأَنَّهُ قَالَ : ( مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورٍ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا )

( وَأَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ) : ( قَوْلُ اللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ) فَرَأَيْتَ أَنْ أَجْمَعَ مُخْتَصَرًا مِنَ الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ ، مُسْتَمِلًا عَلَى مَا يَكُونُ طَرِيقًا لِصَاحِبِهِ إِلَى الْآخِرَةِ ، وَمُحْضِلًا لِذَابِهِ الْبَاطِنَةِ وَالظَّاهِرَةِ . جَامِعًا لِلتَّرْغِيبِ وَالتَّهْذِيبِ وَسَائِرِ أَنْوَاعِ آدَابِ السَّالِكِينَ : مِنْ أَحَادِيثِ الزُّهْدِ وَرِيَاضَاتِ النُّفُوسِ ، وَتَهْذِيبِ الْأَخْلَاقِ ، وَطَهَارَاتِ الْقُلُوبِ وَعِلَاجِهَا ، وَحِصَانَةِ الْجَوَارِحِ وَإِزَالَةِ إِغْوَا جَاحِهَا ، وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ مَقَاصِدِ الْعَارِفِينَ .

وَالْتَزِمُ فِيهِ أَنْ لَا أَذْكَرَ إِلَّا حَدِيثًا صَحِيحًا مِنَ الْوَاضِحَاتِ ، مُضَافًا إِلَى الْكُتُبِ الصَّحِيحَةِ الْمَشْهُورَاتِ . وَأَصْدَرَ الْأَبْوَابَ مِنَ الْقُرْآنِ الْعَزِيزِ بَايَاتٍ كَرِيمَاتٍ ، وَأَوْشَحَ مَا يَحْتَاجُ إِلَى ضَبْطٍ أَوْ شَرْحٍ مَعْنَى خَفِيِّ بِنَفَائِسٍ مِنَ التَّنْبِيهَاتِ . وَإِذَا قُلْتُ فِي الْآخِرِ حَدِيثٌ : مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فَمَعْنَاهُ : رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى .

وَأَرْجُو أَنْ تَمَّ هَذَا الْكِتَابُ أَنْ يَكُونَ سَائِقًا لِلْمُعْتَبِرِ بِهِ إِلَى الْخَيْرَاتِ حَاجِزًا لَهُ عَنْ أَنْوَاعِ الْقَبَاحِ وَالْمُهْلِكَاتِ . وَأَنَا سَائِلٌ أَخَا ائْتَفَعَ بِشَيْءٍ مِنْهُ أَنْ يَدْعُو لِي ، وَلِوَالِدَيَّ ، وَمَشَائِخِي ، وَسَائِرِ أَحِبَّائِنَا ، وَالْمُسْلِمِينَ أَجْمَعِينَ . وَعَلَى اللَّهِ الْكَرِيمِ اعْتِمَادِي ، وَإِلَيْهِ تَفَرُّصِي وَاسْتِنَادِي ، وَحَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ .

## مقدمہ

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو ایک زبردست غالب بہت زیادہ مغفرت کرنے والا اور رات کو دن کے بعد لانے والا ہے تاکہ عقل مند اور سمجھدار لوگوں کے لئے نصیحت ہو اور فہم رکھنے والوں اور عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے بصیرت کا باعث ہو۔

وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنی مخلوق میں سے اپنے منتخب لوگوں کے من کو بیدار کیا اور انہیں گھر (جہاں میں) بے نیاز کیا اور انہیں اپنی نگرانی اور مستقل غور و فکر میں مصروف کر کے ہمیشہ وعظ و نصیحت کے حصول میں مصروف کیا۔ انہیں اپنی فرمانبرداری اختیار کرنے اور آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق دی اور اس چیز سے بچنے کی توفیق دی جو اسے ناراض کرے اور جہنم کو واجب کر دے اور احوال و اطوار کے اختلاف کے ہمراہ ان کی محافظت (کی توفیق دی) (امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں) میں اس کی مبلغ حمد بیان کرتا ہوں جو زیادہ پاکیزہ اپنے (مفہوم میں) زیادہ شامل اور زیادہ نفع بخش ہو۔

میں یہ گواہی دیتا ہوں اس اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے جو مہربان کرم کرنے والا رؤف و رحیم ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے رسول حبیب و خلیل ہیں اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں اور مضبوط دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کا سلام ان پر نازل ہو اور تمام انبیاء پر نازل ہو اور (ان کی) ساری آل اور تمام نیک لوگوں پر نازل ہو۔

اما بعد! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

( وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ ذَرْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعَمُوا )

( الذاریات : 57 - 58 )

”میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے میں ان سے کچھ رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ

چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں۔“

یہ اس بات کی صراحت ہے انہیں عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اسی لئے ان پر لازم ہے وہ ان چیزوں کا خیال رکھیں جن کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے اور بے رغبتی کے ذریعے دنیاوی آسائشوں سے لاتعلق رہیں کیونکہ یہ دنیا فنا کا مقام ہے۔

ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے یہ گزرنے کی سواری ہے خوشی کی منزل نہیں ہے۔ چھوٹے والا راستہ ہے ہمیشہ رہنے والا گھر نہیں ہے۔ اسی لئے اہل دنیا میں بیدار رہنے والے لوگ عبادت گزار ہیں اور سمجھ دار لوگ بے رغبتی اختیار کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

( إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أُنْزِلَتْهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَبِ بِالْأَمْسِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْتَكَرُونَ ) (يونس: 24)

”بے شک دنیاوی زندگی کی مثال اس پانی کی مانند ہے جسے ہم آسمان سے نازل کرتے ہیں اور اس کے ساتھ زمین کے نباتات مل جاتے ہیں ان نباتات کو انسان اور جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ زمین اپنا زیور پہن لیتی ہے اور آراستہ ہو جاتی ہے اور اہل زمین یہ گمان کرتے ہیں کہ اب وہ پیداوار ان کے تصرف میں ہے تو رات کے وقت یا دن کے وقت ہمارا حکم (عذاب) اس تک آ جاتا ہے اور ہم اسے کٹے ہوئے کھیت کی مانند کر دیتے ہیں گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ اسی طرح ہم آیات کو واضح کر کے بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔“

اس مضمون سے متعلق آیات بہت سی ہیں۔

کسی نے خوب کہا ہے:

إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا فُطِنَا  
طَلَقُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتْنَا  
نَظَرُوا فِيهَا فَلَمَّا عِلِمُوا  
أَنَّهُ لَا يَسْتَلْحِي وَطِنَا  
جَمَعُوا لَهَا لُجَّةً وَأَتَّخَذُوا  
صَالِحِ الْأَعْمَالِ فِيهَا سُلْطَنَا

”بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ سمجھدار بندے ایسے بھی ہیں جنہوں نے دنیا کو طلاق دے دی اور فتنے سے ڈر گئے انہوں نے اس میں غور کیا اور جب انہیں علم ہوا کہ یہ دنیا زندہ شخص کا وطن نہیں ہے تو انہوں نے اسے ایک گہرا سمندر قرار دے کر نیک اعمال کو اس میں کشتیوں کے طور پر اختیار کر لیا۔“

جب دنیا کی حالت یہ ہو جو میں نے بیان کی ہے اور ہماری حالت اور ہمارا مقصد تخلیق وہ ہو جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں تو ہر مکلف شخص پر یہ بات لازم ہے وہ اپنے آپ کو نیک لوگوں کے راستے پر چلائے اور تجربہ کار اور عقل مند لوگوں کی راہ پر

گامزن ہو اور جس چیز کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے اس کی تیاری کرے اور میں نے جس کے بارے میں خبردار کیا ہے۔ اس کا خاص خیال رکھے۔ ایسے شخص کے لئے سب سے ٹھیک راستہ اور سب سے بہترین رہنمائی ان احادیث پر عمل کرنا ہے۔ جو ہمارے نبی ﷺ سے مستند طور پر منقول ہیں (وہ نبی) جو سب پہلے والوں اور بعد والوں کے سردار ہیں۔ پہلے گزر جانے والوں اور بعد میں آنے والوں سے معزز ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کا سلام ان پر اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”نیک اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔“

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان مستند طور پر ثابت ہے۔

”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔“

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص بھلائی کی طرف رہنمائی کرے اسے (بھلائی) کرنے والے کے اجر کی مانند اجر ملتا ہے۔“

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے اسے ان سب لوگوں کے اجر کی مانند اجر ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔“

نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد فرمایا تھا:

”اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے کسی ایک بھی شخص کو ہدایت نصیب کر دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹ (ملنے سے) بہتر ہوگا۔“

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اس لئے میں نے یہ سوچا کہ مجھے مستند احادیث کا ایک مختصر مجموعہ مرتب کرنا چاہیے جو ان روایات پر مشتمل ہو جو پڑھنے والے کے لئے آخرت کے راستے (کی رہنمائی کریں) اور وہ شخص باطنی اور ظاہری آداب سیکھ سکے اس میں ترغیب دینے والی اور ڈرانے والی روایات موجود ہوں جو سالکین کے آداب کی تمام اقسام پر مشتمل ہوں جن میں زہد، نفس کی ریاضات، اخلاق کی تہذیب، دلوں کی پاکیزگی اور ان کا علاج اور اعضا کی حفاظت اور ان کے ٹیڑھے پن کا ازالہ اور ان کے علاوہ عارفین کے دیگر مقاصد سے متعلق احادیث پر مشتمل ہو۔

میں نے یہ التزام کیا ہے اس میں صرف مستند اور واضح احادیث نقل کروں گا جو مستند اور مشہور کتب کے حوالے سے ہوں گی اور میں ہر باب کے آغاز میں قرآن مجید کی آیات پیش کروں گا اور ضبط (الفاظ) اور مخفی معنی کی وضاحت کی نفیس تنبیہات کے ذریعے (اس کتاب کو) آراستہ کروں گا۔

جب میں کسی حدیث کے آخر میں ”تفقی علیہ“ تحریر کروں گا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ اور



امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

مجھے امید ہے اگر یہ کتاب مکمل ہو گئی تو یہ ”اعتناء“ (وجہ) کرنے والے کو بھلائی کی طرف لے جائے گی اور مختلف اقسام کی خرابیوں اور ہلاکتوں کے لئے رکاوٹ ہوگی۔ میں اس بھائی سے درخواست گزار ہوں کہ اگر اسے اس کتاب سے کچھ فائدہ ہو تو وہ میرے والدین میرے مشائخ ہمارے تمام احباب بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے دعائے خیر کرے اور اللہ کریم کی ذات پر ہی میرا بھروسہ ہے اور میرے (معاملات) اسی کے سپرد ہیں اور اسی کے سہارے ہیں میرے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے وہ بہترین کارساز ہے غالب اور حکمت والے اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔



## کتاب الاخلاص

### اخلاص کا بیان

بَابُ الْإِخْلَاصِ وَاحْضَارِ النِّيَّةِ فِي جَمِيعِ الْأَعْمَالِ وَالْأَقْوَالِ وَالْأَحْوَالِ الْبَارِزَةِ وَالْخَفِيَّةِ  
باب 1: تمام ظاہری اور خفیہ اعمال اقوال اور احوال میں اخلاص اور نیت شامل رکھنے کا بیان  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾ (البینہ: ۴)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”انہیں صرف اسی بات کا حکم دیا گیا ہے وہ (باطل کو چھوڑ کر) ایک طرف رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بارے میں خالص عقیدہ رکھتے ہوئے اسی کی عبادت کریں نماز قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں یہی سیدھا دین ہے۔“  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ﴾ (الحج: 37)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ تک ان (جانوروں کی قربانی) کا گوشت یا ان کا خون نہیں پہنچتا بلکہ اس کی بارگاہ میں تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿قُلْ إِنْ تَخْشَوْنَ مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يُعَلِّمَهُ اللَّهُ﴾ (آل عمران: 29)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم فرما دو تم لوگ اپنے سینے میں چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔“

(1) وَعَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعَزْزِيِّ بْنِ رِيَاحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْطِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَبْدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ بْنِ غَالِبِ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى،“

1- اخرجہ احمد (1/168) والبخاری (1) و (53) و (2529) و (3898) و (5070) و (6689) و (6953) و مسلف (1907) و ابو داؤد (2021) والترمذی (1647) والطحاوی (37) والبزار (257) و ابن حبان (388) و ابن خزیمہ (142) والطحاوی (96/3) والدارقطنی (50/1) والبیہقی (341/7) والحمیدی (28) والقضاعي (1172) وغیرہم من آئمة الحدیث الشریف

فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَهَاجَرَتْهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ امْرَأَةٍ يَتَكِبُهَا، فَهَاجَرَتْهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ، مُتَّفَقٌ عَلَى صَحِّهِ

رَوَاهُ إِمَامَا الْمُحَدِّثِينَ، أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ بَرْدِزْبَةِ الْجُعْفِيِّ الْبُخَارِيُّ، وَأَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُشَيْرِيُّ النَّبَسَابُورِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي صَحِيحِهِمَا الَّذِينَ هُمَا أَصْحَابُ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ”اعمال (کی صحت) اجر و ثواب کا دار و مدار نیت پر ہے۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (کی رضا کے حصول) کے لیے ہجرت کرے گا۔ تو (اجر و ثواب کے اعتبار سے) اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے (ہی شمار) ہوگی اور جس شخص نے (کسی) دنیاوی مقصد کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی طرف ہوئی جس طرف اس نے ہجرت کی تھی۔ (یعنی جو اس نے نیت کی تھی اس کے مطابق اس کو بدلہ ملے گا۔“)

اس کی صحت پر اتفاق ہے۔ اس حدیث کو محدثین کے دو اماموں (امام) ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ الجعفی البخاری (اور امام) ابوالحسن مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری نیشاپوری نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں روایت کیا ہے جو (علم حدیث کے موضوع پر) تصنیف ہونے والی سب سے زیادہ ”صحیح“ (یعنی مستند) کتب ہیں۔

(2) وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يَغْزُو جَنْشُ الْكَعْبَةِ فَإِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ“ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ يُخَسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَأُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ”يُخَسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يَبْعَثُونَ عَلَى نَبَاتِهِمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے آئے گا جب وہ چٹیل میدان میں پہنچیں گے تو ان کے آگے والے اور پیچھے والے (درمیان والے) یعنی سب لوگوں کو دھنسا دیا جائے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ان سب لوگوں کو کیسے دھنسا دیا جائے گا جب کہ اس لشکر میں ان کے بازار ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جن کا ان سے تعلق نہیں ہے۔ (یعنی وہ لوگ حملہ کرنے کے لئے نہیں آئے ہوں گے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان سب لوگوں کو دھنسا دیا جائے گا پھر ان کو ان کی نیتوں کے مطابق (قیامت کے دن) زندہ کیا جائے گا۔ (متفق علیہ) یہ بخاری کے لفظ ہیں۔

(3) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا هِجْرَةَ بَعْدَ

2- اخرجه احمد (9/34792) والبخاری (2118) و مسلم (2884) و ابن حبان (7655) و ابو نعيم في الحلييلة (11/5).

الْفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيَّةٌ، وَإِذَا اسْتَفْرُغْتُمْ فَأَنْقِرُوا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ: لَا هِجْرَةَ مِنْ مَكَّةَ لِأَنَّهَا صَارَتْ دَارَ إِسْلَامٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا ہے فتح (مکہ) کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت ہے جب تمہیں (جہاد کے لئے) نکلنے کے لئے کہا جائے تو روانہ ہو جاؤ۔ (متفق علیہ) امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب ہے مکہ سے ہجرت کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی کیونکہ وہ دار اسلام بن چکا ہے۔

(4) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَقَالَ: ”إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرَجُلًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا، إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ“

وَفِي رَوَايَةٍ: ”إِلَّا شَرَكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ”إِنَّ أَقْوَامًا خَلَفْنَا بِالْمَدِينَةِ مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا، إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا؛ حَبَسَهُمُ الْعَذْرُ“

حضرت ابی عبد اللہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں تم لوگوں نے جو بھی سفر کیا اور جس بھی وادی سے گزرے وہ لوگ تمہارے ساتھ تھے یہ وہ لوگ ہیں جو کسی بیماری کی وجہ سے نہیں آ سکے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ لوگ اجر میں تمہارے شریک ہیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ میں روایت کیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اسی حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ہم غزوہ تبوک سے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ واپس آ رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا:

ہمارے پیچھے مدینہ میں کچھ لوگ ہیں۔ ہم جس بھی گھاٹی اور وادی سے گزرے یہ ہمارے ساتھ تھے (کیونکہ) یہ معذور ہونے کی وجہ سے نہیں آ سکتے۔

(5) وَعَنْ أَبِي يَزِيدَ مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَخْنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَهُوَ وَآبُوهُ وَجَدُهُ صَحَابِيُّونَ، قَالَ:

3- اخرجه احمد (1/1991) والبخاری (1834) و مسلم (1864) و ابو داؤد (2480) والدارمی (2512) والنسائی (4181) والطحطاوی (252/3) والقشعاسی (844) و ابن حبان (4592) و ابن ماجه (2773) و ابي عبد الرزاق (9711) وابن الجارود (1030) والطبرانی (10844) وغيرهم من ائمة الحديث الشريف.

4- في هذا الحديث فضيلة النية في الخير وان من نوي الغزو وغيره من الطاعات فعرض له عذر منعه، حصل له ثواب نية، وانه اكثر من التأسف على فوات ذلك وتولى كونه مع الغزاة ونجومه كثر ثوابه والله تعالى اعلم. قاله النووي رحمه الله تعالى.

5- اخرجه البخاری (1422) والدارمی (1368) واحمد (15860)

كَانَ اَبِيْ يَزِيْدُ اَخْرَجَ ذَنَابِيْرَ بَصَدَقَ بِهَا، فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَجَنُتْ فَآخَذَهَا فَاتَيْتَهُ بِهَا . فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا اِيَّاكَ اَرَدْتُ، فَخَاصَمْتُهُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ، وَلَكَ مَا آخَذْتَ يَا مَعْنُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت معن یزید بن اخطی بن ابی اسحاق بیان کرتے ہیں یہ ان کے والد اور ان کے دادا تمام صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں: میرے والد یزید نے کچھ دینار نکالے تاکہ انہیں صدقہ کریں وہ انہوں نے مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھوا دیئے میں آیا اور میں نے وہ دینار (اس شخص سے) وصول کر لئے میں ان دیناروں کو لے کر والد صاحب کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے تمہارا ارادہ نہیں کیا تھا، میں یہ مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اے یزید! تم نے جو نیت کی تھی اس کا تمہیں اجر ملے گا، اے معن! تم نے جو وصول کر لیا وہ تمہارا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(6) وَعَنْ اَبِيْ اسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَّالِكِ بْنِ اَهْبَبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ الْقُرَشِيِّ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَحَدِ الْعَشْرِ الْمَشْهُودِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: جَاءَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْذُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعِ اَسْنَدِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ قَدْ بَلَغْتُ مِنْ الْوَجَعِ مَا تَرَى، وَاَنَا ذُوْ قَالٍ وَلَا يَرِيْنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ، اَفَاتَّصِدُقُ بِثَلَاثِيْ مَالِيْ؟ قَالَ: "لَا"، قُلْتُ: فَالْشُّطْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: "لَا"، قُلْتُ: فَالْثُلُثُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "الْثُلُثُ وَالْثُلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْتَ اَغْنِيَاءَ خَبَرٍ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْنَعِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلَ فِيْ فِئِ امْرَاَتِكَ"، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُخَلِّفْ بَعْدَ اَصْحَابِيْ؟ قَالَ: "اِنَّكَ لَنْ تُخَلِّفَ فَنَعْمَلْ عَمَلًا تَبْنَعِيْ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُرَدَدْتُ بِهِ دَرَجَةً وَرَفَعَةً، وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلِّفَ حَتّٰى يَنْفَعُ بِكَ اَقْرَامٌ وَبُضْرٌ بِكَ الْاَخْرَوْنَ . اللّٰهُمَّ اَمُضْ لَاَصْحَابِيْ هَجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ، لِيَكُنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ" يَرِيْنِيْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قَاتَ بِمَكَّةَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابواسحاق سعد بن ابی وقاص مالک بن اہبیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی القرشی الزہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ ان دس افراد میں سے ایک ہیں جن کے لئے جنت کی گواہی دی گئی ہے، اللہ تعالیٰ ان تمام افراد سے راضی ہو، وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر میری عیاد کرنے کے لئے تشریف لائے جب

6- أخرجه مالك (1495) و احمد (1/1524) والبخاری (56) وغيره و مسلم (1628) و أبو داود (2864) والترمذی (2116) والنسائی (4185) و ابن ماجه (2708) والبخاری في الادب المفرد (752) و ابو يعلى (834) و ابن حبان (4249) و (6026) و ابن الجارود (947) و عبد الرزاق (16357) والطحاसी (195) و (197) و البيهقي (269/268/6) والدارمی (3196) والبقوی في الشكوة (1459) وغيرهم من أئمة الحديث الشريف .

میں شدید بیمار تھا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری بیماری جس حال تک پہنچ چکی ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، میں ایک مالدار شخص ہوں، میری وارث میری صرف ایک بیٹی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کی: پھر نصف کر دوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کی: پھر ایک تہائی کر دوں آپ نے فرمایا ایک تہائی کر دو! ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) بڑا ہے۔

اگر تم اپنے وارثوں کو خوش حال چھوڑ کے جاؤ تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے تم انہیں بد حال چھوڑ کے جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھرے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے تمہیں اس کا اجر ملے گا یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو ڈالو گے (اس کا بھی اجر ملے گا) حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم پیچھے نہیں رہو گے، تم اللہ کی رضا کے حصول کے لئے جو بھی عمل کرو گے اس کے نتیجے میں تمہارے درجے اور قدر و منزلت میں اضافہ ہوگا، ہو سکتا ہے تمہیں طویل زندگی ملے تو تمہارے ذریعے بہت سے لوگ فائدہ حاصل کریں اور دوسرے نقصان حاصل کریں (پھر آپ نے دعا کی) اے اللہ! میرے ساتھیوں کی ہجرت کو برقرار رکھ انہیں ایڑھیوں کے بل واپس نہ لو! لیکن سعد بن خولہ پر افسوس ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ان پر افسوس کا اظہار اس لئے کیا کہ ان کا انتقال مکہ میں ہو گیا تھا۔ (متفق علیہ)

(7) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَامِكُمْ، وَلَا اِلٰى صُوْرِكُمْ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو ہریرہ عبد الرحمن بن صخر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی طرف اور تمہاری صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے۔"

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(8) وَعَنْ اَبِيْ مُوسٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الشَّعْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سِئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حِمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ رِبَاءً، اَيُّ ذَلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَاتَلَ لِنُكُوْنُ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْبَاءُ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو بہادری کے ذریعے لڑتا ہے یا حمیت کے لئے لڑتا ہے یا جو دکھاوے کے لئے لڑتا ہے ان میں سے کون اللہ

7- أخرجه احمد (3/7832) وفي الزهد (ص/59) و مسلم (33/2564) و ابن ماجه (3134) و ابن حبان (394) و ابو نعیم یف حلیۃ الاولیاء (98/4) و (124/7)

8- أخرجه البخاری (123) وغيره و مسلم (150/1904) و ابو داود (2517) والترمذی (1646) و ابن ماجه (2783) والنسائی (3136) و ابن حبان (4636) وغيرهم من أئمة الحديث الشريف وسياقي تحريجه برقم (1355) بآثم من هذا

کی راہ میں شمار ہوگا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس لئے جنگ کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کا دین سر بلند رہے وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوگا۔ (متفق علیہ)

(9) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نَفِيعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا الْقَتْلَى الْمُسْلِمَانِ بَسَفَيْهِمَا قَاتِلَانِ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ" قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: "إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو بکر نفع بن حارث ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابلے میں آجائیں تو قتل کرنے والا اور قتل ہونے والا جہنم میں جائیں گے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! قاتل تو ٹھیک ہے لیکن مقتول کا کیا قصور ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ (متفق علیہ)

(10) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ وَبَيْتِهِ بضعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، وَذَلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّؤَ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، لَا يَنْهَوُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ: لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ، يَقُولُونَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَنْهَوُهُ" هُوَ بَفَتْحِ الْيَاءِ وَالْهَاءِ وَبِالنَّوَايِ: أَيْ يُخْرِجُهُ وَيُنْهَضُهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے بازار یا گھر میں نماز پڑھنے سے بیس اور کچھ گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور جب کوئی شخص وضو کرے اچھی طرح وضو کر کے وہ مسجد میں آئے اس کا مقصد صرف نماز ہو نماز کے علاوہ اور کوئی مقصد نہ ہو تو وہ جو بھی قدم اٹھائے گا اس کے عوض میں اس کے درجے کو بلند کیا جائے گا اور اس کے گناہ کو معاف کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے پھر جب وہ مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوگا جب تک نماز اسے روکے رکھے گی اور فرشتے آونی کے لیے اس وقت تک دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک آدمی اس جگہ میں موجود رہتا ہے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی اور وہ یہ دعا کرتے

9- أخرجه احمد (7/2036) والبخاری (31) وغيره و مسلم (2888) و ابو داود (3269) والنسائي (4129) وابن ماجه (3965) والطائسي (884) و ابن حبان (5945) والبعقوي (2549)

10- أخرجه البخاری (477) و مسلم (272/649) (متفق عليه وهذا لفظ مسلم) ان کو مالک احمد ابو داؤد ترمذی نسائی نے بعض حصے نقل کئے اسی طرح ابن ماجہ اسماعیلی ابوداؤد ابن الجارود نے مختصراً ذکر کیا۔ اسی طرح برقانی ابو نعیم بیہقی وغیرہم (شرح عندہ الاحکام)

ہیں، اے اللہ! اس پر رحم کر! اے اللہ! اس کی بخشش کر دے! اے اللہ! اس کی توبہ قبول کر لے! جب تک وہ شخص اس میں اذیت نہیں دیتا (راوی کہتے ہیں) یعنی وہ وضو نہیں توڑتا۔ (متفق علیہ)

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ مسلم کے الفاظ ہیں، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمانا کہ "يَنْهَوُهُ" اس میں "ی" پر زبر پڑھی جائے گی اور "ہ" اور "ز" پر بھی زبر پڑھی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے وہ اسے نکالتا ہے۔

(11) وَعَنْ أَبِي النُّعْمَانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا يَرَوِي عَنْ رَبِّهِ، تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِئَةٍ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ تَعَالَى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو العباس عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو آپ نے اپنے پروردگار کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں طے کر دی ہیں پھر ان کو واضح بھی کر دیا ہے تو جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اسے ایک مکمل نیکی نوٹ کر لیتا ہے اور اگر کوئی شخص اس کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک لکھتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ بے حد شمار کرتا ہے اور اگر کوئی شخص برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں ایک مکمل نیکی کے طور پر شمار کر لیتا ہے اور اگر کوئی شخص اس کا ارادہ کرے اور اس پر عمل بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک برائی کے طور پر نوٹ کر لیتا ہے۔ (متفق علیہ)

(12) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنْ طَلَّقَ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَاهُمُ الْمَبِيتُ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ، فَإِنْ حَدَّثَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارُ، فَقَالُوا: إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ تَعَالَى بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ" قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبُوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا، فَتَأَيَّ بِي طَلَبَ الشَّجَرِ يَوْمًا فَلَمْ اَوْشَعْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا، فَحَلَبْتُ لَهُمَا غُبُورَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَنْ اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا أَوْ مَالًا، فَلَبِثْتُ وَالْقَدْحُ عَلَى يَدَيَّ اَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاغُونَ عِنْدَ قَدَمَيَّ، فَاسْتَيْقَظَا

11- أخرجه البخاری (6491) و مسلم (131)

12- أخرجه احمد (2/5980) و البخاری (2215) نسائي. ابن حبان عن ابی هريرة مختصراً اس میں یہ الفاظ زاد ہیں۔ انما فعلت رجاء رحمتك وخشية عذابك اور یہ الفاظ بھی ہیں ایک کی دعا سے فزال ثلث الحجر في الثالث فزال الحجر فخر خواف يعاشون به۔

فَشَرِبَا عُبُورَهُمَا . اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اِنِّغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ ، فَانْفَرَجَتْ شَبْنًا لَا يَسْتَطِيعُوْنَ الْخُرُوجَ مِنْهُ . قَالَ الْاٰخَرُ : اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لِيْ ابْنَةٌ عَمٌّ ، كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ - وَفِيْ رَوَايَةٍ : كُنْتُ اُحِبُّهَا كَاَشَدَّ مَا يُحِبُّ الرَّجَالُ النِّسَاءَ - فَارَدْتُهَا عَلٰى نَفْسِهَا فَاَمْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمْتُ بِهَا سَنَةً مِّنَ السِّنِّينَ فَجَاءَ نَبِيٌّ فَاَعْطٰنِيْ عِشْرِيْنَ وَمِئَةَ دِينَارٍ عَلٰى اَنْ نُّخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلْتُ ، حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا - وَفِيْ رَوَايَةٍ : فَلَمَّا فَعَلْتُ بَيْنَ رَجُلَيْهَا ، قَالَتْ : اَتَقِيْ اللّٰهَ وَلَا تَقْضِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ ، فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ وَتَرَكْتُ الدَّهْبَ الَّذِيْ اَعْطٰنِيْهَا . اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اِنِّغَاءَ وَجْهِكَ فَاصْرِجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ ، فَانْفَرَجَتْ الصَّخْرَةُ ، غَيْرَ اَنْهُمْ لَا يَسْتَطِيعُوْنَ الْخُرُوجَ مِنْهَا . وَقَالَ الثَّالِثُ : اَللّٰهُمَّ اسْتَاْجِرْتُ اَجْرَاءَ وَاَعْطٰنِيْهُمْ اَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ تَرَكَ الَّذِيْ لَهُ وَدَهَبَ ، فَنَمَرْتُ اَجْرَهُ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ ، فَجَاءَ نَبِيٌّ بَعْدَ حِينٍ ، فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ ، اِذَا لِيْ اَجْرِيْ ، فَقُلْتُ : كُلُّ مَا تَرَى مِنْ اَجْرِكَ : مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّفِيقِ ، فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ ، لَا تَسْتَهْزِئْ بِىْ اَقُلْتُ : لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ ، فَاَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاْفَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا . اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اِنِّغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرِجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ ، فَانْفَرَجَتْ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا بِمَشُورٍ مُّتَّفِقٍ عَلَيْهِ .

✦ حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پہلے زمانے میں تین لوگ آپس میں باتیں کرتے ہوئے جا رہے تھے رات بسر کرنے کے لئے وہ ایک غار میں چلے گئے۔ وہاں سے ایک پتھر گرا اور اس نے غار کے منہ کو بند کر دیا انہوں نے کہا کہ تم اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو ایک شخص اٹھا اور اس نے کہا: اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے اور عمر رسیدہ ہیں۔ میں ان سے پہلے اپنے گھر والوں کو اور اپنے غلاموں کو کچھ کھانے پینے کے لئے نہیں دیتا تھا ایک مرتبہ درخت ڈھونڈتے ہوئے مجھے دیر ہو گئی میں شام کے وقت واپس آیا وہ دونوں سوچکے تھے میں نے ان دونوں کے لئے دودھ دوہ لیا تو ان کو سوائے ہوئے پایا مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان دونوں کو نیند سے بیدار کروں اور یہ بھی اچھا نہیں لگا کہ ان سے پہلے میں اپنے گھر والوں یا پھر غلاموں کو کھانا کھلا دوں میں اسی طرح سے ٹھہرا رہا۔ پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی میرے بچے میرے قدموں میں روتے بلکتے رہے جب وہ دونوں بیدار ہوئے اور دودھ کو پی لیا (پھر میں نے اپنے گھر والوں کو دیا) اے اللہ! اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہم اس پتھر کی وجہ سے جس مشکل میں ہیں۔ ہمیں اس مشکل سے رہائی نصیب فرما (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پتھر وہاں سے ہٹ گیا لیکن وہ لوگ وہاں سے نکل نہیں سکتے تھے۔ دوسرے نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچا زاد تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں اس سے اتنی محبت کرتا تھا جتنی شدید محبت مرد عورتوں سے کرتے ہیں۔ میں نے اس کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا یہاں تک کہ اس نے مجھے ایک سال تک اس پریشانی میں رکھا پھر وہ میرے پاس آئی میں نے اس

120 دینار دیئے کہ وہ مجھے اپنی ذات پر قابو دے اس نے ایسا کر لیا جب میں نے اس پر قدرت حاصل کر لی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب میں اس کی دو ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناحق طور پر مہر کو نہ توڑو تو میں اس کے پاس سے اٹھ گیا حالانکہ میرے نزدیک وہ سب سے زیادہ محبوب شخصیت تھی۔ میں نے جو سونا اسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا اے اللہ! اگر میں نے ایسا تیری رضا کے حصول کے لئے کیا تھا تو ہم جس مشکل میں ہیں اس سے ہمیں نجات عطا فرما (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) وہ چٹان کچھ اور کھسک گئی تاہم یہ لوگ اب بھی وہاں سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے کچھ مزدوروں کو کام پر رکھا میں نے ان سب کو ان کا معاوضہ دے دیا لیکن ایک کو نہیں دیا اس شخص نے معاوضے کو ترک کر دیا اور چلا گیا میں نے اس کے معاوضے کو استعمال کرنا شروع کیا یہاں تک کہ اس سے اموال زیادہ ہو گئے ایک طویل عرصے کے بعد وہ میرے پاس آیا اور بولا۔ اے اللہ کے بندے! میرا معاوضہ مجھے دو میں نے اس سے کہا یہ جو تم دیکھ رہے ہو یہ سب تمہارا معاوضہ ہے یہ اونٹ یہ گائے اور بکریاں اور غلام اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! تم میرے ساتھ مذاق نہ کرو میں نے کہا میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا۔ اس نے ان سب چیزوں کو لیا اور اپنے ساتھ لے گیا اس نے ان میں سے کسی بھی ایک چیز کو نہیں چھوڑا اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے حصول کے لئے کیا تھا تو ہم جس مشکل میں ہیں ہم سب کو اس سے نجات عطا فرما تو وہ چٹان وہاں سے ہٹ گئی اور وہ لوگ وہاں سے باہر آ گئے۔ (متفق علیہ)

## بَابُ التَّوْبَةِ

### باب 2: توبہ کا بیان

قَالَ الْعُلَمَاءُ : التَّوْبَةُ وَاجِبَةٌ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ ، فَإِنْ كَانَتْ الْمَعْصِيَةُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَتَعَلَّقُ بِحَقِّ اَدَمِيٍّ فَلَهَا ثَلَاثَةُ شُرُوطٍ :

اَحَدُهَا : اَنْ يُقْلَعَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ .

وَالثَّانِي : اَنْ يَنْتَدِمَ عَلٰى فِعْلِهَا .

وَالثَّالِثُ : اَنْ يَتَّعِزَّ اَنْ لَا يَعُوْدَ اِلَيْهَا اَبَدًا . فَإِنْ فُعِدَ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ لَمْ تَصِحَّ تَوْبَتُهُ .

وَاِنْ كَانَتْ الْمَعْصِيَةُ تَتَعَلَّقُ بِاَدَمِيٍّ فَشُرُوطُهَا اَرْبَعَةٌ : هَذِهِ الثَّلَاثَةُ ، وَاَنْ يَبْرَأَ مِنْ حَقِّ صَاحِبِهَا ، فَإِنْ كَانَتْ مَالًا اَوْ نَحْوَهُ رَدَّهُ اِلَيْهِ ، وَاِنْ كَانَتْ حَدًّا فَذَفِّ وَنَحْوَهُ مَكَّنَهُ مِنْهُ اَوْ طَلَبَ عَفْوَهُ ، وَاِنْ كَانَتْ غِيْبَةً اُسْتَحْلَلَتْ مِنْهَا . وَيَجِبُ اَنْ يَتُوبَ مِنْ جَمِيعِ الذُّنُوبِ ، فَإِنْ نَابَ مِنْ بَعْضِهَا صَحَّتْ تَوْبَتُهُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَقِّ مِنْ ذَلِكَ الذَّنْبِ وَيَقْبٰى عَلَيْهِ الْبَاقِي . وَقَدْ نَظَّاهَرَتْ دَلَالِلُ الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ ، وَاجْتِمَاعُ الْاُمَمِ عَلٰى جُوبِ التَّوْبَةِ .

✦ علماء فرماتے ہیں ہر گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے۔ اگر گناہ کا تعلق بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہو اور کسی انسان کا حق اس سے متعلق نہ ہو تو اس کے لئے تین شرائط ہیں۔

پہلی شرط یہ ہے وہ اس گناہ سے لاتعلق ہو جائے۔  
دوسری یہ ہے وہ اس کے ارتکاب پر نادم ہو۔

تیسری یہ ہے وہ اس بات کا پختہ ارادہ کرے کہ دوبارہ کبھی اس گناہ کا ارتکاب نہیں کرے گا۔  
اگر ان تین میں سے کوئی ایک بھی شرط موجود نہ ہوگی تو توبہ درست نہیں ہوگی۔ اگر گناہ کا تعلق کسی آدمی کے ساتھ ہو تو اس کی شرائط چار ہوں گی۔ ان (مذکورہ بالا) تین شرائط (کے ہمراہ چوتھی شرط یہ ہے) کہ آدمی اس حقدار کے حق سے بری الذمہ ہو یعنی اگر مال وغیرہ تھا تو اسے وہ واپس کرے اور اگر حد قذف وغیرہ کا معاملہ ہو تو اپنے آپ کو اس کے حوالے کرے یا اس سے معافی مانگے اور اگر غیبت ہو تو اسے بھی معاف کروائے۔  
تمام گناہوں سے توبہ کرنا واجب ہے۔

اگر کوئی شخص بعض گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو اہل حق کے نزدیک ان مخصوص گناہوں سے اس کی توبہ درست ہوگی اور باقی (گناہوں سے توبہ کرنا) اس کے ذمے باقی رہ جائے گا۔ توبہ کے فرضیت کتاب سنت اور اجماع امت کے مختلف دلائل سے ثابت ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (النور: 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اے ایمان والو! تم سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو تا کہ تم کامیابی حاصل کرو۔“  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ﴾ (هود: 3)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو۔“  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا﴾ (النحریم: 8)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خالص توبہ کرو۔“

(13) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے روزانہ ستر مرتبہ دعائے مغفرت کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

(14) وَعَنْ الْأَعْرَبِيِّ بْنِ يَسَارٍ الْمُرْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

13- أخرجه أحمد (3/7798) والبخاری (6307) والترمذی (3259) والنسائی فی الکبری (6/11495) وفی عمل الیوم واللیلۃ (434) وغیرہ و ابن ماجہ (3815) وابن حبان (1925) وابن ابی شیبہ (297/10)

14- مسلم ج 2- میں ذکر کیا اور کتاب السلاخ میں فرمایا کتب ستہ میں حضرت اعرابی صرف یہی روایت ہے۔ ابن ماجہ 3815

”يَا أَيُّهَا النَّاسُ، تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ، فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ مِثْرَةَ مَرَّةٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت اعراب بن یسار المرزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو بے شک میں روزانہ سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

(15) وَعَنْ أَبِي حَمْزَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعْضِهِمْ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضٍ فَلَاةٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ: ”لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بَارِضٌ فَلَاةٍ، فَأَنفَلَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَأَيَسَ مِنْهَا، فَأَتَى شَجَرَةً فَاطْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا وَقَدْ أَيَسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا قَانِمَةٌ عِنْدَهُ، فَأَخَذَ بِخَطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللَّهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ! أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ“.

حضرت ابو حمزہ انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے خادم ہیں بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنے اونٹ کو پالے جبکہ وہ اسے ایک جنگل میں گم کر چکا ہو۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے جب وہ بندہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنی سواری پر کسی جنگل میں موجود ہو اور پھر وہ سواری اسے چھوڑ کر چلی جائے اس سواری پر اس کے کھانے اور پینے کا سامان ہو اور وہ شخص اس سواری سے مایوس ہو کر درخت کے پاس آئے اور اس کے سائے میں لیٹ جائے جبکہ وہ اس سواری سے مایوس ہو چکا ہو، ابھی وہ اسی حالت میں ہو کہ وہ سواری اس کے پاس کھڑی ہوئی ہو تو وہ اس کی لگام تھام کر یہ کہے خوشی کی شدت کی وجہ سے یہ کہے اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں، یعنی خوشی کی شدت کی وجہ سے غلط بول دے۔

(16) وَعَنْ أَبِي مَوْسَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے

دست رحمت کو رات کے وقت بڑھاتا ہے تاکہ دن کے وقت غلطی کرنے والا توبہ کرے اور اپنے دست رحمت کو دن کے وقت

15- أخرجه أحمد (4/13226) والبخاری (6309) ومسلم (2747) وابن حبان (617) وتفرد به مسلم (6895) تحفة

الاشراف (191)

16- تفرد به مسلم (2759) تحفة الاشراف (9145)



بڑھاتا ہے تاکہ رات کے وقت غلطی کرنے والا توبہ کر لے۔ یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔ (اس وقت تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا)

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(17) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سورج کے مغرب کی طرف نکلنے سے پہلے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(18) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْرِغْهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے جب تک اس پر نزع کا عالم طاری نہیں ہوتا۔

(19) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا زَيْدُ؟ فَقُلْتُ: ابْتِغَاءُ الْعِلْمِ، فَقَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنَاحَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رَضِيَ بِمَا يَطْلُبُ. فَقُلْتُ: إِنَّهُ قَدْ حَكَّ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ، وَكُنْتُ أَمُرًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا - أَوْ مُسَافِرِينَ - أَنْ لَا نَسْرِعَ خِفَافًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، لَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ. فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوَى شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٌّ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ صَوْتِهِ: "هَأُوْمَ" فَقُلْتُ لَهُ:

وَيْحَكَ! اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ نَهَيْتَ عَنْ هَذَا! فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَغْضُضُ. قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَكَمَا يَلْحَقُ بِهِمْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

17- أخرجه احمد (9141-3/7715) و مسلم (2703) والصبوري (14220) وابن حبان (629)

18- اسنادہ حسن. أخرجه احمد (2/6168) والترمذی (3538) وابن ماجه (4253) والحاكم في العوبة (4/7659) وابن حبان (268) وابو نعیم في الحلیة (190/5) وفي الباب عن عبادة بن الصامت. عند الطبري (8858) والقضاعي في مسند الشهاب

"الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ"، فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى ذَكَرَ بَابًا مِّنَ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةُ عَرُضِهِ أَوْ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي عَرُضِهِ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ أَحَدُ الرُّوَاةِ: قَبِلَ الشَّامَ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تاکہ ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کروں، انہوں نے دریافت کیا اے زرا تم کس لئے آئے ہو میں نے جواب دیا: علم کے حصول کے لئے، انہوں نے فرمایا: علم کے طلبکار کی طلب سے راضی ہو کر فرشتے اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں میں نے ان سے کہا پاخانہ اور پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرا ذہن شک کا شکار ہے اور آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اس لئے میں آپ سے یہ دریافت کرنے کے لئے آیا ہوں کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے تھے جب ہم سفر میں ہوں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ لفظ ہے) مسافر ہوں تو ہم تین دن اور تین راتوں تک موزے نہ اتاریں البتہ جنابت (کی صورت میں انہیں اتارنا ہوگا) لیکن پاخانہ یا پیشاب یا سونے کے نتیجے میں وضو ٹوٹنے کی صورت میں وضو کرتے ہوئے پاؤں دھونے کے لئے انہیں اتارنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف مسح کافی ہے۔

زر کہتے ہیں میں نے دریافت کیا کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہش نفس کے بارے میں کچھ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے ہم آپ کے پاس موجود تھے ایک دیہاتی نے بلند آواز میں آپ کو پکارا اے محمد! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیتے ہوئے اتنی ہی آواز میں جواب دیا: میں یہاں ہوں (یعنی کیا بات ہے)

راوی بیان کرتے ہیں میں نے اس (دیہاتی) سے کہا تمہارا استیانس ہو تم اپنی آواز کو پست رکھو کیونکہ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب موجود ہو اور تمہیں اس بات سے منع کیا گیا ہے وہ بولا اللہ کی قسم! میں آواز پست نہیں کروں گا، پھر اس دیہاتی نے دریافت کیا ایک شخص کسی قوم کے ساتھ محبت رکھتا ہے لیکن وہ ان سے ملا نہیں ہے (تو اس کا کیا معاملہ ہوگا؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں پھر وہ ہمیں حدیث سناتے رہے جس میں انہوں نے مغرب میں موجود ایک دروازے کا ذکر کیا جس کی چوڑائی کی مسافت (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اگر کوئی سوار چالیس برس (راوی کو شک ہے یا شاید) ستر برس تک اس کی چوڑائی کی سمت میں چلتا رہے تو دوسرے کنارے تک نہیں پہنچ سکے گا۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں یہ دروازہ شام کی سمت میں ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس وقت پیدا کیا تھا جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا یہ توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے اور اس وقت بند ہوگا جب سورج وہاں سے (یعنی مغرب کی طرف

(سے) طلوع ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

(20) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا، فَسَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَمَلَأَ عَمَلِي رَاهِبًا، فَأَتَاهُ. فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِئَةً، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَمَلَأَ عَمَلِي رَجُلٍ عَالِمٍ. فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ مِئَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَمَنْ يَحْوِلْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضٍ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أَنْاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ تَعَالَى فَاعْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ، وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوءٍ، فَاَنْطَلِقْ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ. فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ: جَاءَ تَائِبًا، مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ: إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ- أَيْ حَكَمًا. فَقَالَ: فَيُسَوِّمَانِي الْأَرْضَيْنِ فَيَأْتِيهِمَا كَأَنَّ أَذْنَى فَهُوَ لَهُ. فَقَاَسَا فَوَجَدُوهُ أَذْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ، فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحِ: ”فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ بِشِيرٍ فَجَعَلَ مِنْ أَهْلِهَا“. وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحِ: ”فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي، وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي، وَقَالَ: فَيُسَوِّمَانِي بَيْنَهُمَا، فَوَجَدُوهُ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِيرٍ فَغَفَرَ لَهُ“. وَفِي رِوَايَةٍ: ”فَتَأْتِي بِصُورِهِ نَحْوَهَا“

حضرت ابوسعید سعد بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تم سے پہلے کے لوگوں میں ایک شخص تھا جس نے 99 قتل کیے تھے اس نے علاقے کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا ایک راہب کی طرف اس کی رہنمائی کی گئی وہ اس کے پاس آیا اس نے (راہب) کو بتایا کہ اس نے 99 قتل کیے ہیں کیا اس کے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ راہب نے جواب دیا: نہیں! اس شخص نے اس (راہب) کو بھی قتل کر دیا اس نے 100 کی تعداد مکمل کر لی پھر اس نے علاقے کے کسی بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو ایک عالم کی طرف اس کی رہنمائی کی گئی۔ اس شخص نے (اس عالم) کو بتایا کہ اس نے 100 قتل کیے ہیں کیا اس کے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ اس عالم نے جواب دیا: جی ہاں! اس کے اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ ہو سکتی ہے؟ تم فلاں علاقے میں چلے جاؤ وہاں کچھ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہوں گے۔ تم ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اپنے علاقے میں واپس نہ آنا کیونکہ وہ برائی کا علاقہ ہے وہ شخص روانہ ہوا جب وہ نصف راستے میں پہنچا تو اسے موت آ گئی۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور

عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہو گیا رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کرتے ہوئے اور دل سے (یعنی خلوص سے) اللہ تعالیٰ کی طرف آ رہا تھا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی پھر ایک فرشتہ انسانی شکل میں ان کے پاس آیا۔ ان فرشتوں نے اسے اپنے درمیان ثالث بنا لیا۔ اس نے فیصلہ کیا دونوں طرف کی زمین ناپ لو! یہ جس طرف زیادہ قریب ہوگا۔ اس طرف کا شمار ہوگا۔ ان فرشتوں نے ناپی تو انہوں نے اس شخص کو اس زمین کے زیادہ قریب پایا جہاں کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ تو رحمت کے فرشتوں نے اسے حاصل کر لیا۔

”صحیح“ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ”تو وہ ایک بالشت نیک بستی کے قریب تھا تو اس نے اس شخص کو بستی والوں میں شامل کر دیا۔“

”صحیح“ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس زمین کے حصے کی طرف وحی کی کہ تم دور ہو جاؤ اور اس (زمین کے حصے) کی طرف وحی کی کہ تم قریب ہو جاؤ پھر اس نے حکم دیا کہ ان دونوں کے درمیان فاصلہ ناپو تو فرشتوں نے اس شخص کو اس (نیک لوگوں کی بستی کے) ایک بالشت قریب پایا تو اس کی مغفرت ہو گئی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ اپنے سینے کے بل سرک کر اس (نیک لوگوں کی بستی) کی طرف ہو گیا۔

(21) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ بَنِي حِمْيَرَ عَمِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِهِ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. قَالَ كَعْبٌ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاَهَا قَطُّ إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهُ، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ. وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَا أَحْبَبُّ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدٌ بَدْرٍ، وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا. وَكَانَ مِنْ خَبَرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِثْلِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ، فَعَزَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرِّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَقَارًا، وَاسْتَقْبَلَ عَدَدًا كَثِيرًا، فَجَلَسَ لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةً غَزَوْهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ (يُرِيدُ بِذَلِكَ الدِّيُونَ) قَالَ كَعْبٌ: فَقُلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنَّ ذَلِكَ سَيُخْفِي بِهِ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللَّهِ، وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغُرُوةَ حِينَ طَابَتِ الْيَمَارُ وَالظَّلَالُ، فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعُرُ، فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ أَغْدُو الْكَيَّ أَتَجَهَّزَ مَعَهُ، فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، وَأَقُولُ فِي نَفْسِي: أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ، فَلَمْ يَزَلْ يَتِمَادَى بِي حَتَّى اسْتَمَرَ بِالنَّاسِ الْجِدَّةَ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جِهَازِي شَيْئًا، ثُمَّ عَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ يَتِمَادَى بِي حَتَّى اسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغُرُوةُ، فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأَذِرَ كَهْمِي، فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ، ثُمَّ لَمْ يَقْدِرْ ذَلِكَ لِي، فَطَفِقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزَنُنِي أَلَّا أَرَى لِي أَسْوَدَةً إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي الْبِقَاقِ، أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الضَّعَفَاءِ، وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ، فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ: "مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟" فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَبَسَهُ بَرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عَظْفِيهِ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بِنَسٍّ مَا قُلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ رَأَى رَجُلًا مُبِضًّا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ"، فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ. قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَنِي، فَطَفِقْتُ أَتَذْكُرُ الْكُذِبَ وَأَقُولُ: بِمِ آخُوجٍ مِنْ سَخِطِهِ عَذَابًا؟ وَاسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي، فَلَمَّا قِيلَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا، رَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُو مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا، فَاجْتَمَعْتُ صَدَقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ يَدًا بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخْلَفُونَ يَحْتَدِرُونَ إِلَيْهِ وَيَخْلِفُونَ لَهُ، وَكَانُوا بِضْعًا وَثَمَانِينَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ عِلَاقَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَاتِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، حَتَّى جَسْتُ، فَلَمَّا سَلِمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ. ثُمَّ قَالَ: "تَعَالَى"، فَجَسْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِي: "مَا خَلَقَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ قَدْ ابْتِغَيْتَ ظَهْرَكَ؟" قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ إِلَى سَاحِرٍ مِنْ سَخِطِهِ يُعَذِّرُ: لَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا، وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي كَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَسْخِطَكَ عَلَيَّ، وَإِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صَدَقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَا رَجُو فِيهِ عُقْبَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عَذْرٍ، وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ". وَسَارَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي: وَاللَّهِ مَا

عَلِمْنَاكَ أَذْنِبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا لَقَدْ عَجَزْتُ فِي أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُخْلَفُونَ، فَقَدْ كَانَ كَافِيكَ ذَنْبِكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ. قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤَيِّنُونِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْذِبَ نَفْسِي، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِيَ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، لَقِيَكَ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ، وَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعُمَرِيُّ، وَهَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَقَفِيُّ؟ قَالَ: فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بِذُنُوبٍ فِيهِمَا أَسْوَدَةً، قَالَ: فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي. وَنَهَضَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا إِلَيْهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ، فَاجْتَبَيْنَا النَّاسَ - أَوْ قَالَ: تَغَيَّرُوا لَنَا - حَتَّى تَنَكَّرْتُ لِي فِي نَفْسِي الْأَرْضِ، فَمَا هِيَ إِلَّا أَرْضُ آغْرِثَ، فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً. فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَنَّا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَنْكِحَانِ. وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجَلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَاشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَكْلُمُنِي أَحَدٌ، وَاتَّبَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: هَلْ حَرَكَ شَفِيعَتِي بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا؟ ثُمَّ أَصَلَيْتُ قَرِيبًا مِنْهُ وَأَسَارَفُهُ النَّظَرَ، فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَاحِبِي نَظَرُ إِلَى وَادَا انْتَفَتْ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي، حَتَّى إِذَا طَالَ ذَلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَنَاصَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا قَنَاصَةَ، أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أَحَبُّ اللَّهِ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ فَنَاشِدْتُهُ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ فَنَاشِدْتُهُ، فَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَفَاضَتْ عَيْنَايَ، وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ، فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبْطِيٌّ مِنْ نَبِطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ: مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتَّى جَاءَنِي فَدَفَعَنِي إِلَى كِتَابًا مِنْ مِلْكِ غَسَّانَ، وَكُنْتُ كَاتِبًا. فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بَدَارَ هَوَانٍ وَلَا مَضِيعَةٍ، فَالْحَقُّ بِنَا نَوَاسِكَ، فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا: وَهَلِمْ أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ، فَكَيْسَمْتُ بِهَا التَّنَوُّرَ فَسَجَرْتُهَا، حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ وَاسْتَلَبْتُ الْوَحْيَ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزَلَ أَمْرَاتِكَ، فَقُلْتُ: أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ؟ فَقَالَ: لَا، بَلِ اعْتَزَلْهَا فَلَا تَقْرُبْنَهَا، وَأَرْسَلْ إِلَى صَاحِبِي بِمِثْلِ ذَلِكَ. فَقُلْتُ لَا مَرَاتِي: الْحَقُّ بِأَهْلِكَ فَكُونِي عَنْهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ. فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ هَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَالِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ، فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ؟ قَالَ: "لَا، وَلَكِنْ لَا يَقْرُبُكَ" فَقَالَتْ: إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ مِنْ حَرَكَةٍ

إِلَى شَيْءٍ، وَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا. فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي: كَوْنُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ﴿ حَتَّى بَلَغَ: ﴿ اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّافِينَ ﴾ (التوبة: 119-117) قَالَ كَعْبٌ: وَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ أَكْثَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَا أَكُونُ كَذِبُهُ، فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا؛ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرًّا مَا قَالَ لِأَخِيهِ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ سَيُخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لَعْنُهُمْ فَاغْرُضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجَسٌ وَمَا وَلَهُمْ جَهَنَّمَ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴾ يَخْلِفُونَ لَكُمْ لِعَرَضٍ عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴾ (التوبة: 95-96) قَالَ كَعْبٌ: كُنَّا خُلَفَا أَيْهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَارْجَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ بِذَلِكَ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِفُوا ﴾ وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرْنَا خُلَفَا تَخَلَّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ، وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَارْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ خَلَفَ لَهُ وَاعْتَدَارَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ مُتَّفَقًا عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ. وَفِي رِوَايَةٍ: وَكَانَ لَا يَقْدِمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الصُّحَى، فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ.

✽✽✽ عيد الله بن كعب انہیں ساتھ لے کر جایا کرتے تھے۔ عبد اللہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایسے کسی غزوے میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں رہا۔ جس میں آپ نے خود شرکت کی ہو البتہ غزوہ تبوک میں ایسا ہو گیا ہاں! غزوہ بدر میں بھی میں پیچھے رہ گیا تھا۔ لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس غزوے میں پیچھے رہ جانے والوں میں سے کسی ایک پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا تھا چونکہ نبی اکرم ﷺ اور مسلمان قریش کے قافلے پر حملے کے لئے نکلے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کا سامنا توقع کے برعکس دشمن سے کروادیا۔

شب عقبہ میں میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا جب ہم نے اسلام قبول کیا تھا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ اس رات حاضری کے عوض میں مجھے بدر کی حاضری نصیب ہو جاتی۔ اگرچہ بدر میں شرکت کی فضیلت کا تذکرہ لوگوں میں بہت زیادہ ہے۔

غزوہ تبوک میں میرے نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ یہ ہے کہ میں جب اس غزوے میں آپ سے پیچھے رہ گیا تھا اس وقت جتنا طاقتور اور خوشحال تھا۔ اس سے پہلے اتنا کبھی نہیں تھا اللہ کی قسم! اس سے پہلے میرے پاس کبھی بھی دو اونٹیاں اکٹھی نہیں ہوتی تھیں لیکن اس غزوہ کے موقع پر میرے پاس دو اونٹیاں تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے شدید گرمی کے موسم میں یہ غزوہ کیا آپ نے مسلمانوں کو اپنے ارادے سے آگاہ کر دیا تاکہ وہ اس جنگ کی تیاری کر لیں۔ آپ نے انہیں اپنے منصوبے سے آگاہ کیا نبی اکرم ﷺ کے بہت سے مسلمان تھے جنہیں کسی رجسٹر میں نوٹ نہیں کیا جاسکتا۔

إِلَى شَيْءٍ، وَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا. فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي: كَوْنُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ﴿ حَتَّى بَلَغَ: ﴿ اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّافِينَ ﴾ (التوبة: 119-117) قَالَ كَعْبٌ: وَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ أَكْثَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَا أَكُونُ كَذِبُهُ، فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا؛ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرًّا مَا قَالَ لِأَخِيهِ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ سَيُخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لَعْنُهُمْ فَاغْرُضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجَسٌ وَمَا وَلَهُمْ جَهَنَّمَ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴾ يَخْلِفُونَ لَكُمْ لِعَرَضٍ عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴾ (التوبة: 95-96) قَالَ كَعْبٌ: كُنَّا خُلَفَا أَيْهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَارْجَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ بِذَلِكَ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِفُوا ﴾ وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرْنَا خُلَفَا تَخَلَّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ، وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَارْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ خَلَفَ لَهُ وَاعْتَدَارَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ مُتَّفَقًا عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ. وَفِي رِوَايَةٍ: وَكَانَ لَا يَقْدِمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الصُّحَى، فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ.

✽✽✽ عيد الله بن کعب انہیں ساتھ لے کر جایا کرتے تھے۔ عبد اللہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایسے کسی غزوے میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں رہا۔ جس میں آپ نے خود شرکت کی ہو البتہ غزوہ تبوک میں ایسا ہو گیا ہاں! غزوہ بدر میں بھی میں پیچھے رہ گیا تھا۔ لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس غزوے میں پیچھے رہ جانے والوں میں سے کسی ایک پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا تھا چونکہ نبی اکرم ﷺ اور مسلمان قریش کے قافلے پر حملے کے لئے نکلے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کا سامنا توقع کے برعکس دشمن سے کروادیا۔

شب عقبہ میں میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا جب ہم نے اسلام قبول کیا تھا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ اس رات حاضری کے عوض میں مجھے بدر کی حاضری نصیب ہو جاتی۔ اگرچہ بدر میں شرکت کی فضیلت کا تذکرہ لوگوں میں بہت زیادہ ہے۔

غزوہ تبوک میں میرے نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ یہ ہے کہ میں جب اس غزوے میں آپ سے پیچھے رہ گیا تھا اس وقت جتنا طاقتور اور خوشحال تھا۔ اس سے پہلے اتنا کبھی نہیں تھا اللہ کی قسم! اس سے پہلے میرے پاس کبھی بھی دو اونٹیاں اکٹھی نہیں ہوتی تھیں لیکن اس غزوہ کے موقع پر میرے پاس دو اونٹیاں تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے شدید گرمی کے موسم میں یہ غزوہ کیا آپ نے مسلمانوں کو اپنے ارادے سے آگاہ کر دیا تاکہ وہ اس جنگ کی تیاری کر لیں۔ آپ نے انہیں اپنے منصوبے سے آگاہ کیا نبی اکرم ﷺ کے بہت سے مسلمان تھے جنہیں کسی رجسٹر میں نوٹ نہیں کیا جاسکتا۔

حضرت کعب بن لؤیؓ کہتے ہیں شائد ہی کوئی شخص ایسا ہو جو یہ سوچ کر اس غزوے میں شریک نہ ہو کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی جانب سے نبی اکرم ﷺ پر اس بارے میں وحی نازل نہیں ہوگی آپ سے اس کی غیر حاضری کا معاملہ مخفی رہے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ غزوہ اس وقت کیا جب پھل اور سائے بہترین ہونگے تھے اور میں ان میں مشغول تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اور آپ کے ساتھ دوسرے مسلمانوں نے جنگ کی تیاری کر لی اور میں یہ کام آج کل پر ڈالتا رہا اور کچھ نہیں کر سکا۔ میں یہی سوچتا رہا کہ میں جب چاہوں گا آسانی سے ایسا کر لوں گا۔ میں یہی کچھ سوچتا رہا اور لوگوں نے تیاری کر بھی لی۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ اور مسلمان روانہ ہو گئے۔ لیکن میں کوئی تیاری نہیں کر سکا اگلا دن آ گیا میں نے پھر بھی کچھ نہیں کیا۔ روز ایسا ہی ہوتا رہا۔ مسلمان تیزی سے دشمن کے مقابل پہنچ گئے اور انہوں نے جنگ کی تیاری کر لی میں نے ارادہ کیا کہ اب میں سوار ہو کر ان تک پہنچ جاؤں کاش میں ایسا کر لیتا لیکن یہ بات میرے نصیب ہی میں نہیں تھی نبی اکرم ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد میں لوگوں میں آتا تو مجھے بہت افسوس ہوتا کہ یہ سب وہ لوگ تھے جو منافق تھے یا جو جہاد میں شرکت سے معذور تھے تب تو پہنچنے تک نبی اکرم ﷺ کو میرا خیال نہیں آیا ایک دن جب آپ تبوک میں کچھ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ آپ نے دریافت کیا 'کعب بن مالک کو کیا ہوا ہے؟' بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! وہ اپنی خوشحالی کی وجہ سے نہیں آسکا حضرت معاذ بن جبلؓ نے اس شخص سے کہا: تم نے بہت غلط بات کہی ہے۔ اللہ کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس کے بارے میں صرف بہتر ہی سوچتے ہیں نبی اکرم ﷺ خاموش رہے اسی دوران دور سے ایک سفید پوش آتا ہوا دکھائی دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ابوخیثمہ ہونا چاہیے۔ وہ ابوخیثمہ انصاری ہی تھے یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے ایک صاع کھجوریں صدقہ کی تھیں تو منافقین نے انہیں طعنے دیئے تھے۔

حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں جب مجھے پتا چلا کہ نبی اکرم ﷺ تبوک سے واپس تشریف لا رہے ہیں تو مجھے دوبارہ پریشانی لاحق ہو گئی میں نے اس جھوٹے (عذر) کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا جسے بیان کر کے میں آپ کی ناراضگی سے نجات حاصل کر سکوں میں نے اپنے گھر والوں سے بھی مدد مانگی جب مجھے یہ بتایا گیا کہ نبی اکرم ﷺ پہنچنے ہی والے ہیں تو وہ تمام جھوٹے بہانے مجھے بھول گئے اور مجھے یہ شعور آ گیا کہ میں اپنے کسی جھوٹے بہانے کے ذریعے نجات حاصل نہیں کر سکتا اس لئے میں نے آپ سے سچ بات کہنے کا ارادہ کیا۔

اگلی صبح نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ جب کسی سفر سے واپس تشریف لائے تھے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لاتے تھے وہاں دو رکعت ادا کرتے اور پھر لوگوں سے ملنے کے لئے بیٹھ جاتے۔ جب آپ تشریف فرما ہوئے تو پیچھے رہ جانے والے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور قسمیں اٹھا کر عذر پیش کرنے لگے ان کی تعداد اسی سے کچھ زیادہ تھی نبی اکرم ﷺ نے ان کے ظاہری عذر کو قبول کیا۔ ان سے بیعت لی اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی اور ان کے باطن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔

جب میں حاضر خدمت ہوا اور میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ مسکرائے جیسے کوئی ناراض شخص مسکراتا ہے آپ نے حکم دیا 'آگے آ جاؤ! میں آگے آ کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے مجھ سے دریافت کیا۔ تم پیچھے کیوں رہ گئے تھے؟ تم نے تو سواری خرید نہیں لی تھی؟' میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں آپ کی بجائے کسی دنیا دار آدمی کے پاس بیٹھا ہوا ہوتا تو مجھے پتہ

ہے کہ میں عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے بچ جاتا لیکن اگر آج میں آپ کے ساتھ جھوٹ بول کر اس کے ذریعے آپ کو راضی کروں گا تو عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا لیکن اگر میں اب آپ کے ساتھ سچی بات کروں گا تو آپ مجھ سے ناراض ہوں گے لیکن مجھے اُمید ہے کہ آخر کار اللہ تعالیٰ میرا انجام بہتر کرے گا۔

اللہ کی قسم! میرا کوئی عذر نہیں ہے اللہ کی قسم! آپ سے پیچھے رہ جانے کے وقت میں جتنا طاقتور اور خوشحال تھا اس سے پہلے کبھی نہیں تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا ہے (پھر آپ نے مجھے حکم دیا) اب تم جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ کر دے میں وہاں سے اٹھ گیا۔ بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ بھی میرے ساتھ اُٹھے اور میرے پیچھے آ گئے۔ انہوں نے مجھ سے کہا: اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ تم نے اس سے پہلے بھی کوئی گناہ کیا ہو۔ کیا تم ایسا نہیں کر سکتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی عذر پیش کر دیتے جیسے پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے پیش کئے تھے اور تمہاری بخشش کے لئے نبی اکرم ﷺ کا دعائے مغفرت ہی کر دینا کافی تھا تو حضرت کعب بن لؤیؓ نے جواب دیا اللہ کی قسم! وہ لوگ مجھے ملامت کرتے رہے یہاں تک میں نے سوچا کہ میں واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاتا ہوں اور اپنی ہی بات کی تکذیب کر دیتا ہوں۔ پھر میں نے ان لوگوں سے پوچھا کیا کسی اور کے ساتھ بھی میرے جیسا معاملہ پیش آیا ہے انہوں نے جواب دیا 'ہاں! دو آدمیوں کے ساتھ تمہارے جیسا معاملہ ہوا ہے۔ ان دونوں نے بھی تمہاری طرح (کوئی عذر پیش نہیں کیا اور ان دونوں کو بھی وہی ہدایت کی گئی ہے جو تمہیں کی گئی ہے میں نے دریافت کیا وہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے بتایا مرادہ بن ربیعہ عامری اور بلال بن امیہ واقفی ہیں انہوں نے مجھے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں بتایا تھا جو دونوں نے نیک تھے اور ان دونوں کو غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل تھا اور ان کا طریقہ کار قابلِ اتباع تھا۔ جب انہوں نے مجھے ان دو حضرات کے بارے میں بتایا تو میں گھر واپس چلا گیا۔ نبی اکرم ﷺ مسلمانوں کو ہمارے ساتھ بات چیت کرنے سے منع کر دیا آپ سے پیچھے رہ جانے والوں میں صرف ہم تین کے بارے میں یہ حکم تھا لوگ ہمارے ساتھ بات چیت سے اجتناب کرنے لگے اور ہمارے لئے اجنبی ہو گئے یہاں تک کہ اپنے ہی علاقے کے بارے میں مجھے یوں محسوس ہونے لگا کہ یہ علاقہ نہیں ہے جسے ہم پہچانتا ہوں اسی طرح پچاس دن گزر گئے۔ میرے دونوں ساتھی گوشہ نشین ہو گئے اور اپنے گھر میں بیٹھ روتے رہے۔ میں (ہم تینوں میں) زیادہ نوجوان اور طاقتور تھا میں باجماعت نماز پڑھنے کے لئے آیا کرتا تھا اور بازار میں بھی گھومتا پھرتا تھا لیکن میرے ساتھ کوئی بات نہیں کرتا نبی اکرم ﷺ تشریف لاتے تھے نماز کے بعد جب آپ تشریف فرما ہوئے تھے تو میں آپ کو سلام کیا کرتا تھا اور اس کا جائزہ لیتا تھا کہ آیا آپ نے سلام کا جواب دینے کے لئے اپنے مبارک ہونٹوں کو جنبش دی ہے یا نہیں میں آپ کے قریب کھڑا ہو کر نماز پڑھا کرتا تھا اور چوری چھپے آپ کی طرف دیکھا کرتا تھا۔ جب میں اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوتا تھا تو آپ میری طرف دیکھا کرتے تھے اور جب میں آپ کی طرف متوجہ ہوتا تھا تو آپ اپنی توجہ دوسری طرف کر لیتے تھے۔ ہمارے ساتھ مسلمانوں کی لائق طویل ہو گئی تو ایک دن میں جاتے ہوئے ابووقادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا۔ وہ میرے چچا زاد تھے اور میرے محبوب ترین شخص تھے میں نے انہیں سلام کیا تو اللہ کی قسم! انہوں نے مجھے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔ میں نے ان سے کہا: اے ابووقادہ! میں آپ کو اللہ کے نام کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ یہ جانتے ہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ وہ خاموش رہے میں نے انہیں دوبارہ قسم دی تو وہ پھر خاموش رہے میں نے

انہیں پھر قسم دی تو وہ صرف یہ بولے اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے میں واپس مڑا اور باغ سے باہر آ گیا میں مدینہ منورہ کے بازار سے گزر رہا تھا کہ اسی دوران ایک بٹلی یہ وہ لوگ ہیں جو شام سے تعلق رکھتے ہیں اور خوراک فروخت کرنے کے لئے مدینہ منورہ آئے ہیں یہ پوچھتا پھر رہا تھا کون کعب بن مالک تک میری رہنمائی کرے گا؟ لوگوں نے اسے اشارے کے ذریعے میرے بارے میں بتایا وہ میرے پاس آیا اور اس نے غسان کے گورنر کو خط مجھے دیا میں پڑھنا جانتا تھا میں نے وہ خط پڑھا تو اس میں یہ تحریر تھا۔

”اما بعد! ہمیں پتا چلا ہے کہ تمہارے آقا نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلت اور رسوائی کے عالم میں رہنے کے لئے پیدا نہیں کیا تم ہمارے پاس آ جاؤ ہم تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں گے۔“

جب میں نے یہ پڑھا تو یہ سوچا کہ یہ دوسری مصیبت ہے میں نے اسے ایک خور میں پھینک دیا وہ جل گیا۔ چالیس دن گزر گئے (ہمارے بارے میں) کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ کا پیغام رساں میرے پاس آیا اور بولا نبی اکرم ﷺ نے تمہیں یہ ہدایت کی ہے کہ تم اپنی بیوی سے الگ رہو میں نے کہا: کیا میں اسے طلاق دیدوں؟ یا پھر مجھے کیا کرنا چاہیے؟ اس نے جواب دیا: تم اس سے الگ رہو اور اس کے قریب نہ جاؤ نبی اکرم ﷺ نے یہی ہدایت میرے بقیہ دونوں ساتھیوں کو بھی بھیجوائی تھی میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم میکے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہاں رہو جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے کا فیصلہ نہ کر دے (میرے ایک ساتھی) ہلال بن امیہ کی اہلیہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہلال بن امیہ بہت بوڑھے ہیں ان کی خدمت میں کرنے والا کوئی نہیں ہے کیا آپ اس بات کو ناپسند کریں گے کہ میں ان کی خدمت کرتی رہوں نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: نہیں! لیکن وہ تمہارے قریب نہ آئے اس خاتون نے عرض کی اللہ کی قسم! وہ تو ایسا کچھ نہیں کریں گے۔ اللہ کی قسم! جس دن سے یہ معاملہ شروع ہوا ہے اس دن سے لے کر آج تک وہ در رہے ہیں۔

حضرت کعب بن جراح کہتے ہیں میرے گھر والوں میں سے کسی نے مجھ سے یہ کہا کہ تم بھی اپنی بیوی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے اجازت مانگ لو آپ نے ہلال بن امیہ کی اہلیہ کو ان کی خدمت کرنے کی ہدایت کی ہے۔ میں نے جواب دیا: میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے اجازت نہیں مانگوں گا۔ کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ جب میں آپ سے اس بارے میں اجازت مانگوں گا تو آپ مجھے کیا جواب دیں گے۔ کیونکہ میں ایک نوجوان آدمی ہوں اسی طرح دس دن گزر گئے نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو ہم سے بات چیت کرنے سے جو منع کیا تھا اسے پچاس دن گزر گئے پچاسویں دن کی صبح میں نے اپنے گھر کی چھت پر فجر کی نماز ادا کی اور ابھی میں اس حالت میں بیٹھا ہوا تھا جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے مجھے اپنے آپ سے الجھن ہو رہی تھی اور زمین اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئی تھی اسی دوران میں نے کسی شخص کو ”صلح“ پہاڑ سے بلند آواز میں یہ اعلان کرتے ہوئے سنا۔ اے کعب بن مالک! تمہارے لئے خوشخبری ہے میں سجدے میں گر گیا اور مجھے انداز ہو گیا کہ اب آسانی نصیب ہو گئی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کو یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے تو کچھ لوگ ہمیں خوشخبری سنانے کے لئے آئے کچھ لوگ خوشخبری سنانے کے لئے میرے دونوں ساتھیوں کی طرف چلے گئے ایک شخص گھوڑے پر سوار ہو کر میری طرف آیا اور قبیلہ اسلم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص دوڑ کر میری طرف آیا۔ وہ پہاڑ پر چڑھ گیا اس کی آواز گھر

سوار سے تیز تھی۔ میں نے جس کی آواز سنی جب وہ مجھے خوشخبری سنانے کے لئے میرے پاس آیا تو اس کی خوشخبری کی وجہ سے میں نے اپنے کپڑے اسے دیدیئے اللہ کی قسم! اس دن میرے پاس صرف وہی کپڑے تھے۔ میں نے عاریت کے طور پر دو کپڑے لے کر انہیں پہنا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہو گیا۔ لوگ گروہ درگروہ مجھ سے ملتے رہے اور توبہ کی قبولیت پر مجھے مبارکباد دیتے رہے اور یہ کہتے رہے اللہ تعالیٰ نے جو تمہاری توبہ قبول کی ہے اس پر تمہیں مبارک ہو یہاں تک میں مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے ارد گرد اور لوگ بھی موجود تھے طلحہ بن عبید اللہ کھڑے ہوئے اور لپک کی میری طرف آئے انہوں نے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی اللہ کی قسم! ان کے علاوہ اور کوئی مہاجرین کھڑا نہیں ہوا (راوی کہتے ہیں) حضرت کعب بن جراحؓ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولے۔ حضرت کعبؓ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا تو آپ کا چہرہ مبارک خوشی کے عالم میں چمک رہا تھا آپ نے فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو کہ جب سے تم پیدا ہوئے ہو آج سے زیادہ بہتر دن تمہارے لئے اور کوئی نہیں ہوا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! (یہ خوشخبری) آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ حضرت جابر بن جراحؓ کہتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ مسرور ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ مبارک یوں روشن ہوتا تھا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہو یہ بات ہم سب کو معلوم تھی جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اپنی توبہ قبول ہونے کی خوشی میں اپنے مال کو صدقہ کے طور پر اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے تو میں نے عرض کی میں خیبر میں اپنی اراضی کو اپنے پاس رکھتا ہوں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات ملی ہے اور میری توبہ قبول ہونے کے بعد اب میں ہمیشہ سچ ہی بولوں گا۔ جب تک زندہ رہوں گا۔

اللہ کی قسم میرے علم کے مطابق مسلمانوں میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کے حوالے سے اس سے بہتر آزمائش میں مبتلا کیا ہو جس میں اس نے مجھے مبتلا کیا۔ جب سے میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا اور جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ بات کہی اس وقت سے لے کر اب تک میں نے کبھی کسی کے ساتھ جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”اللہ تعالیٰ نے نبی، مہاجرین، انصار پر رحمت کی جنہوں نے مشکل گھڑی میں اس (نبی) کی پیروی کی۔“

یہ آیت یہاں تک ہے۔ ”بے شک وہ ان کیلئے بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے اور ان تین لوگوں پر (بھی رحمت کی) جن کا معاملہ موخر کیا گیا یہاں تک کہ زمین اپنی کشادگی کے باوجود ان کے لئے تنگ ہو گئی۔“

یہ آیت یہاں تک ہے۔ ”اللہ سے ڈرو اور بچو کے ساتھ رہو۔“

حضرت کعب بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے اس کے بعد اس نے مجھ پر کوئی ایسی نعمت نہیں کی جو میرے نزدیک میرے نبی اکرم ﷺ سے (اس موقع پر) سچ بولنے سے زیادہ بڑی ہو یعنی میں نے آپ کے ساتھ جھوٹ نہیں بولا ورنہ میں بھی ہلاکت کا شکار ہو جاتا جیسے وہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے جنہوں نے جھوٹ بولا

تھا۔ ان جھوٹ بولنے والوں کے بارے میں جب اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی تو یوں جو کسی بھی شخص کے بارے میں سب سے برا طریقہ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

”عنقریب وہ تمہارے سامنے اللہ کے نام کی قسم اٹھائیں گے، جب تم لوٹ کر ان کے پاس جاؤ گے تاکہ تم ان سے اعراض کرو تم ان سے اعراض کرنا وہ ناپاک لوگ ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جو اس چیز کا بدلہ ہوگی جو انہوں نے کیا وہ تمہارے سامنے قسم اٹھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے تو اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوگا۔“

حضرت کعب بیان کرتے ہیں ہم وہ تین افراد جن کا معاملہ ان لوگوں سے موخر کیا گیا تھا جن کے عذر کو نبی اکرم ﷺ نے قبول کر لیا تھا جب انہوں نے آپ کے سامنے قسم اٹھائی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے بیعت لی اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی جبکہ ہمارے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے معاملے کو موخر کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں فیصلہ کر دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اور وہ تین افراد جنہیں پیچھے رکھا گیا۔“

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیچھے ہونے کا جو ذکر کیا ہے اس سے مراد ہمارا جنگ سے پیچھے رہنا نہیں ہے بلکہ اس کا ہمارے معاملے کو ان لوگوں کے معاملے سے موخر کرنا ہے جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے قسم اٹھائی، آپ کے سامنے عذر پیش کیا اور آپ نے اسے قبول کیا۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر سے دن کے وقت چاشت کے وقت واپس تشریف لاتے تھے اور جب آپ تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں آکر وہاں دو رکعت ادا کرتے تھے اور پھر مسجد میں تشریف فرما ہو جاتے تھے۔

(22) وَعَنْ أَبِي نُجَيْدٍ بَضَمَ الثَّوْنِ وَفَتَحَ الْجَنِيمَ - عُمَرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ الْخَزَاعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزَّيْنَى، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَصَبْتُ حَدًّا فَأَفِئْمُهُ عَلَى، فَدَعَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْبَهَا، فَقَالَ: ”أَحْسِنِ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَصَعَتْ فَلَاتْنِي“ فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرَجَمَتْ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تَصَلَّى عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ زَنَتْ؟ قَالَ: ”لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَّوْ قُسِمْتُ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوْ سَعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتُ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ -؟“ وَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابی نجید عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جبید قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ زنا کے نتیجے میں حاملہ ہو چکی تھی اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے آپ وہ حد مجھ پر جاری کریں نبی اکرم نے اس کے ولی کو بلوایا اور فرمایا: اس کا خیال رکھنا اور جب یہ بچے کو جنم دے (تو اسے ساتھ لے کر) میرے پاس آ جانا۔ اس سرپرست نے ایسا ہی کیا۔ نبی اکرم کی ہدایت کے تحت اس

عورت کے کپڑوں کو اچھی طرح باندھ دیا گیا اور آپ کے حکم کے تحت اُسے سنگسار کر دیا گیا پھر آپ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے لگے تو حضرت عمر نے آپ کی خدمت میں عرض کی آپ اس عورت کی نماز جنازہ ادا کرنے لگے ہیں جس نے زنا کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر اسے مدینہ میں رہنے والے ستر افراد کے درمیان تقسیم کیا جائے تو ان کے لئے کافی ہو۔ کیا تمہیں اس سے زیادہ افضل (کوئی عمل) ملا ہے؟ اس عورت نے اپنی جان اللہ کے لئے قربان کر دی۔ (مسلم)

(23) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَوْ أَنَّ لَابْنَ آدَمَ وَادِيًا مِّنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ، وَلَنْ يَمْلَأَ قَاهُ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اگر آدم کے بیٹے کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو اسے یہ خواہش ہوگی کہ اس کے پاس دو وادیاں ہوں، اس کا منہ صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔ (متفق علیہ)

(24) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”بُضْحُكَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى إِلَيَّ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ، يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسَلِّمَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے دو بندوں کے بارے میں مسکرا دیتا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔ (قتل ہونے والا) اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ قاتل کو بھی توبہ کی توفیق دیتا ہے تو وہ اسلام قبول کر کے شہادت پالیتا ہے۔ (متفق علیہ)

## بَابُ الصَّبْرِ

### باب 3: صبر کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا﴾ (آل عمران: 200)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! صبر سے کام لو اور ٹٹے رہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلَسْبَلَوْكُمْ بَشِيئَةً مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالْقِمَرَاتِ وَبَشِيرٍ



الصَّابِرِينَ ﴿البقرة: 155﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اور ہم تمہیں خوف، بھوک، مال اور جان اور پھلوں میں کمی کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کریں گے اور صبر والوں کے لئے خوشخبری ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّمَا يُوفَى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (الزمر: 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک صبر کرنے والوں کو کسی حساب کے بغیر پورا اجر دیا جائے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾ (الشوری: 43)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص صبر کرے اور بخش دے تو یہ ہمت کا کام ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾ (البقرة: 153)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”صبر اور نماز کے ذریعے مدد حاصل کرو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلَبَلُّوْكُمْ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ﴾ (محمد: 31)

وَالْآيَاتُ فِي الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ وَبَيَانِ فَضْلِهِ كَثِيرَةٌ مَعْرُوفَةٌ۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اور ہم تمہیں آزمائیں گے تاکہ ہم ظاہر کر دیں کہ کون جہاد کرنے والے ہیں اور کون صبر کرنے والے ہیں۔“

صبر کے حکم کے بارے میں اور اس کی فضیلت کے بیان کے بارے میں بہت سی آیات ہیں جو معروف ہیں۔

(25) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

24- أخرجه مالك في مؤطه (1000) واحمد (3/9983) والبخاري (2826) ومسلم (1890) والنسائي (3166) وابن حبان (3667) وابن خزيمة في التوحيد (ص/234) والبيهقي في الكبرى (165/9) وفي الاسماء والصفات (ص/467/468)

25- مسلم احمد مسند دارمي ابو عوانه ترمذی نسائی فی عمل اليوم والليلة طبرانی معجم كبير ابن ماجه عن عبد الرحمن بن غنم بخاری کہتے ہیں ابی سلام نے تو دونوں سے سنا ہے مگر دونوں سندوں میں صحابی ایک ہی ہوتا چاہیے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْإِيمَانَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُنِ - أَوْ تَمْلَأُ - مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ - كُلُّ النَّاسِ يَغْلُوا فَبَانِعُ نَفْسِهِ فَمُعْتَقَهَا أَوْ مُوقِفَهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صفائی نصف ایمان ہے۔

”الحمد لله“ ترازو کو بھر دے گا۔ ”سبحان الله“ اور ”الحمد لله“ زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور

ہے، صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے۔ قرآن پاک تیرے موافق یا مخالف جھٹ ہے۔ ہر انسان اس حال میں صبح کرتا ہے کہ

اپنے نفس کو بیچتا ہے یا تو اسے چھوڑ دیتا ہے یا برباد کرنے والا ہے۔

(26) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعِيدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سَنَانِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ لَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ

سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتَّى نَفَذَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ

انْفَقَ كُلُّ شَيْءٍ بِيَدِهِ: ”مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرْ يُعْفِقَهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَعِزْ

يُعْهِدِ اللَّهُ، وَمَنْ يُتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ - وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوسعید سعد بن سنان خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کچھ انصار نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ مانگا آپ نے وہ

انہیں عطا کر دیا، انہوں نے پھر مانگا آپ نے پھر عطا کر دیا، یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ موجود تھا وہ ختم ہو گیا جب آپ

نے سب کچھ خرچ کر دیا جو آپ کے پاس موجود تھا تو آپ نے ان سے فرمایا میرے پاس جو بھی بھلائی ہے میں اسے تم سے

چھپا کر نہیں رکھوں گا جو شخص مانگنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے مانگنے سے بچائے گا اور جو شخص بے نیازی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ

اسے بے نیاز کرے گا اور جو شخص صبر سے کام لے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کرے گا اور کسی بھی شخص کو صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع

کوئی چیز نہیں دی گئی۔ (متفق علیہ)

(27) وَعَنْ أَبِي يَحْيَى صُهَيْبِ بْنِ سَنَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: ”عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ: إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَاءٌ شَكَرَ

فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو یحییٰ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مومن کے معاملے پر

حیرت ہوتی ہے کیونکہ اس کا ہر معاملہ اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے اور یہ خصوصیت صرف مومن کو حاصل ہے اگر اسے کوئی خوشی

ملتی ہے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اور اگر اسے کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے تو وہ صبر سے کام لیتا ہے اور

26- بخاری مسلم سنن أربعة رزين سے یہ قد الفجر من اسلم و رزق كفافا وقنعه الله بها اتاكه اضاف فضل کیا ہے۔ اخرجه احمد (4/11890) والبخاري (1469) وغيره و مسلم (1053) و ابو داؤد (1644) والترمذی (2031) والنسائي (2587)

والدارمی (387/1) وابن حبان (2400) وعبد الرزاق (20014) والبيهقي (195/4) والبغوي في المرقاة (1613)

27- اخرجه احمد (6/19856) و مسلم (2999)

یہ بھی اس کے لئے بہتر ہوتا ہے

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(28) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَنْعَشُهُ الْكَرْبُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَاکْرَبْ أَبْنَاهُ. فَقَالَ: "كَيْسَ عَلَى أَبِيكَ كَرَبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ" فَلَمَّا مَاتَ، قَالَتْ: يَا أَبْنَاهُ، أَجَابَ رَبِّي دَعَاةً يَا أَبْنَاهُ، جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَا وَاهُ يَا أَبْنَاهُ، إِلَى جَبْرِئِلَ نَعَّاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْمِلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرَابَ؟ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی ﷺ کی بیماری شدید ہو گئی اور آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے میرے والد کی تکلیف! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج کے دن کے بعد تمہارے والد کو اور کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابا جان! آپ نے اپنے پروردگار کے بلاوے کو قبول کیا۔ اے ابا جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے اے ابا جان! ہم جبرائیل کو آپ کے وصال کی اطلاع دیتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کو دفن کر دیا گیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا تم لوگوں نے کیسے یہ گوارہ کیا کہ تم نبی ﷺ پر مٹی ڈالو۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(29) وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِبَّةَ وَابْنِ حِبَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَرْسَلْتُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنِي قَدْ احْتَضَرَ فَاشْهَدْنَاهُ، فَأَرْسَلَ يُفْرِئُ السَّلَامَ، وَيَقُولُ: "إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَضِرُّ وَلْتَحْسِبْ" فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لِبَائِنَتِهَا. فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَبِي بْنُ كَعْبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَرَجُلَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَرَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ، فَاسْتَعْمَدَهُ فِي حَجْرِهِ وَنَفْسُهُ تَقْفَعُ، فَطَافَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ فَقَالَ: "هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ تَعَالَى فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ"

وَفِي رَوَايَةٍ: "فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا بَرَحِمَ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

28- أخرجه البخاری (4462) والدارمی (41/40/1) وابن سعد (311/2) وابن ماجه (1630) والبيهقی فی الدلائل (213/1212/7) والترمذی فی الشیائل (379) وابن حبان (6622) و احمد (4/13115) مختصراً.

29- أخرجه احمد (8/21835) والبخاری (1284) وغيره و مسلم (923) و ابو داود (3125) والترمذی (988) والنسائی (1867) وفي اليوم واللیلہ (1068) وابن ماجه (1588) وابن حبان (461) وغيره والبيهقی (68/4)

وَمَعْنَى "تَقْفَعُ": تَنْحَرُّكَ وَتَضْطَرُّ.

حضرت ابو زید اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما جو نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور آپ کے محبوب ہیں اور آپ کے محبوب کے صاحبزادے ہیں بیان کرتے ہیں آپ کی ایک صاحبزادی نے آپ ﷺ کو پیغام بھجوایا کہ میرے بیٹے کا آخری وقت قریب ہے آپ میرے پاس تشریف لے آئیں نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام بھجوایا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ جو واپس لے لے وہ اس کی ملکیت ہے اور جو وہ عطا کر دے وہ بھی اس کی ملکیت ہے اس کی بارگاہ میں ہر چیز کا ایک مقرر وقت ہے تمہیں صبر سے کام لینا چاہیے اور ثواب کی امید رکھنی چاہیے۔ صاحبزادی نے آپ ﷺ کو پیغام بھیجا اور آپ ﷺ کو قسم دی کہ آپ ﷺ ضرور تشریف لائیں تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے علاوہ کچھ دیگر افراد بھی تھے۔ اس بچے کو نبی ﷺ کے سامنے لایا گیا آپ نے اس کو اپنی گود میں رکھا اس وقت اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کیا (کس لیے) ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اپنے بندوں میں سے جس بندے کے چاہے دل میں رکھ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحمت بندوں پر رحم کرتا ہے۔ متفق علیہ

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "تَقْفَعُ" وہ حرکت کر رہا تھا اور مضطرب تھا۔

(30) وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ: إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَأَبْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أَعْلَمَهُ السِّحْرَ؛ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ، وَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ، فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ، وَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ، مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ، فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ، فَقَالَ: إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ، فَقُلْ: حَبَسَنِي أَهْلِي، وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ، فَقُلْ: حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ، فَقَالَ: الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمْ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ؟ فَأَخَذَ حَجَرًا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَأَنْقِضْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَمُوتَ النَّاسُ، فَرَمَاهَا فَفَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ، فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: أَيُّ بَنِي أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرْنِي، وَأَنْتَ سَجُنِي، فَإِنْ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ؛ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ، وَبَدَأَ فِي النَّاسِ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ. فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ، فَأَتَاهُ بِهَذِهِ كَبِيرَةً، فَقَالَ: مَا هَذَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفِيتَنِي، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ تَعَالَى، فَإِنْ آمَنْتَ بِاللَّهِ تَعَالَى دَعَوْتُ اللَّهَ

30- أخرجه مسلم (3005) والترمذی (3340) والنسائی فی الکبری (6/11661) وابن کثیر فی تفسیره (778/777/4)

فَشَفَاكَ، فَأَمَّنَ بِاللَّهِ تَعَالَى فَشَفَاهُ اللَّهُ تَعَالَى، فَأَتَى الْمَلِكَ فَبَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ بِجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَنْ رَدَّ إِلَيْكَ بَصْرَكَ؟ قَالَ: رَبِّي، قَالَ: وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي؟ قَالَ: رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ، فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ بَعْدَهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ، فَجِئَ بِالْغُلَامِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: أَيْ بَنَى، قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تَبْرَىءُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ! فَقَالَ: إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا، إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ تَعَالَى. فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ بَعْدَهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ؛ فَجِئَ بِالرَّاهِبِ فَفِيْلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ، فَأَبَى، فَدَعَا بِالْمُنْشَارِ فَوَضَعَ الْمُنْشَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ، فَشَقَّهُ حَتَّى وَقَعَ شَقَاهُ، ثُمَّ جِئَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَفِيْلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ، فَأَبَى، فَوَضَعَ الْمُنْشَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ، فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شَقَاهُ، ثُمَّ جِئَ بِالْغُلَامِ فَفِيْلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ، فَأَبَى، فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ، فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَالْأَفْطَرِ حَوْهَ. فَذْهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اكْفِبْنِهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَارْجَعْ بِهِمُ الْجَبَلَ فَسَقَطُوا، وَجَاءَ بِمَشِي إِلَى الْمَلِكِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ: كَفَانِيَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى، فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي فُرْقُورٍ وَتَوَسَّلُوا بِهِ الْبَحْرَ، فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَالْأَفْطَرِ حَوْهَ. فَذْهَبُوا بِهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اكْفِبْنِهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَانْكَفَّتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا، وَجَاءَ بِمَشِي إِلَى الْمَلِكِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ: كَفَانِيَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى. فَقَالَ لِلْمَلِكِ: إِنَّكَ لَسْتَ بِفَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمْرُكَ بِهِ. قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: نَجْمُ النَّاسِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلِيْنِي عَلَى جَذْعٍ، ثُمَّ خَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانِي، ثُمَّ صَبَّ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ ارْمِنِي، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي، فَجَمَعَ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، وَصَلَبَهُ عَلَى جَذْعٍ، ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانِهِ، ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ، ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ فِي صُدْغِهِ، فَوَضَعَ بَدَنَهُ فِي صُدْغِهِ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّاسُ: أَمَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، فَأَتَى الْمَلِكُ فَفِيْلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ مَا كُنْتُ نَحْذَرُ قَدْ وَاللَّهِ نَزَلَ بِكَ حَدْرُكَ. قَدْ آمَنَ النَّاسُ. فَأَمَرَ بِالْأَخْذِ بِأَفْوَاهِ السِّكِّ فَخُذْتُ وَأَضْرَمَ فِيهَا النَّيْرَانَ وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَافْحِمُوهُ فِيهَا، أَوْ فَيْلَ لَهُ: افْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَ بِ امْرَأَةٍ وَمَعَهَا صَبِي لَهَا، فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا، فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ: يَا أُمِّهِ أَصْبِرِي فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ! رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”ذِرْوَةُ الْجَبَلِ“: آغْلَاهُ، وَهِيَ - بِكْسَرِ الدَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَصَمِيمَا - وَ”الْفُرْقُورُ“: بِضَمِّ الْقَافَيْنِ نَوْعٌ مِنَ السُّفُنِ وَ”الْصَعِيدُ“: هُنَا: الْأَرْضُ الْبَارِزَةُ وَ”الْأَخْذُ“: الشَّقُّوفُ فِي الْأَرْضِ كَالنَّهْرِ الصَّغِيرِ، وَ”أَضْرَمَ“: أَوْقَدَ، وَ”انْكَفَّتْ“: أَتَى: انْفَلَكَتْ، وَ”تَقَاعَسَتْ“: تَوَقَّفَتْ وَجَبُنَتْ.

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پہلے زمانے کے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا۔ جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں آپ میرے

پاس کسی لڑکے کو بھیجیں تاکہ میں اسے جادو سکھاؤں۔ بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکے کو بھیجا تاکہ وہ اسے (جادو کی) تعلیم دے۔ وہ لڑکا ابھی راستے میں تھا جب وہاں سے ایک راہب گزرا۔ وہ اس کے پاس بیٹھ گیا اس نے راہب کی باتیں سنی جو اسے اچھی لگیں۔ جب وہ جادوگر کے پاس آیا تو جادوگر نے اسے مارا۔ لڑکے نے اس کی شکایت راہب سے کی تو راہب بولا: جب تمہیں جادوگر کچھ کہے تو تم یہ کہنا کہ گھر والوں نے مجھے روک لیا تھا اور جب گھر والے کچھ کہیں تو یہ کہنا کہ جادوگر نے مجھے روک لیا تھا ایسا ہی ہوتا رہا ایک مرتبہ ایک بڑے سے جانور نے لوگوں کا راستہ روک لیا۔

لڑکے نے سوچا: آج مجھے پتہ چل جائے گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے؟ اس نے ایک پتھر لیا اور دُعا کی اے اللہ! اگر تیری بارگاہ میں جادوگر کے مقابلے میں راہب کا معاملہ زیادہ محبوب ہے تو اس جانور کو مار دے تاکہ لوگ گزریں پھر اس نے وہ پتھر اس جانور کو مارا تو وہ جانور مر گیا اور لوگ گزرنے لگے وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس بارے میں بتایا تو راہب نے اس سے کہا: اے میرے بیٹے! آج تم مجھ سے افضل ہو گئے اور تمہاری جو کیفیت ہو گئی ہے مجھے لگ رہا ہے عنقریب تم کسی آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ گے اگر تم آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ تو کسی کو میرے بارے میں نہ بتانا۔

وہ لڑکا پیدائشی اندھوں اور برص کے مریضوں کو شفا یاب کرنے لگا اور لوگوں کی ہر طرح کی بیماری دور کر دیا کرتا تھا۔ بادشاہ کے ایک مصاحب نے جو اندھا تھا اس کے بارے میں سنا تو بہت سے تحائف کے ہمراہ اس کے پاس آیا اور بولا: اگر تم مجھے شفا دے دو تو یہ سب تمہارا ہوگا وہ لڑکا بولا: میں کسی شفا نہیں دیتا شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا۔ وہ تمہیں شفا دیدے گا وہ شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دیدی پھر وہ مصاحب بادشاہ کے پاس آیا اور پہلے کی طرح اس کی مجلس میں بیٹھا۔ بادشاہ نے اس سے دریافت کیا تمہیں دوبارہ کس نے بینائی عطا کی ہے اس نے جواب دیا: میرے پروردگار نے بادشاہ نے دریافت کیا کیا میرے علاوہ بھی تمہارا کوئی پروردگار ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا اور تمہارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ بادشاہ نے اسے پکڑ لیا اور اسے اس وقت تک اذیت پہنچاتا رہا جب تک اس نے لڑکے کے بارے میں نہ بتا دیا پھر اس لڑکے کو لایا گیا تو بادشاہ نے اس سے کہا: اے نوجوان! اب تمہارا جادو یہاں تک پہنچ گیا ہے تم پیدائشی اندھے اور برص کے مریض کو ٹھیک کر دیتے ہو اور وہ کر دیتے ہو وہ لڑکا بولا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اس لڑکے کو بھی پکڑ لیا اور اسے اس وقت تک اذیت دیتا رہا جب تک اس نے راہب کے بارے میں نہ بتا دیا پھر اس راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ تم اپنا دین چھوڑ دو۔ اس نے انکار کیا تو ایک ”آرا“ منگوایا گیا اور اس راہب کے سر پر رکھ کر اسے چیر دیا گیا یہاں تک کہ وہ دھوڑوں میں تقسیم ہو گیا۔ پھر بادشاہ کے مصاحب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا تم اپنا دین چھوڑ دو اس نے انکار کیا تو وہ آرا اس کے سر پر رکھ کر اسے چیر دیا گیا اور وہ بھی دھوڑوں میں تقسیم ہو گیا پھر اس لڑکے کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا: تم اپنا دین چھوڑ دو!

اس لڑکے نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اسے اپنے ساتھیوں کے سپرد کیا اور حکم دیا اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ جب تم اس کی چوٹی پر پہنچ جاؤ اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے نیچے پھینک دینا۔ وہ لوگ اس لڑکے کو لے کر وہاں گئے اور اس پہاڑ پر چڑھ گئے۔ لڑکے نے دُعا کی اے اللہ! تو جیسے چاہے مجھے ان سے بچالے! پہاڑ میں زلزلہ آیا اور وہ سب لوگ مر گئے وہ لڑکا بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے اس سے دریافت کیا تمہارے ساتھ جانے والے کہاں ہیں؟ لڑکے نے جواب دیا:



اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچا لیا بادشاہ نے اسے اپنے دوسرے ساتھیوں کے حوالے کیا اور حکم دیا اسے ساتھ لے جاؤ اور ایک کشتی میں سوار کر کے شہنشاہ کے درمیان میں لے جانا اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے سمندر میں پھینک دینا وہ لوگ اس لڑکے کو ساتھ لے کر چلے لڑکے نے دعا کی اے اللہ! تو جیسے چاہے مجھے ان سے بچالے وہ کشتی اٹ گئی اور وہ سب لوگ ڈوب گئے۔

وہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ نے اس سے دریافت کیا تمہارے ساتھیوں کا کیا انجام ہوا؟ اس نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچا لیا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا: جب تک تم میری ایک بات نہیں مان لیتے تم مجھے قتل نہیں کر سکو گے بادشاہ نے دریافت کیا: وہ کیا بات ہے؟ لڑکا بولا: تم لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور پھر مجھے ایک درخت پر لٹکا دو پھر میرے ترکش میں سے ایک تیر نکال کے اسے کمان پہ چڑھاؤ اور یہ کہو اللہ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو اس لڑکے کا پروردگار ہے پھر تم مجھے تیر مارنا اگر تم نے ایسا کر لیا تو تم مجھے قتل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک درخت پر لٹکا دیا پھر اس نے اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا اسے کمان پر چڑھایا اور بولا اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو اس لڑکے کا پروردگار ہے پھر اس نے وہ تیر اسے مارا وہ تیر اس کی کپٹی میں پیوست ہو گیا اس لڑکے نے کپٹی پر اپنا ہاتھ رکھا اور فوت ہو گیا۔

سب لوگ بولے۔ ہم لڑکے کے پروردگار پر ایمان لاتے ہیں بادشاہ کو اس بات کی اطلاع ملی اور اس سے کہا گیا آپ نے غور کیا آپ جس چیز سے بچنا چاہ رہے تھے اللہ کی قسم! وہی ہوا ہے لوگ ایمان لے آئے پھر بادشاہ کے حکم کے تحت گلیوں میں خندقیں کھودی گئیں اور ان میں آگ جلا دی گئی بادشاہ نے حکم دیا جو شخص اپنا دین نہ چھوڑے اسے ان میں پھینک دینا یا لوگوں سے یہ کہا گیا کہ تم آگ میں کود جاؤ تو انہوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی جس کے ساتھ بچہ بھی تھا وہ عورت اس میں چھلانگ لگانے کے بارے میں ہچکچاہٹ کا شکار ہوئی تو بچے نے اس سے کہا: امی جان! صبر کیجئے آپ حق پر ہیں۔

”ذُرْوَةُ الْجَبَلِ“: یعنی اس کا بلند حصہ اس میں ذال پر زیر اور پیش دونوں پڑھے جاسکتے ہیں۔

”الْفَرْقُورُ“: اس میں دونوں قاف پر پیش پڑھی جائے گی۔ اس سے مراد کشتیوں کی مخصوص قسم ہے۔

”الصَّعْبُ“: یہاں اس سے مراد کھلا میدان ہے۔

”الْأَخْدُوْدُ“: زمین میں موجود گڑھے جو چھوٹی نہر کی مانند ہوں۔

”أَضْرَمَ“: یعنی اسے جلا دیا۔ ”انْكَفَأَتْ“: وہ مڑ گئی۔ ”نَفَعَا عَسَتْ“: اس نے توقف کیا اور کمزور ہوئی۔

(31) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ، فَقَالَ: ”إِنِّي اللَّهُ وَأَصْبِرِي“ فَقَالَتْ: إِيَّاكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبِّ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ، فَقَبِلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ

31- أخرجه أحمد (4/12460) والبخاری (1252) وغيره ومسلم (926) وأبو داود (3124) والترمذی (988) والنسائی

(1868) وفي عمل اليوم واليلة (1068) وابن حبان (2895) والبيهقي (65/3) والبخاری (1539)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: ”إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّلَاةِ الْأُولَى“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ”تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا“.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک خاتون کے پاس سے گزرے جو کہ ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر سے کام لو! اس نے کہا آپ ﷺ اپنا کام کیجئے آپ کو میری مصیبت لاحق نہیں ہوئی ہے۔ وہ عورت نبی ﷺ کو پچانتی نہیں تھی اس کو بتایا گیا: یہ اللہ کے نبی ﷺ ہیں۔ وہ عورت نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر آئی تو اسے آپ ﷺ کے دروازے پر کوئی دربان نظر نہیں آیا اس نے آپ ﷺ کو عز پریش کیا میں آپ کو پچانتی نہیں تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: صبر صدے کے آغاز میں ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”وہ عورت اپنے بچے پر رو رہی تھی“۔

(32) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبِضْتُ صَفِيَّتَهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ أَحْسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی مومن بندے کی دنیا سے تعلق رکھنے والی محبوب چیز کو قبضے میں لے لیتا ہوں اور پھر وہ اس پر ثواب کی امید رکھتا ہے تو اس کی جزاء میرے نزدیک صرف جنت ہے اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(33) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونَ، فَأَخْبَرَهَا أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مَنْ بَشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، فَلَبَسَ مِنْ عَبْدٍ بَفَعُ فِي الطَّاعُونَ قَبْمُكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْسِنًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا بُصِيَّةَ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے انہیں بتایا: یہ عذاب تھا جسے اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا تھا بھیج دیتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے اہل ایمان کے لئے رحمت بنا دیا ہے۔

جو بندہ طاعون میں مبتلا ہو تو وہ اپنے شہر میں صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے ٹھہرا رہے وہ یہ جانتا ہو کہ اسے وہی مصیبت لاحق ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے نصیب میں لکھی ہے تو اس شخص کو شہید کی مانند اجر ملے گا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

32- أخرجه البخاری (4624) وفي الباب عن النسن عند النسائي (1870) وسنن أبي داود (932)

33- أخرجه أحمد (9/25267) والبخاری (5734)

(34) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَضْتُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ" يُرِيدُ عَيْنِيهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں کے بارے میں آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ صبر سے کام لیتا ہے تو میں ان دونوں کے عوض میں اسے جنت دوں گا (راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ کی مراد آدمی کی دو توفیقیں ہیں اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(35) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَاحٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "أَلَا أَرَيْكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ اتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَضْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكْشِفُ، فَأَذْعُ اللَّهُ تَعَالَى لِي. قَالَ: "إِنْ شِئْتَ صَبَرْتِ وَلَكَ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يُعَافِيكَ" فَقَالَتْ: أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكْشِفُ فَأَذْعُ اللَّهُ أَنْ لَا أَتَكْشِفُ، فَدَعَا لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴾ حضرت عطاء بن ابی ریحاح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی عورت دکھاؤں، میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا یہ سیاہ فام عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے، میں بے پردہ ہو جاتی ہوں، آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم نچا ہو تو صبر سے کام لو تمہیں جنت مل جائے گی اور اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں ٹھیک کر دے وہ عورت بولی میں صبر سے کام لوں گی، پھر اس نے عرض کی: میں بے پردہ ہو جاتی ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میں بے پردہ نہ ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے دعائے خیر کی۔ (متفق علیہ)

(36) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَاتِبِي أَنْظُرِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ، صَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَذْمَوْهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، يَقُولُ: "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي، فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴾ حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں گویا میں اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ اللہ تعالیٰ کے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے تھے جن کی قوم نے انہیں مارا اور انہیں خون آلود کر دیا وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے اے اللہ! میری قوم کو بخش دے یہ لوگ نہیں جانتے (کہ میرا مقام کیا ہے) (متفق علیہ)

34- أخرجه احمد (4/14023) والبخاری (2653) والترمذی (2408) والبيهقي (375/3)

35- أخرجه البخاری (5652) ومسلم (2576)

36- أخرجه احمد (2/3611) والبخاری (3477) وغيره ومسلم (1792) وابن ماجه (4025) وابو يعلى (5072) وغيره وابن

حبان (6576)

(37) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ، وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ، وَلَا حَزَنٍ، وَلَا آذَى، وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

و"النَّصَبُ": الْمَرَضُ.

﴿﴾ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس بھی مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، غم، دکھ یا تکلیف لاحق ہوتی ہے یہاں تک کہ اسے کوئی کاٹنا بھی چھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ) "النَّصَبُ": کا مطلب بیماری ہے۔

(38) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ تُوعَكُ وَغَمًّا شَدِيدًا، قَالَ: "أَجَلٌ، إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ" قُلْتُ: ذَلِكَ أَنْ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ قَالَ: "أَجَلٌ، ذَلِكَ كَذَلِكَ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ آذَى، شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ، وَحُطَّتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

و"الْوَعَكُ": مَعْتُ الْحُمَى، وَقِيلَ: الْبُحْمَى.

﴿﴾ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو بخار تھا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت شدید بخار ہے آپ نے فرمایا ہاں! مجھے اس طرح بخار ہوتا ہے۔ جیسے تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔

میں نے عرض کی: یہ اس وجہ سے ہے آپ کو دو گنا اجر ملے؟ آپ نے فرمایا: ایسا ہی ہے، اسی طرح جس بھی مسلمان کو جو بھی اذیت لاحق ہوتی ہے یہاں تک کہ اسے جو کاٹنا لگتا ہے یا اس سے بھی کم جو کچھ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی غلطیوں کو مٹا دیتا ہے اور اس کے گناہوں کو یوں جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے۔

الوعك: کا مطلب بخار چڑھنا ہے۔ اور ایک قول کے مطابق "بخار" ہے۔

(39) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِيبْ مِنْهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَصَبَطُوا "يُصِيبُ" بِفَتْحِ الصَّادِ وَكَسْرِهَا.

37- أخرجه احمد (3/8432) والبخاری (5641) وغيره ومسلم (2573) والترمذی (966) وابن حبان (2905) والبيهقي (373/3)

38- أخرجه احمد (2/3618) والبخاری (5647) وغيره ومسلم (2571) والدارمي (316/2) وابن حبان (2937) والبيهقي

(372/3) والبعوي في المرقاة (1431) وغيره

39- أخرجه مالك (1752) واحمد (3/7239) والبخاری (5645) والقصاصي في الشهاب (344) وابن حبان (2907) والبعوي

في المرقاة (1420)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے بارے میں بھلا کرے اسے کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔  
اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

”بُصْبُ“: بعض محدثین نے اسے ص پر زبر اور زیر کے ہمراہ بھی پڑھا ہے۔

(40) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا يَمْتَنِينَ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَصُرِّ أَصَابُهُ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعْلَا، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَخِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَقَّيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے کوئی بھی شخص کسی لاحق ہونے والی تکلیف کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر اس نے ضرور ایسا کرنا ہو تو یہ کہے: اے اللہ تعالیٰ اگر زندگی میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے زندگی دے اور اگر موت میرے حق میں بہتر ہے تو مجھے موت دے۔ (متفق علیہ)

(41) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ خَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقُلْنَا: أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو لَنَا؟ فَقَالَ: ”قَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُخْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيَجْعَلُ فِيهَا، ثُمَّ يُؤْنَى بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيَجْعَلُ يَضْفِفُ، وَيَمْسُطُ بِأَمْسَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ وَعَظْمِهِ، مَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهُ لَيَتَمَنَّيَ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّكَّابُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضَرِ مَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالذَّنْبَ عَلَى غَنِيمِهِ، وَلَكِنْ كُنْكُمْ تَسْتَعِجِلُونَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ: ”وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُسْرِ كَيْفَ شِدَّةً“.

حضرت ابو عبد اللہ خباب بن الارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شکایت کی آپ ﷺ اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں اپنی چادر سے ایک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی آپ ہمارے لئے مدد طلب کیوں نہیں کرتے آپ ﷺ ہمارے لئے دعا کیوں نہیں کرتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے کسی شخص کو لایا جاتا تھا اس کے لئے زمین کھودی جاتی تھی پھر اس کو گڑھے میں ڈال دیا جاتا تھا پھر ”آر“ لاکر اس کے سر پر رکھا جاتا تھا اور اسے دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا اس کے گوشت اور ہڈیوں کے اوپر لوہے کی کنگھی پھیری جاتی تھی اور یہ بات بھی اسے دین سے نہیں ہٹا سکتی تھی اللہ کی قسم یہ دین ضرور مکمل ہوگا یہاں تک کہ ایک شخص صناعاء سے لے کر حضر موت تک جائے گا اور اسے

40- أخرجه أحمد (4/12015) والبخاری (5671) وغيره و مسلم (2680) والنسائي (1818) والقبجاعي في مسند الشهاب (1937) وابن حبان (2966) والبيهقي (377/3) والبخاری في المرافاة (1444)

41- أخرجه أحمد (7/21130) والبخاری (3612) و ابو داؤد (2649) والنسائي (5335) وابن حبان (2897) والطبرانی (3638/4) والبيهقي (5/6)

صرف اللہ کا خوف ہوگا یا پھر بھیڑیے کا خوف ہوگا البتہ تم لوگ جلد بازی سے کام لیتے ہیں  
اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ نے اپنی چادر سے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور ہمیں مشرکین کی طرف سے تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔

(42) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ، فَأَعْطَى الْفَرْعَ بْنَ حَابِسٍ مِئَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ قَتْلَ ذَلِكَ، وَأَعْطَى نَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ وَالْأَنْثَرُ هُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: وَاللَّهِ إِنْ هَذِهِ قِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيهَا، وَمَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهَ اللَّهِ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَخْبِرَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَ كَالصَّرْفِ. ثُمَّ قَالَ: ”فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ؟“ ثُمَّ قَالَ: ”يُؤَخَّرُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا فَصَبْرٌ“. فَقُلْتُ: لَا جَرَمَ لَا أَرْفَعُ إِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيثًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَوْلُهُ: ”كَالصَّرْفِ“ هُوَ بِكَسْرِ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ: وَهُوَ صَبْغٌ أَحْمَرُ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر، نبی اکرم ﷺ نے (مال غنیمت) تقسیم کرتے ہوئے بعض لوگوں کو ترجیح دی۔ آپ ﷺ نے اقرع بن حابس کو سواونٹ عطا کئے۔ اسی طرح عیینہ بن حصن کو بھی اتنے ہی اونٹ عطا کئے۔ آپ ﷺ نے بعض دیگر عرب سرداروں کو بھی اس دن ترجیحی طور پر (زیادہ مال غنیمت) عطا کیا تو ایک شخص بولا: اللہ کی قسم! اس تقسیم میں انصاف سے کام نہیں لیا گیا۔ اور نہ ہی اللہ کی رضا کے حصول کے لیے یہ تقسیم کی گئی ہے۔ (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا اللہ کی قسم! میں نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع ضرور دوں گا۔ پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی جو اس نے کہا تھا، نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک انتہائی سرخ ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ اور اس کا رسول ہی عدل نہیں کریں گے تو پھر کون عدل کرے گا؟ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔ (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس وقت) میں نے تہیہ کیا کہ آئندہ میں ایسی کوئی شکایت آپ ﷺ کو نہیں بتاؤں گا۔

”كَالصَّرْفِ“: اس میں ص پر زبر پڑھی جائے گی۔ اور اس سے مراد سرخ رنگ ہے۔

(43) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَعِيدَهُ الْخَبَرَ عَجَلَ لَهُ الْعُقُوبَةُ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَعِيدَهُ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُؤَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ“. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ عَظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عَظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

42- أخرجه أحمد (2/3902) والبخاری (3150) و مسلم (1062) وابن حبان (2917) مختصراً

43- أخرجه الترمذی (2404) وقال حسن غريب وابن ماجه (4031) وفي الباب عن عبد الله بن مغفل الحاكم (1/1291) وابن حبان (2911) وأحمد (5/16806) والبيهقي في الصفات (ص/154) وإسناد حسن.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے تو اسے دنیا میں سزا دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے بارے میں برائی کا ارادہ کر لیتا ہے تو اسے گناہ محفوظ کر لیتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کی سزا دے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عظیم جزا عظیم آزمائش کے نتیجے میں ملتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ محبت کرتا ہے تو اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے جو شخص راضی رہتا ہے اسے جزا نصیب ہوتی ہے اور جو شخص ناراض ہو جاتا ہے اسے ناکامی نصیب ہوتی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(44) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ ابْنُ لَابِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَشْتَكِي، فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ، فَقَبِضَ الصَّبِيَّ، فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ، قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِي؟ قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ وَهِيَ أُمُّ الصَّبِيِّ: هُوَ اسْتَكْرَمَ مَا كَانَ، فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ الْعِشَاءَ فَتَعَشَّى، ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا، فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَتْ: وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: "أَعَرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟" قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: "اللَّهُ بَارَكَ لَهُمَا"، فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: أَحْمِلْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَعَثَ مَعَهُ بَتَمَوَاتٍ، فَقَالَ: "أَمَعَهُ شَيْءٌ؟" قَالَ: نَعَمْ، تَمَرَاتٍ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَعَهَا، ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ، ثُمَّ حَنَكَهُ وَسَمَاهُ عَبْدَ اللَّهِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: فَرَأَيْتُ سَعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرُّوْا الْقُرْآنَ، يَعْنِي: مِنْ أَوْلَادِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُوَلُودِ -

وَفِي رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ: مَاتَ ابْنُ لَابِي طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سَلِيمٍ، فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا: لَا تَحْدِثُوا أَبَا طَلْحَةَ بِأَنَّهُ حَتَّى أَكُونَ أَنَا أَحَدُهُ، فَجَاءَ فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ عِشَاءً فَكَلَّ وَشَرِبَ، ثُمَّ تَصَنَّعْتُ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَتْ تَصْنَعُ قَبْلَ ذَلِكَ، فَوَقَعَ بِهَا - فَلَمَّا أَنْ رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَأَصَابَ مِنْهَا، قَالَتْ: يَا أَبَا طَلْحَةَ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ، أَلَهُمْ أَنْ يَمْنَعُوهُمْ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَتْ: فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ، قَالَ: فَغَضِبَ، ثُمَّ قَالَ: تَرْكِبْنِي حَتَّى إِذَا تَلَطَّخْتُ، ثُمَّ أَخْبَرْتَنِي بِأَيْنِي؟ فَأَنْطَلَقَ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَارَكَ اللَّهُ فِي لَيْلَتِكُمَا"، قَالَ: فَحَمَلْتُ. قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُقًا قَدَّوْا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ، فَاحْتَسِبَ عَلَيْهَا أَبُو طَلْحَةَ، وَأَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: يَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ أَنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ أَخْرُجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ وَأَدْخَلَ مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدْ احْتَسِبْتُ بِمَا تَرَى، فَقَوْلُ أُمِّ

سَلِيمٍ: يَا أَبَا طَلْحَةَ، مَا أَحَدٌ الَّذِي كُنْتُ أَحَدُ الْأَطْلُقِ، فَأَنْطَلَقْنَا وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا - فَقَالَتْ لِي أُمِّي: يَا أَنَسُ، لَا يُرْصَعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَعْدُوا بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَحْمَلْتُهُ فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا جو بیمار تھا ایک مرتبہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے پیچھے سے بچے کا انتقال ہو گیا جب حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انہوں نے دریافت کیا میرے بیٹے کا کیا حال ہے۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا جو اس بچے کی والدہ تھیں نے عرض کی: وہ پہلے کے مقابلے میں سکون کی حالت میں ہے پھر سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا انہوں نے رات کا کھانا کھایا پھر سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ صحبت کی جب وہ فارغ ہو گئے۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے (گھر والوں سے) کہا بچے کو ڈھانپ دو! صبح حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر اور اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے گزشتہ رات ہم بستر کی ہے تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اے اللہ! ان دونوں کو برکت نصیب فرما! تو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (حضرت انس سے) کہا: اسے اٹھا کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ کچھ کھجوریں بھی بھیجیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا کیا اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! کھجوریں ہیں نبی اکرم ﷺ نے ان کھجوروں کو لیا اور اسے چبایا پھر انہیں اپنے منہ میں ڈالا اور پھر اسے بچے کے منہ میں ڈال دیا یوں آپ ﷺ نے اسے گھٹی دی اور اس کا نام عبداللہ تجویز کیا۔ (مشق علیہ)

امام بخاری رحمہ اللہ کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں بن عیینہ کہتے ہیں۔ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے میں نے ان صاحبزادے (عبداللہ) کے نو بچے دیکھے ہیں جو سب قرآن کے حافظ تھے اس سے مراد وہ نومولود صاحبزادے عبداللہ ہیں۔ یعنی ان کی اولاد میں سب حافظ تھے۔

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا فوت ہو گیا جو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے تھا۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر والوں سے کہا آپ لوگ حضرت ابو طلحہ کو ان کے صاحبزادے کے بارے نہ بتائیے گا میں خود انہیں اس بارے میں بتا دوں گی۔ جب حضرت ابو طلحہ واپس آئے تو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے رات کا کھانا پیش کیا تو انہوں نے کھا لیا پھر سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا تیار ہو کر ان کے سامنے آئیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ صحبت کی۔ جب سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا اب وہ سیر ہو چکے ہیں اور صحبت بھی کر چکے ہیں تو انہوں نے کہا ابو طلحہ آپ کا کیا خیال ہے اگر کچھ لوگ کسی دوسرے کو کوئی چیز عارضی طور پر دیں اور پھر وہ اپنی چیز واپس لے لیں تو کیا دوسرے لوگ اسے واپس کرنے سے انکار کر سکتے ہیں تو ابو طلحہ نے کہا نہیں! تو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا آپ اپنے بیٹے کے بارے میں ثواب کی امید رکھیے اس کے بعد کیونکہ اس کا انتقال ہو چکا ہے) تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور فرمایا: تم نے مجھے بتایا نہیں یہاں تک کہ میں نے صحبت بھی کر لی پھر اس کے بعد تم نے مجھے اس کے بارے میں بتایا ہے پھر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری گزشتہ رات میں تمہیں برکت نصیب کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا جامد ہو گئیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی سفر کر رہی تھیں نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب آپ ﷺ سفر سے واپسی پر منورہ تشریف لاتے تھے تو رات کے وقت تشریف نہیں لایا کرتے تھے آپ مدینہ منورہ کے قریب ہو گئے اسی دوران سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دروزہ شروع ہو گیا حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں روک لیا نبی اکرم ﷺ روانہ ہو گئے۔ حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ نے اے میرے پروردگار تو جانتا ہے مجھے یہ بات پسند ہے میں تیرے نبی ﷺ کے ساتھ جاؤں جب وہ جائیں میں ان کے ساتھ واپس آؤں جب وہ واپس آئیں لیکن جس وجہ سے میں رک گیا ہوں وہ تو جانتا ہے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے ابوطحہ مجھے تکلیف ہے وہ رہنے دیں۔ آپ ﷺ روانہ ہو جائیں ہم لوگ روانہ ہو گئے اس دوران جب وہ آ رہے تھے تو انہیں دروزہ شروع ہو گیا اور انہوں نے ایک لڑکے کو جنم دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھ سے کہا اے انس! میں نے اسے دودھ نہیں پلایا ہے تم صبح اسے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جانا جب صبح ہوئی تو میں اس بچے کو نبی ﷺ کے پاس لے گیا (امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اور اس کے بعد انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی ہے۔

(45) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. "وَالصُّرْعَةُ": بَضْمُ الصَّادِ وَفَتْحُ الرَّاءِ وَأَصْلُهُ عِنْدَ الْعَرَبِ مَنْ يَصْرَعُ النَّاسَ كَثِيرًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پہلوان وہ نہیں ہے جو دوسرے کو بچھاڑ دے، پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔

"وَالصُّرْعَةُ": میں ص پر پیش پڑھی جائے گی اور "ر" پر زبر پڑھی جائے گی۔ عربوں کے نزدیک اس سے مراد وہ شخص ہے جو دوسروں کو بہت زیادہ بچھاڑ دے۔

(46) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَيْحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَانِ، وَأَحَدُهُمَا قَدِ احْمَرَّتْ وَجْهُهُ، وَانْتَفَحَتْ أَوْدَاجُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَيُّهَا لَأَعْلَمَنَّ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَكَ هَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، ذَهَبَ مِنْهُ يَجِدٌ". فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سلیمان بن صریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا دو افراد ایک دوسرے کے

45- أخرجه مالك (1681) واحمد (3/7223) والبخاری (6114) ومسلم (2609) والطحاوي (2520) والقضاعي في مسند الشهاب (1212) وعبد الرزاق (20287) وابن حبان (717) والبيهقي (235/10)

46- أخرجه احمد (10/27275) وابن ابى شيبة (533/8) والبخاری (3382) ومسلم (2610) و ابو داود (4781) وابن حبان (5692) والحاكم (2/4639) والطبرانی (6488)

ساتھ الجھ پڑے ایک شخص کا چہرہ سرخ ہو گیا اور رگیں پھول گئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے ایک ایسا کلمہ آتا ہے جسے اگر یہ پڑھ لے تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جائے گی اگر یہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لے تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جائے گی۔ لوگوں نے اس شخص کو بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے تم شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو تو اس نے کہا کیا میں پاگل ہوں۔ (متفق علیہ)

(47) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَظَمَ غَيْظًا، وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ، دَعَا اللَّهَ مُبْخَاثَةً وَتَعَالَى عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُنْخِرَهُ مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ مَا شَاءَ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنے غصے پر قابو پا لے جبکہ وہ اس کے اظہار کی قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے اسے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ وہ جس "خور عین" کو چاہے (حاصل کر لے)

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(48) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِي. قَالَ: "لَا تَغْضَبَ" فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: "لَا تَغْضَبَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کچھ تلقین کریں، آپ نے فرمایا غضب ناک نہ ہونا اس نے چند مرتبہ یہ سوال دہرایا تو آپ نے یہی فرمایا: غضب ناک نہ ہونا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(49) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةُ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مومن مرد اور مومن عورت اپنی جان

اولاد اور مال کے بارے میں آزمائش میں مبتلا رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو ان پر

47- أخرجه احمد (5/15637) و ابو داود (4777) والترمذی (2028) وابن ماجه (4186) واسنادہ حسن

48- أخرجه احمد (3/8752) والبخاری (6116) والترمذی (2027) وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وعبد الله بن عمرو وعبد الرحمن بن عوف عند مالك واحمد ومسلم والبخاری في الادب المفرد و ابو داود ابن حبان وغيرهم

49- أخرجه مالك (556) واحمد (3/9818) والترمذی (2407) وابن حبان (2913) والحاكم (1/1281) والبيهقي (374/3) واسنادہ حسن.



کوئی گناہ نہیں ہوتا (سب معاف ہو چکے ہوتے ہیں)

(50) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ غَيِّثَةُ بْنُ حِصْنٍ، فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحَارِثِ قَيْسٍ، وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْبِرُهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ الْقُرَاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا، فَقَالَ غَيِّثَةُ لَابْنِ أَخِيهِ: يَا ابْنَ أَخِي، لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْإِمَامِ فَاسْتَاذِنْ لِي عَلَيْهِ، فَاسْتَاذَنَ فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ. فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: هِيَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَوَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزَاءَ وَلَا تَحْكُمُكُمْ فِينَا بِالْعَدْلِ. فَغَضِبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى هَمَّ أَنْ يُوقِعَ بِهِ. فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ: يَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ (الأعراف: 199)، وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ، وَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاَهَا، وَكَانَ وَقَافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں عیینہ بن حصن اپنے بھتیجے حریس قیس کے ہاں پڑاؤ کیا یہ ان میں سے تھے جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے پاس رکھا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں پڑھے لکھے افراد شامل ہوتے جو مشورہ دیتے تھے خواہ وہ (پڑھے لکھے افراد) عمر رسیدہ ہوں یا پھر نوجوان ہوں۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا: اے بھتیجے تم امیر کا خصوصی قرب رکھتے ہو تم مجھے ان سے ملو اور حریس قیس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی۔ جب عیینہ آیا تو بولا اے ابن خطاب! کیا وجہ ہے آپ ہمیں مناسب ادائیگیاں نہیں کرتے اور ہمارے بارے میں انصاف کے ساتھ کام نہیں لیتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے انہوں نے ارادہ کیا کہ اس کی پٹائی کریں تو ”حز“ انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے ارشاد فرمایا ہے۔ ”تم معافی کو اختیار کرو اور مناسب طریقے سے حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔“ یہ شخص جاہل ہے راوی بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! ”حز“ نے جب یہ آیت تلاوت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے نہیں بڑھے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم آنے پر ٹھہر جایا کرتے تھے۔ (اس کا ایک مفہوم یہ ہو سکتا ہے وہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم پر عمل کیا کرتے تھے)۔

(51) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِنَّهَا مَسْكُورَةٌ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُسَكِّرُ وَنَهَا“ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ”تَوَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيَكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”وَالْآثَرَةُ“: الْإِنْفِرَادُ بِالشَّيْءِ عَمَّنْ لَهُ فِيهِ حَقٌّ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب میرے بعد ترجیحی سلوک ہوگا اور وہ معاملات ہوں گے جو تمہیں ناپسند ہوں گے، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، آپ

نے فرمایا: جو حق تم پر لازم ہے تم اسے ادا کرو اور جو تمہارا حق ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرو۔ (متفق علیہ)

”وَالْآثَرَةُ“: جِسْ خُصٍّ كَأَكْسَى حِزٍّ مِثْلِ حَقٍّ هُوَ أَسَى أَسَى مِنَ الْكُفْرِ.

(52) وَعَنِ أَبِي يَحْيَى أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فَلَانًا، فَقَالَ: ”إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةَ قَاصِرٍ وَحَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”وَأُسَيْدٌ“: بِضَمِّ الْهَمْزَةِ. ”وَحُضَيْرٌ“: بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ مُضْمُومَةٍ وَضَادٍ مُعْجَمَةٍ مُفْتُوحَةٍ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ. حضرت ابویحییٰ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک انصاری نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے عامل کیوں نہیں مقرر کرتے، جیسے آپ نے فلاں کو عامل مقرر کیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میرے بعد اپنے ساتھ ترجیحی سلوک دیکھو گے تو تم صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

لفظ اسید میں ہمزہ پر پیش پڑھی جائے گی اور لفظ حضیر میں ”ح“ پر پیش پڑھی جائے گی۔ اور اس کے بعد زبر والی ض ہے۔ (53) وَعَنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ، انْتَبَهَ حَتَّى إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ، فَقَالَ: ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ قَاصِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ الشُّوْفِ“.

تَمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجَرِّبِ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ.

حضرت ابوابراہیم عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک جنگ کے دوران جب آپ انتظار کر رہے تھے (کہ دشمن کے ساتھ مقابلہ شروع ہو) پھر جب سورج ڈھل گیا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! دشمن کا سامنا کرنے کی آرزو نہ کرو، اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو اور جب تمہارا ان سے سامنا ہو جائے تو صبر سے کام لو۔ یہ بات یاد رکھنا کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دعا کی۔

”اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے بادلوں کو چلانے والے دشمن کے لشکروں کو پسپا کرنے والے! انہیں پسپا کر دے اور ان کے خلاف ہماری مدد کر۔“

(متفق علیہ)



﴿ حضرت ابو ثابت رضی اللہ عنہ ایک قول کے مطابق حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ایک قول کے مطابق حضرت ابوالولید سلم بن حنیف رضی اللہ عنہ، یہ بدری صحابی ہیں بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت طلب کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مقام پر فائز کرے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر فوت ہوا ہو۔  
اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(58) الْحَامِسُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَزَا بَنِي مِنَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يَرِي أَنِّي بَنِي بِهَا وَلَمْ يَأْتِ بِهَا، وَلَا أَحَدٌ بَنَى بِيُونًا لَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا، وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى عَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ أَوْ لَا دَهًا. فَعَزَا فِدَانًا مِنَ الْقُرَيْبَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: إِنَّكَ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ، أَللَّهُمَّ أَحْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحَبَسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَبَجَاءَتْ - يَعْنِي النَّارَ - لَنَا كُلُّهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا، فَقَالَ: إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا، فَلْيَبِيعُنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ، فَلَزِقْتُ يَدَ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: فِيكُمْ الْغُلُولُ فَلْيَبِيعُنِي قَبِيلَتَكَ، فَلَزِقْتُ يَدَ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيكُمْ الْغُلُولُ، فَجَاؤُوا بِرَأْسٍ مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ، فَوَضَعَهَا فَبَجَاءَتْ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا. فَلَمْ تَحُلْ الْغَنَائِمَ لِأَحَدٍ قَبْلَنَا، ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ لَمَّا رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجَزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الْخِلْفَاتُ" بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَكَسْرِ اللَّامِ: جَمْعُ خِلْفَةٍ وَهِيَ النَّاقَةُ الْحَامِلُ.

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ کے ایک نبی ﷺ نے جنگ میں شریک ہونے کے لئے روانہ ہوتے ہوئے اپنی قوم سے کہا میرے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ آئے جس نے نئی شادی کی ہو اور وہ رخصتی کروانا چاہتا ہو اور اس نے ابھی رخصتی نہ کروائی ہو اور کوئی ایسا شخص نہ آئے جس نے گھر تعمیر کیا ہو اور ابھی چھت نہ ڈالی ہو اور کوئی ایسا شخص نہ آئے جس نے اونٹنیاں یا بکریاں خریدی ہوں اور وہ ان کی اولاد کا منتظر ہو نبی علیہ السلام ﷺ جنگ میں شریک ہوئے۔ جب وہ اس علاقے کے پاس پہنچے تو عصر کا وقت ہو گیا انہوں نے سورج سے کہا: تم بھی حکم کے پابند ہو اور میں بھی حکم کا پابند ہوں (پھر دعا کی) اے اللہ اسے ہم پر روک دے تو سورج کو روک دیا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس نبی علیہ السلام کو فتح نصیب کی پھر سب مال غنیمت کو اکٹھا کیا وہ آگ آئی تاکہ اسے کھالے، لیکن اس نے اس مال کو نہیں کھایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے اندر کسی نے خیانت کی ہے۔ ہر قبیلے کا ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے تو ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گیا تو انہوں نے فرمایا: تمہارے درمیان دھوکہ دینے والا موجود ہے تمہارے قبیلے کا ہر شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے تو دو یا شاید تین لوگوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ چپک گئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے درمیان خیانت موجود ہے تو وہ لوگ ایک سر لے کر آئے جو سونے سے بنا ہوا تھا اور گائے کے سر جتنا تھا۔ انہوں نے اس کو بھی مال

58- آخر جہ احد (3/8245) و عبد الرزاق (9492) و البخاری (3124) و مسلم (1747) و البيهقي (390/6) و ابن حبان (3807) و الحاكم (2/2618)

غنیمت میں رکھا آگ آئی اور اس نے اس مال غنیمت کو کھالیا (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) مال غنیمت ہم سے پہلے کسی کے لیے بھی حلال نہیں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمارے لئے حلال کر دیا ہے جب اس نے ہماری کمزوری کو دیکھا تو اس نے اس کو ہمارے لئے حلال کر دیا۔

لفظ "الخلفات" میں "خ" پر زبر پڑھی جائے گی اور "ل" پر زیر پڑھی جائے گی یہ لفظ "خلفہ" کی جمع ہے جو حاملہ اونٹنی کو کہتے ہیں۔

(59) السَّادِسُ : عَنْ أَبِي خَالِدٍ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بُورَكَ لَهُمَا لِيُبَيِّعَهُمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِضَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿ حضرت ابو خالد حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: خرید و فروخت کرنے والوں کو ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے (سود ختم کرنے کا) اختیار ہوتا ہے۔ وہ دونوں سچ بولیں گے اور بات واضح کر دیں گے تو ان دونوں کے لئے اس سودے میں برکت رکھ دی جائے گی اور اگر وہ دونوں چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو ان دونوں کے مال میں برکت ختم کر دی جائے گی۔ (متفق علیہ)

## بَابُ الْمَرَاقِبَةِ

### باب 5: مراقبہ (نگرانی) کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقْلُبُكَ فِي السَّجْدَيْنِ﴾ (الشعراء: 219-220).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

"وہ جو تمہیں اس وقت دیکھتا ہے جب تم قیام کرتے ہو اور سجدہ کرنے والوں میں آتے جاتے ہو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾ (الحج: 4).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

"وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ﴾ (آل عمران: 8).

59- آخر جہ احد (5/15314) و ابی شیبہ (124/7) و الدار قطنی (250/2) و الطیالسی (1316) و البخاری (2079) و مسلم (1532) و ابو داؤد (4359) و النسائی (4469) و الترمذی (1246) و ابن حبان (4904) و غیرہم



اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک زمین میں کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں ہے اور نہ ہی آسمان میں (کوئی چیز پوشیدہ ہے)۔“  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمُرْصَادِ﴾ (الحج: ۱۷)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک تمہارا پروردگار (سب کچھ) ملاحظہ فرما رہا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ﴾ (غافر: ۱۹)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”وہ آنکھوں کی خیانت اور سینے میں پوشیدہ (خیالات) کا علم رکھتا ہے۔“

وَالْآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ. وَأَمَّا الْآحَادِيثُ، فَلَاوَل:

اس بارے میں بہت سی معلوم آیات ہیں۔

(60) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمْسَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فِخْذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الْإِسْلَامُ: أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتُحَجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا“. قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجَبْنَا لَهُ بِسَأَلِهِ وَيُصَدِّقُهُ أَقَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ. قَالَ: ”أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ“. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ. قَالَ: ”أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ“. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ. قَالَ: ”مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ“. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا. قَالَ: ”أَنْ تَلِدَ الْأُمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْخَفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّيْءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ“. ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ: ”يَا عُمَرُ، أَدْرِي مِنَ السَّائِلِ؟“ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهُ جَبْرَيْلُ أَتَاكُمْ يَعْلَمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَمَعْنَى ”تَلِدُ الْأُمَةُ رَبَّتَهَا“ أَيْ سَيِّدَتَهَا، وَمَعْنَاهُ: أَنْ تَكْثُرَ السَّرَارِيُّ حَتَّى تَلِدَ الْأُمَةُ السَّرِيَّةَ بَنَاتًا

60- آخر جہ مسلم (8) و ابو داؤد (4695) والترمذی (2610) والنسائی (5005) وابن ماجہ (63) و نحوه عند البخاری وغيرہ

(50) من حدیث ابی ہریرۃ

لَسَيِّدَهَا وَبَنَتْ السَّيِّدَ فِي مَعْنَى السَّيِّدِ وَقِيلَ غَيْرَ ذَلِكَ.

وَالْعَالَةُ: الْفُقَرَاءُ. وَقَوْلُهُ: ”مَلِيًّا“ أَيْ زَمَنًا طَوِيلًا وَكَانَ ذَلِكَ ثَلَاثًا.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص ہمارے سامنے آیا جس نے انتہائی سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور اس کے بال انتہائی سیاہ تھے اس پر سفر کا کوئی نشان نظر نہیں آ رہا تھا اور ہم میں سے کوئی بھی اس کو پہچانتا نہیں تھا وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آکر بیٹھ گیا اور اس نے اپنے دونوں گھٹنے نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوؤں پر رکھ لئے اور بولا: اے محمد ﷺ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے حضرت محمد ﷺ نے فرمایا تم یہ کہو اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو اگر تم وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتے ہو اس نے کہا: آپ ﷺ نے ٹھیک کہا ہے۔ (حضرت عمر فرماتے ہیں) ہمیں اس پر حیرانگی ہوئی کہ یہ خود ہی سوال کر رہا ہے اور خود ہی تصدیق بھی کر رہا ہے پھر اس نے دریافت کیا، آپ ﷺ مجھے ایمان کے بارے میں کچھ بتائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ پر ایمان رکھو اس کے رسول ﷺ پر اس کی کتابوں پر آخرت کے دن پر تقدیر پر ایمان رکھو وہ اچھی ہو یا بری ہو وہ بولا: آپ ﷺ نے ٹھیک فرمایا ہے پھر وہ بولا: آپ ﷺ مجھے احسان کے بارے میں کچھ بتائیے تو رسول ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی یوں عبادت کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اگر تم اس کو نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے پھر وہ بولا مجھے قیامت کے دن کے بارے میں کچھ بتائیے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے اس کا علم سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں ہے وہ بولا آپ مجھے اس کی نشانیوں کے بارے میں بتائیے آپ نے فرمایا: اس کی نشانی یہ ہے کہیز اپنے آقا کو جنم دے گی اور یہ ہے تم برہنہ پاؤں برہنہ جسم غریب لوگوں بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے کہ وہ بلند عمارت تعمیر کریں گے تھوڑی دیر بعد وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا عمر تم جانتے ہو کہ سوال کرنے والا شخص کون تھا حضرت عمر بولے: اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل تھے اور تمہارے پاس اس لئے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کے بارے میں تعلیم دیں۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کنیز کے اپنے رب کو جنم دینے سے مراد اپنے آقا کو جنم دینا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہیزوں کی کثرت ہو جائے گی اور کنیز اپنے آقا کی بیٹی کو جنم دے گی اور آقا کی بیٹی آقا کی حیثیت کی ہوگی۔

اس بارے میں دیگر اقوال بھی ہیں۔

”العالة“ کا مطلب غریب لوگ ہیں۔

”ملیاً“ کا مطلب طویل زمانہ ہے اور یہ تین (پہر یا دن) تھے۔

اس حدیث کو ابامسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(61) الثَّانِي: عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ وَآبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ السَّبِيلَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ"  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

✧ حضرت ابوذر جنبد بن جنادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عبد الرحمن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم جہاں بھی ہو، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور گناہ کرنے کے بعد نیکی کرو وہ نیکی اس گناہ کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(62) الثَّالِثُ : عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ: "يَا عَلَّامُ، إِنِّي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ: أَحْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظَكَ، أَحْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَاعْلَمْ: أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَإِنْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَخُفَّتِ الصُّحُفُ"  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

وَفِي رِوَايَةٍ غَيْرِ التِّرْمِذِيِّ: "أَحْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ إِلَى اللَّهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفَكَ فِي الشَّدَةِ، وَاعْلَمْ: أَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِنَكَ، وَاعْلَمْ: أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفَرْجَ مَعَ الْكُرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا".

✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے (سوار) تھا آپ نے فرمایا میں تمہیں چند باتیں سکھا رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو وہ تمہاری حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے جب تم مانگو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو، جب تم مدد طلب کرو تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور یہ بات جان لو (یعنی اس کا یقین رکھو) کہ سب لوگ اگر تمہیں کوئی فائدہ پہنچانے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو وہ تمہیں صرف وہی فائدہ پہنچا سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے (تمہارے نصیب میں) لکھ دیا ہے اور اگر وہ سب تمہیں نقصان پہنچانے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو وہ تمہیں صرف وہی نقصان پہنچا سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے (تمہارے نصیب میں) لکھ دیا ہے۔ (تقدیر لکھی جانے کے بعد) قلم اٹھا لئے گئے ہیں اور صحیفے

61- اسنادہ حسن' اخرجه احمد (8/21412) والدارمی (2791) والترمذی (1994)

62- اخرجه احمد (1/2803) والترمذی (2524) والطبرانی في الكبير (12989) والبيهقي في شعب الایمان (1074) وفي

الاسماء والصفات (ص 76/75) وهو حديث صحيح حمز مذي حسن صحيح' كتاب الامثال ابن مردويه حسن الرواية بطريق حنش

(سحاوی)

شک ہو گئے ہیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ترمذی رضی اللہ عنہ کے علاوہ (دیگر محدثین رضی اللہ عنہم کی) روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

"تم اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ تم فراخی کے عالم میں اسے یاد کرو وہ (تمہاری) تنگی کے عالم میں تمہیں یاد رکھے گا یہ بات جان لو (یعنی اس پر یقین رکھو) جو تمہیں نہیں ملنا وہ تمہیں کبھی نہیں مل سکتا اور جو تمہیں ملنا ہے (یہ نہیں ہو سکتا) کہ وہ تمہیں نہ ملے یہ بات جان لو اصر کے ہمراہ (یعنی اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی) مدد ہوتی ہے اور پریشانی کے بعد فراخی ہوتی ہے اور تنگی کے بعد آسانی ہوتی ہے۔"

(63) الرَّابِعُ : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدْقُ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ، كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُؤَبَّاتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.  
وَقَالَ: "الْمُؤَبَّاتُ": الْمُهْلِكَاتُ.

✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم لوگ ایسے عمل کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ ہلکے ہوتے ہیں جبکہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم انہیں ہلاک کرنے والے اعمال شمار کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) "المؤبقات" کا مطلب "ہلاک کرنے والے" ہے۔

(64) الْخَامِسُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعَارُ، وَغَيْرَةُ اللَّهِ تَعَالَى، أَنْ يَأْتِيَ الْمَرْءَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.  
وَالْغَيْرَةُ: بَفَتْحِ الْغَيْنِ، وَأَصْلُهَا الْإِنْفَةُ.

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے: آدمی اس کام کا ارتکاب کرے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ (متفق علیہ)

"الغیرۃ": اس میں غین پر زبر پڑھی جائے گی۔ اور اس کی حقیقت غصے میں آنا ہے۔

(65) السَّادِسُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ ثَلَاثَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ: أَبْرَصٌ، وَأَقْرَعٌ، وَأَعْمَى، أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَاتَى

63- اخرجه البخاری (6492) وفي الباب عن ابی سعيد الخدري وعبد بن قراط عن احمد

64- اخرجه البخاری (5223) ومسلم (2761) واحمد (3/8527) والطحاوي (2357) والترمذی (1168) وابن حبان

(293)

65- اخرجه البخاری (3464) ومسلم (6653) ومسلم (2964) وابن حبان (314)

الْأَبْرَصَ، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ، وَجِلْدٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ؛ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا. فَقَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ - قَالَ: الْبَقَرُ شَكَّ الرَّاوي - فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُسْرَاءَ، فَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا.

فَأَتَى الْاَفْرَعُ، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَذَرَنِي النَّاسُ؛ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا. قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ، فَأُعْطِيَ بَقْرَةً حَامِلًا، وَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا.

فَأَتَى الْأَعْمَى، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرُ النَّاسَ؛ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ. قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ، فَأُعْطِيَ شَاةً وَالْاَفْرَعُ، فَأَتَتْهُ هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا، فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ.

ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مَسْكِينٌ قَدْ انْقَطَعَتْ بَيَ الْجِبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاعَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ، وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ، وَالْمَالَ، بَعِيرًا أَتَبْلُغُ بِهِ فِي سَفَرِي، فَقَالَ: الْحَقُّوْقُ كَثِيرَةٌ. فَقَالَ: كَاتِبِي أَعْرُفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْدِرُكَ النَّاسُ فَتَبْعِرَ، فَأَعْطَاكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ.

وَأَتَى الْاَفْرَعُ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلُ مَا قَالَ لِهَذَا، وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ هَذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ.

وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مَسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بَيَ الْجِبَالِ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاعَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبْلُغُ بِهَا فِي سَفَرِي؟ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ مَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ إِلَيَّ - عَزَّ وَجَلَّ - . فَقَالَ: أَمْسِكْ مَا لَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ. فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ، وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالنَّاقَةُ الْعُسْرَاءُ بِطَمِّ الْعَيْنِ وَفُتْحِ الشَّيْنِ وَبِالْمَدِّ: هِيَ الْحَامِلُ. قَوْلُهُ:

"أَنْتَجَ" وَفِي رِوَايَةٍ: "فَتَنَجَ" مَعْنَاهُ: تَوَلَّى نَتَاجَهَا، وَالنَّاتِجُ لِلنَّاقَةِ كَالْقَابِلَةِ

لِلْمَرَاةِ. وَقَوْلُهُ: "وَلَدَ هَذَا" هُوَ بِشَدِيدِ اللَّامِ: أَيُّ تَوَلَّى وَلَا دَتْهَا، وَهُوَ بِمَعْنَى أَنْتَجَ فِي النَّاقَةِ، فَالْمَوْلَدُ، وَالنَّاتِجُ، وَالْقَابِلَةُ بِمَعْنَى لَكِنْ هَذَا لِلْحَيَوَانِ وَذَلِكَ لِغَيْرِهِ. وَقَوْلُهُ: "انْقَطَعَتْ بَيَ الْجِبَالِ" هُوَ بِالْحَاءِ الْمُهِمْلَةِ وَالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ: أَيُّ الْأَسْبَابِ. وَقَوْلُهُ: "لَا أَجْهَدُكَ" مَعْنَاهُ: لَا أَشُقُّ عَلَيْكَ فِي رَدِّ شَيْءٍ

تَاخُذُهُ أَوْ تَطْلُبُهُ مِنْ مَّالِي .

وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: "لَا أَحْمَدُكَ" بِالْحَاءِ الْمُهِمْلَةِ وَالْمِيمِ وَمَعْنَاهُ: لَا أَحْمَدُكَ بِرِكَ شَيْءٍ تَحْتَاجُ إِلَيْهِ، كَمَا قَالُوا: لَيْسَ عَلَى طُولِ الْحَيَاةِ نَدَمٌ: أَيُّ عَلَى قَوَاتِ طُولِهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بنی اسرائیل میں تین لوگ تھے ایک برص کا مریض تھا ایک گنجا تھا اور ایک اندھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمانے کا ارادہ کیا ان کی طرف ایک فرشتے کو بھیجا وہ پہلے برص کے مریض کے پاس گیا۔ اس نے دریافت کیا تمہارے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ چیز کیا ہے۔ اس نے کہا اچھا رنگ اور اچھی جلد چونکہ لوگ اس وجہ سے مجھے ناپسند کرتے ہیں۔ اس فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اس کی بیماری ٹھیک ہو گئی۔ اسے اچھا رنگ اور اچھی جلد دے دی گئی۔ فرشتے نے دریافت کیا تمہیں کون سا مال محبوب ہے اس نے جواب دیا: اونٹ (راوی کو شک ہے یا شاید) گائے کہا۔ یہ شک اس بارے میں ہے برص کے مریض اور گنچے میں سے ایک نے اونٹ کا نام لیا تھا اور ایک نے گائے کا۔ اسے حاملہ اونٹیاں دے دی گئیں۔ فرشتے نے کہا تمہارے لئے ان میں برکت ہو پھر وہ گنچے کے پاس آیا اور دریافت کیا: تمہیں کون سی چیز زیادہ محبوب ہے۔ اس نے جواب دیا: اچھے بال اور مجھ سے یہ بیماری ختم ہو جائے۔ جس کی وجہ سے لوگ مجھے ناپسند کرتے ہیں فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اس کی بیماری ختم ہو گئی اور اسے اچھے بال مل گئے۔ فرشتے نے دریافت کیا تمہیں کون سا مال پسند ہے اس نے کہا گائے فرشتے نے اسے حاملہ گائے دے دی اور کہا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں برکت دے۔

پھر وہ اندھے کے پاس آیا اور دریافت کیا تمہارے نزدیک کون سی چیز پسندیدہ ہے۔ اس نے کہا یہ کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی واپس کر دے اور میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی واپس کر دی۔ فرشتے نے کہا تمہارے نزدیک کون سا مال زیادہ محبوب ہے۔ اس نے کہا بکریاں، فرشتے نے اسے بچے دیئے والی بکریاں دے دیں۔ ان سب جانوروں کے بہت سے بچے ہو گئے۔ جن میں سے ہر ایک کے پاس بہت سارے اونٹ اور گائے ہو گئیں اور بہت سی بکریاں ہو گئیں۔ پھر وہ فرشتہ برص کے مریض کے پاس ایک اور شکل میں آیا اور بولا: میں ایک غریب آدمی ہوں میرا سفر کا سامان ختم ہو گیا ہے۔ اب میں اللہ کے سہارے ہی اپنی منزل تک پہنچ سکتا ہوں۔ میں تم سے اس اللہ کے واسطے سے مانگتا ہوں جس نے تمہیں اچھی جلد اور اچھا رنگ عطا کیا اور مال کے طور پر اونٹ عطا کیے ہیں تم میرے سفر کے بارے میں میری امداد کرو اس برص کے مریض نے جواب دیا: بھی میرے اپنے بہت سے خرچے ہیں۔ فرشتے نے اس سے کہا میرا خیال ہے میں تمہیں جانتا ہوں تم وہی برص کے مریض ہو جسے لوگ غریب سمجھ کر ناپسند کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ نعمتیں عطا کی ہیں وہ بولا یہ تو ہمیں باپ دادا کی طرف سے ملتی چلی آرہی ہیں۔ فرشتے نے کہا اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسی حالت میں کر دے۔ جس حالت میں تم پہلے تھے پھر فرشتہ گنچے کے پاس آیا اسی صورت اور اسی حالت میں اس سے بھی یہی بات کہی جو پہلے سے کہی تھی اس نے وہی جواب دیا: جو پہلے نے دیا تھا۔ تو فرشتے نے کہا اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو اللہ تعالیٰ

تمہیں اسی حالت میں کر دے جس میں تم پہلے تھے۔

پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اسی شکل اور حالت میں اور بولا: میں ایک غریب آدمی ہوں مسافر ہوں میرا سفر کا سامان ختم ہو گیا ہے اب اللہ کے سہارے ہی گھر پہنچ سکتا ہوں میں اس ذات کے واسطے سے تم سے مانگتا ہوں جس نے تمہیں بیانی عطا کی اور بکریاں عطا کی ہیں تم سفر کے سامان کے بارے میں میری مدد کرو تا کہ میں اپنی منزل تک پہنچ جاؤں۔ اندھے نے جواب دیا: میں پہلے اندھا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے بیانی عطا کی میں غریب آدمی تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے غنی کر دیا تم جو چاہو وصول کرو اللہ کی قسم! آج میں کسی چیز کے بارے میں تم سے پوچھوں گا نہیں۔ فرشتے نے کہا تم اپنا مال اپنے پاس رکھو اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزمائش میں مبتلا کیا تھا وہ تم سے راضی ہو گیا ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہو گیا ہے۔

”النَّافِقَةُ الْعُشْرَاءُ“: اس میں عین پریش پڑھی جائے گی اور شین پر زبر پڑھی جائے گی جو مد کے ہمراہ ہوگی۔ اس سے مراد حاملہ اونٹنی ہے۔

”الْتَّج“: اور ایک روایت میں ”فَسْتَج“ ہے جس کا مطلب یہ ہے وہ بچے کو جہنم دینے والی ہو۔ ”النَّاسِجُ“ اونٹنی کے لئے اسی طرح استعمال ہوتا ہے جیسے ”الْقَابِلَةُ“ عورت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

”وَلَكِنَّ هَذَا“: اس میں لام پر شد ہے یعنی وہ بچے کو جہنم دینے والی ہو۔ اور یہ ”الْتَّج فِي النَّافِقَةِ“ کا معنی رکھتی ہے۔ فالموالد، والناسج، والقابله: تینوں کا ایک ہی مطلب ہے لیکن یہ حیوان کے لئے استعمال ہوتا ہے اور وہ دوسروں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

”انْقَطَعَتْ بِي الْجِبَالُ“: اس میں ”ح“ اور ”ب“ ہے۔ اور اس کا مطلب اسباب ہے۔ ”لَا أَجْهَدُكَ“: اس کا مطلب ہے میں تمہیں پریشانی کا شکار نہیں کروں گا کہ تم نے میرے مال میں سے جو چیز لی یا طلب کی تم اسے واپس کر دو۔

”لَا أَحْمَدُكَ“: اس میں ”ح“ اور ”م“ ہے۔ یعنی تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو اگر تم اسے ترک کر دو تو میں تمہاری تعریف نہیں کروں گا۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے

لَيْسَ عَلَى طُولِ الْحَيَاةِ نَدَمٌ لِمَنْ زَنْدَگِیْ پر کوئی ندامت نہیں ہوتی۔ یعنی اگر وہ لمبی زندگی نصیب نہ ہو۔  
(66) السَّابِغُ: عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ“  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهَا مِنَ الْعُلَمَاءِ: مَعْنَى ”دَانَ نَفْسَهُ“: حَاسَبَهَا.

66- ترمذی احمد ابن ماجہ حاکم ابیہقی ترمذی نے علماء سے نقل کیا کہ دان کا معنی محاسبہ کرنا۔ پھر نہایت میں اس کی تفسیر تابع سے کی گئی ہے اور محاسبہ بھی اس کا ایک معنی ہے۔ (القاموس) کشف نے انکار مدینوں کی تفسیر یعنی مرہوب من الدین قرض سے پلا ہوا۔ یہ سیاست بمعنی تدبیر سے ہے اور اس روایت کا یہی معنی ہے۔ لکھنؤ من دان نفسہ تدبیر والا وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو مطیع رکھے۔

حضرت ابو یعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: عقل مند وہ شخص ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد (کی زندگی) کیلئے عمل کرے اور عاجز (بیوقوف) وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے لے جائے اور اللہ تعالیٰ (کی بخشش) کی آرزو کرے۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ امام ترمذی اور دیگر علماء نے یہ بات بیان کی ہے ”دان نفسہ“ کا مطلب اس کا محاسبہ کرنا ہے۔

(67) الثَّامِنُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَغْنِيهِ“ حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے اسلام کی خوبی میں یہ بات شامل ہے وہ بے فائدہ (کاموں اور باتوں) کو ترک کر دے۔

یہ حدیث حسن ہے اسے امام ترمذی اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔  
(68) الثَّاسِعُ: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا يُسَالُ الرَّجُلُ فِيمَ صَرَبَ امْرَأَتَهُ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ آدمی اپنی بیوی کی جو پٹائی کرتا ہے اس پر اس سے کوئی حساب نہیں لیا جائیگا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ فِي التَّقْوَى

### باب 6: پرہیزگاری کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ﴾ (آل عمران: 102)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن: 16)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم سے جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔“

67- أخرجه الترمذی (2324) و (2325) وابن ماجہ (3976) من طرف یشد بعضها بعضا.

68- ضعيف الاسناد. لجهالة عبد الرحمن السلي. وأخرجه احمد (1/122) وابو داؤد (2147) وابن ماجہ (1986) والطحاوي (47) وعبد بن حميد (37) والبيهقي (239) والنسائي في الكبرى (9168) وصححه الحاكم في البر والصلة (4/7342) وأقره الذهبي في التلخيص وليس كما قاله.

وَهَذِهِ آيَةُ مُبَيِّنَةٌ لِلْمُرَادِ مِنَ الْاُولَى  
امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ آیت اس بات کی وضاحت کرتی ہے پہلے والی آیت سے مراد کیا ہے۔  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا﴾ (الأحزاب: 70)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صاف (یعنی سچی) بات کہو۔“

وَالْآيَاتِ فِي الْأُمْرِ بِالتَّقْوَى كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ،

تقویٰ کے حکم کے بارے میں بہت سی آیات ہیں جو معلوم ہیں۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (الطلاق: 2-3)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ بنا دے گا اور اسے اس طرح رزق عطا کرے گا جو اس کے گمان میں بھی نہ ہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾

(الأنفال: 29)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو تو وہ تمہارے لئے ”فرقان“ بنا دے گا اور تم سے تمہارے گناہوں کو دور کر دے گا اور تمہاری مغفرت کر دے گا“ اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے۔“

وَالْآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ

اس بارے میں بہت سی معلوم آیات ہیں۔

(69) وَأَمَّا الْآحَادِيثُ : فَأَلَاوُلُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قِيلَ :

يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: ”أَنْفَاهُمْ“. فَقَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: ”فَيُؤَسَفُ نَبِيُّ اللَّهِ بَنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ بَنِ خَلِيلِ اللَّهِ“ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: ”فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَهُوا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

و”فَفَهُوا“ بِصَمِّ الْقَافِ عَلَى الْمَشْهُورِ وَخِيَكِي كَسْرُهَا : أَيْ عِلْمُوا أَحْكَامَ الشَّرْعِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عرض کی گئی یا رسول اللہ! سب سے زیادہ معزز کون ہے، آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیز گار ہے، لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا، آپ نے فرمایا پھر اللہ کے نبی

69- أخرجه احمد (3/9090) والبخاری (3374) ومسلم (2278) وابن حبان (92) والطحاوی فی شرح معانی الآثار (315/4)

حضرت یوسف علیہ السلام سب سے زیادہ معزز ہیں جو اللہ کے نبی (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے صاحبزادے تھے، اللہ تعالیٰ کے نبی (حضرت اسحاق علیہ السلام) جو اللہ کے خلیل (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے صاحبزادے تھے۔ لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا، آپ نے فرمایا: تم عربوں کے بڑوں کے بارے میں مجھ سے دریافت کر رہے ہو۔ ان میں زمانہ جاہلیت میں جو بہتر شمار کئے جاتے تھے وہ اسلام میں بھی بہتر شمار کئے جائیں گے، جبکہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔ (متفق علیہ)

(70) الثَّانِي : عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :  
”إِنَّ الدُّنْيَا حُلُوهٌ خَصْرَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا الدُّنْيَا تَأْكُلُ النَّسَاءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَيْنَ إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دنیا مٹھی اور سرسبز ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں اپنا نائب بنایا ہے تاکہ وہ ظاہر کر دے کہ تم کیا اعمال کرتے ہو؟ دنیا سے بچو! عورتوں سے بچو! کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں میں پیدا ہوا تھا۔ (صحیح مسلم)

(71) الثَّالِثُ : عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهَيَاةَ، وَالنَّفْيَ، وَالْعَفَاةَ، وَالْغِنَى“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی اور خوشحالی مانگتا ہوں۔“ (صحیح مسلم)

(72) الرَّابِعُ : عَنْ أَبِي طَرِيفٍ عَبْدِ بْنِ حَابِمٍ الطَّائِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ : ”مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى أَنْفَى لِلَّهِ مِنْهَا فَلْيَبْتَ التَّقْوَى“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو طریف عدی بن حاتم بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

(جو شخص کوئی کام کرنے کی قسم اٹھائے اور پھر اسے محسوس ہو کہ دوسرا کام زیادہ پرہیزگاری پر مشتمل ہے تو اسے پرہیز

گاری والا کام سر انجام دینا چاہیے۔) (صحیح مسلم)

(73) الْخَامِسُ : عَنْ أَبِي أُمَامَةَ صَدِيقِ بْنِ عَجَلَانَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ : ”اتَّقُوا اللَّهَ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ، وَصُومُوا شَهْرَكُمْ، وَادُّوا زَكَاتَ أَمْوَالِكُمْ، وَأَطِيعُوا أَمْرَانَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ“

70- تفرد به مسلم (2742) تحفة الاشراف (4345)

71- أخرجه مسلم (2721) والترمذی (4389) وابن ماجه (3832)

72- أخرجه مسلم (1651) والنسائی (3795) وابن ماجه (2108)

73- أخرجه احمد (8/22223) والترمذی (616) والحاكم فی الايمان (1/19) واسناده صحيح

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، فِي الْاِخْوَانِ كِتَابِ الصَّلَاةِ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت ابوامامہ صدیق بن عثمان باہلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ پانچ نمازیں ادا کرو اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو مخصوص مہینے کے روزے رکھو اپنے امراء کی فرمانبرداری کرو اور اپنے اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے "کتاب الصلوٰۃ" کے آخر میں روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ فِي الْيَقِينِ وَالتَّوَكُّلِ

باب 7: یقین اور توکل کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا﴾ (الأحزاب: 22)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جب اہل ایمان نے (دشمنوں کے) گروہ دیکھے تو وہ بولے یہ وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا ان کے ایمان اور رضامندی میں (اس واقعے سے) اضافہ ہی ہوا۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿الَّذِينَ قَالُوا لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةِ رَبِّهِمْ إِلَى دِيَارِهِمْ فَأَتَى الْفِيلُ أَيْدِيَهُمْ وَاتَّبَعُوا أَوْصِيَاءَهُمْ وَهُمْ لَمِ يَنصُرُوهُمْ وَلَا يُنصَرُونَ﴾ (آل عمران: 173-174)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وہ لوگ جن سے دوسرے لوگوں نے کہا (بہت سے) لوگ تمہارے خلاف اکٹھے ہو گئے ہیں ان سے ڈرو (تو اس بات نے) ان کے ایمان میں اضافہ کیا اور وہ بولے ہمارے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کے فضل کے ہمراہ واپس آئے انہیں کوئی نقصان نہیں ہوا انہوں نے اللہ تعالیٰ رضامندی کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ﴾ (الفرقان: 58)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اس ہمیشہ زندہ رہنے والے پر توکل کرو جسے کبھی موت نہیں آئے گی۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ (البقرہ: 11)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرنا چاہئے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾ (آل عمران: 188)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جب تم پختہ ارادہ کرو تو اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔"

وَالْآيَاتُ فِي الْأَمْرِ بِالتَّوَكُّلِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

توکل کے حکم کے بارے میں بہت سی آیات ہیں۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ (الطلاق: 3): اُنّی کافیه۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے گا تو وہ اس کے لئے "حسب" ہے" (یعنی کافی ہے)۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾ (الأنفال: 2)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "بے شک اہل ایمان وہ ہیں جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات تلاوت کی جائیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔"

وَالْآيَاتُ فِي فَضْلِ التَّوَكُّلِ كَثِيرَةٌ مَعْرُوفَةٌ. وَأَمَّا الْآحَادِيثُ: فَالْأَوَّلُ:

توکل کی فضیلت کے بارے میں بہت سی آیات ہیں جو معروف ہیں۔

(74) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ إِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أَمِيْنِي فَقِيلَ لِي: هَذَا مُؤْمِنٌ وَقَوْمُهُ، وَلَكِنْ انْظُرْ إِلَى الْأَفْقِ، فَظَنَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقِيلَ لِي: انْظُرْ إِلَى الْأَفْقِ الْآخَرِ، فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقِيلَ لِي: هَذِهِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، ثُمَّ لَهَضَ لَدَخْلَ مَنْزِلِهِ فَخَاضَ النَّاسُ فِي أَوْلِيكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وَلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا - وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ - فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "مَا الَّذِي تَخَوْضُونَ فِيهِ؟" فَخَبَرُوهُ فَقَالَ: "هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَطْبِقُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ" فَقَامَ عُمَاةُ بَنِي مُحَصِّنٍ، فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: "أَنْتَ مِنْهُمْ" ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: "سَبَقَكَ بِهَا"



عُكَّاشَةً، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”الرَّهْطُ“ بِضَمِّ الرَّاءِ تَضْعِيفُ رَهْطٍ : وَهُمْ دُونَ عَشْرَةِ أَنْفُسٍ، وَ”الْأَفْقُ“ السَّاحِلَةُ وَالْجَانِبُ .  
و”عُكَّاشَةٌ“ بِضَمِّ الْعَيْنِ وَتَشْدِيدِ الْكَافِ وَتَخْفِيفِهَا، وَالتَّشْدِيدُ أَفْصَحُ .

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مختلف اُمتوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا، میں نے دیکھا کسی نبی کے ساتھ چند لوگ تھے کسی کے ساتھ ایک یا دو لوگ تھے کسی کے ساتھ ایک بھی نہیں تھا، پھر بہت سے لوگوں کا ایک گروہ میرے سامنے آیا، میں یہ سمجھا کہ شاید یہ میری اُمت ہے، تو مجھے بتایا گیا، یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی اُمت ہیں، پھر کہا گیا: آپ اُفق کی طرف دیکھیں تو وہاں بہت بڑا گروہ تھا، پھر آواز آئی آپ دوسرے اُفق کی طرف دیکھیں، میں نے ادھر دیکھا تو وہاں بھی بہت بڑا گروہ تھا، مجھے بتایا گیا، یہ آپ کی اُمت ہے اور ان کے ہمراہ ایسے ستر ہزار لوگ بھی ہیں جو حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، پھر نبی اکرم ﷺ منبر سے اتر کر اپنے گھر تشریف لے گئے، لوگ آپس میں گفتگو کرنے لگے، جو ستر ہزار لوگ حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے، وہ کون ہو سکتے ہیں؟ بعض کا خیال تھا کہ ان سے مراد وہ لوگ ہوں گے جنہیں نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، بعض کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو اسلامی گھرانے میں پیدا ہوئے اور انہوں نے کبھی بھی شرک کا ارتکاب نہیں کیا۔ غرضیکہ ہر کسی نے اپنا خیال ظاہر کیا، پھر نبی اکرم ﷺ وہاں تشریف لے آئے اور آپ نے دریافت کیا: تم کس بات پر گفتگو کر رہے ہو؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کو موضوع بتایا تو آپ نے فرمایا:

یہ وہ لوگ ہیں جو (کفریہ کلمات پر مشتمل) دم نہیں کریں گے اور نہ ہی کروائیں گے اور نہ ہی قال نکالیں گے اور اپنے پروردگار پر توکل کریں گے۔

حضرت عکاشہ بن حصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور درخواست کی: آپ اللہ سے دعا کریں: وہ مجھے ان میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا: تم ان میں شامل ہو گئے۔ پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور درخواست کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں شامل کر دے تو آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے جا چکا ہے۔ (متفق علیہ)

”الرَّهْطُ“ : یہ لفظ رھط کا اسم تصغیر ہے۔ اور یہ دس سے کم افراد پر صادق آتا ہے۔

”الْأَفْقُ“ : یہ کنارے اور جانب کو کہتے ہیں۔

”عُكَّاشَةٌ“ : اس میں عین پر پیش اور کاف پر شد پڑھی جائے گی۔ اسے تخفیف کے ساتھ بھی پڑھا جاسکتا ہے لیکن شد پڑھنا زیادہ فصیح ہے۔

(75) الثَّانِي : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَيْضًا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : ”اللَّهُمَّ لَكَ اسَلَمْتُ، وَبِكَ اَمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ اَتَيْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ . اللَّهُمَّ اَعُوذُ بِعِزَّتِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تَضَلَّنِي، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا تَمُوتُ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اے اللہ! میں تیری ہی فرمانبرداری کرتا ہوں اور تجھی پر ایمان لاتا ہوں اور تیرے اوپر ہی توکل کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور تیری ہی مدد کے ذریعے مقابلہ کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری عزت کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے، اس بات سے (پناہ مانگتا ہوں) کہ تو مجھے گمراہی کا شکار نہ کر دے تو وہ زندہ اور قائم ہے۔ جسے موت نہیں آئے گی اور تمام جنات و انسان مر جائیں گے۔ (یہ الفاظ ”مسلم“ کے ہیں اور بخاری نے اسے مختصر طور پر نقل کیا ہے۔)

(76) الثَّالِثُ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَيْضًا، قَالَ: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ الْقِيَامِ النَّارِ، وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالُوا: إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . وَفِي رِوَايَةٍ لَسَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ آخِرُ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ الْقِيَامِ فِي النَّارِ: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ .

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ یہ جملہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا جب انہیں آگ میں ڈالا گیا تھا، جبکہ نبی اکرم ﷺ نے اس وقت یہ کہا تھا جب لوگوں نے یہ کہا تھا کہ کچھ لوگ تمہارے خلاف کھڑے ہوئے ہیں تم ان سے ڈرو تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوا اور انہوں نے یہ کہا: ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

انہی کی ایک روایت جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اس میں یہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آخری جملہ یہ تھا: جب انہیں آگ میں ڈالا گیا تھا، میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

(77) الرَّابِعُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْقَوَّامُ أَفْنِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْنِدَةِ الطَّيْرِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

75- أخرجه البخاري (7383) مختصراً ومسلماً (2717)

76- أخرجه البخاري (4563)

77- أخرجه مسلم (2840)

قِيلَ: مَعْنَاهُ مُتَوَكِّلُونَ، وَقِيلَ: قُلُوبُهُمْ رَقِيقَةٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کچھ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں کی مانند ہوں گے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ایک قول کے مطابق اس کا مطلب ہے وہ توکل کرنے والے ہیں۔ ایک قول کے مطابق (اس کا مطلب ہے) ان کے دل نرم ہوں گے۔

(78) الْخَامِسُ: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ تَجْدِ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُمْ، فَأَذَرَ كَتِفَهُمُ الْقَائِلَةَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِصَاهِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَبِمَا نَوْمَةً، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَغْرَابِيٌّ، فَقَالَ: "إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَقِظْتُ وَهُوَ فِي يَدِي صَلَاحًا، قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اللَّهُ - ثَلَاثًا - وَلَمْ يُعَاقِبْنِي وَجَلَسَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ، فَإِذَا آتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظِلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْلَقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ، فَقَالَ: تَعَاظَيْتِي؟ قَالَ: "لَا"، فَقَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: "اللَّهُ".

وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ الْإِسْمَاعِيلِيُّ فِي 'صَحِيحِهِ'، قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: "اللَّهُ". قَالَ: فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ، فَآخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ، فَقَالَ: "مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟" فَقَالَ: كُنْ خَيْرَ الْخَلْقِ. فَقَالَ: "تَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ؟" قَالَ: لَا، وَلَكِنِّي أَعَاهُذُكَ أَنْ لَا أَقَاتِلَكَ، وَلَا أَكُونُ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُونَكَ، فَخَلَّى سَبِيلَهُ، فَاتَتْ أَصْحَابَهُ، فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ.

قَوْلُهُ: "قَفَلَ" أَيْ رَجَعَ، وَ"الْعِصَاهُ" الشَّجَرُ الَّذِي لَهُ شَوْكٌ، وَ"السَّمُرَةُ" بِفَتْحِ السِّينِ وَضَمِّ الْمِيمِ: الشَّجَرَةُ مِنَ الطَّلْحِ، وَهِيَ الْعِظَامُ مِنْ شَجَرِ الْعِصَاهِ، وَ"اخْتَرَطَ السَّيْفُ" أَيْ سَلَّهُ وَهُوَ فِي يَدِهِ. "صَلَّاحًا" أَيْ مَسْلُوحًا، وَهُوَ بِفَتْحِ الصَّادِ وَضَمِّهَا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نجد کی سمت میں غزوے میں شرکت کی، نبی اکرم ﷺ جب واپس آ رہے تھے تو آپ کے ساتھ لوگ بھی واپس آ رہے تھے۔ یہ حضرات آرام کرنے کے لئے ایک وادی

میں ٹھہر گئے جس میں بہت سے درخت تھے۔ نبی اکرم ﷺ سواری سے نیچے اترے لوگ سائے میں بیٹھنے کے لئے ادھر ادھر پھیل گئے۔ نبی اکرم ﷺ بھی ایک کیکر کے درخت کے نیچے آ گئے، آپ نے اپنی تلوار اس پر لٹکا دی ہم لوگ سو گئے، (ہماری آنکھ کھلی) نبی اکرم ﷺ ہمیں بلارہے تھے آپ کے پاس ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: اس نے میری تلوار میرے اوپر سونت لی تھی میں سویا ہوا تھا میں بیدار ہو گیا یہ نگلی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے دریافت کیا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ! یہ بات نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ نے اس کو کوئی سزا نہیں دی اور وہیں بیٹھا رہا۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ "ذات الرقاع" میں شریک تھے جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے تو ہم نے اسے نبی اکرم ﷺ کے لئے چھوڑ دیا۔ ایک مشرک شخص آیا۔ نبی اکرم ﷺ کی تلوار جو درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی اس نے اس کو سونت لیا اور دریافت کیا کیا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں، اس نے دریافت کیا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا، نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ۔

ابو بکر اسماعیلی نے اپنی "صحیح" میں یہ حدیث نقل کی ہے اس نے دریافت کیا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا، نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی، نبی اکرم ﷺ نے اس تلوار کو تھام لیا اور فرمایا: تمہیں مجھ سے کون بچائے گا تو اس نے عرض کی: آپ وہ شخص بن جائیں جو بہترین گرفت کرنے والا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا اب تم اس بات کی گواہی دو گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے کہا نہیں لیکن میں آپ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ جنگ نہیں کروں گا اور اس قوم کے ساتھ بھی نہیں رہوں گا جو آپ کے ساتھ جنگ کرتی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے چھوڑ دیا وہ اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور بولا: میں سب سے بہترین فرد کے پاس سے تمہارے پاس آ رہا ہوں۔

"قَفَلَ": یعنی وہ واپس آئے۔

"الْعِصَاهُ": وہ درخت جس میں کانٹے موجود ہوں۔

"السَّمُرَةُ": اس میں سین پر زبر اور نیم پر پیش پڑھی جائے گی۔ یہ مخصوص قسم کا درخت ہے اور کانٹے دار درختوں میں بڑا درخت ہوتا ہے۔ (اسے کیکر کا درخت کہتے ہیں)

"اخْتَرَطَ السَّيْفُ": اس نے تلوار سونت لیا۔ اور وہ اس کے ہاتھ میں تھی۔

"صَلَّاحًا": یعنی کھنچی ہوئی۔ اس میں صادر پر زبر اور پیش دونوں پڑھے جاسکتے ہیں۔

(79) السَّادِسُ: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

مَعْنَاهُ: تَذَهَّبَ أَوَّلَ النَّهَارِ خِمَاصًا: أَيْ ضَامِرَةً الْبُطُونِ مِنَ الْجُوعِ، وَتَرْجِعُ الْخِرَ النَّهَارَ بَطَانًا. أَيْ مُمْتَلِئَةً الْبُطُونِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تم صبح طریق سے اللہ تعالیٰ پر توکل کرو جو توکل کا حق ہے۔ تو وہ تم کو اس طرح رزق عطا کرے گا جیسے پرندے کو رزق عطا کرتا ہے جو صبح خالی پیٹ جاتا ہے اور شام کو بھرے پیٹ کے ساتھ واپس آتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کا مطلب ہے وہ دن کے ابتدائی حصے میں خالی پیٹ جاتا ہے یعنی بھوک کی وجہ سے اس کا پیٹ چپکا ہوا ہوتا ہے اور جب وہ دن کے آخری حصے میں واپس آتا ہے تو اس کا پیٹ بھرا ہوا ہوتا ہے۔

(80) السَّابِعُ: عَنْ أَبِي عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا فُلَانُ، إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَقُلْ: اللَّهُمَّ اسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَنَاحَ ظَهَرِي إِلَيْكَ وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ خَيْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ، عَنْ الْبَرَاءِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَتَيْتَ مَضْجِعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءًا لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، وَقُلْ وَذَكَرْ نَحْوَهُ ثُمَّ قَالَ: وَاجْعَلْنَهُنَّ الْخَيْرَ مَا تَقُولُ".

حضرت ابو عمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو یہ پڑھو:

"اے اللہ! میں اپنا آپ تیری بارگاہ میں جھکتا ہوں اور میں اپنے چہرے کو تیری طرف متوجہ کرتا ہوں اور میں اپنی پشت کو تیری پناہ میں دیتا ہوں اور اپنے ہر معاملے کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ تیری بارگاہ کی طرف راغب ہوتے ہوئے اور اس تجھ خوفزدہ رہتے ہوئے۔ تیرے مقابلے میں، تیرے علاوہ کوئی اور جائے پناہ اور جائے نجات نہیں ہے۔ جو کتاب تو نے نازل کی ہے میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور جس رسول کو تو نے مبعوث کیا ہے میں اس پر بھی

79- اسنادہ صحیح اخرجه احمد (1/205) والترمذی (2351) وابن المبارک فی الزهد (559) والحاکم (418/4) وابو یعلیٰ

(247) وابن حبان (730) وابن ماجہ (1464) وابو نعیم فی الحلیۃ (69/10)

80- اخرجه احمد (6/18611) والبخاری (247) ومسلم (2710) وابو داؤد (5046) والترمذی (3394) والنسائی فی البیوم

واللیلۃ (780) وابن حبان (5527)

ایمان لاتا ہوں۔"

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں): اگر تم اسی رات فوت ہو گئے تو تمہاری موت دین فطرت پر ہوگی۔ اور اگر تم نے صبح کی تو تمہیں بھلائی نصیب ہوگی۔" (متفق علیہ)

صحیحین کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو (پہلے) نماز کے وضوء کی طرح وضوء کرلو۔ پھر اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹو اور یہ پڑھو۔ (امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے حسب سابق دعا نقل کی ہے (تاہم اس روایت میں یہ بات اضافی ہے) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"تم انہیں (سونے سے پہلے) اپنے آخری کلمات بناؤ" (یعنی انہیں پڑھنے کے بعد کوئی اور بات نہ کرنا)

(81) الثَّامِنُ: عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ الْقُرَشِيِّ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَهُوَ وَابُوهُ وَأُمُّهُ صَحَابَةٌ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ - قَالَ: نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُسْرِكِينَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ وَهُمْ عَلَى رُؤُوسِنَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا. فَقَالَ: "مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بَانْتِغِي اللَّهُ ثَلَاثَهُمَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مشرکین کے پاؤں دیکھے ہم اس وقت غار غالب القرشی التیمی یہ خود ان کی والدہ اور والد صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے مشرکین کے پاؤں دیکھے ہم اس وقت غار میں موجود تھے وہ ہمارے سروں کی طرف موجود تھے، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر یہ اپنے پاؤں کے نیچے دیکھیں تو ہمیں دیکھ لیں گے، آپ نے فرمایا اے ابو بکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیرا اللہ تعالیٰ ہو۔ (یہ حدیث متفق علیہ ہے)

(82) التَّاسِعُ: عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُهَا هِنْدُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ حَدِيقَةَ الْمَخْزُومِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ، قَالَ: "بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلِمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ" حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمَا بِإِسْنَادٍ صَحِيحَةٍ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" وَهَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ.

81- اخرجه احمد (1/11) وابن ابی شوبہ (712) والبخاری (3653) ومسلم (2381) والترمذی (3096) والبخاری (36) وابو

یعلیٰ (66) وابن حبان (2678) والطبری (136/10)

82- اخرجه ابو داؤد (50094) والترمذی (3427) والنسائی (5501) وفي البیوم واللیلۃ (85) وابن ماجہ (3884) واسنادہ

﴿ اُمّ المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ان کا نام ہند بنت ابوامیہ ہے نبی اکرم ﷺ جب گھر سے نکلے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے۔ ”اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں اللہ پر توکل کرتا ہوں اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کیا جائے۔ میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے۔ میں زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی ہو میں جاہلیت کا مظاہرہ کروں یا میرے خلاف جاہلیت کا مظاہرہ کیا جائے۔“

یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور دیگر حضرات نے مستند اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں (حدیث کے الفاظ) ابوداؤد رحمہ اللہ کے الفاظ ہیں۔

(83) الْعَاشِرُ: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ يَغْنَى: إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ: بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، يُقَالَ لَهُ: هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُفِّيَتْ، وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ"، زَادَ أَبُو دَاوُدَ: "فَيَقُولُ يَغْنَى: الشَّيْطَانُ - لِشَّيْطَانِ الْخَرَجِ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُفِّيَتْ؟"

﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص یہ پڑھ لے (راوی کہتے ہیں) یعنی جب وہ گھر سے نکلے ”اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں اللہ پر توکل کرتا ہوں اور اللہ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا“ اس شخص سے کہا جاتا ہے تمہیں ہدایت نصیب ہوگی تمہیں کفایت ملے گی اور تم بچائے گئے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) شیطان اس سے دور رہتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے انہوں نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ کی روایت میں یہ الفاظ اضافی ہیں ”شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے تم اس شخص کا کیا کر سکتے ہو جسے ہدایت مل گئی اسے کفایت مل گئی اور اسے بچالیا گیا ہے۔“

(84) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَخُوَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ يَخْتَرِفُ، فَشَاكَ الْمُخْتَرِفُ أَخَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "كَلَّكَ تَرْزُقُ بِهِ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ. "يَخْتَرِفُ": يَكْتَسِبُ وَيَتَسَبَّبُ.

﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا تھا اور دوسرا کام کاج کیا کرتا تھا کام کاج کرنے والے نے اپنے بھائی کی شکایت نبی

اکرم ﷺ سے کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہو سکتا ہے تمہیں اس کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرائط کے مطابق صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”یَخْتَرِفُ“ کا مطلب ہے وہ شخص کماتا ہے اور کام کاج کرتا ہے۔

## بَابُ فِي الْإِسْتِقَامَةِ

### بَابُ 8: اِسْتِقَامَتِ کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ﴾ (موم: 112)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم استقامت اختیار کرو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ نَحْنُ أَوْلَیَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدْعُونَ نَزَّلْنَا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ﴾ (المجدة: 32-38)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک وہ لوگ جنہوں نے یہ اعتراف کیا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر انہوں نے اس پر استقامت اختیار کی تو ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (اور وہ یہ کہتے ہیں) کہ تم خوفزدہ نہ ہو اور غمگین نہ ہو اور تمہیں جنت کی خوشخبری ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ہم تمہارے مددگار ہوں گے دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں بھی اور تمہارے لئے اس میں وہ چیزیں ہیں۔ جنکی تمہارے نفس طلب کرتے ہیں اور تمہارے لئے اس میں وہ چیزیں ہیں جو تم مانگو گے یہ مغفرت کرنے والے رحم کرنے والے (پروردگار) کی مہمانی ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾ (الاحقاف: 13-14)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک وہ لوگ جنہوں نے یہ اعتراف کیا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور انہوں نے اس پر استقامت اختیار کی تو انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے یہ جنتی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ اس کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے۔“

(85) وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو، وَقِيلَ: أَبِي عَمْرٍو سَفْبَانِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ. قَالَ: "قُلْ: آمَنْتُ بِاللَّهِ، ثُمَّ

ابن مسعودؓ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو عمر رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق حضرت ابو عمر سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات بتادیں جس کے بارے میں میں آپ کے علاوہ کسی اور سوال نہ کر سکوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(86) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ وَسَيَدُّوْا، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَنْجُوَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ" قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "وَلَا أَنَا إِلَّا بِتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَالْمُقَارَبَةُ: الْفَضْلُ الَّذِي لَا غُلُوَّ فِيهِ وَلَا تَقْصِيرَ، وَالسَّدَادُ: الْإِسْتِقَامَةُ وَالْإِصَابَةُ وَ"بَتَغَمَّدَنِي": بِلَيْسَنِي وَبَسْتَرَنِي .

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَى الْإِسْتِقَامَةِ لِرُؤْم طَاعَةِ اللَّهِ تَعَالَى، قَالُوا: وَهِيَ مِنْ جَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَهِيَ نِظْمُ الْأُمُورِ، وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میانہ روی اختیار کرو اور انفرادی و تنہا کو چھوڑ دو یہ بات جان لو کہ کوئی بھی شخص اپنے عمل کی وجہ سے نجات حاصل نہیں کرے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ بھی نہیں آپ نے فرمایا میں بھی نہیں البتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور فضل کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے۔ (صحیح مسلم)

"الْمُقَارَبَةُ": یعنی وہ ارادہ جس میں کوئی زیادتی اور کمی نہ ہو۔

"السَّدَادُ": یعنی استقامت اور درست ہونا۔

"بَتَغَمَّدَنِي": اس نے مجھے پہنا دیا ہے۔ اور اس نے مجھے ڈھانپ دیا ہے۔

علماء فرماتے ہیں: استقامت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو لازم کرنا ہے۔ یہ جوامع الکلم میں شامل ہے اور معاملات کا نظام (اس سے متعلق) ہے۔ باقی توفیق اللہ کی طرف سے ملتی ہے۔

باب فی التفکر فی عظیم مخلوقات اللہ تعالیٰ وفناء الدنیا وَاَهْوَالِ الْآخِرَةِ وَسَائِرِ اُمُورِهَا وَتَقْصِيرِ النَّفْسِ وَتَهْذِيبِهَا وَحَمْلِهَا عَلَى الْإِسْتِقَامَةِ

باب 9: اللہ تعالیٰ کی عظیم مخلوقات دنیا کے فانی ہونے، آخرت کی ہولناکیوں اور ان دونوں متعلق تمام امور اپنے نفس کی خامیاں اس کی اصلاح اور اسے استقامت کی ترغیب دینے وغیرہ

کے بارے میں غور و فکر کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مَشْنَىٰ وَفَرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ﴾ (سبا: 46)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "بے شک میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے رہو دو دو ہو کر کے یا الگ الگ ہو کر پھر تم غور و فکر کرو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولَى الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ ﴾

الْآيَاتِ (آل عمران: 190-191)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "بے شک آسمانوں اور زمین رات اور دن کے اختلاف میں سمجھندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں وہ لوگ جو قیام کی حالت میں اور بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں کے بل اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں (اور یہ کہتے ہیں) اے ہمارے پروردگار! تو نے اسے فضول پیدا نہیں کیا تو پاک ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۖ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۖ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۖ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۖ فَلَذِكْرُ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكَّرٌ ۖ ﴾ (الغاشية: 21-22)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "کیا وہ لوگ اونٹوں کا جائزہ نہیں لیتے کہ انہیں کیسے پیدا کیا گیا ہے اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے کہ اسے کیسے اٹھایا گیا ہے اور پہاڑوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ انہیں کیسے نصب کیا گیا ہے اور زمین کی طرف نہیں دیکھتے کہ اسے کیسے بچھایا گیا ہے تم نصیحت کرو بے شک تم نصیحت کرنے والے ہو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ أَفَلَمْ يَسْبُرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا ۖ ﴾ الْآيَةُ (محمد: 10) .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "کیا وہ لوگ زمین میں گھومتے پھرتے نہیں تاکہ جائزہ لیں۔"

وَالْآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ .

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں۔

وَمِنْ الْأَحَادِيثِ الْحَدِيثُ السَّابِقُ: "الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ" .

اس بارے میں احادیث میں سے ایک یہ حدیث ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔

"بسمجھدار وہ شخص ہے جو اپنی ذات کا محاسبہ کرے۔"

بَابُ فِي الْبَادِرَةِ إِلَى الْخَيْرَاتِ وَحَثِّ مَنْ تَوَجَّهَ لِخَيْرٍ عَلَى الْإِقْبَالِ عَلَيْهِ بِالْجِدِّ مِنْ غَيْرِ تَرَدُّدٍ

باب 10: بھلائی کی طرف جلدی کرنا اور جو شخص نیکی کی طرف متوجہ ہو اسے کوشش کے ساتھ ترود کے بغیر اس نیکی کی انجام دہی کی ترغیب دینا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ﴾ (البقرة: 148)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم بھلائی کی طرف تیزی کرو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴾ (آل عمران: 133)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اپنے پروردگار کی مغفرت اور اس جنت کی طرف تیزی کرو جس کی چوڑائی آسمانوں زمین کے برابر ہے جو پرہیزگار لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔“

(87) وَأَمَّا الْآخِرَةُ فَمَا لِأَوَّلٍ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ”بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ فَتَسْتَكُونُ فَنَنْقُطَ اللَّيْلُ الْمُظْلِمُ ، يُضِيحُ الرَّجُلُ مُرْمِيًا كَافِرًا ، وَيُمَسِّي مُؤْمِنًا وَيُضِيحُ كَافِرًا ، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا “ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

نیک اعمال میں جلدی کرو عقیقہ بن حارث بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ میں عصر کی نماز ادا کی جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ تیزی سے اٹھے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی ایک زوجہ محترمہ کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ لوگ آپ کی تیزی سے گھبرا گئے آپ واپس ان کے پاس تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ وہ آپ کی تیزی کی وجہ سے حیران ہیں تو آپ نے فرمایا: مجھے یاد آگیا تھا کہ میرے پاس سونے کا ایک ٹکڑا ہے تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ یہ میرے پاس رہے تو میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

بخاری رحمہ اللہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے اپنے گھر میں صدقے سے تعلق رکھنے والا ایک ٹکڑا چھوڑا تھا تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ وہ رات بھر میرے پاس رہے۔

”التبیر“ کا مطلب سونے یا چاندی کا ٹکڑا ہے۔

(89) أَلْتَأَلَّتْ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ : أَوَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَآيَنَ أَنَا ؟ قَالَ : ”فِي الْجَنَّةِ“ فَأَلْقَى تَمْرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے غزوہ احد کے دن نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے۔ اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں کہاں ہوں گا۔ آپ نے فرمایا: جنت میں اس شخص نے اپنے ہاتھ میں موجود کھجوریں رکھ دیں اور پھر جنگ میں شرکت کے لئے چلا گیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ (متفق علیہ)

(90) الرَّابِعُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَيْ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا ؟ قَالَ : ”أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَاحِبُ شَيْخٍ ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَسْأَلُ الْغَنَى ، وَلَا تَمُهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْخُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا ، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”الْخُلُقُومُ“ : مَجْرَى النَّفْسِ . وَ”الْمَرْيُءُ“ : مَجْرَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ اجر کے اعتبار سے عظیم ہے، آپ نے فرمایا: یہ کہ تم اس حالت میں صدقہ دو کہ تم صحت مند ہو اور ٹھیک ٹھاک ہو اور تمہیں غربت کا اندیشہ ہو اور خوشحالی کی امید ہو تم اسے اس وقت تک موخر نہ کرو جب جان حلق تک پہنچ جائے اور تم یہ کہو کہ فلاں کو اتنا ملے گا اور فلاں کو اتنا ملے گا حالانکہ وہ ویسے ہی فلاں کو مل جائے گا۔

89- أخرجه احمد (5/14318) والبخاری (4046) ومسلم (1899) والنسائي (3154) وابن حبان (4653) والبيهقي (43/9) والبعوي في المرقاة (3789)

90- أخرجه احمد (3/9389) والبخاری (1419) ومسلم (1032) والنسائي (2451) وابن ماجه (2706) وابن حبان (3312) وابن خزيمة (2454) والبيهقي (190/189/4) والبعوي في المشكوة (1671)

87- أخرجه مسلم (118) تحفة الأشراف (13990)

88- أخرجه احمد (5/16151) والبخاری (851)



”حلقوم“ سانس کی نالی کو کہتے ہیں۔ ”الہزی“ کھانے پینے کی نالی کو کہتے ہیں۔

(91) الْخَامِسُ : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ سِيفًا أَحَدًا، فَقَالَ : ”مَنْ يَأْخُذْ مِنِّي هَذَا؟“ فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ : آتَا أَنَا . قَالَ : ”فَمَنْ يَأْخُذْ بِحَقِّهِ؟“ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ أَبُو دُجَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَا أَخُذُهُ بِحَقِّهِ، فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

اسْمُ أَبِي دُجَانَةَ : سَمَّاكَ بْنُ خُرْشَةَ . قَوْلُهُ : ”أَحْجَمَ الْقَوْمُ“ : أَيِ تَوَقَّفُوا . وَ”فَلَقَ بِهِ“ : أَيِ شَرَّكَ ”هَامَ الْمُشْرِكِينَ“ : أَيِ رُؤُوسَهُمْ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے غزوہ احد کے دن ایک تلوار پکڑی اور فرمایا: کون شخص تلوار مجھ سے لے گا؟ ہر شخص نے اپنے ہاتھ پھیلا دیے اور بولا: میں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کون اس کے حق کے لئے اسے لے گا۔ تو اس بات پر تمام لوگ رک گئے۔ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اسے اس کے حق کے ہمراہ لوں انہوں نے اسے پکڑ لیا اور پھر اس کے ذریعے مشرکین کی گردنیں اتار دیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

اسمِ ابی دجانہ: حضرت ابو دجانہ کا نام سہاک بن خرشہ ہے

”أَحْجَمَ الْقَوْمُ“: یعنی وہ لوگ رک گئے۔

”فَلَقَ بِهِ“: یعنی مشقت کا باعث بنا۔

”هَامَ الْمُشْرِكِينَ“ یعنی ان کے سر۔

(92) السَّادِسُ : عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ : أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَشَكَّوْنَا إِلَيْهِ مَا لَنَا مِنَ الْحَاجَةِ . فَقَالَ : ”أَصْبِرُوا“ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ“ سَمِعْتُهُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان کی خدمت میں شکایت کی کہ حجاج کی طرف سے جس صورتحال کا سامنا ہے۔ انہوں نے فرمایا: صبر سے کام لو جو بھی زمانہ آئے اس کے بعد والا زمانہ اس سے زیادہ برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ گے۔ یہ بات میں تمہارے نبی کی زبانی سنی ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(93) السَّابِعُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”بَادِرُوا

بِأَلَا عَمَالٍ سَبْعًا، هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا، أَوْ غِنًى مُطْعِمًا، أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، أَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا، أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، أَوِ الدَّجَالَ فَشَرَّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوِ السَّاعَةِ فَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال جلدی کر لو کیا تم انتظار کر رہے ہو اس غربت کا جو بھلا دے یا اس خوشحالی کا جو سرکشی میں مبتلا کر دے یا اس بیماری کا جو خراب کر دے یا اس بڑھاپے کا جو خواص زائل کر دے یا اس موت کا جو ساتھ لے جائے گی یا اس دجال کا جو سب سے بری چیز ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا پھر قیامت کا اور قیامت سخت اور نہایت کڑی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

(94) الثَّامِنُ : عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَوْمَ حَيْبَرَ : ”لَا أُعْطِينَ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ“ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : مَا أَحْبَبْتُ إِلَّا مَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، فَتَسَاوَرَتْ لَهَا رَجَاءً أَنْ أَدْعَى لَهَا، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَعْطَاهُ أَيَّاهَا، وَقَالَ : ”امْشِ وَلَا تَلْفَيْتَ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ“ فَسَارَ عَلَى شَيْئَانِ ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِثْ لِمَصْرَحٍ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَى مَاذَا أَقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ : ”قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِذَا فَعَلُوا فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

”فَتَسَاوَرَتْ“ هُوَ بِالسِّينِ الْمُهْمَلَةِ : أَيِ وَكَبَتْ مُتَطَلِّعًا .

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن یہ فرمایا: میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کے ہاتھوں پر فتح نصیب کرے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے کبھی بھی حکومت کی خواہش نہیں کی ماسوائے اس دن کے اگلے دن میں تیزی سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس امید پر کہ شاید مجھے اس کے لئے بلا لیا جائے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں وہ جھنڈا عطا کیا اور فرمایا: روانہ ہو جاؤ اور مرکز نہیں دیکھنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح نصیب کرے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ دور چلے پھر ٹھہر گئے، انہوں نے مرکز نہیں دیکھا۔ اور بلند آواز سے پوچھا اے اللہ کے رسول میں کس شرط پر لوگوں سے جنگ کروں تو آپ نے فرمایا تم ان کے ساتھ جنگ کرو یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول ہیں اگر وہ ایسا کریں تو انہوں نے اپنے خون اپنے اموال کو تم سے

محفوظ کر لیا۔ ماسوائے ان کے حق کے اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

”تَسَاوَرَتْ“ اس میں سین ہے یعنی میں نے گردن اٹھاؤ کو نمایاں کرنے کی کوشش کی۔

## بَابُ فِي الْمُجَاهِدَةِ

### باب 11: مجاہدہ کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (المعكوت: 99) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وہ لوگ جو ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں ہم ان کی اپنے راستے کی طرف رہنمائی کریں گے بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَأَعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ (الحجر: 99)۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے پروردگار کی عبادت کرو یہاں تک کہ تمہارے پاس یقین آجائے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَادْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَتَكْبَلْ إِلَيْهِ تَسْتَجِلًا﴾ (المزمل: 8) : آئی انْقِطِعْ إِلَيْهِ،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے پروردگار کے اسم کا تذکرہ کرو اور ہر چیز سے الگ ہو کر اسی کی طرف ہو جاؤ۔“

یعنی ہر چیز سے لائق ہو کر اسی کے ہو جاؤ۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ (الزلزلة: 7)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص ذرے کے وزن جتنی نیکی کرے گا تو وہ اسے دیکھ لے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَمَا تَقْدِرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا﴾ (المزمل: 28)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے تو اسے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پاؤ گے وہ زیادہ ہے اور اجر کے اعتبار سے عظیم ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَمَا تَنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (البقرة: 273)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم بھلائی میں سے جو کچھ خرچ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس سے واقف ہے۔“

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ۔

## وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ۔

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو اس میں سب سے پہلی حدیث یہ ہے۔

(95) وَأَمَّا الْآحَادِيثُ: قَالَ أَوَّْلُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُمَا فَتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى آجِبَهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمِيعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَتَبَصَّرَهُ الَّذِي يَبْصُرُ بِهِ، وَيَكْفِيهِ الَّذِي يَنْطِشُ بِهِ، وَرَجَلَهُ الَّذِي يَمْشِي بِهِ، وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ، وَلَكِنْ اسْتَغَاذَنِي لَا أُعِيذَنَّهُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

”أَذَنْتُهُ“: أَعْلَمْتُهُ بِأَنِّي مُحَارِبٌ لَهُ۔ ”اسْتَغَاذَنِي“: رَوَى بِالنَّوْفِلِ وَالْبَالِغِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے کسی دلی کے ساتھ دشمنی رکھے گا میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور بندہ میرا قرب جس چیز کے ذریعے حاصل کرتا ہے میرے نزدیک اس میں سب سے زیادہ محبوب چیز وہ ہے جو میں نے اس پر قرض کی ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتے لگتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ سنتا ہے اور میں اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ تھامتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اسے پناہ دوں گا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

”أَذَنْتُهُ“ کا مطلب ہے میں اسے اطلاع دیتا ہوں کہ میں اس کے ساتھ جنگ کروں گا۔

”اسْتَغَاذَنِي“ کو ”ب“ اور ”ن“ (دونوں طرح سے) روایت کیا گیا ہے۔

(96) الثَّانِي: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَوِيهِ عَنْ رَبِّهِ -

عَزَّ وَجَلَّ - قُلُ:

”إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شَبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَإِذَا أَتَانِي بِمِشْيِ أَتَيْتُهُ هَرَوَكَةً“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو آپ نے اپنے پروردگار کے حوالے سے روایت

کیا ہے، وہ فرماتا ہے: جب میرا بندہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک باشت اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ

ایک باشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ چلتے ہوئے میری طرف آتا ہے تو میں

دوڑتے ہوئے اس کی طرف آتا ہوں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(97) الثَّالِثُ : عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو طرح کی نعمتوں میں بہت سے لوگ دھوکے کا شکار ہیں ایک صحت اور دوسرا فراغت۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(98) الرَّابِعُ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَنْفَطِرَ قَدَمَاهُ فَقُلْتُ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: «أَفَلَا أَحَبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ہذا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ. وَنَحْوُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ رِوَايَةِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں دم آلود ہو جایا کرتے تھے میں نے دریافت کیا آپ ایسا کیوں کرتے ہیں یا رسول اللہ! جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے، آپ نے فرمایا کیا میں اس بات کو پسند نہ کروں کہ میں شکر گزار بندہ بن جاؤں (متفق علیہ)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ بخاری رحمہ اللہ کے الفاظ ہیں اور اسی کی مانند الفاظ صحیحین میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہیں۔

(99) الْخَامِسُ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَخْبَا اللَّيْلَ، وَأَيَّظَ أَهْلَهُ، وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِنْرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالْمُرَادُ : الْعَشْرُ الْآخِرُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ. وَ"الْمِنْرُ": الْأَزَارُ، وَهُوَ كِنَايَةٌ عَنِ اغْتِرَالِ النِّسَاءِ وَقِيلَ : الْمُرَادُ تَشْمِيرُهُ لِلْعِبَادَةِ، يُقَالُ : شَدَدْتُ لِهَذَا الْأَمْرِ مَنْرِي : أَيْ تَشَمَّرْتُ وَتَفَرَّغْتُ لَهُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب (رمضان کا) آخری عشرہ آ جاتا تو نبی اکرم ﷺ رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے تھے اور آپ خوب محنت اور اہتمام کے ساتھ عبادت کیا کرتے

97- أخرجه احمد (1/3207) والبخاری (6412) والترمذی (2304) وابن ماجه (4170)

98- متفق عليه. معنی کے لحاظ سے۔ البتہ یہ الفاظ بخاری کے ہیں اس کو ترمذی نسائی ابن ماجہ سے بھی بیان کیا ہے۔ (جامع صغیر)

99- أخرجه احمد (9/24186) والبخاری (2024) ومسلم (1174) وابو داود (1367) والنسائی (1638) وابن ماجه (1768) وابن ماجه (321) والبيهقي (313/4)

تھے۔ (متفق علیہ)

اس سے مراد رمضان کا آخری عشرہ ہے۔

"الْمِنْرُ": اس سے مراد تہبند ہے اور یہ خواتین "ازواج" سے الگ رہنے کا کنایہ ہے۔ ایک قول کے مطابق اس

سے مراد عبادت کے لیے تیار ہو جانا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے

شَدَدْتُ لِهَذَا الْأَمْرِ مَنْرِي: میں نے اس کی تیاری کر لی ہے۔ اور اس کے لئے فارغ ہو گیا ہوں۔

(100) السَّادِسُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ: اخِرُصَّ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجَزْ. وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَتْ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللَّهِ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ؛ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: طاقت ور مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمزور مومن سے زیادہ بہتر اور زیادہ محبوب ہے۔ دیسے دونوں میں سے ہر ایک بہتر ہے تم اس چیز کا لالچ کرو جو تمہیں نفع دے اور اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرو اور عاجز نہ ہو جاؤ اور اگر تمہیں کوئی مصیبت لاحق ہو تو یہ نہ کہو کہ اگر میں یہ کر لیتا تو یہ ہو جاتا اور وہ ہو جاتا بلکہ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے وہ فیصلہ کرتا ہے کیونکہ لفظ "اگر" کے ذریعے تم شیطان کے عمل کو کھول دو گے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

(101) السَّابِعُ : عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «حَقَّتْ» بَدَلُ «حُجِبَتْ» وَهُوَ بِمَعْنَاهُ: أَيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا هَذَا الْحِجَابُ فَإِذَا فَعَلَهُ دَخَلَهَا.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم کو نفسانی خواہشات کے پردے میں رکھا گیا ہے اور جنت کو ناپسندیدہ چیزوں کے پردے میں رکھا گیا ہے۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں "حَقَّتْ" کے بجائے "حُجِبَتْ" کے الفاظ ہیں اور اس کا معنی بھی وہی ہے یعنی اس کے اور اس کے درمیان میں حجاب ہے۔ جب وہ ایسا کرے گا تو اس میں داخل ہو جائے گا۔

(102) الثَّامِنُ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ حُبَيْبَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقْرَةَ، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَ الْمَنَةِ، ثُمَّ مَضَى. فَقُلْتُ: يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ قَمَضَى، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مَتْرَسِلًا: إِذَا مَرَّ

100- أخرجه احمد (3/8799) ومسلم (2663) وابن ماجه (79)

101- أخرجه احمد (4/12560) والبخاری (6387) ومسلم (2822)

کمال، اس کے اہل خانہ اور اس کا عمل ان میں سے دو باقی واپس آجاتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے۔ اس کے گھر والے اور مال واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

(105) الْحَادِي عَشَرَ: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت آدمی کے جوتے کے تسمے سے زیادہ قریب ہوتی ہے اور جہنم بھی ایسے ہی ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(106) الثَّانِي عَشَرَ: عَنْ أَبِي فِرَاسٍ رِبْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ أَهْلِ الصُّفَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّيهِ بِوُضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ، فَقَالَ: «سَلْنِي» فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. فَقَالَ: «أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ؟» قُلْتُ: هُوَ ذَلِكَ، قَالَ: «فَاعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو فراس ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے خادم ہیں اور اہل صفہ میں سے ایک ہیں فرماتے ہیں ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بسر کی اور ان کی خدمت میں وضو کا پانی اور قضائے حاجت کے لئے پانی لے کر آیا انہوں نے فرمایا: مجھ سے کچھ مانگو میں نے فرمایا: میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا کچھ اور بھی؟ میں نے عرض کی: اتنا ہی کافی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کثرتِ سجود کے ذریعے اپنے لیے میری مدد کرو۔

(107) الثَّلَاثُ عَشَرَ: عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ، وَيُقَالُ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَوْبَانٌ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ؛ فَإِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایک قول کے مطابق ابو عبد الرحمن ثوبان یہ نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: تم بکثرتِ سجود کرو! کیونکہ تم جو سجدہ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمہارے درجات بلند کرے گا اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا۔

(108) الْرَّابِعُ عَشَرَ: عَنْ أَبِي صَفْوَانَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمْرُهُ، وَحَسَنَ عَمَلُهُ»

105- أخرجه احمد (2/3667) والبخاری (6488) وابن حبان (661) والبيهقي (368/3)

106- أخرجه مسلم (489) و ابو داود (1320) والترمذی (3416) والنسائی (1137) وابن ماجه (3879)

107- أخرجه احمد (8/22433) ومسلم (488) والترمذی (388) والنسائی (1138) وابن حبان (1735) وابن خزيمة (316) والطحاوي (986) والبيهقي (485/2)

بَابُ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحْ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِعَوْدٍ نَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: «سُبْحَانَ الْعَظِيمِ» فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ قَالَ: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ» ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، فَقَالَ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى» فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو عبد اللہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ایک نماز ادا کی آپ ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کی۔ میں نے سوچا آپ سو آیات پڑھ کر رکوع میں چلے جائیں گے لیکن آپ ﷺ مسلسل پڑھتے رہے میں نے سوچا آپ ﷺ ایک رکعت میں یہ پوری پڑھ لیں گے لیکن آپ ﷺ مسلسل پڑھتے رہے۔ میں نے سوچا اب آپ رکوع کر لیں گے لیکن پھر آپ ﷺ نے سورہ نساء پڑھنی شروع کر دی پھر آپ ﷺ نے سورہ آل عمران پڑھنی شروع کر دی اور اسے بھی پورا کر لیا۔ آپ آرام آرام سے پڑھ رہے تھے جب آپ کسی آیت کو پڑھتے جس میں اللہ تعالیٰ کی پاکی کا تذکرہ ہوتا تو آپ ﷺ سبحان اللہ پڑھتے یا کسی سوال کا تذکرہ ہوتا تو آپ ﷺ سوال کرتے جب کسی پناہ سے متعلق آیت پڑھتے تو آپ ﷺ پناہ مانگتے پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے اور پھر سبحان ربی العظیم پڑھا آپ ﷺ کا رکوع بھی آپ کے قیام جتنا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سبغ اللہ لمن حمدہ ربنا لك الحمد پڑھا اور پھر ایک طویل قیام کیا جو کہ آپ ﷺ کے رکوع کے قریب تھا اور پھر سجدے میں چل گئے اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے رہے آپ ﷺ کا سجدہ بھی آپ ﷺ کے رکوع جتنا تھا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(103) الثَّاسِعُ: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوءٍ أَفِيلُ: وَمَا هَمَمْتُ بِهِ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَذْعَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی آپ ﷺ نے طویل قیام کیا یہاں تک کہ میرے ذہن میں ایک غلط خیال آ گیا ان سے دریافت کیا گیا کیا خیال آیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: (یہ کہ) میں بیٹھ جاتا ہوں اور آپ ﷺ کو نماز پڑھنے دیتا ہوں۔ (متفق علیہ)

(104) الْعَاشِرُ: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَوَيْفَى وَاحِدَةً يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَقْبِي عَمَلَهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، اس

102- أخرجه احمد (9/23300) ومسلم (772) و ابو داود (871) والترمذی (262) والنسائی (1008) وابن ماجه (1351) والدارمی (299.1) وابن حبان (1987) وابن خزيمة (603) وعبد الرزاق (2875) والطحاوي في شرح معاني الآثار (35/1)

103- أخرجه احمد (2/3646) والبخاری (1135) ومسلم (773) وابن ماجه (1418)

104- أخرجه احمد (4/12081) والبخاری (6514) ومسلم (2960) والترمذی (2379) والحميدي (1186) وابن حبان (3107)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

"بُسْرٌ" بِضَمِّ الْبَاءِ وَبِالْتَّسِينِ الْمُهْمَلَةِ.

♦ حضرت ابی صفوان عبداللہ بن سیراسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کی زندگی لمبی ہو اور اس کا عمل اچھا ہو۔"

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے

لفظ "بسر" میں "ب" پر پیش پڑھی جائیگی اور اس کے بعد حرف "س" ہے۔

(109) الْحَبَامِسُ عَشَرَ: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْ قِتَالٍ بَدْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتُ الْمُشْرِكِينَ، لَيْنَ اللَّهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ

الْمُشْرِكِينَ لَكِرِينَ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اعْتِزِلْ إِلَيْكَ مِمَّا

صَنَعَ هَؤُلَاءِ - يَعْنِي: أَصْحَابَهُ - وَأَبْرَأَ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ - - يَعْنِي: الْمُشْرِكِينَ - ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ

سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، الْجَنَّةُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ. قَالَ سَعْدٌ: فَقَدْ

اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعَ أَنَسُ. فَوَجَدْنَا بِهِ بَضْعًا وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ، أَوْ طَعْنَةً بِرُمَحٍ، أَوْ

رُمِيَّةٍ بِسَهْمٍ، وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتَهُ بِنَاتِهِ. قَالَ أَنَسُ: كُنَّا نَرَى أَوْ

نَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَن

قَطِىَ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَن يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾ (الاحزاب: 23). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ: "لَكِرِينَ اللَّهُ" رَوَى بِضَمِّ الْبَاءِ وَكُسْرِ الرَّاءِ: أَيْ لِيُظْهِرَنَّ اللَّهُ ذَلِكَ لِلنَّاسِ، وَرَوَى بِفَتْحِهَا

وَمَعْنَاهُ ظَاهِرٌ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے

انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے مشرکین کے ساتھ جو پہلی جنگ کی تھی میں اس میں شریک نہیں ہو سکا اب اگر

اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین کے ساتھ جنگ کرنے کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دکھا دے گا کہ میں کیا کرتا ہوں پھر جب "أُحُد" کا

موقع آیا اور مسلمان منتشر ہوئے تو انہوں نے دعا کی اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں عذر پیش کرتا ہوں ان لوگوں نے جو کیا ہے

108- أخرجه الترمذی (2336) وفي الباب عن أبي بكر أحمد (6/17696) والترمذی (3327) والدارمی (308/2) وأحمد

(1/1255) والبيهقي (371/3) وابن أبي شبة (254/13) وأبو نعيم في الحلية (51/9) قال الترمذی: حسن صحيح وفي الباب

عن جابر الحاكم (1/1256) وصححه على شرط ووافقه الذهبي وبالجملة فالحدیث یقوی بشواهد

109- أخرجه أحمد (4/13014) والبخاری (2805) ومسلم (1903) والترمذی (3201) والنسائي في الكبرى

(6/11403) والطبرانی (2044) وابن أبي شبة (395/14) وابن حبان (4772) والوحيد في أسباب النزول

(ص/238/237) والطبرانی (167/21) والبيهقي (44/43/9)

(اپنے ساتھیوں کے بارے میں انہوں نے یہ بات کہی) اور میں تیری طرف سے بری الذمہ ہوں اس چیز کے بارے میں جو

انہوں نے کیا ہے یعنی مشرکین نے پھر وہ آگے بڑھے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ان کے سامنے آئے وہ بولے اے سعد بن

معاذ! کعبہ کے پروردگار کی قسم! جنت سامنے ہے میں احد پہاڑ کے دوسری طرف سے اس کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں حضرت

سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس وقت ان کی جو کیفیت تھی یا رسول اللہ ﷺ! میں بیان نہیں کر سکتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں بعد میں ہم نے ان کے جسم میں تلوار تیز سے اور تیر کے آسمانی سے زیادہ تشنات دیکھے ہم نے انہیں پایا کہ وہ شہید ہو چکے

تھے اور مشرکین نے ان کی لاش کی بے حرمتی کی تھی انہیں ان کی بہن نے انگلیوں کے پوروں کی مدد سے پہچانا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم یہ سمجھتے تھے یہ آیت ان کے اور ان جیسے دیگر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

"مومنین میں بعض وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے ہوئے عہد کو سچا کیا ان میں سے بعض نے اپنی نذر کو پورا کر لیا اور

کچھ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔"

"تَبَرُّينَ اللَّهُ" کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے ظاہر کر دے گا۔ اگر "ز" اور "ی" پر زبر پڑھیں تو مطلب

واضح ہے۔ ویسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(110) السَّادِسُ عَشَرَ: عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نَحْمِلُ عَلَى ظُهُورِنَا، فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ، فَقَالُوا: مُرَاءٍ، وَجَاءَ

رَجُلٌ آخَرُ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ، فَقَالُوا: إِنَّ اللَّهَ لَغَنَى عَنْ صَاعٍ هَذَا أَفْزَلَتْ: ﴿الَّذِينَ يُلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ

الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ (البقرة: 78).

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

و"نَحْمِلُ" بِضَمِّ النُّونِ وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ: أَيْ يَحْمِلُ أَحَدُنَا عَلَى ظَهْرِهِ بِالْأَجْرَةِ وَيَتَصَدَّقُ بِهَا.

♦ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ عقیب بن عمرو انصاری الیدری بیان کرتے ہیں جب صدقے سے متعلق آیت نازل ہوئی تو

ہم اپنی پشت پر بوجھ لا دیا کرتے تھے (اور اس کی آمدن صدقہ کرتے تھے ایک مرتبہ) ایک شخص آیا اس نے بہت سی چیزیں

صدقہ کر دیں لوگوں نے کہا اس نے دکھاوے کے لئے ایسا کیا ہے، پھر ایک اور شخص آیا اس نے ایک صاع صدقہ کیا تو

(کچھ) لوگوں نے کہا، اللہ تعالیٰ اس ایک صاع سے بے نیاز ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

"اور وہ لوگ جو فرمایا تیر وار مومنوں کے صدقات میں نکتہ چینی کرتے ہیں اور ان لوگوں (کے صدقات میں نکتہ چینی کرتے

ہیں) جو صرف اپنی محنت کی کمائی پاتے ہیں۔" (متفق علیہ) یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

"نَحْمِلُ" کا مطلب ہے۔ کوئی شخص مزدوری کے عوض میں اپنی پشت پر بوجھ لا داتا تھا اور (اس مزدوری کو) صدقہ

کر دیتا۔

110- أخرجه البخاری (415) ومسلم (1018) والنسائي (2528) وابن ماجه (4155) وابن حبان (3338) والطبرانی

(533/17) وابن خزيمة (2453)

(۱۱۱) السَّابِعُ عَشَرَ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ بَرِيدٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَوْنِ، عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، أَنَّهُ قَالَ: "بَا عِبَادِي، إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا. بَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ. بَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمَكُمْ. بَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْنُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسِكُمْ. بَا عِبَادِي، إِنَّكُمْ تُنْصِطُونَ بِالسَّبِيلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ. بَا عِبَادِي، إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَتَضُرُّونِي، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي. بَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَالْآخِرُكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ كَانُوا عَلَى أَنْفَى قَلْبٍ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا رَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَبْنًا. بَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَالْآخِرُكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبٍ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَبْنًا. بَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَالْآخِرُكُمْ وَجَنَّتُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبٍ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ. بَا عِبَادِي، إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أَوْفِيكُمْ أَجَالَهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يُلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ."

قَالَ سَعِيدٌ: كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَرَوَى عَنْهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ، قَالَ: لَبَسَ لِأَهْلِ الشَّامِ حَدِيثٌ أَشْرَفَ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات کے اوپر ظلم کرنا حرام قرار دیا ہے اور اے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے لہذا تم بھی ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو ماسوائے اس شخص کے جسے میں ہدایت عطا کر دوں۔ تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو ماسوائے اس کے جسے میں کھادوں۔ تم مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھانا دوں گا ابے میرے بندو! تم سب برہنہ ہو ماسوائے اس کے جسے میں لباس دوں تم مجھ سے لباس طلب کرو۔ میں تمہیں لباس دوں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن خطا کرتے رہتے ہو اور میں ہی تمام گناہوں کو بخشوں گا۔ تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کروں گا۔ اے میرے بندو! تم میرے نقصان تک نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے کوئی نقصان پہنچا سکو اور تم میرے نفع تک نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے نفع پہنچا سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، انسان اور جنات، تم میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار شخص جیسے ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، انسان اور جنات، تم میں سے سب سے زیادہ گناہگار شخص جیسے ہو جائیں تو بھی میری

بادشاہت میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، انسان اور جنات، سب ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں تو میں ان میں سے ہر ایک کو اس کی خواہش کے مطابق عطا کر دوں گا اور اس سے میرے خزانے میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی ایک سوئی کو سمندر میں داخل کرنے سے (اس کی ٹوک کو لگنے والے پانی سے کی آتی ہے) اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنہیں میں نے تمہارے لیے محفوظ کیا ہے اور پھر میں تمہیں ان کا بدلہ عطا کر دوں گا۔ لہذا جو شخص کوئی بہتری پائے وہ اللہ کی حمد بیان کرے اور جو اس کے برعکس پائے وہ صرف اپنی ذات کو ملامت کرے۔

سعید فرماتے ہیں: ابو ادريس جب یہ حدیث بیان کرتے تو ہاتھوں کے بل جھک جاتے (اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے)

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: اس سے زیادہ شرف والی کوئی اور حدیث اہل شام سے منقول نہیں ہے۔

## بَابُ الْحَقِّ عَلَى الْأَزْدِيَّادِ مِنَ الْخَيْرِ فِي آخِرِ الْعُمُرِ

### باب 12: عمر کے آخری حصے میں زیادہ نیکیاں کرنے کی ترغیب دینا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿أَوَلَمْ نَعْمَرْكُمْ مَا يَنْدَكُرُ فِيهِ مَنْ نَذَكَّرُ وَجَاءَكُمْ النَّذِيرُ﴾ (فاطر: ۳۷)

ابن ابی باری تعالیٰ ہے: ”کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہیں دی جس میں نصیحت حاصل کرنے والا شخص نصیحت حاصل کر لیتا ہے اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا۔“

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمُحَفِّفُونَ: مَعْنَاهُ أَوَلَمْ نَعْمَرْكُمْ سِتِّينَ سَنَةً؟ وَيُؤَيِّدُهُ الْحَدِيثُ الَّذِي سَنَدُ كُرْهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، وَقِيلَ: مَعْنَاهُ ثَمَانِي عَشْرَةَ سَنَةً، وَقِيلَ: أَرْبَعِينَ سَنَةً، قَالَهُ الْحَسَنُ وَالْكَلْبِيُّ وَمَسْرُوقٌ وَنُقِلَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا. وَنُقِلُوا أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ كَانُوا إِذَا بَلَغَ أَحَدُهُمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً تَفَرَّغَ لِلْعِبَادَةِ، وَقِيلَ: هُوَ الْبُلُوغُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اور محققین علماء نے بھی اس کا یہی مفہوم بیان کیا ہے کیا ہم نے تمہیں ساٹھ سال عمر نہیں دی تھی اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کا ہم عنقریب ذکر کریں گے اگر اللہ نے چاہا ایک قول کے مطابق اس کا مطلب اٹھارہ سال کی عمر ہے اور ایک قول کے مطابق چالیس سال ہے۔ حسن بصری، کلبی اور مسروق نے یہ بات بیان کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہ بات نقل کی گئی ہے۔

علماء نے یہ بات نقل کی ہے اہل مدینہ کا کوئی فرد جب چالیس سال کا ہو جاتا تھا تو وہ عبادت کے لئے سب سے الگ تھلک ہو جاتا تھا۔

ایک قول کے مطابق اس سے مراد بلوغت کی عمر ہے۔



وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَجَاءَ كُمْ النَّذِيرُ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْجَمْهُورُ: هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيلَ: الشَّيْبُ، قَالَهُ عِكْرِمَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمَا. وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

ارشاد یاری تعالیٰ "النذیر" سے مراد حضرت ابن عباس اور جمہور کے نزدیک "نبی اکرم ﷺ" ہیں۔

ایک قول کے مطابق اس سے مراد "بڑھاپا" ہے۔ عکرمہ ابن عیینہ اور دیگر کی یہ رائے ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(112) وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَلَاؤُلُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَعْدَرَ اللَّهُ إِلَى أَمْرٍ آخَرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَغَ سِتِينَ سَنَةً" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَاهُ لَمْ يَتْرِكْ لَهُ عُذْرًا إِذَا أَهْلَكَ هَذِهِ الْمُدَّةُ. يُقَالُ: أَعْدَرَ الرَّجُلُ إِذَا بَلَغَ الْغَايَةَ الْعُذْرَ.

حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہنے دیتا جس کی موت کو اتنا موخر کر دے کہ وہ شخص ساٹھ سال کی عمر تک پہنچ جائے۔

علماء فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جب بندے کو اتنے عرصے تک کی مہلت دیدے تو اس کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہنے دیتا۔

"أَعْدَرَ الرَّجُلُ" کا مطلب ہے جب کوئی عذر میں انتہائی حد تک پہنچ جائے۔

(113) الثَّانِي: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدْخُلُنِي مَعَ أَشْيَا بَدْرٍ فَكَانَ بَعْضُهُمْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ: لِمَ يَدْخُلُ هَذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءُ مِثْلَهُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ مِنْ عِلْمِنَا، فَدَعَانِي ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَنِي مَعَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ، قَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللَّهِ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾؟ (الفصح: 1) فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَمَرْنَا نَحْمَدُ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ إِذَا نَصَرْنَا وَكَانَ عَلَيْنَا، وَسَبَّكَتُ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا. فَقَالَ لِي: أَكْذَلِكَ تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ: لَا. قَالَ: تَقُولُ؟ قُلْتُ: هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ، قَالَ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ وَذَلِكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ (الفصح: 3) فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُولُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرؓ مجھے عمر رسیدہ بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ داخل کیا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک کو اس بات سے الجھن ہوئی تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ اس کو ہمارے ساتھ کیوں شامل کرتے ہیں جبکہ ہمارے بیٹے ان کے ہم عمر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اس کا جو مقام ہے وہ آپ جان لیں گے۔

112- أخرجه احمد (3/9403) والبخاری (6419)

113- أخرجه احمد (1/3127) والبخاری (3627) والترمذی (3362) والطبرانی (10617) والبيهقي في الدلائل

(446/5) والطبرانی (333/30) والنسائي في الكبرى (11711) بالفاظ متقاربة

ایک دن حضرت عمرؓ نے مجھے بلایا اور ان کے ساتھ بٹھا دیا میرا یہ خیال ہے انہوں نے اس دن مجھے اس لیے بلایا تھا تاکہ انہیں کچھ دکھائیں حضرت عمرؓ نے دریافت کیا: آپ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کیا کہتے ہیں "جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آگئی" ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے جب اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کی ہمیں فتح نصیب کر دی اس کے بدلے میں ہم اللہ کی حمد بیان کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں۔ ان میں سے بعض افراد خاموش رہے انہوں نے کوئی بات نہیں کی حضرت عمرؓ نے دریافت کیا: اے ابن عباسؓ کیا تم بھی یہی کہتے ہو میں نے کہا: نہیں۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ تم کیا کہتے ہو۔ میں نے جواب دیا: یہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کی اطلاع ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے۔ اور فرمایا:

"جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آگئی" تو یہ تمہاری وفات کی علامت ہے؟ (اس لیے)

"تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ پاکی بیان کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرتے والا ہے؟"

حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرے علم میں بھی وہی بات ہے جو تم نے بیان کی ہے۔ اس کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(114) الثَّلَاثُ: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ أَنْ تَزَلَّتْ عَلَيْهِ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ إِلَّا يَقُولُ فِيهَا: "سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْهَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي"، يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ. - مَعْنَى: "يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ" أَيْ يَعْمَلُ مَا أُمِرَ بِهِ فِي الْقُرْآنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ﴾.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَلِيلٌ أَنْ يَمُوتَ: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ". قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَخَذْتَهَا تَقُولُهَا؟ قَالَ: "جُعِلَتْ لِي عَلَامَةً فِي أُمِّي إِذَا رَأَيْتَهَا قُلْتُهَا" ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ ... إِلَى آخِرِ السُّورَةِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلٍ: "سُبْحَانَكَ اللَّهُ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ". قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلٍ سُبْحَانَكَ اللَّهُ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ: "أَخْبَرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرَى عَلَامَةً فِي أُمِّي فَإِذَا رَأَيْتَهَا أَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلٍ: سُبْحَانَكَ

114- أخرجه احمد (9/24218) والبخاری (794) ومسلم (484) وابو داود (877) والنسائي (1121) وابن ماجه (899)

وابن ماجه (1930) وابن خزيمة (605) وابو عوانة (186/2) وعبد الرزاق (2878) والبيهقي (109/2)

اللّٰهُ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاتُوبُ اِلَيْهِ فَقَدْ رَاَيْتَهَا: ﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ فَتَحَ مَكَّةَ، ﴿وَرَأَى النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا، فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾

﴿سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اس سورت (نصر) کے نازل ہونے کے بعد جو بھی پڑھتے تھے اس کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے:

”تو پاک ہے ہمارے پروردگار، حمد تیرے لئے اے اللہ! میری مغفرت کر دے۔“

صحیحین کی ایک روایت میں ہے جو انہی سے منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ رکوع و سجود میں بکثرت یہ کیا کرتے تھے۔

”تو پاک ہے اے اللہ! ہمارے پروردگار، حمد تیرے لئے ہے۔ اے اللہ! تو مجھے بخش دے۔“

نبی اکرم ﷺ یوں قرآن پر عمل کیا کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کی اس آیت میں آپ کو جو حکم دیا گیا آپ اس پر عمل کرتے تھے۔

”اور تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ تسبیح بیان کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو۔“

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ وصال سے پہلے بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو یہ جو کلمات پڑھتے ہوئے اب سنا ہے کا مفہوم کیا ہے، آپ نے فرمایا: میرے لئے میری امت میں ایک نشانی رکھی گئی۔ جب میں نے اسے دیکھ لیا تو اب یہ پڑھتا ہوں۔

”جب اللہ تعالیٰ کی مژد اور فتح آگئی۔“ (یہ سورت کے آخر تک ہے)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ بکثرت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

”اللہ تعالیٰ کی پاکی اور اس کی حمد کے ہمراہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ کثرت کے ساتھ یہ کلمات پڑھتے ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاتُوبُ اِلَيْهِ

”اللہ تعالیٰ کی پاکی اور اس کی حمد کے ہمراہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے بتایا ہے میں غنقریب ایک علامت دیکھوں گا جو میری امت

بارے میں ہوگی جب میں اسے دیکھ لوں تو میں کثرت کے ساتھ یہ کلمات پڑھوں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاتُوبُ اِلَيْهِ

”اللہ تعالیٰ کی پاکی اور اس کی حمد کے ہمراہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

وہ نشانی میں نے دیکھ لی اور وہ یہ سورت (یعنی اس کا نزول) ہے۔

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہاں ”فتح“ سے مراد ”فتح مکہ“ ہے۔

”اور تم نے لوگوں کو دیکھ لیا کہ وہ گردہ در گردہ اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو۔ بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔“

(115) الرَّابِعُ: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - تَابَعَ الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَقَاتِهِ حَتَّى تَوَفَّى أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

﴿حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے وصال سے پہلے ان پر مسلسل وحی نازل کی۔ آپ کے وصال ظاہری سے کچھ عرصہ پہلے آپ پر بکثرت وحی نازل ہوئی۔﴾

(116) الْخَامِسُ: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يُعْتُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

﴿حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر آدمی کو اسی حالت میں زندہ کیا جائے گا جس حالت میں وہ مرا تھا۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔﴾

بَابُ فِي بَيَانِ كَثَرَةِ طُرُقِ الْخَيْرِ

باب 13: نیکی کے بکثرت راستوں کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (البقرة: 215)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم جو بھی نیکی کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ﴾ (البقرة: 197)

115- أخرجه أحمد (4/13479) والبخاری (4982) ومسلم (3016) وابن حبان (44) بلفظ قريب

116- أخرجه مسلم (2878) وابن ماجه (4230)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم جو بھی نیکی کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ (الزلزلة: ۷)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص ذرے کے برابر نیکی کرے گا تو وہ اس کا اجر و ثواب دیکھ لے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ﴾ (الجاثیہ: ۱۵)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص اچھا عمل کرے گا تو وہ اس کی اپنی ذات کے لئے ہوگا۔“

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ .

اس بارے میں بہت سی آیات موجود ہیں۔

وَأَمَّا الْآحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ جَدًّا وَهِيَ غَيْرُ مُنْحَصِرَةٍ فَنَذْكُرُ طَرَفًا مِنْهَا :

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو ان کا شمار نہیں کیا جاسکتا ہم ان میں سے کچھ احادیث یہاں نقل کریں گے۔

(۱۱۷) الْأَوَّلُ: عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

الْأَعْمَالُ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ”الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ“ . قُلْتُ: أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ”أَنْفُسُهَا“

أَهْلِهَا وَآكْثَرُهَا ثَمَنًا“ . قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ”تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لَأَخْرَقَ“ . قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ: ”تَكُنْ شَرَكَ عَنِ النَّاسِ؛ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ“

عَلَيْهِ .

”الصَّانِعُ“ بِالصَّادِ الْمُهِمَّةِ هَذَا هُوَ الْمَشْهُورُ، وَرَوَى ”صَانِعًا“ بِالْمُعْجَمَةِ: أَيُّ ذَا ضِيَاعٍ مِنْ فَقِيرٍ

عِيَالٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ، ”وَالْآخَرُ“: الْإِدْيُ لَا يُتَّقَنُ مَا يُحَاوِلُ فِعْلَهُ .

حضرت ابوذر جندب بن جنادة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا عمل زیادہ

رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے دریافت کیا، کون سا غلام آزاد کرنا

فضیلت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو اپنے مالک کے نزدیک زیادہ نفیس اور زیادہ قیمتی ہو۔ میں نے عرض کی، اگر میں یہ

(غلام آزاد کرنا) نہ کروں؟ آپ نے فرمایا پھر تم کام کرنے والے کی مدد کرو اور ضرورت مند کی مدد کرو۔ میں نے عرض کی

رسول اللہ! اگر میں یہ بھی نہ کروں تو آپ کیا فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا پھر تم اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھو یہ بھی تمہارا

طرف سے تمہاری اپنی ذات کے لئے صدقہ ہوگا۔

۱۱۷- أخرجه أحمد (8/21389) والبخاری (2518) وفي الادب المفرد (226) ومسلم (84) والسنائي (3129) وابن ماجه (2523) والدارمي (307/2) وابن حبان (152) وابن الجارود (969) وابن منذه في الايمان (232) وعبد الرزاق (20289) والبيهقي (273/6) بالفاظ متقاربة.

”الصَّانِعُ“ اس میں صاد ہے اور یہی مشہور ہے۔ ایک روایت میں لفظ ”صَانِعًا“ منقول ہے۔ یعنی اس میں ضاد ہے۔ یعنی وہ شخص جو غربت یا گھر والوں کی کثرت یا اس جیسی کسی صورت کی وجہ سے ضیاع کرنے والا ہو۔

”وَالْآخَرُ“: یعنی وہ شخص جو اپنا کام خود نہ کر سکتا ہو

(۱۱۸) الثَّانِي: عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

”يُضَيِّعُ عَلَى كُلِّ سَلَامِي مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ: فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ

صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالسُّعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزَى مِنْ ذَلِكَ

رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

”السَّلَامِي“ بضم السين المهملة وتخفيف اللام وفتح الميم: المفصل .

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: روزانہ آدمی

کے ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ دینا لازم ہوتا ہے۔ سبحان اللہ پڑھنا صدقہ ہے۔ لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے، اللہ اکبر

پڑھنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کے وقت دو رکعات

ادا کر لینا کافی ہوتا ہے۔ ”السَّلَامِي“ اس میں سین پر پیش لام ساکن اور ميم پر زبر ہے۔ اس کا مطلب ”جوڑ“ ہے۔

(۱۱۹) الثَّالِثُ: عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”عَرَضْتُ عَلَى أَعْمَالِ أُمِّي حَسَنُهَا

وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يَمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النَّخَاعَةُ

تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

اُمِّي سے روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے میری امت کے اعمال پیش کئے گئے

ان میں اچھے بھی تھے اور برے بھی، میں نے ان اچھے اعمال میں یہ بات پائی کہ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دیا جائے، میں

نے برا اعمال میں یہ بات پائی جو لغت مسجد میں موجود ہے اور اسے دفن نہیں کیا جاتا۔

(۱۲۰) الرَّابِعُ: عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأَجُورِ، يُصَلُّونَ كَمَا

نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ: ”أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ

بِهِ: إِنْ بَسَّ كُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ

بِالسُّعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَفِي بَضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ“ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَبَايَ

أَحَدُنَا شَهْوَةٌ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: ”أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ وَزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا

فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

118- أخرجه مسلم (720) و ابو داود (1285)

119- أخرجه منہج (553) والبخاری في الادب المفرد (230) والبيهقي في البرقة (709)

120- مسلم احمد ابو داود نسائي ابو عوانه طبرانی بيهقي. مختلف طرق سے بیان کی ہے۔ (شرح اربعین للسخاوی)

”الذُّنُورُ“ بِالْمَثَلَةِ: الْأَمْوَالُ وَاحِدُهَا: ذَنْوٌ.

☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے کچھ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مالدار لوگ زیادہ اجر حاصل کر لیتے ہیں کیونکہ وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جیسے ہم نماز ادا کرتے ہیں، وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں لیکن وہ اپنے اضافی مال کو صدقہ کر دیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہ کچھ مقرر نہیں کیا صدقہ کرو۔ سبحان اللہ پڑھنا صدقہ ہے، اللہ اکبر پڑھنا صدقہ ہے، الحمد للہ پڑھنا صدقہ ہے لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے کا حکم دینا صدقہ ہے برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ہر آدمی کی شرمگاہ میں صدقہ ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنی خواہش نفس کو پورا کرے گا تو کیا اس کا بھی اسے اجر ملے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے وہ اسے حرام کام میں استعمال کرتا تو کیا اس کو اس کا گناہ ہو؟ اسی طرح اگر وہ اسے حلال طریقے سے استعمال کرے گا تو اسے اجر ملے گا۔

(121) أَخْبَرَنَا عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا تَحْفِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ نَفْسِي أَخَاكَ بَوَّجِهَ طَلَبِي“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆ 121 انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو خواہ (وہ) تمہارا اپنے بھائی ہے خندہ پیشانی سے ملنا ہو۔

(122) أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ: تَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ دَانِيَهُ، فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَنَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَبِكُلِّ خَطْوَةٍ تَمْشِيهَا الصَّلَاةُ صَدَقَةٌ، وَتُحِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَقْصَلٍ، فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ، وَحَمِدَ اللَّهَ، وَهَلَّلَ اللَّهَ، وَسَبَّحَ اللَّهَ، وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنِ طَرِيقِ النَّاسِ، أَوْ شَوْكَةً، أَوْ عَظْمًا عَنِ طَرِيقِ النَّاسِ، أَوْ بَمَعْرُوفٍ، أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ، عَدَدَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِ مِائَةِ فَإِنَّهُ يُمَسِّحُ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ رَحَّحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ“ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے ہر ایک جوڑ کی طرف صدقہ کرنا لازم ہے۔ روزانہ جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے، تم اگر دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرو تو یہ صدقہ ہے کسی شخص کی اس کے جانور (پر سوار ہونے) کے بارے میں مدد کرو تو یہ صدقہ ہے یا تم اس کا سامان جانور پر رکھو اور تو یہ صدقہ ہے

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے ہر ایک جوڑ کی طرف صدقہ کرنا لازم ہے۔ روزانہ جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے، تم اگر دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرو تو یہ صدقہ ہے کسی شخص کی اس کے جانور (پر سوار ہونے) کے بارے میں مدد کرو تو یہ صدقہ ہے یا تم اس کا سامان جانور پر رکھو اور تو یہ صدقہ ہے

☆ 121- اخرجہ مسلم (2626) والترمذی (1833) مطولا والبغوی فی الشکوۃ (894)

☆ 122- اخرجہ احمد (3/8189) والبخاری (3707) ومسلم (1009) وابن حبان (3381) والبیہقی (187/4) والبغوی

الشکوۃ (1896) اخرجہ مسلم (1007) والبغوی فی الشکوۃ (1896)

☆ ہے اور اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جس کے ذریعے تم چل کر نماز کی طرف جاؤ وہ صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔

☆ اسی حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدم کے ہر بیٹے کے 360 جوڑ بنائے گئے ہیں جو شخص اللہ اکبر کہتا ہے یا جو شخص الحمد للہ کہتا ہے، یا جو لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے یا سبحان اللہ کہتا ہے یا استغفار پڑھتا ہے یا لوگوں کے راستے سے پتھر کو دور کر دیتا ہے یا کانٹے کو دور کر دیتا ہے یا لوگوں کے راستے سے بڑی کو دور کر دیتا ہے یا نیکی کا حکم دیتا ہے یا برائی سے منع کرتا ہے۔

☆ آپ نے 360 تک گنتی کی (پھر فرمایا) تو وہ یوں چلتا ہے اس نے اپنے آپ کو ختم سے بچا لیا۔

(123) السَّابِعُ: عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ، أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نَزْلًا كَلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆ ”النَّزْلُ“: الْفُورَةُ وَالرِّزْقُ وَمَا بِهِمَا لِلْضَّيْفِ.

☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص صبح کے وقت مسجد کی طرف جائے یا شام کے وقت جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کر لیتا ہے۔ جب بھی وہ صبح و شام جاتا ہے۔

(124) الثَّامِنُ: عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”بِإِسَاءَةِ الْمُسْلِمَاتِ، لَا نَحْفِرَنَّ جَارَةً لِبَارِيهَا وَلَوْ فَرَسَنَ شَاةٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ: الْفَرَسُ مِنَ الْبَعِيرِ كَالْحَافِرِ مِنَ الذَّابِيَةِ قَالَ: وَرَبَّمَا اسْتُعِيرَ فِي الشَّاةِ.

☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے مسلمان خواتین! تم میں سے کوئی بھی اپنی پڑوس کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے، خواہ وہ بکری کا پایہ ہی کیوں نہ ہو۔

☆ (امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) جوہری کہتے ہیں۔ ”فرس“ اونٹ کے پائے کو کہتے ہیں جیسے چوپائے کے کو ”حافر“ کہتے ہیں کبھی یہ لفظ (فرس) بکری (کے پائے) کے لیے بھی استعمال ہو جاتا ہے۔

(125) التَّاسِعُ: عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً: فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَذْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆ ”الْبِضْعُ“ مِنْ ثَلَاثَةِ إِلَى تِسْعَةِ بَكْسَرِ الْبَاءِ وَقَدْ تَفَتَّحَ. وَ”الشُّعْبَةُ“: الْقِطْعَةُ.

☆ 123- اخرجہ احمد (5/2037) والبخاری (662) ومسلم (669)

☆ 124- اخرجہ البخاری (2566) ومسلم (1030)

☆ 125- اخرجہ البخاری (9) ومسلم (35) وأبو داود (3676) والترمذی (2614) والنسائی (5019) وابن ماجہ (57) وابن حبان (167)

✧ انہی سے یہ روایت بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کی ستر سے زیادہ زیادہ شاخیں ہیں (راوی شک ہے) یا شاید ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں) سب سے زیادہ فضیلت والا شعبہ یہ ہے اس بات کا اعتراف کرنا اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اس سے کمتر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (متفق علیہ) امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”بضع“ کا مطلب تین سے لیکر نو تک ہے اس میں ”ب“ کے نیچے زیر پڑھی جائے گی علاوہ زبر بھی پڑھی جاتی ہے، شعبہ کا مطلب ”تکڑا“ ہے۔

(126) الْعَاشِرُ: عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِنَاءً فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ بِأَكْلِ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ قَدْ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِنُو فَمَلَأَ خِفَةً مَاءً أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَفَعِي، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ“ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لَنَا فِي النَّبِيِّ أَجْرًا؟ فَقَالَ: ”فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: ”فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ، فَأَذْخَلَهُ الْجَنَّةَ“ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: ”بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكْبَةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَاهُ بَعْضُ مَنِ بَعَابَا بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَنَزَعَتْ مَوْفَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَنَهُ فَغَفَرَ لَهَا بِهِ“.

”الْمَوْقُ“: الْخُفُّ. ”وَالْبُطِيفُ“: يَدُورُ حَوْلَ ”رَكْبَةٍ“: وَهِيَ الْبِنُو. ✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص راستے میں جا رہا تھا اسے شدید پیاس لگی اس نے ایک کنواں پایا۔ وہ اس میں اتر اس نے اس میں سے پانی پیا اور جب وہ باہر نکلا تو وہاں ایک شخص تھا جو پیاس کی شدت کی وجہ سے زبان باہر نکال کر کچھ چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے سوچا اس کتے کو بھی وہی پیاس لگی ہوگی جو مجھے لگی ہوئی تھی۔ وہ کنویں میں اتر اس نے اپنے موزے میں پانی بھرا اور پھر اسے اپنے منہ کے ذریعے پکڑا اور پھر باہر آیا اور کتے کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول کیا اور اسے بخش دیا۔ لوگوں نے دریافت کیا ابے اللہ کے رسول ہمیں ان جانوروں کی وجہ سے بھی اجر ملے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہر جاندار کی وجہ سے اجر ملتا ہے۔

بخاری رحمہ اللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول کیا اور اسے بخش دیا اور اسے جنت داخل کر دیا۔

بخاری رحمہ اللہ اور مسلم دونوں کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک کتا کنویں کے گرد چکر کاٹ رہا تھا۔ وہ پیاس کی شدت سے مرنے والا تھا بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والی فاحشہ عورت نے اسے دیکھا تو اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس کے ذریعے اسے پانی پلایا تو اس عمل کی وجہ سے اسے بخش دیا گیا۔

126- تخريج مالك في مؤلفه (1729) واحمد (3/8883) والبخاري (173) وفي الادب المفرد (378) ومسلم (2244) داود (2550) وابن حبان (544) والقضاة في مسند الشهاب (113) والبيهقي (158/4)

لَفْظُ مَوْقٍ كَمَا مَطْلَبُ مَوْزَةٍ هُوَ اَوْ لَفْظُ بَطِيفٍ كَمَا مَطْلَبُ اس کے گرد چکر لگانا ہے۔ اور لفظ ركبۃ کا مطلب کنواں ہے (127) الْحَادِي عَشَرَ: عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَأَنَّهُ تَوَذَّى الْمُسْلِمِينَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ: ”مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنٍ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا نَحِينُ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ، فَأَذْخَلَ الْجَنَّةَ“.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: ”بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخْرَجَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ“.

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے ایک شخص کو دیکھا وہ جنت میں ادھر ادھر گھوم رہا ہے اس وجہ سے کہ اس نے ایک درخت کو جو لوگوں کے راستے میں تھا کاٹ دیا تھا جس کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ایک شخص ایک درخت کی ٹہنی کے پاس سے گزرا جو راستے میں پڑی تھی اس نے سوچا اللہ کی قسم! میں اسے ضرور مسلمانوں سے دور کر دوں گا تاکہ یہ انہیں تکلیف نہ دے تو اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا گیا۔ بخاری رحمہ اللہ اور مسلم دونوں کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ایک شخص راستے میں جا رہا تھا اس نے راستے میں کانٹے دار جھاڑی دیکھی تو اس نے اسے ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اسے بخش دیا۔

(128) الثَّانِي عَشَرَ: عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّؤِ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور پھر جمعہ کی نماز کے لئے آئے اور پھر غور سے خطبہ سنے اور خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور مزید تین دن کے گناہ بھی بخش دیئے جاتے ہیں اور جو شخص کنکریوں کو چھو لے اس نے لغو حرکت کی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ (129) الثَّالِثُ عَشَرَ: عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ

127- أخرجه البخاري (4367) ومسلم (2245) وابن حبان (386) واحمد (3/10626) والبيهقي 128- أخرجه في مالك في مؤلفه (295) واحمد (3/10898) والبخاري (652) ومسلم (1914) و ابو داود (5245) والترمذي (1598) وابن ماجه (3682) والحميدي (1134) وابن حبان (536) بالفاظ متقاربة

الْمُسْلِمُ، أَوْ الْمُؤْمِنُ فَعَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلِّ خَطْبَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنِهِ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ الْخِرْقَةِ قَطُرَ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ بَدَنَهُ خَرَجَ مِنْ بَدَنِهِ كُلِّ خَطْبَةٍ كَانَ يَطْشُنَهَا بِدَاهٍ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ الْخِرْقَةِ قَطُرَ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطْبَةٍ مَسْنَهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرْقَةِ قَطُرَ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقَبًا مِنَ الذُّنُوبِ” رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ انہی سے منقول ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جو اس نے نظر سے دیکھ کر کئے تھے۔ یہ گناہ پانی کے ذریعے (اور ایک روایت کے مطابق) پانی کے آخری قطرے کے ذریعے نکل جاتے ہیں پھر جب وہ بازو دھوتا ہے تو پانی کے ذریعے یا پانی کے آخری قطرے کے ذریعے اس کے ہاتھوں سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس نے ہاتھ بڑھائے تھے اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ذریعے یا پانی کے آخری قطرے کے ذریعے اس کے پاؤں سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف وہ پاؤں کے ذریعے چل کر گیا تھا یہاں تک کہ (وضو مکمل کرنے کے بعد) وہ شخص گناہوں سے مکمل طور پر پاک ہو جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(130) الرَّابِعُ عَشَرَ : عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”الصلوات الخمس، والجمعة إلى الجمعة، ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن إذا اجتنبت الكبائر“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ انہی سے منقول ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”پانچ نمازیں ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان میں (صاغر ہونے والے تمام صغیرہ گناہوں) کا کفارہ ہوتے ہیں لیکن اس وقت جب کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(131) الْخَامِسُ عَشَرَ : عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا أَذِلُّكُمْ عَلَى مَا بَسَمَحُوا اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَبَرَّعَ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟“ قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ”إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَلِكُلِّكُمْ الرِّبَاطُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ انہی سے منقول ہے وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کیا میں (اپنے عمل کی طرف) تمہاری رہنمائی نہ کروں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو

بلند کرتا ہے۔ حاضرین نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: جب طبیعت وضو کرنے پر آمادہ نہ ہو ایسے وقت وضو کرنا مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کے جانا اور ایک نماز پڑھ لینے کے بعد اگلی نماز کا انتظار کرنا یہی ”رباط“ ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(132) السَّادِسُ عَشَرَ : عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ صَلَّى الْبُرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الْبُرْدَانِ“: الضَّيْعُ وَالْعَصْرُ.

✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص دو غنڈی نمازیں ادا کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”الْبُرْدَانِ“ سے مراد صبح اور عصر (کی نماز میں) ہیں۔

(133) السَّابِعُ عَشَرَ : عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِذَا مَرَّصَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُبْتَدِئًا صَبِيحًا“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص بیمار ہو جائے یا سفر پر جائے تو اس کے نامہ اعمال میں اس طرح نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو وہ عمل (اپنے شہر میں) قیام کی حالت میں یا تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(134) الثَّامِنُ عَشَرَ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ“

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نیکی صدقہ ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(135) التَّاسِعُ عَشَرَ : عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرُسُ



عَرَسًا اِلَّا كَانَ مَا اَكَلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَزْوُهُ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.  
وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُ: "فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ عَرَسًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا ذَاْبَةٌ وَلَا طَيْرٌ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ". وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُ: "لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ عَرَسًا، وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا ذَاْبَةٌ وَلَا شَيْءٌ، اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ".

وَرَوَاهُ جَمِيعًا مِّنْ رِّوَايَةِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.  
قَوْلُهُ: "يَزْوُهُ" اَيُّ يَنْقُضُهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو مسلمان کوئی پودا لگائے گا تو اس (کے پھل) سے کھائی جانے والی ہر چیز اس شخص کے لئے صدقہ ہوگی اور اس میں سے جو چوری کر لیا جائے وہ بھی اس شخص کے لئے صدقہ ہوگا اور اس میں سے جو چیز درندے کھالیں وہ بھی اس شخص کے لئے صدقہ ہوگا اور جو پرندے کھالیں وہ بھی اس شخص کے لئے صدقہ ہوگا غرضیکہ کوئی بھی اس میں سے (کسی بھی قسم کی) کوئی کمی کرے تو وہ اس شخص کے لئے صدقہ (بخار) ہوگی۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے تو اس میں سے جو کوئی انسان جانور یا پرندہ جو کچھ کھاتا ہے یہ اس شخص کیلئے قیامت کے دن تک صدقہ ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا کھیت لگاتا ہے تو اس میں سے جو انسان جانور یا جو بھی چیز جو کچھ کھاتے ہیں وہ اس شخص کیلئے صدقہ ہوگی۔

امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ لفظ یرزء کا مطلب کم کرنا ہے۔

(136) الْعِشْرُونَ: عَنْهُ، قَالَ: اَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ اَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: "اِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي اَنَّكُمْ تُرِيدُونَ اَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟" فَقَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ اَرَدْنَا ذَلِكَ. فَقَالَ: "بَنِي سَلَمَةَ، دِيَارُكُمْ، تُكْتَبُ اَثَارُكُمْ، دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ اَثَارُكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ: "اِنَّ بِسَكْلِ خَطْوَةٍ دَرَجَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اَيْضًا بِمَعْنَاهُ مِنْ رِوَايَةِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

وَبَنُو سَلَمَةَ بَكْسِرُ اللَّامِ: قَبِيلَةٌ مَّعْرُوفَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَ"اَثَارُهُمْ": خَطَاهُمْ.

135- اخرجہ البخاری (2061) وفي الادب المفرد (224) ومسلم (1005) وابو داود (4947) والحاكم في المستدرک (2/2311) مطولاً واحمد (9/23430) وابن ابی شبة (548/8) والبخاری في الادب في المفرد (233) وابن حبان (3378) و (3379) والطبرانی في معجم (672)

136 حدیث جابر اخرجہ مسلم (1552) و حدیث انس اخرجہ البخاری (2320) و مسلم (1553) والعزمی (1382)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مسجد کے ارد گرد کچھ جگہ خالی ہوئی تو) بنو سلمہ نے یہ ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں۔ اس کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ نے ان سے کہا کہ مجھے یہ پتہ چلا ہے تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ ہم نے یہی ارادہ کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بنو سلمہ! اپنے موجودہ گھروں میں ہی رہو کیونکہ تمہارے قدموں (کی کثرت کے اعتبار سے زیادہ اجر و ثواب) لکھا جاتا ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ہر ایک قدم کے عوض میں ایک درجہ ملتا ہے۔ اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام بخاری نے اسی مضمون کی حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

بنو سلمہ میں لام پر زیر ہے۔ یہ انصار کا معروف قبیلہ ہے آثار ہم کا مطلب ان کے قدم ہیں۔

(137) الْحَادِي وَالْعِشْرُونَ: عَنْ اَبِي الْمُنْذِرِ اَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ رَجُلًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ، فَيَقِيلُ لَهُ اَوْ فَقُلْتُ لَهُ: كَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلَمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ؟ فَقَالَ: مَا يَسُرُّنِي اَنْ مَنَزِلِي اِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِلَى اَرِيدُ اَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي اِذَا رَجَعْتُ اِلَى اَهْلِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذَلِكَ كُفْلَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ: "اِنَّ لَكَ مَا اَحْتَسَبْتَ". "الرَّمْضَاءُ": الْاَرْضُ الَّتِي اَصَابَهَا الْحَرُّ الشَّدِيدُ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ایک ایسے شخص سے واقف ہوں جس کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا اور اس کی کوئی نماز (باجماعت) تھا نہیں ہوتی اس سے کہا گیا یا شاید میں نے کہا اگر تم ایک گدھا خرید لو تو اندھیرے اور گرمی میں (تمہیں مسجد تک آنے میں آسانی ہوگی) تو اس نے جواب دیا: مجھے یہ پسند نہیں ہے میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو میں چاہتا ہوں کہ مسجد تک آنے اور واپس گھر تک جانے کا ثواب (میرے نامہ اعمال میں) لکھا جائے۔ (اس کی یہ بات سن کر) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس سارے (ثواب) کو جمع کر کے رکھا ہوا ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "تمہیں وہ (اجر) ملے گا جس کی تم نے امید کی ہے۔"

"الرَّمْضَاءُ" ایسے علاقے کو کہتے ہیں جہاں تیز گرمی ہو۔

(138) الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ: عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَرَبْعُونَ خَصْلَةً: اَعْلَاهَا مَنِيحَةُ الْعَنْزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا؛ وَرَجَاءُ ثَوْبِهَا وَتَصَدِيقُ مَوْعُودِهَا، اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"الْمَنِيحَةُ": اَنْ يُعْطِيَہَا اَيَّاهَا لِیَاْكُلَ لَبَنَهَا ثُمَّ یُرُدَّهَا اِلَیْہِ.

137- اخرجہ مسلم (663) وابو داود (557) وابن ماجہ (783)

138- اخرجہ مسلم (2/6846) والبخاری (2631) وابو داود (1683) وابن حبان (5095) والبیہقی (184/4) والحاكم في المستدرک (4/7578)

جاتا ہے جو کچھ کھانے کے بعد اس کی حمد بیان کرتا ہے یا کچھ پینے کے بعد اس کی حمد بیان کرتا ہے۔  
اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

”الاکله“ اس سے مراد صبح یا شام (کا کھانا) ہے۔

(141) **الْخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ** : عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ“ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: ”يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ“ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: ”يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ“ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، قَالَ: ”يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ“ قَالَ: ”يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر کوئی شخص نہ پائے تو آپ کیا کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: آدمی اپنے دونوں ہاتھوں سے کام کرے اس سے خود کو نفع بھی پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ انہوں نے عرض کی: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ کسی ضرورت مند شخص کی مدد کرے۔ انہوں نے عرض کیا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے تو، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ نیکی یعنی بھلائی کا حکم دے پھر انہوں نے کہا کہ اگر وہ یہ بھی نہ کرے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ پھر اپنے شر سے لوگوں کو بچائے رکھے یہ بھی صدقہ ہوگا۔ (متفق علیہ)

### بَابُ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْعِبَادَةِ

باب 14: عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿طَه مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْفَى﴾ (طہ: 1)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”طہ! ہم نے قرآن تم پر اس لئے نازل نہیں کیا تاکہ تم مشقت کا شکار ہو جاؤ۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (البقرہ: 185)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے وہ تمہارے لئے مشکل نہیں چاہتا۔“

(142) **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا** : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ، قَالَ: ”مَنْ هَذِهِ؟“ قَالَتْ: ”هَذِهِ فَلَانَةٌ تَذْكُومٌ مِنْ صَاحِبِهَا“ قَالَ: ”مَنْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تَطِيقُونَ، فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا“ وَكَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”مَنْ“ : کلمہ نہی و زجر۔ ومعنی ”لَا يَمَلُّ اللَّهُ“ : لَا يَقْطَعُ ثَوَابَهُ عَنْكُمْ وَجَزَاءَ أَعْمَالِكُمْ

حضرت ابو محمد عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چاہو یاں ایسی ہیں جن میں سے سب سے بہتر کسی کو دودھ دینے والی بکری (بلا معاوضہ) دینا ہے جو بھی شخص ان خوبیوں پر کرے گا ان کے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اور ان کے نتیجے میں جو وعدہ کیا گیا ہے اس کی تصدیق کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

”المنیحة“ کا مطلب ہے کہ بکری کسی کو (بلا معاوضہ) دینا تاکہ وہ اس کا دودھ دودھ لینے کے بعد اس (دینے والے) کو واپس کر دے۔

(139) **الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ** : عَنْ عَبْدِ بْنِ حَرَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكِلُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بِيَدِهِ وَبِيَدِهِ تَرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَلَبَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ“

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو۔

بخاری رحمہ اللہ اور مسلم رحمہ اللہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے میں نے ہر شخص کے ساتھ اس کا پروردگار کلام کرے گا۔ اس شخص اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا، وہ شخص دائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے وہ اعمال نظر آئیں گے جو اس نے آگے بھیجے ہیں اور جب وہ اپنے بائیں طرف دیکھے اسے اپنے وہ اعمال نظر آئیں گے جو اس نے آگے بھیجے ہیں۔ جب وہ اپنے آگے دیکھے گا تو اسے جہنم نظر آئے گی جو اس بالکل مد مقابل ہوگی تو تم جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہو۔ جس شخص کو یہ بھی نہ ملے تو وہ اچھی بات کے ذریعے (اس سے بچنے کی کوشش کرے)۔

(140) **الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ** : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ كَبُرَ حُطًى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ، فَيَحْمَدُهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ، فَيَحْمَدُهَا عَلَيْهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

و”الأكلة“ بفتح الهمزة : وَهِيَ الْعِدْوَةُ أَوِ الْعَشْوَةُ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ بندے سے راضی

139- متفق عليه. أخرجه البخاری و مسلم و خرجه احمد عن عائشة و النسائي و ابن عدی و البراز عن نعمان بن بشير و ابی هريرة

والطبراني في معجمه الكبير عن ابن عباس و ابی امامة

140- (مسلم) احمد 'ترمذی' نسائي 'جامع صغير' ..... مسلم (2743) و الترمذی (1816)

وَبِعَامِلِكُمْ مُعَامَلَةَ الْمَالِ حَتَّى تَمْلُؤُوا فَتَرْكُوا، فَيَنْبَغِي لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مَا تُطِيقُونَ الدَّوَامَ عَلَيْهِ لِيَذُرَ ثَوَابَهُ لَكُمْ وَفَضْلَهُ عَلَيْكُمْ.

﴿سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اس وقت ان کے پاس ایک خاتون موجود تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ یہ فلاں خاتون ہیں اور ساتھ ان کی نماز (بکثرت) پڑھنے کا بھی تذکرہ کیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دھیان رکھو تم اپنی طاقت کے مطابق عبادت کیا کرو، اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا جب تک تم خود اکتاہٹ کا شکار نہ ہو جاؤ اور اسکی بارگاہ میں سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جسے کرنے والا باقاعدگی کے ساتھ کرتا رہے۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لفظ ”مہ“ کا مطلب کسی چیز سے روکنا ہے اور یہ زجر اور نہی کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے، اسی طرح لفظ ”لا یمل اللہ“ اس کا مطلب یہ ہے اسکا ثواب تم سے منقطع نہیں ہوتا اور تمہارے اعمال کی جزاء منقطع نہیں ہوتی اور وہ تمہارے ساتھ اکتاہٹ کرنے والا معاملہ نہیں کرتا یہاں تک کہ تم خود اکتاہٹ کا شکار ہو کر عمل کو خود ترک کر دیتے ہو اس لئے تمہیں چاہئے کہ تم وہ عمل اختیار کرو جسے تم باقاعدگی سے کر سکو تا کہ اس کا ثواب باقاعدگی کیساتھ تم کو ملتا رہے اور اس فضل بھی باقاعدگی کیساتھ تمہارے ساتھ رہے۔

(143) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطًا إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَانَتْهُمْ تَفَالُوهَا وَقَالُوا: أَيْنَ تَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَا أَنَا فَاصْلَى الْكَلْبِ أَبَدًا. وَقَالَ الْآخَرُ: وَأَنَا أَصُومُ النَّهْرَ أَبَدًا وَلَا أَفْطِرُ. وَقَالَ الْآخَرُ: وَأَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا. فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: «أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذًّا وَكَذًّا؟ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا خَشَاءَ لِلَّهِ، وَأَتَّقَاهُ لَهُ، لِكَيْتِي أَصُومُ وَأَفْطِرُ، وَأَصِلِّي وَأَرْفُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین آدمی حضور اکرم کی ازواج رضی اللہ عنہن کے گھروں کے باہر آئے اور اکرم ﷺ کی عبادت کے بارے میں دریافت کیا، جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی عبادت کے بارے میں بتایا تو انہوں نے اسے کم سمجھا۔ انہوں نے کہا ہمارا نبی اکرم ﷺ کیساتھ کیا مقابلہ ہے جب نبی اکرم ﷺ کی آئندہ اور گزر چھ دن کی مغفرت کر دی گئی ہے، ان میں سے ایک نے کہا کہ میں ہمیشہ رات بھر نوافل پڑھتا رہوں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ دن روزہ رکھتا رہوں گا اور کبھی روزہ نہیں چھوڑوں گا اور تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے بالکل لاتعلقی ہو جاؤں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا، نبی اکرم ﷺ ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ تم لوگوں نے اس طرح کہا ہے۔ اللہ کی قسم! تم سب کے مقابلے میں اللہ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اسکی بارگاہ میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور

چھوڑ بھی دیتا ہوں، نوافل پڑھتا بھی ہوں اور سو بھی جاتا ہوں اور میں نے خواتین کیساتھ شادی بھی کی ہوئی ہے اور جو شخص میری سنت سے منہ موڑے گا اسکا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(144) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «هَكَذَا الْمُتَطَهِّرُونَ» قَالَتْهَا ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿الْمُتَطَهِّرُونَ: الْمُتَعَمِّقُونَ الْمُتَشَدِّدُونَ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ التَّشَدُّدِ.﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بال کی کھال اتارنے والے ہلاکت کا شکار ہو جائیں، یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

﴿الْمُتَطَهِّرُونَ:﴾ کا مطلب ان معاملات میں تشددانہ رویہ اختیار کرنا ہے جہاں شدت پسندی کی ضرورت نہ ہو۔ (145) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ إِلَّا عِلَّةً، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدَّلْجَةِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَاعْدُوا وَرَوْحُوا، وَشَيْءٌ مِنَ الدَّلْجَةِ، الْقَصْدُ الْقَصْدُ تَبَلُّغُوا». قَوْلُهُ: «الدِّينُ»: هُوَ مَرْفُوعٌ عَلَى مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ. وَرَوَى مُصْنُوبًا وَرَوَى «لَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ». وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِلَّا عِلَّةً»: أَيْ عِلَّةُ الدِّينِ وَعَجَزَ ذَلِكَ الْمُسَادُّ عَنْ مُقَاوَمَةِ الدِّينِ لِكثْرَةِ طُرُقِهِ. وَ«الْغَدْوَةُ»: سَيْرُ أَوَّلِ النَّهَارِ. وَ«الرَّوْحَةُ»: الْخَيْرُ النَّهَارِ. وَ«الدَّلْجَةُ»: الْخَيْرُ اللَّيْلِ.

وَهَذَا اسْتِعَارَةٌ وَتَمْثِيلٌ، وَمَعْنَاهُ: اسْتَعِينُوا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ - بِأَلَا عَمَالٍ فِي وَقْتِ تَبَاطُكُمُ الْفَرَاحِ فَلْيُؤَبِّكُمْ بِحَيْثُ تَسْتَلِدُونَ الْعِبَادَةَ وَلَا تَسَامُونَ وَتَبْلُغُونَ مَقْصُودَكُمْ، كَمَا أَنَّ الْمُسَافِرَ الْحَادِقَ يُسِيرُ فِي هَذِهِ الْأَوْقَاتِ وَيَسْتَرْيِحُ هُوَ وَدَابَّتُهُ فِي غَيْرِهَا فَيَصِلُ الْمَقْصُودَ بِغَيْرِ تَعَبٍ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

﴿حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: دین آسانی کا نام ہے اور جو شخص دین کے بارے میں سختی کرنے کی کوشش کرے گا، خدا کی قسم! یہ دین اس پر غالب آجائے گا تم سیدھے رہو اور میانہ روی اختیار کرو۔ خوشخبری دو! صبح و شام اور رات کے کچھ حصے میں نوافل کے ذریعے (اللہ تعالیٰ کی) مدد حاصل کرو۔

امام بخاری رحمہ اللہ سے روایت ہے: میانہ روی اختیار کرو، افراط و تفریط سے پرہیز کرو صبح و شام اور رات کے کچھ حصے میں ارادہ کرو تم مقصد تک پہنچ جاؤ گے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ دین پر پیش پڑھ لی جائے تو اس طرح سے لفظ نائب فاعل کے طور پر استعمال

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.  
قَوْلُهُ: "قَصْدًا": أَيُّ بَيْنِ الطُّوْلِ وَالْقَصْرِ.

✎ حضرت ابو عبد اللہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نمازیں ادا کیا کرتا تھا آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی اور خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "قص" وہ لیے اور چھوٹے کا درمیانہ ہوتا تھا۔

(149) وَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ وَ هَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَ أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَرَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَدِّلَةً، فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَتْ: أَخَوْتُ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ لَهُ: كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِكُلِّ حَتَّى تَأْكُلَ فَآكُلُ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ بِقَوْمٍ فَقَالَ لَهُ: نَمِ، فَنَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ بِقَوْمٍ فَقَالَ لَهُ: نَمِ. فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ: قِمِ الْآنَ، فَصَلَّيَا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلَا هَلْكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطَى كُلُّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَدَقَ سَلْمَانُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✎ حضرت ابو جحیفہ و ہب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوالدرداء کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے گئے، انہوں نے سیدہ ام رواد رضی اللہ عنہا کو عام کپڑوں میں دیکھا تو فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے، انہوں نے جواب دیا: آپ کے بھائی ابوالدرداء کو دنیا کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا رکھا اور کہا کہ آپ کھائیں میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھاؤ گے۔ تو حضرت ابوالدرداء نے بھی کھا لیا، جب رات ہوئی تو حضرت ابوالدرداء نماز پڑھنے لگے تو حضرت سلمان نے ان سے کہا کہ سو جائیں حضرت ابوالدرداء سو گئے پھر وہ اٹھے اور نوافل پڑھنے لگے تو حضرت سلمان نے کہا کہ ابھی سو جائیں جب رات کا آخری وقت آیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب انھیں اور ان سے کہا: آپ پر آپ کے پروردگار کا بھی حق ہے آپ کی ذات کا بھی آپ پر حق ہے، آپ کی بیوی پر بھی آپ کا حق ہے۔ آپ ہر حق دار کو اس کا حق دیں، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سلمان نے ٹھیک کہا ہے۔

(150) وَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى

کیا گیا ہے ایک روایت کے مطابق اس پر زبر بھی پڑھی گئی ہے۔ اس حدیث کے الفاظ "لَنْ يَشَادَ الدِّينَ أَحَدٌ" اکرم ﷺ کا یہ فرمان "الاغلبہ" دین اسکے مقابلے میں غالب آجائے گا اور جو شخص دین کے معاملے میں سختی کرے گا اس کے طرق مختلف ہیں لفظ "غدوہ" کا مطلب یہ ہے: دن کے وقت سفر کرنا اور لفظ "روحہ" کا مطلب رات کے وقت سفر کرنا، "دلجہ" کا مطلب رات کا آخری حصہ ہے یہ استعارہ اور تمثیل ہے یعنی فرمانبرداری کے ذریعے مدد حاصل اس وقت میں عمل کر کے جو شام کا وقت ہوتا ہے، ذہن کے فارغ ہونے کا وقت ہوتا ہے تاکہ تم عبادت کے ذریعے حاصل کرو تم اس بارے میں غفلت نہ کرو، تم اپنے مقصد تک جلد پہنچ جاؤ گے جیسے سمجھدار مسافر ان اوقات میں سفر کرتا ہے اور اس کی سواری دوسرے اوقات میں آرام کر لیتے ہیں یوں وہ کسی پریشانی کے بغیر اپنی منزل تک پہنچ جاتا ہے باقی زیادہ بہتر جانتا ہے۔

(146) وَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِبَيْنِ، فَقَالَ: "مَا هَذَا الْحَبْلُ؟" قَالُوا: هَذَا حَبْلٌ لِرَبِّنَا، فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُلُوهُ، لِيُصَلِّيَ أَحَدُكُمْ نَشَاطَةً فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَرْفُدْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✎ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے وہاں دو ستونوں کے درمیان ایک بندھی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ رسی کس لیے ہے، لوگوں نے بتایا: یہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی رسی ہے جہاں تک جاتی ہیں تو وہ اسکے ساتھ لٹک جاتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کھول دو ہر شخص اپنی خوشی کیساتھ نماز ادا کرے جب وہ تھک جائے تو سو جائے۔

(147) وَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيُ فَلْيَبْرُكْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَذَرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ قِسْبَ نَفْسِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✎ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جب کسی شخص کو اٹکھ آجائے اور وہ ادا کر رہا ہو تو وہ سو جائے یہاں تک کہ اسکی نیند ختم ہو جائے کیونکہ جب کو شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اسے اٹکھ آجائے تو اسے نہیں چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے، اپنی طرف سے وہ مغفرت کی دعا کر رہا ہوگا لیکن وہ خود کو برا کہہ رہا ہوگا۔

(148) وَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ أَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

146- أخرجه أحمد (4/11986) والبخاری (1150) ومسلم (784) وأبو داود (1312) والنسائي (1642) وابن ماجه (1371) وابن حبان (2492) وأبو عوانة (298/297/2) وابن خزيمة (1180)

147- أخرجه مالك في موطئه (259) وأحمد (10/25719) والبخاری (212) ومسلم (786) وأبو داود (1310) والترمذي (355) والنسائي (162) وابن ماجه (1370) وعبد الرزاق (4222) والدارمي (321/1) والحميدي (185) وابن حبان (83)

وأبو عوانة (297/2) والبيهقي (16/3) 148- أخرجه مسلم (866)

149- أخرجه البخاری (1968) والترمذی (2421) وابن حبان (320) والبيهقي (286/4) 150- أخرجه أحمد (2/6897-6501) والبخاری (1131) ومسلم (1159) وأبو داود (4327) وعبد الرزاق (7862) والطحاوي (2255) والترمذی (770) والنسائي (209/4) وابن حبان (352) والبيهقي (16/3) وغيرهم من أئمة الحديث الشريف.

اللہ علیہ وسلم اِنِّیْ اَقُوْلُ : وَاللّٰهُ لَا صَوْمَ النَّهَارِ وَلَا قَوْمَ اللَّیْلِ مَا عِشْتُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : "اَنْتَ الَّذِیْ تَقُوْلُ ذٰلِکَ ؟" فَقُلْتُ لَہٗ : قَدْ قُلْتُهُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ . قَالَ : "اِنْ تَسْتَطِیْعُ ذٰلِکَ فَصُمْ وَافْطِرْ ، وَنَمْ وَقُمْ ، وَصُمْ مِنْ الشَّہْرِ ثَلَاثَ اَیَّامٍ ، فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بَعِشْرَ امْثَالِہَا وَذٰلِکَ صِیَامُ الدَّہْرِ" قُلْتُ : فَاِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ ، قَالَ : "فَصُمْ یَوْمًا وَافْطِرْ یَوْمَیْنِ" قُلْتُ : فَاِنِّیْ اُطِیْقُ مِنْ ذٰلِکَ ، قَالَ : "فَصُمْ یَوْمًا وَافْطِرْ یَوْمًا فَذٰلِکَ صِیَامُ دَاوُدَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ اَعْدَلُ الصِّیَامِ وَفِیْ رِوَاۃٍ : "هُوَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ" فَقُلْتُ : فَاِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : "لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ" ، وَلَا اَنْ اَکُوْنَ قَبْلُ الثَّلَاثَةِ الْاَیَّامِ اَلَّتِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَهْلِیْ وَمَالِیْ .

وَفِیْ رِوَاۃٍ : "اَلَمْ اُخْبِرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّیْلَ ؟" قُلْتُ : بَلٰی ، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، قَالَ : "فَاِنْ صُمْ وَافْطِرْ ، وَنَمْ وَقُمْ ، فَاِنَّ لِحَسْبِکَ عَلَیْکَ حَقًّا ، وَاِنَّ لِعَبْسِکَ عَلَیْکَ حَقًّا ، وَاِنَّ لِرَوْحِکَ عَلَیْکَ حَقًّا ، وَاِنَّ بِحَسْبِکَ اَنْ تَصُوْمَ فِیْ کُلِّ شَہْرِ ثَلَاثَ اَیَّامٍ ، فَاِنَّ لَکَ بِکُلِّ حَسَنَةٍ عِشْرَ امْثَالِہَا ذٰلِکَ صِیَامُ الدَّہْرِ" فَشَدَّدْتُ فَشِدَّةً عَلَیَّ ، قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّةً ، قَالَ : "صُمْ صِیَامَ دَاوُدَ وَلَا تَزِدْ عَلَیْہِ" قُلْتُ : وَمَا كَانَ صِیَامَ دَاوُدَ ؟ قَالَ : "نِصْفُ الدَّہْرِ" فَكَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَقُوْلُ بَعْدَ مَا یَا کَتِبْنِیْ قَبْلُ رُخْصَةً رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .

وَفِیْ رِوَاۃٍ : "اَلَمْ اُخْبِرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ الدَّہْرَ ، وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ کُلَّ لَیْلَةٍ ؟" فَقُلْتُ : بَلٰی ، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، اُرِدُّ بِذٰلِکَ اِلَّا الْخَبَرَ ، قَالَ : "فَصُمْ صَوْمَ نَبِیِّ اللّٰہِ دَاوُدَ ، فَاِنَّہٗ كَانَ اَعْبَدَ النَّاسِ ، وَاقْرَأُ الْقُرْآنَ فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ : یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ، اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ ؟" قَالَ : "فَاقْرَأْ فِیْ کُلِّ عِشْرَیْنِ" قُلْتُ : یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ، اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ ؟ قَالَ : "فَاقْرَأْ فِیْ کُلِّ عِشْرَیْنِ" قُلْتُ : یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ، اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ ؟ قَالَ : "فِیْ کُلِّ سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَیْ ذٰلِکَ" فَشَدَّدْتُ فَشِدَّةً عَلَیَّ وَقَالَ لِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : "تَذَرْنِیْ لَعَلَّکَ یَطُوْلُ بِکَ عُمْرٌ" قَالَ : فَصَرْتُ اِلَیَّ الَّذِیْ قَالَ لِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ . فَلَمَّا وَدِدْتُ اِنِّیْ کُنْتُ قَبْلُ رُخْصَةِ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .

وَفِیْ رِوَاۃٍ : "وَاِنَّ لَوْ لَدِکَ عَلَیْکَ حَقًّا" .

وَفِیْ رِوَاۃٍ : "اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَیَّ اللّٰہِ تَعَالٰی صِیَامُ دَاوُدَ ، وَاَحَبُّ الصَّلٰوَةِ اِلَیَّ اللّٰہِ تَعَالٰی صَلَاةُ دَاوُدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ ، وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ ، وَیَنَامُ سُدُسَہٗ ، وَكَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیَفْطِرُ یَوْمًا ، وَلَا یَقْرَأُ اِذَا لَا قِیَّ" .

وَفِیْ رِوَاۃٍ قَالَ : "اَنْکَحْنِیْ اَبِیْ لَمُوَلَّةَ ذَاتِ حَسَبٍ وَكَانَ یَتَعَاهَدُ کِنَّتَہُ -- اَبِیْ : اِمْرَاةٌ وَلَدِہُمَا --"

عَنْ بَعْلِہَا . فَقُوْلُ لَہٗ : نِعَمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ یَطَأْ لَنَا فِرَاشًا ، وَلَمْ یَفْتِشْ لَنَا کَنْفًا مُنْذُ اَتٰنَاہُ . فَلَمَّا طَالَ ذٰلِکَ عَلَیْہِ ذَکَرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : "الْفَنِیْ بِہٖ" فَلَقِیْتُهُ بَعْدَ ذٰلِکَ ، فَقَالَ : "کَیْفَ تَصُوْمُ ؟" قُلْتُ : کُلَّ یَوْمٍ ، قَالَ : "وَکَیْفَ تَخْتِمُ ؟" قُلْتُ : کُلَّ لَیْلَةٍ ، وَذَکَرَ نَحْوَمَا سَبَقَ ، وَكَانَ یَقْرَأُ عَلٰی بَعْضِ اَهْلِہِ السَّبْعَ الَّذِیْ یَقْرَؤُہٗ ، یَعْرِضُہٗ مِنَ النَّهَارِ لِیَکُوْنَ اَخْفَ عَلَیْہِ بِاللَّیْلِ ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَتَقَوَّیْ اَفْطَرَ اَیَّامًا وَاحْضٰی وَصَامَ مِنْہُمْ کَرَاهِیَةً اَنْ یَتْرُکَ شَیْئًا فَارَقَ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .

کُلُّ ہِذِہِ الرِّوَاۃِ صَحِیْحَةٌ ، مُعْظَمُہَا فِی الصَّحِیْحَیْنِ ، وَقَلِیْلٌ مِنْہَا فِی اَحَدِہُمَا .

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کو یہ بتایا گیا کہ میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ کی قسم ! میں ہمیشہ روزانہ روزہ رکھتا رہوں گا اور رات بھر نوافل پڑھتا رہوں گا جب تک زندہ رہا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے یہ بات کہی ہے۔ میں نے عرض کی : میں نے یہ بات کہی ہے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ایسا نہیں کر سکتے ایسا کرو تم (نفل) روزہ رکھ لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو سو بھی جایا کرو اور نفل بھی پڑھ لیا کرو ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو ہر نیکی کا عوض دس گنا ہوتا ہے۔

یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہو جائے گا میں نے عرض کی : میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں ، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تم ایک دن روزہ رکھ لیا کرو اور دو دن چھوڑ دیا کرو ، میں نے عرض کی : میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں ، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن نہ رکھا کرو اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے اور یہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب طریقہ ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں : یہ سب سے فضیلت والا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے ، میں نے عرض کی : میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں ، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سے زیادہ فضیلت اور کسی میں نہیں ہے۔ (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے تین دن کے روزہ رکھنے کے بارے میں جو ارشاد فرمایا تھا میں اسے قبول کر لیتا تو یہ میرے نزدیک میرے اہل خانہ اور مال سے زیادہ محبوب ہوتا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں : نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : کیا مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ تم روز روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نفل پڑھتے ہو تو میں نے عرض کی : جی ہاں ، یا رسول اللہ ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ایسا نہ کرو روزہ رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو سو بھی جایا کرو اور نفل بھی پڑھ لیا کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری روح کا بھی تم پر حق ہے تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے تمہارے لئے اتنا کافی ہے کہ تم ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو کیونکہ ہر نیکی دس گنا ہوتی ہے تو یوں یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے مترادف ہو جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں نے سختی سے کام لیا تو مجھ پر سختی کی گئی میں نے عرض کی : یا رسول اللہ ! میں زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تم اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح روزے رکھو اس سے زیادہ نہ کرو میں نے



عرض کی: حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ کیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نصف زمانہ (یعنی ایک دن کے وقفے کے بعد روزہ رکھنا)

جب حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہما بڑھے ہو گئے تو یہ کہا کرتے تھے کاش میں نے نبی اکرم ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) کیا مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے رہتے ہو رامت بھر قرآن پڑھتے رہتے ہو میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ میں اس کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ رکھتا ہوں، اکرم ﷺ نے فرمایا تم اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کی طرح روزہ رکھو۔ کیونکہ وہ سب سے زیادہ عبادت کرنے والے فرد تھے اور ہر مہینے میں ایک بار قرآن پڑھ لیا کرو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر بیس دن میں پڑھ لیا کرو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو تم دس دن میں قرآن ختم کر لیا کرو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تم سات دن میں پڑھ لیا کرو لیکن (اس سے زیادہ جلدی ختم نہ کرو) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے سختی کی تو مجھ پر سختی کی گئی۔

نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم تمہاری عمر لمبی ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اب میں اس حال تک پہنچ چکا ہوں جس بارے میں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا اب جب میں بڑھا ہوا چکا ہوں تو میری یہ خواہش ہے میں نے اس وقت نبی اکرم ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تمہاری اولاد کا تم پر حق ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص روزانہ روزہ رکھتا رہے درحقیقت اس نے روزہ نہیں رکھا یہ بات آپ نے مرتبہ ارشاد فرمائی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب روزہ رکھنے کا طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب نماز پڑھنے کا طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا نماز پڑھنے کا طریقہ ہے وہ نصف رات سوئے رہتے تھے اور ایک تہائی رات میں نوافل ادا کیا کرتے تھے پھر رات کا چھٹا حصہ سو کر گزار دیتے تھے اور وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک روزہ نہیں رکھا کرتے تھے اور جب دشمن کے سامنے جاتے تھے تو فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے والد نے ایک صاحب حیثیت عورت کے ساتھ میری شادی کر دی وہ اپنی بہو بہت خیال رکھتے تھے (امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ کفۃ کا مطلب بیٹی کی بیوی ہے وہ اس خاتون سے اس کے شوہر کے متعلق دریافت کرنے لگے تو خاتون نے ان سے کہا وہ بہت اچھے آدمی ہیں انہو

نے کبھی میرے لئے بستر نہیں بچھایا اور جب سے میں ان کے پاس آئی ہوں انہوں نے میری ضرورت کی تفتیش نہیں کی جب یہ بات طویل ہو گئی (بار بار یہ شکایت آتی تو) میرے والد نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! اسے مجھ سے ملو اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کس طرح روزہ رکھتے ہو؟ تو میں نے عرض کی: روزانہ آپ نے فرمایا تم قرآن کب ختم کرتے ہو میں نے عرض کی: روزانہ۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے وہ روایت نقل کی ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے رات کے وقت جو ساتواں حصہ پڑھنا ہوتا تھا وہ دن کے وقت اپنے گھر والوں کے سامنے پڑھتے تھے تاکہ رات کے وقت ان کے لئے پڑھنا آسان ہو جائے اور جب وہ طاقت حاصل کرنا چاہتے تھے تو کچھ دن روزہ رکھنا ترک کر دیتے تھے اور ان کی گنتی رکھتے تھے اور پھر اتنے ہی دن روزہ رکھتے تھے۔ کیونکہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے وہ اس عمل کو ترک کر دیں جس پر وہ نبی اکرم ﷺ سے علیحدہ ہوئے تھے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تمام روایات صحیح ہیں اور ان میں اکثریت صحیحین میں منقول ہے ان میں سے بہت کم ایسی ہیں جو دونوں میں سے کسی ایک میں منقول ہے۔

(151) وَعَنْ أَبِي رَيْعٍ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَسَدِيِّ الْكَاتِبِ أَحَدِ كُتَّابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ؟ قُلْتُ: نَافَقٌ حَنْظَلَةُ! قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْخِرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَأَنَّا رَأَى عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا، فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: نَافَقٌ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَمَا ذَاكَ؟" قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَكُونُ عِنْدَكَ تَدْخِرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأَى الْعَيْنِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنْ لَوْ نَدُّوْهُمُ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي، وَفِي الذِّكْرِ، لَصَافَحْتَكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ، لَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: "رَبِيعِي" بِكَسْرِ الرَّاءِ. وَ"الْأَسَدِيُّ" بِضَمِّ الهمزة وَفَتْحِ السَّيْنِ وَبَعْدَهَا يَاءٌ مُشَدَّدَةٌ مَكْسُورَةٌ. وَقَوْلُهُ: "عَافَسْنَا" هُوَ بِالْعَيْنِ وَالسَّيْنِ الْمُهِمَلَتَيْنِ آتَى: عَافَجْنَا وَلَا عَبْنَا. وَ"الضَّيْعَاتُ": الْمَعَايِشُ.

حضرت ابو ربیع حنظلہ بن ربیع اسیدی رضی اللہ عنہ، جو نبی اکرم ﷺ کے کاتبوں (سکرٹریوں) میں سے تھے، بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے تو دریافت کیا: اے حنظلہ! تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: حنظلہ منافق ہو گیا ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: سبحان اللہ! تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: جب ہم نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ہوتے ہیں اور آپ ہمارے



سائے جہنم اور جنت کا تذکرہ کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور جب ہم آپ کی بارگاہ سے اٹھ کر آجاتے ہیں اور اپنے بیوی، بچوں اور زمینوں کے معاملات میں مشغول ہو جاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! یہ صورتحال تو مجھے بھی درپیش ہوتی ہے۔

حضرت حظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حظلہ منافق ہو گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب ہم آپ کی بارگاہ میں موجود ہوتے ہیں اور آپ ہمارے سامنے جہنم اور جنت کا تذکرہ کرتے ہیں تو گویا وہ ہمارے سامنے موجود ہوتی ہے۔ اور جب ہم آپ کے پاس سے جا کر اپنی بیوی، بچوں اور زمینوں کے معاملات میں مشغول ہوتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ تم میرے پاس ذکر کی جس کیفیت میں ہوتے ہو اگر ہمیشہ تمہاری یہی کیفیت رہے تو فرشتے تمہارے بستر پر اور تمہارے راستوں میں آکر تم سے مصافحہ کریں لیکن اے حظلہ! وقت، وقت (کی کیفیت مختلف ہوتی ہے) یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

”ربیع“: اس میں ”ر“ پر زیر ہے۔

”الاستیدی“: اس میں ہمزہ پر پیش سین پر زبر اور اس کے بعد شد والی ”ی“ ہے۔

”عافسنا“: اس میں عین ہے اور سین ہے یعنی ہم مشغول رہتے ہیں۔

”الضبعاث“: یعنی روزمرہ کے معاملات۔

(152) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ، فَقَالُوا: أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ فِي الشَّمْسِ وَلَا يَسْتَقِلَّ، وَلَا يَتَكَلَّمَ، وَيَصُومَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مُرُوهُ، فَلْيَتَكَلَّمْ، وَلْيَسْتَقِلَّ، وَلْيَقْعُدْ، وَلْيَتِمَّ صَوْمُهُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ وہاں ایک آدمی کھڑا ہوا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں دریافت کیا لوگوں نے بتایا یہ ابوسرائیل ہے اس نے یہ نذر مانی ہے وہ دھوپ میں کھڑا ہے گا اور بیٹھے گا نہیں اور سائے میں نہیں آئے گا اور کوئی بات نہیں کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس سے کہو بات چیت کرے اور سائے میں آجائے یا بیٹھے جائے اور اپنے روزے کو مکمل کرے۔ (اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔)

152- أخرجه مالك (1029) وأحمد (6/17540) والبخاری (6704) وأبو داود (3300) وابن ماجه (2136) والدارقطني (161/4) وابن حبان (4385) وابن الجارود (938) والطبرانی (11871) وعبد الرزاق (15817) والطحاوي في مشكل الآثار (44/3) والبيهقي (75/10)

## بَابُ فِي الْمَحَافَظَةِ عَلَى الْأَعْمَالِ

### باب 15: اعمال کی محافظت کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ﴾ (الحديد: 16)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا ایمان والوں کے لئے وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے ڈر جائیں اور جو حق اس نے نازل کیا ہے (اس سے بھی ڈر جائیں) اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں ان سے پہلے کتاب دی گئی تھی ان کی مدت لمبی ہو گئی اور ان کے دل سخت ہو گئے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهَابِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَابِهَا﴾ (الحديد: 27)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور ہم نے اسے انجیل عطا کی اور جن لوگوں نے اس کی پیروی کی تو ان کے دلوں میں ہم نے نرمی اور رحمہاں رکھ دی اور جہاں تک رہبانیت کا تعلق ہے تو یہ انہوں نے خود ایجاد کی ہے ہم نے ان پر لازم نہیں کیا تھی انہوں نے صرف اللہ کی رضا مندی کے لئے اسے ایجاد کیا تھا لیکن پھر انہوں نے اس کا حق ادا نہیں کیا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَقَصَتْ غَزْلَاهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةِ أَنْكَاثِهَا﴾ (النحل: 92)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اس عورت کی طرف نہ ہو جاؤ جو پوری محنت کے ساتھ سوت کا تنے کے بعد اسے توڑ دیتی ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَبْتَلِيكَ الْيَقِينُ﴾ (الحجر: 99)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے پروردگار کی عبادت کرو یہاں تک کہ تمہارے پاس یقین آجائے۔“

(153) وَأَمَّا الْآحَادِيثُ فَمِنْهَا: حَدِيثُ عَائِشَةَ: وَكَانَ أَحَبُّ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ. وَقَدْ

سَبَقَ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو ان میں سے ایک سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جو باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے۔

یہ حدیث اس سے پہلے ایک باب میں گزر چکی ہے۔

(154) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ نَامَ عَنْ حُزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے رات کے وظائف نہ کر سکے اور ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دے تو فجر اور ظہر کے درمیانی وقفے میں اس کو پڑھ لے تو اسے اسی طرح اجر ملے گا جو اسے رات کے وقت پڑھنے کا ملتا ہے۔ (صحیح مسلم)

(155) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فَلَانٍ، كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے عبداللہ تم فلاں کی مانند نہ ہو جانا جو رات کے وقت نفل پڑھا کرتا تھا پھر اس نے نفل پڑھنا ہی چھوڑ دیے۔ (متفق علیہ)

(156) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَتِ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ کے رات کے وقت کے نوافل بیماری یا کسی اور وجہ سے رہ جاتے تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ فِي الْأَمْرِ بِالْحَفَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ وَالْأَدَابِ

### باب 16: سنت اور اس کے آداب کی حفاظت کرنے کا حکم

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر: 7)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور رسول تمہیں جو دے اسے حاصل کر لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے باز آ جاؤ۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم: 3-4)

154- اخرجه مسلم (747) و ابو داؤد (1313) والترمذی (581) والنسائی (1789) وابن ماجه (1343)

155- اخرجه البخاری (1152) ومسلم (185/1159) والنسائی (1762) و (1763) وابن ماجه (1331)

156- اخرجه مسلم (141/746) والترمذی (445) والنسائی (1788)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور یہ رسول اپنی خواہش نفس سے کوئی بات نہیں کرتا اور اس کی بات صرف وہی ہوتی ہے جو اسے وحی کی جاتی ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ (آل عمران: 31)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم فرما دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب بنا دے گا اور تمہارے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ﴾ (الاحزاب: 21)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تمہارے لئے اللہ کے رسول کے اسوہ میں بہترین نمونہ ہے اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی امید (یقین) رکھتا ہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (النساء: 65)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تمہارے پروردگار کی قسم ایسے لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے اختلافی معاملات میں تمہیں حاکم تسلیم نہ کریں اور پھر جب تم کوئی فیصلہ کرو تو اس کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی الجھن محسوس نہ کریں اور اسے مکمل طور پر تسلیم کریں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ (النساء: 59)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اگر تم کسی چیز کے بارے میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔“

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَاهُ إِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ،

علماء فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے: اسے کتاب اور سنت کی طرف پھیر دو۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء: 80)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص رسول کی اطاعت کرے گا اس نے اللہ کی اطاعت کی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:



تک نہیں لے جا سکا۔

(اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)

(161) الْحَامِيسُ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : "لَتَسُوْنَ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيَخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجُوهِكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بَيْنَ الْقِدَاعِ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ . ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَنَامَ حَتَّى كَادَ أَنْ يُكْبَّرَ لِرَأْيِ رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ فَقَالَ : "عِبَادَ اللَّهِ، لَتَسُوْنَ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيَخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجُوهِكُمْ" .

حضرت ابو عبد اللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے یا تو تم لوگ اپنی صفوں کو ضرور سیدھا رکھو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ ہماری صفیں یوں سیدھی کروایا کرتے تھے جیسے آپ تیروں کو سیدھا کر دیتے تھے یہاں تک کہ جب آپ نے دیکھا کہ ہم اسے سمجھ چکے ہیں تو ایک دن آپ تشریف لائے اور (امامت کی چوٹی پر) کھڑے ہو کر تکبیر کہنے ہی لگے تھے آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ باہر نکلا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! یا تو تم صفیں سیدھی کر لو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔

(162) السَّادِسُ : عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : اخْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ اللَّيْلِ، فَلَمَّا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَأْنِهِمْ، قَالَ : "إِنَّ هَذِهِ النَّارَ عَذُوبٌ لَكُمْ، فَإِذَا أَنْزَلْنَا فَاطْفِقُوا عَنْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مدینہ منورہ میں ایک گھر گھر والوں سمیت جل گیا جب اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دیا کرو (متفق علیہ)

(163) السَّابِعُ : عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "إِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ الْهُدَى وَالْعِلْمُ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ، قَبِلَتْ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَّا وَالْأَشْجَارَ الْكَبِيرَ، وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَفَقَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَ طَائِفَةٌ مِنْهَا أُخْرَى فَبَعَثَ اللَّهُ فِيهَا مَاءً لَا تَمْسِكُ مَاءً وَلَا تَنْبِتُ كَلًّا، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقَعَ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ بِهِ بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعِلِمٌ وَعِلْمٌ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ"

161- اخرجه البخاری (717) و مسلم (436) وابو داؤد (663) والترمذی (227) والنسائی (809) وابن ماجه (994)  
162- اخرجه احمد (7/19588) والبخاری (6294) و مسلم (2016) وابن ماجه (3770) وابن حبان (5520)  
163- اخرجه البخاری (79) و مسلم (2282)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"فَقَّه" بِضَمِّ الْقَافِ عَلَى الْمَشْهُورِ وَقَبِلَ يَكْسِرُهَا : أَيْ صَارَ فَقِيهًا .

انہی سے یہ روایت ہے نبی اکرم ﷺ یہ بیان کرتے ہیں جس ہدایت اور علم کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا ہے اس کی مثال ایک بادل کی طرح ہے جو زمین پر بارش نازل کرتا ہے زمین کا کچھ حصہ پاکیزہ ہوتا ہے اور وہ پانی کو قبول کر لیتا ہے وہاں گھاس پھوس اور بہت زیادہ سبزہ اگ جاتا ہے اور کچھ حصہ سخت ہوتا ہے اور وہ پانی کو روک لیتا ہے اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ دیتا ہے لوگ اسے پیتے ہیں اسے جانوروں کو پلاتے ہیں اور کھیتی باڑی کے لئے استعمال کرتے ہیں اور زمین کا کچھ حصہ دلدلی ہوتا ہے وہ پانی کو روک نہیں سکتا وہاں کوئی سبزہ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ مثال ہے اس شخص کی جو اللہ کے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ اس چیز کے ہمراہ جس چیز کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا ہے اس کو فائدہ دے وہ علم حاصل کرے اور دوسروں کو بھی ہدایت دے اور جو شخص سر اٹھا کر نہ دیکھے اور دوسروں کو علم نہ دے جس کے ہمراہ مجھے بھیجا گیا ہے تو اس کی مثال دلدلی زمین کی طرح ہے۔ (متفق علیہ)

لفظ "فقہ" میں مشہور ہے کہ "ق" پر پیش پڑھی جائے گی۔ ایک قول کے مطابق اس پر زیر پڑھی جائے گی یعنی وہ فقیہ ہو گیا۔

(164) الثَّامِنُ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا، وَأَنَا اخُذْتُ بِحُجُزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَأَنْتُمْ تَفْلَتُونَ مِنْ يَدَيَّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .  
"الْجَنَادِبُ" : نَحْوُ الْجَرَادِ وَالْفَرَاشِ، هَذَا هُوَ الْمَعْرُوفُ الَّذِي يَقَعُ فِي النَّارِ . وَ"الْحُجَزُ" : جَمْعُ حُجْرَةٍ وَهِيَ مَعْقِدُ الْأَزَارِ وَالسَّرَاوِيلِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری اور تمہاری مثال اس شخص کی مانند ہے جو آگ جلانے تو حشرات الارض اور پروانے اس میں گرنا شروع ہو جائیں اور وہ انہیں اس آگ سے بچانے کی کوشش کرے میں تمہیں تمہاری کمر سے پکڑ کر جہنم سے بچانے کی کوشش کرتا ہوں اور تم میرے ہاتھوں سے نکل جاتے ہو۔

"الْجَنَادِبُ" : نڈیاں اور پتنگے وغیرہ جو عام طور پر آگ میں گرتے ہیں۔

"الْحُجَزُ" : یہ لفظ حجزہ کی جمع ہے۔ اور اس سے مراد تہبند اور شلوار باندھنے کی جگہ ہے۔

(165) التَّاسِعُ : عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَقْنِي الْأَصَابِعِ وَالصَّخْفَةِ، وَقَالَ : "إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي أَيِّهَا الْبِرْكَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

164- اخرجه مسلم (2285)

165- اخرجه احمد (5/14943) و مسلم (2033) والترمذی (1802) وابن ماجه (3270) وابن ابی شیبہ (297/8) وابن حبان (5253)

وَفِي رَوَايَةٍ لَّهُ: "إِذَا وَقَعَتْ لِقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا، فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى، وَلْيَأْكُلْهَا بَدَنُهَا لِلشَّيْطَانِ، وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي فِي أَتَى طَعَامِهِ الْبَرَكَةَ".  
وَفِي رَوَايَةٍ لَّهُ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَأْنِهِ، حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمْ اللَّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى، فَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ".

☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے انگلیاں اور برتن چاٹنے کا حکم دیا ہے۔ نبی ﷺ نے قرآن نہیں جانتے کہ اس کے کون سے حصے میں برکت ہے۔

مسلم کی حدیث میں یہ روایت ہے اگر کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو وہ اسے اٹھالے اور اس کے ساتھ جو گندگی لگی ہوگی وہ اسے صاف کر کے کھا لے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور اپنے ہاتھ اس وقت تک رد مال کے ساتھ نہ صاف کرے جب تک کہ وہ انگلیوں کو نہ چاٹ لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔

مسلم کی ایک حدیث میں یہ الفاظ شامل ہیں: شیطان ہر شخص کے ساتھ ہر کام میں شامل ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے ساتھ اس کے کھانے میں بھی شریک ہوتا ہے اور جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو وہ اس پر لگی ہوئی گندگی کو صاف کر کے اسے کھا لے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

(166) الْعَاشِرُ: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ، فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى حُفَاةَ عَرَاةٍ عُرُلًا ۖ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ نَعِيدُهُ وَعَدَّا عَلَيْهَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ۖ" (الأنبياء: 103) أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلْقِ يُكْسِبِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ ابْنُوَاهِمُ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَا وَإِنَّهُ سَيَجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ أُمَّتِي قَبْلُ خَذَ بِهِمْ ذَاتَ السَّمَاءِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي ۖ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدُنَا بَعْدَكَ ۖ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ۖ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِي ۖ إِلَى قَوْلِهِ: ۖ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۖ (المائدة: 117-118) فَيَقَالُ لِي: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَيَّ أَغْقَابِهِمْ فَارْقَتَهُمْ ۖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"عُرُلًا": أَيُّ غَيْرِ مَخْتَوِينَ.

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان وعظ کرنے کے لئے کھڑے ہوئے فرمایا: "اے لوگو تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برہنہ جسم برہنہ پاؤں اور ختنے کے بغیر اکٹھا کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "جیسا کہ ہم نے پہلے ان کی تخلیق کا آغاز کیا تھا اسی طرح پھر دوبارہ زندہ کریں گے۔ ہمارا تم سے وعدہ ہے ہم ایسا ضرور کریں گے۔" (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) خبردار سب سے پہلے مخلوق میں حضرت ابراہیم السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور خبردار میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا اور ان کو بائیں طرف لے جایا جائے گا اور بائیں

166- أخرجه أحمد (1/1950) والبخاری (3349) ومسلم (58/2860) والترمذی (2423) والسنائی (2081) والدارقطنی (326/2) وابن حبان (4347) والبيهقي في الاسماء والصفات (138/2)

کہوں گا اے میرے پروردگار یہ لوگ میرے ساتھی ہیں تو مجھ سے کہا جائے گا: کیا تم نہیں جانتے؟ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا کام کیا تھا تو میں وہی کہوں گا جو نیک بندے نے کہا تھا "میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان کے درمیان موجود تھا۔" یہ آیت یہاں تک ہے۔ "(اللہ تعالیٰ) بڑی دانائی اور حکمت والا ہے" اس کے بعد مجھ سے کہا جائے گا یہ آپ ﷺ کے بعد ابراہیموں کے بل مرتد ہو گئے تھے جب تم ان سے جدا ہو گئے تھے۔ (متفق علیہ)

لفظ "غرل" کا مطلب ختنے کے بغیر ہے۔  
(167) الْحَادِي عَشَرَ: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذَفِ، وَقَالَ: "إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ، وَلَا يَنْكُحُ الْعَدُوَّ، وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ، وَيَكْسِرُ الْبَسَنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رَوَايَةٍ: أَنَّ قُرَيْبًا ابْنَ مُغْفَلٍ خَذَفَ فَنَهَا، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذَفِ، وَقَالَ: "إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا" ثُمَّ عَادَ، فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ، ثُمَّ عُدْتُ تَخَذِفُ؟ لَا أَكَلِمَتِكَ أَبَدًا.

☆ حضرت ابوسعید عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے خذف (کنکری مارنے) سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے: یہ شکار کو قتل نہیں کرتی دشمن کو ہلاک نہیں کرتی یہ صرف آنکھ پھوڑتی ہے اور دانت توڑ دیتی ہے۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ کے ایک رشتے دار نے کنکری ماری۔ حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے اسے روکا اور کہا: نبی اکرم ﷺ نے کنکری مارنے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے یہ کسی جانور کا شکار نہیں کرتی اور اس نے پھر دوبارہ یہی حرکت کی تو ابن مغفل نے اس کو کہا: میں نے تمہیں یہ بتایا ہے: رسول اللہ ﷺ نے اسے مارنے سے منع فرمایا ہے تم نے پھر یہ کام کیا اور کنکری ماری ہے میں تمہارے ساتھ کبھی بھی بات نہیں کروں گا۔

(168) وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْبَلُ الْحَجَرَ - بِغَيْرِ: الْأَسْوَدَ - وَيَقُولُ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ، وَلَوْ لَا إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆ حضرت ربیعہ بن عابس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا: انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو اور کسی کو نفع و نقصان نہیں دے سکتے۔ اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی بھی تمہیں بوسہ نہیں دیتا۔

167- أخرجه البخاری (5479) ومسلم (1954) والسنائی (4830)  
168- أخرجه مسلم (251/1270) وأخرجه البخاری (1605) ومسلم (1270) وأحمد (1/226) والدارقطنی (1863) والبيهقي (139) والسنائی في الكبرى (3919) وأبو يعلى (220) وابن خزيمة (2711) وابن الجارود (452) وابن حبان (3821) وابن حبان (3821) من طرف من حديث عبد الله بن عمر

بَابٌ فِي وُجُوبِ الْإِنْقِيَادِ لِحُكْمِ اللَّهِ وَمَا يَقُولُ مَنْ دُعِيَ إِلَى ذَلِكَ  
وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نُهِيَ عَنِ الْمُنْكَرِ

باب 17: اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کرنے کا لازم ہونا

وہ شخص کیا جواب دے جسے اس کی طرف دعوت دی جائے اسے نیکی کا حکم دیا جائے یا اسے برائی سے منع کیا جائے  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ  
وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (النساء: 65)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تمہارے پروردگار کی قسم وہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے  
معاملات میں تمہیں حاکم تسلیم نہ کریں اور تم نے جو فیصلہ کیا ہوا ہے من میں اس کے لئے کوئی الجھن محسوس نہ کریں اور  
مکمل طور پر تسلیم کر لیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:  
﴿إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَئِكَ  
هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (النور: 51)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک ان مومنین کا جواب کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے  
ان کے درمیان فیصلہ کریں یہ ہوتا ہے ہم نے سن لیا اور اس کی فرمانبرداری کی یہی تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔“  
وَفِيهِ مِنَ الْآحَادِيثِ: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ الْمَذْكُورُ فِي أَوَّلِ الْبَابِ قَبْلَهُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْآحَادِيثِ فِيهِ  
اس بارے میں بہت سی احادیث ہیں جن میں ایک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اس سے پہلے باب  
چکی ہے اور اس کے علاوہ دیگر احادیث بھی ہیں۔

(169) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفَّوْهُ يَحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ ﴿الْآيَةُ 283﴾  
اشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاتَّوَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ بَرَكُوا عَلَى الرَّكْبِ، فَقَالُوا: أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ، كَلَّفَنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نَطِيقُ: الصَّلَاةَ وَالْجِهَادَ وَالزَّكَاةَ  
وَالصَّدَقَةَ، وَقَدْ أَنْزَلْتَ عَلَيْكَ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا نَطِيقُهَا. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَتَرِيدُونَ  
تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكُتَابِ مِنْ قَبْلِكُمْ: سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا؟ بَلْ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَى  
الْمَصِيرِ“ فَلَمَّا افْتَرَاهَا الْقَوْمُ، وَذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي آيَتِهَا: ﴿أَمَّا لِرَسُولٍ بِمَا أَنْزَلَ

مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا  
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾ (البقرة: 285)

فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ نَسَحَبَهَا اللَّهُ تَعَالَى، فَأَنْزَلَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - : ﴿لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا  
كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ (البقرة: 286)

قَالَ: نَعَمْ ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا﴾ قَالَ: نَعَمْ ﴿رَبَّنَا وَلَا  
تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ﴾ قَالَ: نَعَمْ ﴿وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا إِنَّتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ  
الْكَافِرِينَ﴾ قَالَ: نَعَمْ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:  
”آسمانوں اور زمین میں جو بھی کچھ موجود ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ تمہارے ذہن میں کچھ بھی ہے  
تم اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ، بہر صورت اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لے گا اور پھر وہ جسے چاہے گا بخش دے گا  
اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔“

یہ سن کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پریشان ہو گئے وہ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر ادب سے دو زانو  
بیٹھ گئے اور عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! پہلے ہمیں ان امور کا پابند کیا گیا جو ہماری طاقت کے مطابق تھے جیسے  
نماز، جہاد و روزہ، صدقہ کرنا وغیرہ۔ اب آپ پر یہ آیت نازل ہو گئی، ہم تو اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:  
تم سے پہلے جن لوگوں کو کتاب عطا کی گئی، کیا تم بھی ان کی طرح یہ کہنا چاہتے ہو کہ ہم نے یہ حکم سن لیا ہے مگر ہم اسے  
نہیں ماننے، تم یہ کہو: ”ہم نے سن لیا اور اس کی اطاعت کرتے ہیں“ اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے (آخر کار)  
ہم نے تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔“

جس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ اعتراف کیا اسی وقت قرآن کی یہ آیات نازل ہوئیں؟  
”رسول پر ان کے پروردگار کی طرف سے جو نازل کیا گیا ہے وہ اور اہل ایمان اس پر یقین رکھتے ہیں اور یہ  
سب اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں پر یقین رکھتے ہیں۔ (اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں  
کہ) ہم اس کے رسولوں کے درمیان (ایمان لانے میں) کوئی فرق نہیں کرتے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں ہم نے  
یہ حکم سن لیا اس کی اطاعت کی اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے ہم نے تیری ہی طرف لوٹ کے آنا  
ہے۔“

جب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایسا کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے حکم کو منسوخ کر دیا؟ اور یہ آیت نازل  
”اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا، ہر شخص کو اس کی نیکیوں کا اجر ملے گا اور گناہوں پر  
عقاب ہوگا (وہ یہ دعا کرتے ہیں) اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو جائے تو ہم سے مواخذہ نہ



کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ٹھیک ہے وہ یہ بھی دعا کرتے ہیں: ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں ایسے سخت احکام کا کرنا جیسے تو نے سابقہ لوگوں کو کیا تھا۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ٹھیک ہے (ایسا ہی ہوگا یہ بھی دعا کرتے ہیں) ”اے پروردگار! تو ہمیں ان احکام کا بھی مکلف نہ کرنا جن کی ہم طاقت نہیں رکھتے ہیں۔“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی دعا کی ”اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں معاف کر دینا، ہمیں بخش دینا، ہم پر رحم کرنا، تو ہے تو کفار کے خلاف ہماری مدد کرنا“ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے (ایسا ہی ہوگا)۔ (اس حدیث کو مسلم نے ہے)

### بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبِدْعِ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ

#### باب 18: بدعت اور نئی ایجاد ہونے والی چیزوں کی ممانعت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿فَمَاذَا بَعَدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ﴾ (یونس: 32)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”حق کے بعد گمراہی کے علاوہ اور کیا رہ جاتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿مَا قَرَأْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ﴾ (الأنعام: 38)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿فَإِنْ تَنَارَ غُغْمٌ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ (النساء: 59)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر تم کسی چیز کے بارے میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیرو

اس سے مراد کتاب اور سنت ہیں۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَإِنْ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾ (الأنعام: 153)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے تم اس کی پیروی کرو اور مختلف راستوں کی

کردور نہ دو تمہیں اس (اللہ تعالیٰ کے) راستے سے الگ کر دیں گے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ (آل عمران: 31)

البَابُ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم فرما دو اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو وہ تمہیں محبوب بنا دے

تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔“

وَأَمَّا الْآحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ جِدًّا، وَهِيَ مَشْهُورَةٌ فَتَنْصَرُّ عَلَى طَرَفٍ مِنْهَا :

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو وہ بھی بہت سی ہیں ہم ان میں سے چند کو ذکر کرنے

پر ہی اکتفا کریں گے۔

(170) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ أَخَذَتْ فِئِي

أَمْرًا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ”مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ“ .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی

نئی بات ایجاد کرے گا جو اس سے تعلق نہ رکھتی ہو تو وہ مردود ہوگی۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہوگا۔

(171) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ

عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْدِرُ جَبَشٍ، يَقُولُ: ”صَبَّحَكُمْ وَمَسَّكُمْ“ وَيَقُولُ: ”يُعِثُّ

أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ“ وَيَقْرُنُ بَيْنَ اصْبَغِيهِ السَّبَابَةِ وَالْوَسْطَى، وَيَقُولُ: ”أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ

اللَّهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا، وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ“ ثُمَّ

يَقُولُ: ”أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَا هِلَةَ، وَمَنْ تَرَكَ ذَنْبًا أَوْ ضِبَاعًا فَالْيَ وَعَلَى“

رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (بعض اوقات) نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ کی

آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جاتی اور جوش زیادہ ہو جاتا۔ یہاں تک کہ یوں محسوس ہوتا جیسے آپ کسی لشکر سے ڈرا

رہے ہیں جو صبح و شام حملہ کرتا ہے۔ (ایک مرتبہ خطبے کے دوران) آپ نے فرمایا: میں اور قیامت ان دونوں کی طرح

ہے۔ پھر آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔ (ایک مرتبہ) آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک

سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے اور سب سے برے کام نئے

ایجاد شدہ ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: میں ہر مومن کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں وہ

جو مال چھوڑتا ہے۔ وہ اس کے خاندان کا ہے اور جو وہ قرض یا اہل و عیال چھوڑتا ہے۔ وہ میری طرف (آئیں گے) اور

170- أخرجه أحمد (10/26092) والبخاری (2697) ومسلم (1718) و (18/1718) و أبو داود (4606) و أبو عوانة (18/18/4) وابن ماجه (14) والقضاعى فى مستند الشهاب (359) والطياىسى (1422) وابن حبان (26) و البيهقى (119/10)

النداء قطنى (224/4)

171- أخرجه مسلم (867) والنسائى (1577) وابن ماجه (45)

مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَوْلُهُ: "مُجْتَابِي النِّمَارِ" هُوَ بِالْجَنِّمِ وَبَعْدَ الْأَلِفِ بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ، وَالنِّمَارُ جَمْعُ نَمْرَةٍ وَهِيَ كِسَاءٌ مِّنْ صُوفٍ مُّخَطَّطٌ. وَمَعْنَى "مُجْتَابِيهَا"، أَيْ: لَا يَسِيهَا قَدْ خَرَفُوهَا فِي رُؤُوسِهِمْ. وَ"الْحَرْبُ" الْقَطْعُ، وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَتَمُودَ الَّذِي جَاءُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ﴾ أَيْ نَحْسُوهُ وَقَطَعُوهُ. وَقَوْلُهُ: "تَمَعَّرَ" هُوَ بِالْفَعْلِ الْمُهْمَلَةِ أَيْ تَغَبَّرَ. وَقَوْلُهُ: "رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ" يَفْتَحُ الْكَافُ وَضَمُّهَا: أَيْ صُبْرَتَيْنِ. وَقَوْلُهُ: "كَأَنَّهُ مُدْهَبٌ" هُوَ بِالدَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَفَتْحِ الْهَاءِ وَالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ قَالَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ وَغَيْرُهُ وَصَحَّحَهُ بَعْضُهُمْ، فَقَالَ: "مُدْهَنٌ" بِدَالٍ مُّهْمَلَةٍ وَضَمِّ الْهَاءِ وَبِالتَّوْنِ وَكَذَا ضَبَطَهُ الْحُمَيْدِيُّ. وَالصَّحْبُ الْمَشْهُورُ هُوَ الْأَوَّلُ. وَالْمُرَادُ بِهِ عَلَى الْوَجْهَيْنِ: الصَّفَاءُ وَالْإِسْتِنَارَةُ.

◆◆ حضرت ابو عمرو جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہم دن کے آغاز میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ اسی دوران وہاں کچھ لوگ آئے جو ننگے پاؤں تھے، ان کے جسم پر ناکافی کپڑے تھے، انہوں نے پیوند لگے ہوئے کپڑے پہن رکھے تھے اور گلے میں تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں۔ ان میں سے اکثریت، بلکہ سب کا، تعلق ”مضر“ قبیلے سے تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی فاقہ زدہ حالت کو ملاحظہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے گھر تشریف لے گئے پھر واپس آئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا (فرمان الہی ہے):

”اے لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک وجود کے ذریعے پیدا کیا ہے۔“ اس آیت کو آپ نے آخر تک، یعنی ”بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگران ہے“ تک پڑھا۔ پھر آپ ﷺ نے سورہ حشر کی یہ آیت تلاوت کی۔ ”اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ خیال رکھے کہ اس نے کل (آخرت) کے لیے کیا بھیجا ہے۔“ ہر شخص اپنے دینار، اپنے درہم، اپنے کپڑے، اپنے جو، اپنی کھجوریں صدقہ کرے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کھجور کا ایک ٹکڑا ہی (صدقہ کر سکتا ہو تو وہ بھی کرے۔)

راوی کہتے ہیں: ایک انصاری صحابی ایک تھیلی بھر کر لائے جو ان سے اٹھائی نہیں جا رہی تھی۔ پھر لوگ باری باری چیزیں لاتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ کھانے اور کپڑوں کے دو ڈھیر بن گئے ہیں اور میں نے دیکھا، نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک (خوشی کی وجہ سے) یوں وک رہا تھا جیسے سونا چمکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں کسی اچھے کام کا آغاز کرے (یعنی روایت قائم کرے) اسے اس عمل کا اجر ملے گا۔ اور اس کے بعد دوسرے لوگ جو اس پر عمل کریں گے (ان کے اجر کے برابر) ثواب اسے ملے گا۔ اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص اسلام میں کسی برے کام (بری روایت) کا آغاز کرے اسے اس کا گناہ ملے گا۔ اور اس کے بعد جتنے بھی لوگ وہ گناہ کریں گے (ان کے گناہ کے برابر) اسے گناہ ملے گا۔ اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

میرے ذمہ ہوں گے۔

(172) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدِيثُهُ السَّابِقُ فِي بَابِ الْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَنِ

♦♦ حضرت عمر باض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث منقول ہے جو اس سے پہلے سنت کی حفاظت کے میں گزر چکی ہے۔

بَابُ فِيمَنْ سَنَّ سُنَّةَ حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً

**باب 19:** جو شخص اچھے طریقے کا آغاز کرے یا بُرے طریقے کا آغاز کرے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾ (الفرقان)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں، اے ہمارے پروردگار! ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں پرہیزگار لوگوں کا پیشوا بنا دے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ نَعَالِي :

﴿وَجَعَلْنَاهُمْ أُمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا﴾ (الأنبياء : 73)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے انہیں پیشوا بنادیا وہ ہمارے حکم کے تحت رہنمائی کرتے تھے۔“

(173) عَنْ أَبِي عَمْرٍو جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِي صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُولِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَانَهُ قَوْمٌ عَرَاةٌ مُجْتَابِي السِّمَارِ أَوْ الْعَبَاءِ، مُتَقَلِّدِي السُّبُوفِ، عَامَنَهُمْ مِنْ  
كُلِّهِمْ مِنْ مُضَرٍّ، فَنَمَعَرَوْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ، فَدَخَلَ ثُمَّ

فَأَمَرَ بِلَالًا فَادْنُ وَأَقَامَ، فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ، فَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْقُرِبُوا رَبِّكُمْ الَّذِي خَلَقَكُمْ  
وَاحِدَةً﴾ إِلَى الْخَيْرِ الْآيَةِ: ﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾، وَالْآيَةُ الْآخَرَى الَّتِي فِي الْخَيْرِ الْحَشْرِ: ﴿

الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلِتَنْظُرَ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ﴿١٠٠﴾ نَصَّدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِينَارِهِ، مِنْ دَرَاهِمِهِ، مِنْ ثَوْبِهِ صَاعٌ بُرٍّ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ - حَتَّى قَالَ - وَلَكُوبِشِقْ نَمْرَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بَصُرَةً كَأَدَتْ كَفًّا

عَنْهَا، بَلْ قَدْ عَجَزْتُ، ثُمَّ تَبَاعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ، حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سَنَةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا، وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ شَيْءٍ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سَنَةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا، وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ، مِنْ غَيْرِ أَنْ

”مُجْتَابِي النِّمَارِ“: اس میں جیم ہے اور الف کے بعد ہے۔ لفظ ”النمار“ لفظ نمرة کی جمع ہے جو اونٹنی چادر ہیں جس میں لائیں بنی ہوئی ہوں۔

”مُجْتَابِيهَا“: انہوں نے پھٹے ہوئے کپڑے اپنے سروں پر باندھے ہوئے تھے۔

”الْجَوْبُ“: کا مطلب ٹکڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں یہی مراد ہے۔

﴿وَلَكُمْؤَدُ الَّذِينَ جَاءُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ﴾: ”اور تو م شہود جنہوں نے چٹان میں بسیرا کیا۔“

یعنی انہوں نے اسے چیر دیا اور اس کے ٹکڑے کر دیے۔

”نَمْعُو“: اس میں عین ہے یعنی وہ متغیر ہو گیا۔

”رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ“: اس میں کاف پر زبر اور پیش دونوں پڑھے جاسکتے ہیں یعنی دو ڈھیر

”كَانَتْ مَذْهَبَةً“: اس میں ذال اور ”ھ“ پر زبر پڑھی جائے گی۔ اور اس کے بعد نون ہے۔ اور اس کے بعد

ہے۔ قاضی عیاض اور دیگر اہل علم نے یہی بات بیان کی ہے بعض حضرات نے تعقیف کے طور پر اسے لفظ ”مَذْهَبَةً“

ہے۔ یعنی دال کے بعد ”ہ“ پر پیش ہے۔ حمیدی نے اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔ تاہم صحیح اور مشہور پہلا لفظ

دونوں صورتوں میں مراد صفائی اور چمک ہے۔

(174) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَيْسَ مِنْ

تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا، لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس بھی شخص کو ظلم کے طور پر

جائیگا تو آدم کے پہلے بیٹے پر اس کے حصے (کا وبال) ہوگا کیونکہ اس نے سب سے پہلے قتل کا آغاز کیا تھا (متفق علیہ)

بَابُ فِي الدَّلَالَةِ عَلَى خَيْرِ الدُّعَاءِ إِلَى هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ

باب 20: بھلائی کی طرف رہنمائی کرنا ہدایت یا گمراہی کی طرف بلانا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿أُدْعُ إِلَى رَبِّكَ﴾ (القصص: 87)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے پروردگار کی طرف بلاؤ۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿أُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (النحل: 125)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے پروردگار کے راستے کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ہمراہ بلاؤ۔“

174- أخرجه احمد (2/3630) والبخاری (3335) ومسلم (1677) والترمذی (2673) والنسائی (3996) وابن

(2616) وابن حبان (5983) وعبد الرزاق (19718) وابن أبي شيمه (363/9) والطبرانی (11738) والبيهقي (18/8)

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَنَعَاوُنَا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾ (المائدة: 2)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم نیکی اور پرہیزگاری کے معاملے میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ﴾ (آل عمران: 184)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے۔“

(175) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَقِبَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ“

رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جو شخص کسی بھلائی کے کام کی طرف رہنمائی کرے اُسے اس بھلائی پر عمل کرنے والے کے اجر کی مانند اجر

ملتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(176) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ دَعَا إِلَى

هَلْدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ، كَانَ

عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ إِثْمِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنَ الْإِثْمِ شَيْئًا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہدایت کی طرف بلائے تو

اسے بھی ہدایت کی پیروی کرنے والے کی مانند اجر ملے گا اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص گمراہی کی

طرف بلائے تو ان لوگوں کے گناہوں جتنا گناہ ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور ان دوسرے لوگوں کے گناہوں میں کوئی

کمی نہیں ہوگی۔

(177) وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، قَالَ يَوْمَ خَيْبَرٍ: ”لَا أُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ

175- أخرجه مسلم (1893) والبخاری في الادب المفرد (142) وابو داود (5129) والترمذی (2671)

176- أخرجه مالك في موطه (507) بلاغا. ووصله احمد (3/9171) ومسلم (2674) وابو داود (4609) والترمذی

(2674)

177- أخرجه احمد (8/22884) وسعيد بن منصور (2472) والبخاری (2942) ومسلم (2406) وابو داود (3661) وابن

حبان (6932) والطبرانی (5877) والبيهقي (106/9) وابو نعيم في الحلية (62/1)

وَرَسُولُهُ، قَبَاتِ النَّاسِ بَدُو كُونُ لَيْكَنَّهُمْ اِيَّاهُمْ يُعْطَاهَا . فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو اَنْ يُعْطَاهَا . فَقَالَ: "ابْنُ عَلِيٍّ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ؟" فَقَبِلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هُوَ بَشَرٌ عَجَبِيهِ . قَالَ: "فَارْسِلُوهُ اِلَيْهِ" فَاَتَى بِهِ فَبَصَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ فَبَرَكَ حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَاَعْطَاهُ الرَّابَّةَ . فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اَفَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: "اَنْفَعُ عَلَيَّ رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ اَدْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَآخِرُهُمْ بِمَا يَنْجِبُ عَلَيْهِ مِنْ حَقِّ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَا يَنْهَدِي اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا غَيْرَ لَكَ مِنْ حُمْرِ النِّعَمِ" مُنْفَقٌ عَلَيْهِ . قَوْلُهُ: "بَدُو كُونُ": اَيَّ يَخْضَعُونَ وَيَتَحَدَّثُونَ . وَقَوْلُهُ: "رِسْلِكَ" بِكُسْرِ الرَّاءِ وَيَفْتَحُهَا لَفْظًا وَالْكَسْرِ اَفْصَحُ .

حضرت ابو العباس اہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن یہ ارشاد فرمایا کہ کل میں جہنم اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ فتح نصیب کرے گا۔ وہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔ لوگ رات بھر اس انتظار میں رہے کہ کل وہ کس کو دیا جائے گا۔ جب صبح ہوئی اور لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان میں سے ہر کسی کو یہ ہی امید تھی وہ جہنم اسی کو مل جائے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں۔ ان کو بتایا گیا کہ یا رسول ﷺ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: انہیں بلا کر لاؤ ان کو بلا کر لا لیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا ان کے لئے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گئے۔ یوں جیسے ان کو کبھی تکلیف تھی ہی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں جہنم سے رہا کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میں ان کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا۔ جب تک وہ زندہ (مسلمان) نہیں ہو جاتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آرام سے چلو جب تم ان کے میدان میں اترو اور انہیں اسلام دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اس بارے میں ان پر اللہ کا کون سا حق لازم ہوتا ہے۔ اللہ کی قسم اگر تمہارے ذریعے اگر ایک اللہ تعالیٰ ہدایت دیدے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ بہتر ہوگا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "یدوکون" کا مطلب ہے "یعنی وہ غور و فکر کر رہے ہیں" "رِسْلِكَ" اس میں "ر" پر زیر اور زبردنوں پڑھے جاسکتے ہیں۔ تاہم زیر پڑھنا زیادہ فصیح ہے۔

(178) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ فَتًى مِّنْ أَسْلَمَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ الْغَزَاَ وَالْمَعَى مَا أَتَجَهَّزُ بِهِ، قَالَ: "الْبَ فَلَا تَأْتَهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرَضٌ" فَأَتَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَرِّقُكَ السَّلَامَ، وَيَقُولُ: أَعْطَى الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ، فَقَالَ: يَا فَلَانَةُ، أَعْطَيْهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَخْشَى مِنْهُ شَيْئًا، فَوَاللَّهِ لَا تَخْشَيْنِ مِنْهُ شَيْئًا فَيُيَاكَ لَكَ فِيهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں قبیلہ اسلم سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے عرض کی یا رسول اللہ

میں جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس سامان نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: تم فلاں شخص کے پاس جاؤ اس نے سامان تیار کیا تھا۔ لیکن پھر وہ بیمار ہو گیا، وہ شخص اس دوسرے شخص کے پاس آیا اور بولا: نبی اکرم ﷺ نے تمہیں سلام کہا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے: تم نے جہاد کیلئے جو سامان تیار کیا تھا وہ مجھے دیدو اس نے (اپنی بیوی یا خادمہ) سے کہا: اے فلاں عورت! میں نے جو سامان تیار کیا تھا۔ وہ اسے دیدو اور کوئی چیز نہ روکنا۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے کوئی بھی چیز اس سے روکی تو ہمیں اس میں برکت نصیب نہیں ہوگی۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

### بَابُ فِي التَّعَاوُنِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى

باب 21: نیکی اور پرہیزگاری کے معاملے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾ (العنکبوت: 2)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "نیکی اور پرہیزگاری کے معاملے میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَالْعَصْرُ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا

بِالصَّبْرِ﴾ (العنکبوت: 1-2)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "زمانے کی قسم! بے شک انسان خسارے میں ہے ماسوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے انہوں نے نیک عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین کی اور صبر کی تلقین کی۔"

قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ - رَحِمَهُ اللَّهُ - كَلَامًا مَعْنَاهُ: إِنَّ النَّاسَ أَوْ أَكْثَرَهُمْ فِي غَفْلَةٍ عَنْ تَدْبِيرِ هَذِهِ السُّورَةِ

امام شافعی رحمہ اللہ نے اس بارے میں یہ بات بیان کی ہے جس کا مفہوم یہ ہے۔

لوگ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) لوگوں کی اکثریت اس سورت میں غور و فکر کرنے کے حوالے سے غفلت کا شکار ہے۔

(179) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَّفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا" مُنْفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو عبد الرحمن زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ کی راہ

179-اخرجه احمد (6/17055) والبخاری (2843) ومسلم (1895) . وابو داؤد (2509) والترمذی (1628) والنسائی

میں کسی غازی کو سامان دے تو اس نے بھی گویا جنگ میں شرکت کی اور جو شخص غازی کے گھروالوں کا اچھی طرح سے خیال رکھے تو اس نے بھی گویا جنگ میں شرکت کی۔ (متفق علیہ)

(180) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى نَيْي لِحَبَّانٍ مِنْ هَذِلٍ، فَقَالَ: "لَيَنْبَغُ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْآخَرُ بَيْنَهُمَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ "ہذیل" کی شاخ "ہزلیان" کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور حکم دیا ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جائے (اور دوسرا گھر کا خیال رکھے) ثواب ان دونوں کو ملے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(181) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَجُلًا بِالرَّوْحَاءِ، فَقَالَ: "مَنْ الْقَوْمُ؟" قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ، فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: "رَسُولُ اللَّهِ"، فَرَفَعَتْ أَمْرًا صَبِيًّا، فَقَالَتْ: أَلِهَذَا حَاجٌ؟ قَالَ: "نَعَمْ، وَلَكَ أَجْرٌ" (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "روحاء" کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کی ملاقات کچھ سواروں سے ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے جواب دیا: مسلمان! انہوں نے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کا رسول! (راوی کہتے ہیں) ان میں سے ایک عورت نے اپنے بچے کو اوپر اٹھاتے ہوئے دریافت کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اور تمہیں بھی اس کا اجر ملے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(182) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُبْذَرُ مَا أُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُؤَقَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ بِهِ، أَخَذَ الْمُتَصَلِّفِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ."

وَفِي رَوَايَةٍ: "الَّذِي يُعْطَى مَا أُمِرَ بِهِ" وَضَبُّوا "الْمُتَصَلِّفِينَ" بِفَتْحِ الْقَافِ مَعَ كَسْرِ التَّوْنِ عَلَى التَّشْيِيعِ، وَعَكْسِهِ عَلَى الْجَمْعِ وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ.

180- أخرجه مسلم (1896) وأبو داود (2510)

181- أخرجه مالك في موطئه (961) وأحمد (1/1898) ومسلم (1336) والنسائي (2646) والطحاوي وأبو يعلى (2400) وابن حبان (3798) وابن الجارود (4111) والحميدي (504) وأبو داود (1736) وابن خزيمة (3049) والبيهقي (155/5) والطحاوي في شرح معاني الآثار (252/2)

182- أخرجه مالك في موطئه (961) وأحمد (1/1898) ومسلم (1336) والنسائي (2646) والطحاوي (2707) وأبو يعلى (2400) وابن حبان (3798) وابن الجارود (4111) والحميدي (504) وأبو داود (1736) وابن خزيمة (3049) والبيهقي (155/5) والطحاوي في شرح معاني الآثار (256/2)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وہ امانت دار مسلمان خادم جو اس حکم پر پوری طرح عمل کرتا ہے جو اسے دیا گیا ہو اور اپنی رضامندی کے ساتھ اس شخص کو پوری ادائیگی کرتا ہو جس کے بارے میں حکم دیا گیا ہو تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک (شمار) ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اسے جو حکم دیا گیا ہے وہ ادا کرتا ہے۔" محدثین نے اس لفظ "المصدقین" پر چاہے یعنی "ق" پر "زبر" اور "ن" پر زیر یعنی "حشیہ" کے صیغے کے طور پر اور کچھ نے اسے جمع کے صیغے کے طور پر پڑھا ہے اور دونوں "صحیح" ہیں۔

## بَابُ فِي النَّصِيحَةِ

### باب 22: خير خواهي کا بیان

قَالَ تَعَالَى:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: 10)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "بے شک اہل ایمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

إِخْبَارًا عَنْ نُوحٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿وَأَنْصَحْ لَكُمْ﴾ (الاعراف: 62) وَعَنْ هُودٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ﴾ (الاعراف: 68)

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی یہ بات نقل کی ہے "اور میں تمہارے لئے خیر خواہی کرتا ہوں۔"

اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کی یہ بات نقل کی ہے۔

"اور میں تمہارے لئے خیر خواہ ہوں اور امانت دار ہوں۔"

(183) وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ: فَأَلَاوُلُ: عَنْ أَبِي رُقَيْبَةَ تَمِيمِ بْنِ أَوْسٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْكَلْبُ النَّصِيحَةُ" قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: "لِللَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلَا يَمُوتُ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ"

"رَوَاهُ مُسْلِمٌ"

حضرت ابو رقیہ تميم بن اوس داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دین خیر خواہی کا نام ہے ہم نے دریافت کیا کس کے لئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے اس کی کتاب کے لئے اس کے رسول کے لئے اور مسلمانوں کے حکمرانوں کے لئے اور عام افراد کے لئے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(184) الْفَنَائِيُّ: عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

183- (رواه مسلم) اس کو شافعی و احمد نے روایت کیا۔ نسائی اس خیریت نے اس کی تخریج کی (سخاوی فی الاربعین)

وَسَلَّمَ عَلَى اِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاتِّبَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنَّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر نماز قائم کرتے، ادا کرنے اور ہر مسلمان کیلئے خیر خواہی کرنے کی بیعت کی تھی۔ (متفق علیہ)

(185) الثَّالِثُ: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ حَتَّى يُحِبَّ لَإِخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی اس چیز کو پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

بَابُ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

باب 23: نیکی کا حکم دنیا اور برائی سے منع کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ الْمُفْلِحُونَ﴾ (آل عمران: 104)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف دعوت دے وہ نیکی کا حکم دے اور براہی سے منع کرے اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (آل عمران: 110)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کے لئے بھیجا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ (الأعراف: 199)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "درگزر کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

184- أخرجه احمد (7/19248) والبيهقي (795) والبخاري (57) ومسلم (56) والترمذي (1925) وابن حبان (4545) والطبراني (2246) والبيهقي (8) والنسائي (4167)

185- أخرجه احمد (4/12801) والبخاري (13) ومسلم (45) والترمذي (2515) والنسائي (5031) وابن ماجه (66) والدارمي (307/2) وابن حبان (234) وابو عوانة (33/1) والطبراني (2004) وابن مده في الايمان (296) وغيرهم.

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (التوبة: 71)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور مومن مرد اور مومن عورتیں وہ ایک دوسرے کے مددگار ہیں وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ (المائدة: 78)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤد اور عیسیٰ کی زبانی لعنت کی گئی ایسا اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کر گئے وہ برائی سے ایک دوسرے کو نہیں روکتے تھے جو وہ کرتے تھے انہوں نے بہت برا کیا۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ﴾ (الكهف: 29)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تم فرما دو کہ یہ میرے پروردگار کی طرف سے آیا ہوا ہے یہ حق ہے جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کر دے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ﴾ (الحجر: 94)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تمہیں جس چیز کا حکم دیا گیا ہے اس کا اعلان کر دو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَأَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ﴾ (الأعراف: 105)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور ہم نے نجات دی ان لوگوں کو جو برائی سے روکتے تھے اور ہم نے گرفت کی ان لوگوں پر جنہوں نے ظلم کیا تھا بڑے عذاب کے ذریعے اس وجہ سے جو وہ برائی کیا کرتے تھے۔"

وَالْآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں جہاں تک حدیث کا تعلق ہے تو اس میں سب سے پہلی حدیث یہ ہے۔

(186) وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ: فَلَاوَلُ: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

186- أخرجه مسلم (49) وابو داود (1140) والترمذي (2172) والنسائي (5023) وابن ماجه (1278)



﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو میں نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم سے جو شخص کسی گناہ کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ کے ذریعے ختم کر دے اور اگر وہ اس چیز کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان ذریعے مخالفت کرے، اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو اپنے دل میں اسے برا سمجھے یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

(187) الثانی: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا نَبِيٌّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَلِيلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِذَا تَخَلَّفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِمْ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ خَرَدَلٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی پہلے جس امت میں مبعوث کیا ہے تو اس امت میں اس نبی کے حواری ہوتے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو نبی کے طریقے کو اپناتے تھے اور اس کے حکم کی پیروی کیا کرتے تھے، پھر ان کے بعد ان کے پیچھے وہ لوگ آئے جو نالائق تھے وہ جو بات کرتے تھے وہ خود نہیں کرتے تھے اور وہ عمل کیا کرتے تھے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا۔ تو جو شخص ان کے ساتھ اپنے دل کے ذریعے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا اور جو شخص ان کے ساتھ اپنے دل کے ذریعے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا اور اس سے نیچے رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(188) الثالث: عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَةِ، وَعَلَى الْآثَرَةِ عَلَيْنَا، وَعَلَى نَازِعِ الْأَمْرِ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ بُرْهَانٌ، وَعَلَى أَنْ تَقُولَ بِالْحَقِّ إِنَّمَا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَاحِمَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الْمَنْشَطُ وَالْمَكْرَةُ" بِفَتْحٍ مِيمَتَيْهِمَا: أَيْ فِي السَّهْلِ وَالصَّغْبِ. وَ"الْآثَرَةُ": الْأَخْبَصَا بِالْمُسْتَرَكِّ وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهَا. "بَوَاحًا" بِفَتْحِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَبَعْدَهَا وَأَوْثَمُ أَلْفٌ ثُمَّ حَاءٌ مُهْمَلَةٌ: أَيْ ظَاهِرًا لَا يَحْتَمِلُ تَأْوِيلًا.

﴿ حضرت ابو الولید عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اس بات لئے بیعت کی تھی کہ ہم تنگی، آسانی پسندیدگی، ناپسندیدگی اپنے ساتھ ترجیحی سلوک ہر حالت میں (حاکم وقت کی) اطاعت فرما کر داری کریں گے اور ہم حاکم کے ساتھ حکومت کے معاملے میں کوئی جھگڑا نہیں کریں گے ماسوائے اس کے کہ تم لوگ

واضح فکر کو دیکھو جو تمہارے پاس موجود اللہ کی کتاب میں واضح کفر ہو اور اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم حق کہتے رہیں گے ہم جہاں کہیں بھی ہوں اور ہم اللہ کی ذات کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

"الْمَنْشَطُ وَالْمَكْرَةُ" ان دونوں میں میم پر پیش پر ہی جائے گی۔ یعنی آسانی اور مشکل و "الْآثَرَةُ": یعنی کسی مشترک چیز میں کسی کے ساتھ امتیازی سلوک کرنا۔ اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔ "بَوَاحًا" اس میں ب پر زیر ہے پھر الف ہے پھر ح ہے یعنی وہ ظاہر چیز جس میں تاویل کا احتمال نہ ہو۔

(189) الرَّابِعُ: عَنِ السُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تَمَلُّ الْقَائِمُ فِي حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعُ فِيهَا، كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهْمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، وَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقُوا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِينَا خَرَقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ تَرَكَوهُمْ وَمَا آرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"الْقَائِمُ فِي حُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى" مَعْنَاهُ: الْمُنْكَرُ لَهَا، الْقَائِمُ فِي دَفْعِهَا وَازَالَتِهَا، وَالْمُرَادُ بِالْحُدُودِ: مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ. "اسْتَهْمُوا": اقْتَرَعُوا.

﴿ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے والا اور اس کی خلاف ورزی کرنے والا ان کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے کسی کشتی (پر سوار ہونے) کے بارے میں قرعہ اندازی کی کچھ لوگ کشتی کے بالائی حصے میں آ گئے اور کچھ نیچے والے حصے میں آ گئے۔ نیچے والے حصے کے لوگوں کو جب پانی کی ضرورت ہوتی تو انہیں اوپر والوں کے پاس سے گزرنا پڑتا۔ اس لیے انہوں نے یہ سوچا کہ اگر ہم اپنے حصے میں ایک سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں (تو یہ مناسب ہوگا) اب اگر وہ (اوپر والے) انہیں ایسا کرنے دیتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں تو وہ سب ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے اور اگر وہ (اوپر والے) ان کا ہاتھ تھام لیتے ہیں تو وہ خود بھی بچ جائیں گے اور (باقی) سب لوگ بھی بچ جائیں گے۔

"الْقَائِمُ فِي حُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى" کا مطلب اس کا انکار کرنے والا ہے جو انہیں دور کرنا اور زائل کرنا چاہتا ہے۔

"الحدود" سے مراد وہ امور ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔

"استهمو" کا مطلب ہے انہوں نے قرعہ اندازی کی۔

(190) الْخَامِسُ: عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ هِنْدِ بِنْتِ أَبِي أُمَيَّةَ حَدِيثَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أَمْرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرَّ، وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا نَقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: "لَا، بَلْ أَقَامُوا فِيكُمْ

الصَّلَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

مَعْنَاهُ: مَنْ كَبَّرَ بِقَلْبِهِ وَلَمْ يَسْتَطِعْ انْكَارًا بَيِّنًا وَلَا لِسَانٍ فَقَدْ بَرِيَ مِنَ الْإِيمِ، وَأَذَى وَطِيفَتِهِ، أَنْكَرَ بِحَسَبِ طَاقَتِهِ فَقَدْ سَلِمَ مِنْ هَذِهِ الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ وَتَابَعَهُمْ فَهُوَ الْعَاصِي.

﴿﴿﴾ سیدہ ام سلمہ ہند بنت ابوامیہ حذیفہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: عنقریب ایسے حکمران آئیں جو اچھے کام بھی کریں گے اور غلط کام بھی کریں گے جو اچھے کام کرے گا وہ بری ہو جائے گا اور جو برے کام کا انکار کرے سلامت رہے گا۔ البتہ جس نے (ان کے برے کاموں) پر رضا مندی ظاہر کی اور ان کی پیروی کی (وہ سلامت نہیں رہے) لوگوں نے عرض کی: ہم ایسے حکمرانوں کے خلاف جنگ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں اس وقت نہیں۔

اس کا مفہوم یہ ہے جو شخص دلی طور پر اسے ناپسند کرتا ہو لیکن زبان یا ہاتھ کے ذریعے انکار کرنے کی استطاعت ہو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا کیونکہ اس نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اور جو شخص اپنی بطاقت کے مطابق اس کا انکار کرے گا وہ اس سے محفوظ رہے گا۔ اور جو ان کے طرز عمل سے راضی ہوگا اور ان کی پیروی کرے گا وہ شخص گناہ گار ہوگا۔

(191) السَّادِسُ: عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ الْحَكَمِ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَرِغَاءً، يَقُولُ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَلُ اللَّعْرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ افْتَرَبَ، فَبُتِحَ الْيَوْمَ رَدَمَ بَأْجُوجٍ وَمَأْجُوجٍ مِثْلَ هَذِهِ، وَخَلَقَ بِأَصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي نَلَيْهَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَيْلُكُ الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: "نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْحَبْثُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴿﴾ ام المؤمنین سیدہ ام حکم زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں گھبرائے ہوئے لائے تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں عربوں کے لئے بربادی ہے اس شر کے ذریعے جو قریب آچکا آج یا جوج اور ما جوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی دو انگلیوں اور انگوٹھے کا حلقہ بنایا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاکت کا شکار ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں اس وقت جب گناہ زیادہ ہو جائیں گے (متفق علیہ)

(192) السَّابِعُ: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَبَاكُمْ وَالْجُلُوسُ فِي الطَّرَفَاتِ أ" فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسَاتٍ بَدَّ، نَحْدُثُ فِيهَا.

191- أخرجه أحمد (10/27843) والبخاری (3346) ومسلم (2880) وعبد الرزاق (20749) والحميدي (308) وشيخه (19061) وابن ماجه (3953) والترمذي (2187) وابن حبان (327) والبيهقي (93/10)

192- أخرجه أحمد (4/11309) والبخاری (2465) ومسلم (21201) وأبو داود (4815) والبيهقي في الأدب (1150) وابن حبان (595) والبيهقي (94/10)

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ جَقَّةً". قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: راستے میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے پاس راستے میں بیٹھنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ ہم یہاں آپس میں بات چیت کر لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم نے بیٹھنا ہی ہے تو راستے کو اس کا حق دو لوگوں نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نگاہ کو جھکا کر رکھنا، تکلیف دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا (متفق علیہ)۔

(193) الثَّامِنُ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فطرحه، وَقَالَ: "بَعُمْدَ أَحَدِكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَبَجَعَلَهَا فِي يَدِهِ أ" فَيَقِيلُ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْ خَاتَمَكَ انْفَعْ بِهِ. قَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا أَخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: جو شخص آگ کا انگارہ ہاتھ میں لینا چاہتا ہو وہ اسے پہنے۔ نبی اکرم ﷺ کے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا تم اپنی انگوٹھی اٹھاؤ اور (اسے فروخت کر کے) اس سے نفع حاصل کرو تو وہ بولا نہیں اللہ کی قسم! میں اسے کبھی بھی نہیں اٹھاؤں گا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اسے پھینکا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(194) الثَّانِعُ: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ عَائِشَةَ بِنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَادٍ فَقَالَ: أَيُّ بُنَى، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْخُطَمَةُ" قَالَتْ: أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ، فَقَالَ لَهُ: اجْلِسْ فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نَخَالَةٍ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نَخَالَةٌ إِنَّمَا كَانَتْ النَخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴿﴾ ابوسعید حسن بصری بیان کرتے ہیں: ابوسعید حسن بصری بیان کرتے ہیں: عائشہ بن عمرو رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: صحابی میں عبید اللہ بن زیاد کے پاس آئے اور بولے اے بیٹے! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے بدترین حاکم ظالم حکمران ہے (اس لئے) تم اس بات سے بچنا کہ تم بھی ان میں شامل ہو جاؤ۔ عبید اللہ نے ان سے درخواست کی: آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ صحابہ کرام (کے طبقے کی) آخری نشانی ہیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا ان کی

193- أخرجه مسلم (2090)

194- أخرجه أحمد (7/20662) ومسلم (1830)

نشانی ہو سکتی ہے؟ نشانی ان کے بعد میں ہوگی اور دوسروں میں ہوگی۔

(195) الْعَاشِرُ: عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُؤْثِرَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوهُمْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں جان ہے یا تو تم لوگ نیکی کا حکم دیتے رہو گے اور برائی سے روکتے رہو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب کرے گا پھر تم لوگ دعا کرو گے جو قبول نہیں ہوگی۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(196) الْحَادِي عَشَرَ: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةٌ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں سب سے افضل جہاد ظالم حکمران کے سامنے کلمہ انصاف کہنا ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(197) الثَّانِي عَشَرَ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الْبَجَلِيِّ الْأَحْمَسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْعُرْزِ: أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ"

رَوَاهُ الْإِسْنَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

"الْعُرْزُ" بَقِيْن مَفْعَمَةٌ مَفْتُوحَةٌ ثُمَّ رَأَى سَاكِنَةً ثُمَّ رَأَى: وَهُوَ رِكَابُ كَوْرِ الْجَمَلِ إِذَا كَانَ مِنَ حَشَبٍ وَقِيلَ: لَا يَخْتَصُّ بِجَلْدٍ وَحَشَبٍ.

حضرت ابوعبد اللہ طارق بن شہاب بجلی احمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا

195- أخرجه الترمذی (2176) وفي سنده عبد الله بن عبد الرحمن الانصاري لم يوثقه غير ابن حبان لكن للحديث شاهد حديث عائشة رضي الله عنها عند البزار (3304) وشاهد من حديث عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما عند الطبراني في (1389) وشاهد من حديث أبي هريرة رضي الله عنه عند البزار (3307) فهو حسن بشواهد

196- ابوداؤد ترمذی احمد ابن ماجہ طبرانی ترمذی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اور ترمذی و احمد طارق بن شہاب سے (جامع صغير سید)

197- أخرجه النسائي (4220) ورجال اسناده ثقات

نبی اکرم ﷺ نے اس وقت اپنا پاؤں رکاب میں رکھا ہوا تھا۔ کون سا جہاد افضل ہے۔ آپ نے فرمایا: ظالم حکمران کے سامنے نیکی بات کہنا۔

اس حدیث کو امام نسائی نے صحیح اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔

"الغرز" اس سے مراد رکاب ہے جو اونٹ کی زین میں ہوتی ہے۔ خواہ وہ چڑے کی ہو یا لکڑی کی ہو اور بعض کے قول کے مطابق یہ چڑے یا لکڑی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔

(198) الثَّالِثُ عَشَرَ: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ، فَيَقُولُ: يَا هَذَا، اتَّقِ اللَّهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْعَدُوِّ وَهُوَ عَلَى حَالِهِ، فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَرِكِيْلَةً وَشَرِيْبَةً وَقَعِيْدَةً، فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ" ثُمَّ قَالَ: ﴿لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ﴾ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ نَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ ﴿- إِلَى قَوْلِهِ -﴾ فَاسْقُوْنَ ﴿- السَّالَةِ -﴾ 8178 ثُمَّ قَالَ: "كَلَّا، وَاللَّهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذَنَّ عَلَى يَدِ الظَّالِمِ، وَلَتَأْطِرَنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا، وَلَتَقْضِرَنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَضْرًا، أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ، ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

هَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ، وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي النِّمَاصِ نَهَتْهُمْ عِلْمًا وَهُمْ قَلَمَ يَنْهَوْنَ، فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ، وَوَاكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ، فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ" فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَكِنًا، فَقَالَ: "لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى نَأْطِرُوهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا".

قَوْلُهُ: "بَاطِرُوهُمْ" أَيُ بَعِطُوهُمْ. "وَلَتَقْضِرَنَّهُ" أَيُ لَتَحْبِسْنَهُ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل میں سب سے پہلی خرابی کا آغاز یوں ہوا کہ ایک شخص ملتا اور دوسرے سے کہتا اے بندے! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم جو کر رہے ہو اسے چھوڑ دو یہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے پھر جب وہ اگلے دن اسے ملتا تو دوسرا شخص اسی حال میں تھا تو پہلے نے اسے منع نہیں کیا کیونکہ وہ اس کے ساتھ کھاتا تھا پیتا تھا بیٹھتا تھا جب ان لوگوں نے ایسا کرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک جیسے کر دیئے۔

198- أخرجه ابو داؤد (4336) والترمذی (3047) وابن ماجہ (4006)

”اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو جو شخص گمراہ ہوگا وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا جبکہ تم ہدایت یافتہ ہو۔“  
میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ روکیں تو پھر  
عقرب اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل کرے گا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد ترمذی اور نسائی نے مستند اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

بَابُ تَغْلِيظِ عُقُوبَةِ مَنْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ وَخَالَفَ قَوْلَهُ فَعَلَهُ  
باب 24: اس شخص کو شدید سزا دینا جو نیکی کا حکم دے یا برائی سے منع کرے اور اس کا اپنا بیان  
اس کے عمل کے خلاف ہو

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿اتَّامِرُونَ النَّاسَ بِالْبُيُوتِ وَتَنَسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ بَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (البقرة: 44)  
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنی ذات کو بھول جاتے ہو جبکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے  
ہو کیا تم لوگوں کو عقل نہیں ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقَفًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾ (الصف: 23)  
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ  
بات بہت بڑی ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم خود نہیں کرتے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

إِخْبَارًا عَنْ شُعَيْبٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ﴾ (هود: 88)  
اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کا یہ بیان نقل کیا ہے: ”میں یہ نہیں چاہتا کہ میں اس بارے میں تمہاری مخالفت  
کروں جس سے میں نے تمہیں روکا ہے (یعنی خود اس پر عمل کر لوں)۔“

(200) وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيُذَوَّرُ بِهَا كَمَا  
يُذَوَّرُ الْحِمَارُ فِي الرَّحَى، فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ، فَيَقُولُونَ: يَا فُلَانُ، مَا لَكَ؟ أَلَمْ نَكُ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ  
وَنَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، كُنْتُ أُمِرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَتِيهِ، وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَتِيهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
قَوْلُهُ: ”فَتَنْدَلِقُ“ هُوَ بِاللَّحْدَالِ الْمُهْمَلَةِ، وَمَعْنَاهُ تَخْرُجُ. وَالْأَقْتَابُ: الْأَمْعَاءُ، وَاحْدُهَا فَنْبٌ

حضرت ابو زید اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

پھر نبی اکرم ﷺ نے پڑھا ”بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم  
السلام کی زبانی لعنت کی گئی ہے۔ ایسا اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کر گئے وہ برائیوں سے روکنا  
نہیں تھے۔ انہوں نے جو کیا وہ بہت برا کیا تم ان میں سے بہت سے لوگوں کو دیکھو گے جو دوستی رکھتے ہیں ان لوگوں کے  
جو کافر ہیں وہ اپنے لئے جو چیز آگے بھیج رہے ہیں وہ بہت بری ہے۔“ (یہ آیت یہاں تک ہے) ”فاسق ہیں۔“

پھر آپ نے ارشاد فرمایا ہرگز نہیں اللہ کی قسم یا تو تم نیکی کا حکم دیتے رہو گے اور برائی سے منع کرتے رہو گے اور ظالم  
ہاتھ کو روکتے رہو گے اور اسے حق کے سامنے جھکاتے رہو گے اور تم حق پر اکتفا کرو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے قلوب ایک  
کر دے گا اور وہ تم پر اسی طرح لعنت کرے گا جیسے اس نے ان پر کی تھی۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد ترمذی نے روایت کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور مذکورہ بالا  
حضرت ابو داؤد ترمذی کے ہیں ترمذی کے الفاظ یہ ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بنی اسرائیل میں گناہوں کا آغاز ہوا تو ان کے علماء نے انہیں روکنا شروع کیا  
وہ باز نہیں آئے وہ علماء ان کے ساتھ ان کی محفلوں میں بیٹھتے رہے اور کھاتے اور پیتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب  
جیسے کر دیئے اور (اللہ تعالیٰ نے) حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی ان پر لعنت کی ایسا اس  
سے ہوا کیونکہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کر گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے پہلے آپ ایک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا  
اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔

یہاں تک کہ تم انہیں حق پر آمادہ کرو گے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں)

”تأطروهم“ اس کا مطلب یہ ہے تم ان کے ساتھ نرمی کرو گے۔ ”ولتقصروا“ اس کا مطلب یہ ہے تم انہیں  
گے۔

(199) الْوَابِعُ عَشَرَ: عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ لَتَفْرُوْنَ  
الْآبَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا تَبْذُرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ ضَلٍّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ (المائدة: 105) وَإِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَيْهِ يَدِيهِ أَوْ شَكَ  
بِعَمَلِهِمْ اللَّهُ يَعْقَابُ مِنْهُ“

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحَةٍ .

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے لوگو! تم نے یہ آیت پڑھی ہے:

199- أخرجه ابو داود (4338) والترمذی (3057) والنسائی فی الکبری (6/1157) وابن ماجه (4005) وغيرهم وان

ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو اس کے پیٹ کی آنتیں باہر آجائیں گی اور وہ انہیں پکڑ کر جہنم میں یوں چکر لگائے گا جیسے گدھا چکی میں چکر لگاتا ہے۔ اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہو کر کہیں اے فلاں! تمہیں کیا ہوا ہے کیا تم نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائی سے روکتے نہیں تھے، وہ جواب دے گا ہاں! میں نیکی کا دیا کرتا تھا لیکن خود عمل نہیں کرتا تھا اور برائی سے منع کیا کرتا تھا لیکن خود اس کا ارتکاب کیا کرتا تھا۔ (متفق علیہ)

تندلق: کا مطلب ہے وہ نکلتا ہے۔ اقتاب: کا مطلب آنتیں ہے۔ اس کی واحد قتب آئے گی۔

## باب 25: امانت کی ادائیگی کا حکم

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا﴾ (النساء: 58)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے تم امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کرو۔“  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا﴾ (الأحزاب: 72)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ اس سے گھبرا گئے انسان نے اسے اٹھا لیا بے شک وہ ظالم اور جاہل ہے۔“

(201) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”آيَةُ الْمُنْكَرِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: ”وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ“.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم نے فرمایا: منافق کی نشانیاں تین ہیں جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اسے امین مقرر کیا جائے تو خیانت کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ وہ مسلمان ہے۔

(202) وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أُنْتَظَرُ الْآخَرَ: حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جُذُرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ نَزَلَ

201- آخر جہ احمد (3/9169) والبخاری (33) و مسلم (59) والترمذی (2631) والسنائی (5036) وابن حبان (257) و

مندہ فی الایمان (527) و ابو عوانة (21/1) والبیہقی (288/6)

202- آخر جہ البخاری (6497) و مسلم (143) والترمذی (2179) وابن ماجہ (4053)

الْقُرْآنَ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ، وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ، فَقَالَ: ”يَتَامُ الرَّجُلُ النُّومَةَ لِقَبْضِ الْأَمَانَةِ مِنْ قَلْبِهِ، فَيُظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَسْتِ، ثُمَّ يَتَامُ النُّومَةُ فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيُظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَسْجَلِ، كَجَمْرِ دَخَرْتَهُ عَلَى رَجُلِكَ فَهَيْطَ، فَتَرَاهُ مُتَبَرًّا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ“ ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَلَدَّ خَرَجَهُ عَلَى رَجُلِهِ ”فَيُضْبِحُ النَّاسُ يَتْبَاعُونَ، فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ: إِنَّ فِي بَيْتِي فُلَانٌ رَجُلًا آمِنًا، حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا أَجَلَدَهُ! مَا أَظْرَفَهُ! مَا أَغْلَقَهُ! وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْ ثِقَالٍ حَتَّى يَنْحَرِدَ مِنْ خَرَدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ“ - وَلَقَدْ أَتَى عَلِيَّ رَمَانٌ وَمَا أَبَالِي أَيْكُمْ بَايَعْتُ: لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَّيُرِدَّنِي عَلَى دِينِهِ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا لَّيُرِدَّنِي عَلَى سَاعِيهِ، وَمَا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أَبَايَعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

قَوْلُهُ: ”جَذَرُ“ يَفْتَحُ الْجِيمَ وَاسْتَكَانَ الدَّالُ الْمُعْجَمَةَ: وَهُوَ أَصْلُ الشَّيْءِ  
وَالْوَسْتُ بِالنَّاءِ الْمُشْتَبَهَةُ مِنَ فَوْقِ: الْأَثَرِ الْيَسِيرِ. وَالْمَسْجَلُ يَفْتَحُ الْمِيمَ وَاسْتَكَانَ الْجِيمَ: وَهُوَ تَنْقُطُ فِي الْيَدِ وَنَحْوَهَا مِنْ أَثَرِ عَمَلٍ وَغَيْرِهِ. قَوْلُهُ: ”مُتَبَرًّا“: مُرْتَفِعًا. قَوْلُهُ: ”سَاعِيهِ“: الْوَالِي عَلَيْهِ.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دو باتیں بیان کیں ان میں سے ایک تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا میں انتظار کر رہا ہوں آپ نے ہمیں یہ بات بتائی کہ امانت لوگوں کے دلوں میں نازل ہوئی پھر قرآن نازل ہوا تو لوگوں نے قرآن سے اسی بات کا علم حاصل کیا اور سنت سے اسی بات کا علم حاصل کیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں امانت کے اٹھانے جانے کے بارے میں بتایا اور فرمایا: جب کوئی شخص سو رہا ہوگا تو اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی اور اس کا اثر معمولی سا رہ جائے گا۔ پھر وہ شخص سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی یہاں تک کہ اس کا اثر آبلے کی مانند رہ جائے گا کہ اگر تم اپنے پاؤں پر کوئی چیز گاری ڈالو تو اس کا اثر آبلے کی مانند رہ جائے گا وہ تمہیں پھولا ہوا محسوس ہوگا لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوگا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے کچھ کٹکریاں پکڑیں اور انہیں اپنے پاؤں پر لڑھکایا۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) لوگوں کا یہ حال ہو جائے گا کہ ان میں امانت واپس کرنے والا کوئی نہیں رہے گا یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانت شخص ہے۔ یہاں تک کہ کہا جائے گا (جو امانت میں خیانت کرتا ہو) یہ کتنا سمجھدار مضبوط اور تیز آدمی ہے۔ حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔

(حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے ایسا وقت بھی دیکھا ہے جب میں اس بات کی پرداہ نہیں کرتا تھا کہ میں کس کے ساتھ سودا کر رہا ہوں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اپنے دین کی وجہ سے میرے ساتھ صحیح معاملہ رکھتا اور اگر وہ عیسائی یا یہودی ہوتا تو اس کا حاکم اسے ایسا کرنے پر مجبور کرتا۔ لیکن آج میں تم میں سے صرف فلاں شخص کے ساتھ ہی سودا کرتا ہوں۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) لفظ جذر میں جیم پر زبر پڑھی جائے گی اور ذال کو ساکن پڑھا جائے گا۔ اس سے مراد کسی

چیز کی اصل ہے۔ الوکت: کے آخر میں ت ہے اس کا مطلب تھوڑا سا نشان ہے۔ المنجل: میں میم پر زبر اور سین کو ساکن



پڑھا جائے گا۔ اس کا مطلب ہاتھ آبلہ وغیرہ لگنا ہے جو کام کرنے کی وجہ سے ہو یا کسی اور وجہ سے ہو۔ لفظ ”مستحب“ مطلب بلند ہوتا ہے۔ اور لفظ ”ساعیہ“ کا مطلب اس کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

(203) وَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يَجْمَعُ اللَّهُ بَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى نَزَلَتْ لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَيَأْتُونَ أَدَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ: يَا أَبَانَا اسْتَفْنِجْ لَنَا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: وَهَلْ أَخْرَجَكُمُ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطْبَنَةُ أَبِيكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى ابْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ. قَالَ: فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِّنْ وَرَاءَ وَرَاءَ، اعْمَدُوا إِلَى مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ تَكْلِيمًا. فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلِمَةِ اللَّهِ وَرُوحِهِ، فَيَقُولُ عِيسَى: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُومُ فَيُؤَذِّنُ لَهُ، وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَيَقُومَانِ جَنَّتِي الصِّرَاطُ وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوْلَكُمُ

كَاتِبُي“ قُلْتُ: يَا أَبَى، أَيْ شَيْءٍ كَمَرِ الْبَرَقِ؟ قَالَ: ”أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ بَمُرٍّ وَيَرْجِعُ فِي طَرَفِهِ عَيْنٌ، ثُمَّ كَمَرِ الرِّيحِ، ثُمَّ كَمَرِ الطَّيْرِ، وَشَدَّ الرِّجَالُ نَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ، وَنَبَّيْتُكُمْ فَإِنَّمَا عَلَى الصِّرَاطِ بَقُولُ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتَّى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ لَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا رَحْقًا، وَهُوَ خَافَتِي الصِّرَاطُ كَلَاكِبُ مَعْلَقَةٍ مَّامُورَةٍ بِأَخِيذٍ مِّنْ أَمْرِتِ بِهِ، فَمَخْذُوشٌ نَّاجٍ، وَمَكْرَدَسٌ فِي النَّارِ“ وَاللَّهُ نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ، إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَيَعُونَ خَرِيفًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. قَوْلُهُ: ”وَرَاءَ وَرَاءَ“ هُوَ بِالْفَتْحِ فِيهِمَا. وَقِيلَ: بِالضَّمِّ بِلَا تَنْوِينٍ وَمَعْنَاهُ: لَسْتُ بَيْنَكَ وَاللَّهِ الرَّفِيعَةِ، وَهِيَ كَلِمَةٌ تَذَكَّرُ عَلَى سَبِيلِ التَّوَضُّعِ. وَقَدْ بَسَطْتُ مَعْنَاهَا فِي شَرْحِ صَحِيحِ مُسْلِمٍ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا تو اہل ایمان اٹھ کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ جنت ان کے نزدیک کر دی جائے گی وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آ کر درخواست کریں گے اسے ہمارے جد امجد! آپ ہمارے لیے جنت کھلوائیں۔ حضرت آدم جواب دیں گے:

تم اپنے اسی جد امجد کی غلطی کی وجہ سے جنت سے نکالے گئے تھے اس لیے یہ مجھ سے نہیں ہوگا تم میرے بیٹے اور اللہ تعالیٰ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہی جواب دیں گے کہ یہ مجھ سے نہیں ہوگا کیونکہ خلیل ہونا اور بات ہے۔

تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جنہیں اللہ نے شرف ہم کلائی عطا کیا تھا لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے میں ایسا نہیں کر سکتا، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی کہیں گے: میں ایسا نہیں کر سکتا۔

اس وقت لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس آئیں گے تو حضرت محمد ﷺ (شفاعت کے لیے) کھڑے ہوں گے۔ آپ کو اس کی اجازت ملے گی اسی طرح امانت اور صلہ رحمی پل صراط کے دونوں کناروں پر کھڑے ہو جائیں گے (تاکہ گزرنے والوں کی مدد کریں)

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) تمہارا پہلا گروہ برق کی مانند ہوگا۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں برق کی طرح کون سی چیز حرکت کرتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے دیکھا ہے کس طرح پلک جھپکنے میں بجلی جا کر واپس بھی آ جاتی ہے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر کچھ لوگ ہوا کی مانند گزریں گے پھر کچھ پرندوں کی مانند گزریں گے پھر آدمیوں کی مانند گزریں گے ان کی رفتار ان کے اعمال کے مطابق ہوگی تمہارے نبی ﷺ اس وقت پل صراط پر کھڑے یہی دعا مانگ رہے ہوں گے اے میرے پروردگار! سلامتی عطا فرما سلامتی عطا فرما پھر کمزور اعمال والوں کی باری آئے گی یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص خود کو گھسیٹ کر چلے گا پل صراط کے دونوں کناروں پر کچھ کانٹے لگے ہوں گے جنہیں (جہنمیوں کو) پکڑنے کا حکم ہوگا ان پکڑے ہوئے لوگوں میں بعض زخمی ہوں گے لیکن پار پہنچ جائیں گے اور بعض جہنم میں گر جائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے، جہنم کی گہرائی ستر برس کی مسافت کے برابر ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

لفظ دراء دراء میں دونوں پر زبر پڑھی جائے گی اور ایک قول کے مطابق تنوین کے بغیر پیش پڑھی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے میں اس عظیم درجے کے لائق نہیں ہوں۔ یہ ایک ایسا کلمہ ہے جسے انکساری کے طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔ (امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ہم نے ”شرح صحیح مسلم“ میں اس کے معانی پر تفصیل سے بحث کی ہے۔

(204) وَ عَنْ أَبِي خُثَيْبٍ، بِضَمِّ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِي فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُومٌ، وَإِنِّي لَا أَرَانِي إِلَّا سَاقِطَ الْيَوْمِ مَظْلُومًا، وَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمَّتِي لَدِينِي، أَقْرَبُ دِينَنَا بَيْنِي مِنْ مَالِنَا شَيْنًا؟ ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ، بَعْ مَا لَنَا وَأَفِضْ دِينِي، وَأَوْصِي بِالْثَلَاثِ وَثَلَاثَةِ لِسَنِيهِ، بَعْثِي لِنَبِيِّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ثَلَاثَ الثَّلَاثِ. قَالَ: فَإِنِ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا بَعْدَ قَضَاءِ الدِّينِ شَيْءٌ فَقُلْتُ لِنَبِيِّكَ. قَالَ هَشَامٌ: وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ وَازَى



بَعْضُ بَنِي الزُّبَيْرِ حُبِيبٌ وَعَبَادٌ، وَلَهُ بَوْمِيذٌ نِسْعَةٌ يَتِيمٌ وَنِسْعٌ بَنَاتٌ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَجَعَلَ بَوْمِيذِي بَدَنِي وَبَقُولُ: يَا بَنِي، إِنْ عَجَزْتَ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِمَوْلَايَ. قَالَ: قَوْلُ اللَّهِ مَا دَرَبْتُ مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ: يَا أَبَتِ مَنْ مَوْلَاكَ؟ قَالَ: اللَّهُ. قَالَ: قَوْلُ اللَّهِ مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دِينِهِ إِلَّا قُلْتُ: يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَقْصَرُ عَنْهُ دِينَهُ فَبَقَضِيهِ. قَالَ: فَفِيْلُ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَدْعُ دُبَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرَضِيَنِي، مِنْهَا الْعَابَةُ وَوَاحِدَةُ عَشْرَةٍ دَارًا بِالسَّيْئَةِ، وَدَارَتَيْنِ بِالْبَصْرَةِ، وَدَارًا بِالْكُوفَةِ، وَدَارًا بِمِصْرَ. قَالَ: وَإِنَّمَا كَانَ دِينُهُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ، فَيَسْتَوِدُّهُ إِيَّاهُ، فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ: لَا، وَلَكِنْ هُوَ سَلَفٌ إِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّبْعَةَ وَمَا وَلِيَّ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا حِبَابَةً وَلَا خِرَاجًا وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي عَزْوٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَحَسَبْتُ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الدِّينِ فَوَجَدْتُهُ أَلْفِي أَلْفٍ وَمِئَتِي أَلْفٍ! فَلَقِي حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدِّينِ؟ فَكَنَّمْتُهُ وَقُلْتُ: مِنْهُ أَلْفٌ. فَقَالَ حَكِيمُ: وَاللَّهِ مَا أَرَى أَمْوَالَكُمْ تَسْعُ هَذِهِ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَتْ أَلْفِي أَلْفٍ وَمِئَتِي أَلْفٍ؟ قَالَ: مَا أَرَأَيْتَ تَطْبُقُونَ هَذَا، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي، قَالَ: وَكَانَ الزُّبَيْرُ قَدْ اشْتَرَى الْعَابَةَ بِسِتَمِئَةِ أَلْفٍ، فَبَاعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بِالْأَلْفِ وَاسْتَمِئَةِ أَلْفٍ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ شَيْءٌ فَلْيُؤَاغِرْهُ بِالْعَابَةِ، فَإِنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُمِئَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ: إِنْ شِئْتُمْ نَرَكُنْهَا لَكُمْ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا، قَالَ: فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُكُمْ هَا هُنَا فَبِمَا نُوْخِرُونَ إِنْ أَخْرَجْتُمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا، قَالَ: فَافْطَعُوا لِي قِطْعَةً، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَكَ مِنْ هَاهُنَا إِلَى هَاهُنَا. فَبَاعَ عَبْدُ اللَّهِ مِنْهَا فَقَضَى عَنْهُ دَيْنَهُ وَأَوْفَاهُ، وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ، فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ، وَالْمُنْدِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: كَمْ فَوَيْتَ الْعَابَةَ؟ قَالَ: كُلُّ سَهْمٍ بِمِئَةِ أَلْفٍ، قَالَ: كَمْ بَقِيَ مِنْهَا؟ قَالَ: أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ، فَقَالَ الْمُنْدِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ: قَدْ أَخَذْتُ مِنْهَا سَهْمًا بِمِئَةِ أَلْفٍ، قَالَ عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ: قَدْ أَخَذْتُ مِنْهَا سَهْمًا بِمِئَةِ أَلْفٍ. وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِئَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: كَمْ بَقِيَ مِنْهَا؟ قَالَ: سَهْمٌ وَنِصْفُ سَهْمٍ، قَالَ: قَدْ أَخَذْتُهُ بِخَمْسِينَ وَمِئَةِ أَلْفٍ. قَالَ: وَبَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيبَهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتَمِئَةِ أَلْفٍ، فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ، قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ: افْصَحْ بَيْنَنَا مِيرَاثًا، قَالَ: وَاللَّهِ لَا أَفْصَحُ بَيْنَكُمْ حَتَّى آتَاكِ بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعُ سِنِينَ: أَلَا مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَبَايِنَا فَلْيَقْضِهِ. فَجَعَلَ كُلُّ سَنَةٍ بَنَادِي فِي الْمَوْسِمِ، فَلَمَّا مَضَى أَرْبَعُ سِنِينَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ وَدَفَعَ الثُّلُثَ. وَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ سِنِينَ، فَاصْطَابَ كُلُّ امْرَأَةٍ أَلْفَ أَلْفٍ وَمِئَتَا أَلْفٍ، فَجَمِيعُ مَالِهِ خَمْسُونَ أَلْفَ أَلْفٍ وَمِئَتَا أَلْفٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو حنیبلہ اس میں "خ" پر پیش پڑھی جائے گی۔ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب جمل کے

دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے مجھے بلایا تو میں ان کے پاس آکر کھڑا ہو گیا انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے آج ہر شخص ظالم کے طور پر مارا جائے گا یا مظلوم کے طور پر مارا جائے گا۔ اپنے بارے میں مجھے امید ہے آج مجھے مظلوم کے طور پر مارا جائے گا۔ میرے نزدیک سب سے اہم مسئلہ میرا قرض ہے تم کیا سمجھتے ہو؟ ہمارے مال میں سے قرض کی ادائیگی کے بعد کچھ بچ جائے گا۔ پھر انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے ہمارے مال کو فروخت کر کے میرا قرض ادا کر دینا۔ پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے تہائی مال کی وصیت کی۔ اس تہائی مال کا تہائی حصہ ان کے بیٹوں کے لئے یعنی حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کے لئے تھا۔ انہوں نے فرمایا تہائی کا تہائی حصہ ہوگا۔ اگر قرض کی ادائیگی کے بعد بھی تمہارا کچھ مال اضافی ہو جائے تو ایک تہائی حصہ تمہارے بچوں کے لئے ہوگا۔

ہشام بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے بعض بچے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بعض بچوں کے ہم عمر تھے جن کا نام خبیث اور عباد تھا اس وقت ان کے نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ اپنے قرض کے بارے میں مجھے وصیت کرتے رہے اور فرمایا: اے میرے بیٹے اگر تم اس کی ادائیگی نہ کر سکو تو تم میرے مولیٰ سے مدد لینا۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے اندازہ نہیں ہو سکا کہ ان کا مطلب کیا ہے۔ میں نے کہا ابا جان! آپ کا مولا کون ہے انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جواب دیتے ہیں اللہ کی قسم! ان کے قرض کے بارے میں میں جب بھی کسی پریشانی کا شکار ہوا تو میں نے دعا کی اے زبیر کے مولیٰ! ان کے قرض کو ادا کر دے تو اس نے قرض کو ادا کروا دیا۔ اس دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ انہوں نے کوئی دیوار کوئی زمین کوئی درہم نہیں چھوڑا۔ البتہ "غابہ" میں کچھ زمین تھی، مدینہ منورہ میں گیارہ گھر تھے۔ بصرہ میں دو گھر تھے۔ کوفہ میں ایک گھر تھا اور مصر میں ایک گھر تھا۔ ان کے ذمے اتنا قرض اس لئے تھا کہ کوئی شخص اپنا مال امانت کے طور پر رکھواتا تھا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے: نہیں یہ ادھار ہے۔ مجھے اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کبھی بھی سرکاری عہدے پر فائز نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے کبھی خراج وصول نہیں کیا اور اس طرح کوئی کام نہیں کیا وہ صرف نبی اکرم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگوں میں شریک ہوتے رہے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے اندازہ لگایا کہ ان پر کتنا قرض ہے تو وہ تقریباً پانچ لاکھ تھا۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ملے اور دریافت کیا: اے میرے بھتیجے! میرے بھائی پر کتنا قرض تھا؟ انہوں نے اصل حقیقت ان سے چھپاتے ہوئے کہا ایک لاکھ تھا۔ حکیم نے کہا اللہ کی قسم میرا خیال ہے تمہارا مال اسے ادا نہیں کر سکے گا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کا کیا خیال ہے اگر ان کے ذمے پانچ لاکھ قرض ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر تو تم یہ بالکل بھی ادا نہیں کر سکو گے۔ اگر تم اسے ادا نہیں کر سکتے تو مجھ سے مدد لے لینا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے "غابہ" والی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اسے سولہ لاکھ کے عوض میں فروخت کیا اور پھر انہوں نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ جس شخص نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کچھ

وصول کرنا ہو وہ غابہ میں آکر ہم سے مل لے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما ان کے پاس آئے انہوں نے حضرت زبیر سے چار لاکھ روپے لینے تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں انہوں نے کہا اگر تم چاہو تو میں اس کو مزید موخر کر دیتا ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: تم پھر ایسا کرو کہ تم زمین کا ایک ٹکڑا مجھے دے دو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہاں سے بے وہاں تک یہ زمین آپ کی ہوئی۔

راوی بیان کرتے ہیں انہوں نے اس زمین کو فروخت کیا اور اس کے ذریعے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا قرض ادا کیا اور مکمل کر دیا۔ پھر بھی اس زمین کے ساڑھے چار حصے باقی رہ گئے۔ (کافی عرصہ گزرنے کے بعد) وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملے آئے۔ اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس عمرو بن عثمان منذر بن زبیر اور ابن زعمہ موجود تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا غابہ والی زمین کی قیمت کتنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کہ ہر ایک حصے کی ایک لاکھ ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کتنے حصے باقی رہ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ساڑھے چار حصے باقی رہ گئے ہیں۔ منذر بن زبیر نے کہا میں ایک لاکھ کے عوض میں ایک حصہ خرید لیتا ہوں۔ عمرو بن عثمان نے کہا کہ ایک لاکھ کے عوض میں ایک حصہ لے لیتا ہوں۔ ابن زعمہ نے کہا کہ ایک لاکھ کے عوض میں ایک حصہ لے لیتا ہوں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا اب کتنے باقی رہ گئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: ڈیڑھ حصہ باقی رہ گیا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ڈیڑھ لاکھ عوض میں وہ حصہ لے لیتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں عبداللہ بن جعفر نے اپنا حصہ حضرت معاویہ کو چھ لاکھ کے عوض میں فروخت کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اس قرض کو ادا کرنے سے فارغ ہو گئے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ صاحبزادوں نے یہ کہا کہ اب ہماری وارث ہمارے درمیان تقسیم کر دیجئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں اللہ کی قسم! میں تمہارے درمیان اس وقت تک تقسیم نہیں کروں گا جب تک چار سال تک ہر سال حج کے موقع پر یہ اعلان نہ کروں کہ اگر شخص کے ذمے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا قرض ہے تو ہم اسے ادا کرتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ چار سال تک حج کے موقع پر یہ اعلان کرتے رہے جب چار سال گزر گئے تو انہوں نے وہ مال ان صاحبزادوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی چار بیویاں تھیں۔ ان میں سے ہر ایک بیوی کے حصے میں بارہ لاکھ روپے آئے۔

## بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ وَالْأَمْرِ بِبِرِّ الْمَظَالِمِ

باب 26: ظلم کا حرام ہونا اور مظالم کو معاف کروانے کا حکم

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَقٍّ وَلَا شَفِيعٌ يُطَاعُ﴾ (غافر: 18)  
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ ہی کوئی سفارش کرنے والا ہوگا جس کی بات مانی جائے گی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ﴾ (الحج: 17)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔“

وَأَمَّا الْآحَادِيثُ فَمِنْهَا: حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمُتَقَدِّمُ فِي الْخَيْرِ بَابُ الْمُجَاهِدَةِ.

اس بارے میں بہت سی احادیث موجود ہیں ان میں سے ایک حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو مجاہدہ کے باب کے آخر میں گزر چکی ہے۔

(205) وَعَنْ جَابِرٍ وَصِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”اتَّقُوا الظُّلْمَ؛ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ؛ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَانَهُمْ، وَاسْتَحْلَوْا مَحَارِمَهُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور بخل سے بچو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ بخل کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے، انہیں اس بات نے ایک دوسرے کا خون بہانے اور حرام چیزوں کو حلال قرار دینے پر ابھارا تھا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(206) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَتُؤَذَّنَ الْحُقُوفُ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ، حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حقداروں کو ان کا حق قیامت کے دن ضرور ملے گا یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بدلہ لے کر بغیر سینگ والی بکری کو دیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(207) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَلَا نَذَرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ حَتَّى حَمَدَ اللَّهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَنَّى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَاطْلَبَ فِي ذِكْرِهِ، وَقَالَ: ”مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ أُمَّةً أَنْذَرَهُ“

205- رواه مسلم.

206- أخرجه مسلم (2582)

207- بخاری کتاب المغازی من حدیث ابن وہب بسندہ.

ہے لیکن جب اس کی گرفت کرتا ہے تو پھر اسے نہیں چھوڑتا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

”اور اسی طرح تمہارے پروردگار کی گرفت جب اس نے ایک بستی پر گرفت کی جو ظالم تھی یہ شک اس کی پکڑ دو

ناک اور زبردست ہے۔“ (متفق علیہ)

(210) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "إِنَّكَ تَأْتِي

قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِلذِّكْرِ،

فَاعْلَمْتُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِلذِّكْرِ، فَاغْلِبْتُمْ أَنَّ

اللَّهُ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تَوْخَلُّ مِنْ أَغْنِيَانِهِمْ فَتَرُدُّ عَلَى فَقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِلذِّكْرِ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ

أَنْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ؛ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت معاذ بن راضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھیجا اور فرمایا: تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل

کتاب ہیں، تم انہیں اس بات کی گواہی کی طرف دعوت دو کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور یہ شک میں اللہ کا رسول ہوں

اگر وہ اس بارے میں تمہاری فرمانبرداری کریں تو تم انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے امراء

سے لے کر ان کے غریبوں کو دیدی جائے گی، اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری فرمانبرداری کریں تو تم لوگوں کے اچھے اموال

حاصل کرنے سے بچنا اور مظلوم کی دعوت سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

(متفق علیہ)

(211) وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ اللَّثْبَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ، قَالَ: هَذَا لَكُمْ، وَهَذَا

أَهْدَى إِلَيَّ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "أَمَّا بَعْدُ،

فَلْيَأْتِيَنَّ اسْتَعْمَلُ الرَّجُلِ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّيْنِي اللَّهُ، فَيَأْتِيَنِي فَيَقُولُ: هَذَا لَكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُ إِلَيْ،

أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا؟ وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ

إِلَّا لَيْسَ اللَّهُ تَعَالَى، بِحِمْلِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، فَلَا أَعْرِضَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لِي، اللَّهُ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءً، أَوْ بَقْرَةً لَهَا

خَوَارٌ، أَوْ شَاةً تَبْعُرُ" ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَوَى بَيَاضُ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ، فَقَالَ: "اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ" ثَلَاثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ اسد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو جس کا

نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ، وَإِنَّهُ إِنْ يَخْرُجَ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ، إِنْ

لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَأَنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى، كَانَ عَيْنُهُ عَيْنَةً طَافِيَةً. أَلَا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ

كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟" قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: "اللَّهُمَّ

ثَلَاثًا "وَيَلِّغْكُمْ - أَوْ وَيَنْحِكُمْ -، انْظُرُوا: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ"

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضُهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم لوگ حجۃ الوداع کے بارے میں بات چیت کیا کرتے تھے

اکرم ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں تھا کہ حجۃ الوداع سے کیا مراد ہے؟ یہاں تک کہ ایک دن

اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے بڑی تفصیل سے اس کا ذکر

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو معبود کیا ہے۔ اس نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ

السلام نے اور ان کے بعد آنے والے انبیاء نے بھی اس سے ڈرایا ہے وہ تمہارے درمیان ظہور پذیر ہوگا تم سے اس کی حالت

یعنی چاہیے اور وہ تم سے مخفی نہیں رہے گا تمہارا پروردگار ”کانا“ تمہیں ہے وہ ”کانا“ ہوگا اس کی دائیں آنکھ کافی ہوگی۔

آنکھ پھولے انور کی طرح ہوگی۔ یاد رکھنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک دوسرے کے خون اور اموال اسی طرح قابل

رکھے ہیں جیسے یہ دن اس شہر میں اور اس مہینے میں قابل احترام ہے کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں

اکرم ﷺ نے دعا کی اے اللہ! تو گواہ ہو جا! آپ نے ایسا تین مرتبہ کہا۔

(پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) تمہارا ستیاناس ہو یا درکھنا میرے بعد زمانہ کفر کی طرح ایک دوسرے کو قتل کرنا شر

کر دینا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور اس کا بعض حصہ امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(208) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ تَلَا

شَبْرًا مِنَ الْأَرْضِ، طَوْفَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ایک ہالشت جتنی زمین

طور پر ہتھیا لے گا اس کے گلے میں سات زمینوں کے وزن جتنا طوق ڈالا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(209) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ

لَيْسَ لِي لِلظَّالِمِ، فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُلْقِهِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنَ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ﴾

أَلَيْسَ شَدِيدًا؟ (مرد: 102) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والے کو مہلت

208-متفق علیہ ابن ماجہ عن عائشہ

209-اخرجه البخاری (4686) ومسلم (2583) والترمذی (3110) والنسائی فی الكبرى (6/1245) وابن ماجہ (4018) وابن حبان (5175) والبيهقي فی الكبرى (9/4/6) وفي الاسماء الاصفاء (82/1)

210-اخرجه احمد (1/2071) والبخاری (1395) ومسلم (19) وابو داود (1584) والترمذی (625) والنسائی (2434) وابن

ماجه (1783) والدارمی (379/1) وابن مندہ (116) وابن حبان (156) والطبرانی (12408) والدار قطنی (136/2) وابن

ابی شیبہ (114/3) وغيرهم

211-اخرجه البخاری (915) ومسلم (1832) وابو داود (2946)

نام ابن تلبیہ تھا۔ زکوٰۃ کی وصولی کا عامل مقرر کیا۔ ایک روایت میں ”صدقے کی وصولی“ مذکور ہے۔ جب وہ شخص واپس اس نے بتایا یہ آپ کا مال ہے اور یہ تخائف مجھے ملے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی بیان کی اور فرمایا: انا بعد! اللہ تعالیٰ حکومت کا جو معاملہ میرے سپرد کیا ہے میں تم میں سے کسی ایک کو اس کے کسی کام کا گھر ہوں اور وہ آکر یہ کہتے ہیں یہ آپ کا مال ہے اور یہ تخائف ہمیں ملے ہیں۔ وہ اپنے باپ کے گھر میں کیوں جاتے؟ (ایک روایت میں ماں کے گھر کے الفاظ ہیں) تاکہ پتہ چلے کہ انہیں تخائف ملے ہیں یا نہیں؟ اس ذات کی قسم کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ تم میں سے جو شخص ایسی کوئی چیز وصول کرے گا قیامت کے دن وہ اس کے گردن پر اٹھا کر آئے گا۔ وہ اونٹ ہوگا جو بڑا بڑا رہا ہوگا یا گائے ہوگی جو ڈکرا رہی ہوگی یا بکری ہوگی جو منہ لگی۔ (راوی کہتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بظلوں کی سفیدی آپ نے دوسرے فرمایا: اے اللہ! (تو گواہ رہنا) میں نے تبلیغ کر دی ہے۔ (متفق علیہ)

(212) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَانَتْ مَظْلِمَةً لِأَخِيهِ، مِنْ عِزِّهِ أَوْ مِنْ شَيْءٍ، فَلْيَحْلِلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ؛ إِنْ عَمِلَ صَالِحٌ أَخَذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أَخَذَ مِنْ سَبْتَاتٍ صَاحِبِهِ فَحِمِلَ عَلَيْهِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جس شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ اس یا کسی اور حوالے سے کوئی زیادتی کی ہو تو وہ دنیا میں ہی اس سے معاف کروالے اس سے پہلے کہ جب درہم اور دینار آئیں گے اگر اس شخص کے پاس کوئی نیک عمل ہوگا تو وہ اس کی زیادتی کے مطابق اس سے لے لیا جائے گا اور اگر پاس اتنی نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس کے ساتھی کی نیکیاں لے کر اس کے سر ڈال دی جائیں گی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(213) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ میں بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اس نے منع کیا ہے۔ (متفق علیہ)

(214) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ ثَقْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ

212- أخرجه احمد (3/9621) والبخاری (2449) والطحاसी (3218) وابن حبان (7361) والبيهقي (369/3)

213- أخرجه احمد (2/6525) والبخاری (10) ومسلم (40) نحوه

214- أخرجه احمد (2/2503) والبخاری (3073) وابن ماجه (2849)

بِكْرَةٍ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُوَ فِي النَّارِ" فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَوَجَدُوا عِبَانَةً قَدْ غَلَّتْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ کے سامان کا نگران ایک شخص تھا جس کا نام ”کرکرہ“ تھا وہ فوت ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جہنم میں ہوگا جب لوگوں نے اس کے بارے میں تحقیق کی تو انہوں نے ایک عباہ پائی جو اس شخص نے خیانت کے طور پر لی ہوئی تھی۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(215) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نَفِيعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الرِّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ: السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ: ثَلَاثُ مَوَالِيَتٍ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمَحْرَمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيْ شَهْرٌ هَذَا؟" قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِئُ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: "أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟" قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: "فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟" قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِئُ بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ: "أَلَيْسَ الْبَلَدَةُ؟" قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: "فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟" قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِئُ بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ: "أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟" قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: "فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَنَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَبَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَاحَ تَرَجَعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِكَيْلِغِ الشَّاهِدِ الْغَائِبِ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَلْفُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ مَنِ سَمِعَهُ"، ثُمَّ قَالَ: "أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟" قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: "اللَّهُمَّ اشْهَدْ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو بکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں وقت اپنی مخصوص رفتار سے گزر رہا ہے۔ جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا ایک سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں۔ جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین لگاتار ہیں۔ یعنی ذیقعدہ ذوالحجہ اور محرم (اور چوتھا) رجب ہے۔ جو قبیلہ ”مضر“ کا مہینہ ہے۔ جو بھادی الثانی اور شعبان کے درمیان آتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا (آج کل) یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی نیا نام تجویز کریں گے۔ آپ نے دریافت کیا۔ کیا یہ ذوالحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں! آپ نے دریافت کیا، یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس کا

215- أخرجه احمد (7/20408) والبخاری (67) ومسلم (1679) وابو داؤد (1948) وابن ماجه (233) وابن خزيمة

(2952) والبيهقي (298/3)

کوئی نیا نام تجویز کریں گے۔ آپ نے دریافت کیا 'کیا یہ' البلدہ' (مکہ مکرمہ نہیں ہے؟) ہم نے عرض کی جی ہاں! دریافت کیا 'یہ کون سا دن ہے؟' ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ خاموش رہے یہاں نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی نیا نام تجویز کریں گے۔ آپ نے دریافت کیا 'کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟' ہم نے جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے میرے استاذ حدیث میں) اور تمہاری عزت (کے الفاظ بھی نقل کیے ہیں) تمہارے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جیسے اس شہر میں یہ دن قابل احترام ہے، عنقریب تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے میں سوال کرے گا اس لئے تم میرے بعد کافر ہو کر آپس میں قتل و غارت گری نہ شروع کر دینا۔ ہر موجود شخص غیر موجود پیغام پہنچا دے۔ کیونکہ اس بات کا امکان موجود ہے جس تک پیغام پہنچایا جائے وہ براہ راست سننے والے کی بہتر طور پر اسے یاد رکھے (راوی کہتے ہیں) پھر آپ نے فرمایا: خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا۔ (متفق علیہ)

(216) وَعَنْ أَبِي أَسَمَةَ أَيَّاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِمِمْبِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَمِيزُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: "وَأَنْ قَضِيَّتَا مِنْ أَرَاكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو کوئی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر لے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور اس پر جہنم دیتا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ کوئی معمولی چیز ہو؟ تو آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ بیلو کے شاخ ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(217) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: "مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ، فَكَتَمْنَا مِنْخِطًا فَمَا قَوْفَهُ، كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقْبَلَ عَنِّي عَمَلُكَ، قَالَ: "وَمَا قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: "وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ: مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلْبِلِهِ وَفَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ، وَمَا نَهَى عَنْهُ انْتَهَى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عدی بن عیمرہ کنذی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں نے جیسے ہم کسی کام کا عامل مقرر کرتے ہیں پھر وہ شخص ایک سوئی یا اس سے کم کوئی چیز ہم سے چھپا لے تو یہ خیانت ہے۔

اور وہ شخص اس چیز کے ہمراہ قیامت کے دن آئے گا۔ (راوی کہتے ہیں) یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے ایک سیاہ قام انصاری کھڑا ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے مجھے عامل مقرر کیا تھا یہ ذمہ داری واپس لے لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا۔ کیوں؟ اس نے عرض کی میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ تم میں سے جس شخص کو ہم کسی کام کا عامل مقرر کریں وہ تھوڑی یا زیادہ، تمام چیزیں لے کر آئے اسے جو دیا جائے وہ وصول کر لے اور جو نہ دیا جائے اس سے پرہیز کرے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(218) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَقْرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: فَلَانٌ شَهِيدٌ، وَفَلَانٌ شَهِيدٌ، حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ، فَقَالُوا: فَلَانٌ شَهِيدٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَلَّا، إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٌ" - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے شہداء کا ذکر شروع کیا فلاں شہید ہو گیا فلاں شہید ہو گیا اس دوران ایک شخص کا ذکر آیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اسے ایک چادر کی وجہ سے (ایک روایت میں عبا کا ذکر ہے) جو اس نے مال غنیمت میں سے چرائی تھی جہنم میں دیکھا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(219) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْحَارِثِيِّ بْنِ رَعِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ الْقَامَ فِيهِمْ، فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، تُكْفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ، إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ" ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ قُلْتَ؟" قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَتُكْفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ، إِلَّا الدَّيْنُ؛ فَإِنَّ جَنْبِلَ عَلَيْهِ السَّلَامَ - قَالَ لِي ذَلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوقادہ حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے یہ بات بیان کی کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان رکھنا افضل ترین اعمال ہیں ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا آپ کے خیال میں میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں







﴿وَمَنْ يُعْظَمَ شَعَائِرُ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ (الحج: 32)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا تو بے شک یہ دلوں کے تقویٰ کا حصہ ہے۔“  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَاحْفَظْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ (الحجر: 88)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے پروں کو مسلمانوں کے لئے جھکائے رکھو۔“  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا﴾ (المائدة: 32)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو شخص کسی دوسرے کو کسی جان کے بدلے کے بغیر یا زمین میں فساد پیدا کرنے کے کرے گا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اسے زندہ کرے گا (یعنی قتل ہونے سے بچائے گا) گویا اس نے تمام کو زندہ کیا (یعنی بچایا)۔“

(224) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ بَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا“ وَشَبَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مومن دوسرے کے لئے ایک عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے داخل کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی)۔ (متفق علیہ)

(225) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَسْوَافِنَا وَمَعَهُ نَبَلٌ فَلْيُمْسِكْ، أَوْ لْيَقْبِضْ عَلَى نَصَالِهَا بِكَفِّهِ، أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہماری مسجد یا ہمارے بازار میں گزرے اور اس کے پاس تیرہوں تو وہ اسے پھل کی طرف سے اپنی پھلی کے ذریعے پکڑ لے تاکہ وہ کسی مسلمان کو اس ذریعے نقصان نہ پہنچا دے۔ (متفق علیہ)

(226) وَعَنْ الشَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: 224- اخرجہ احمد (7/19644) والبخاری (841) ومسلم (2585) والترمذی (1928) والنسائی (2559) وابن (232)

22- اخرجہ احمد (7/19594) والبخاری (452) ومسلم (1615) وابو داؤد (2586) وابن ماجہ (3778)

226- اخرجہ البخاری (6011) ومسلم (2586)

”مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَفَرَاحِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اہل ایمان کی آپس میں ایک دوسرے سے محبت رحم اور مہربانی کے حوالے سے ان کی مثال ایک جسم کی مانند ہے۔ جس کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو پورا جسم بے خوابی اور بخار کا شکار ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

(227) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَعِنْدَهُ الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، فَقَالَ الْأَفْرَعُ: ”إِنْ لِي عَشْرَةٌ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا. فَنَظَرُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ”مَنْ لَا يَرْحَمَ لَا يَرْحَمَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: افرع بن حابس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے تو وہ بولا میرے دس بیٹے ہیں لیکن میں نے ان میں سے کسی ایک کو بوسہ نہیں دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(228) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: اتَّقِبِلُونْ صِبْيَانَكُمْ؟ فَقَالَ: ”نَعَمْ“ قَالُوا: لَكِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْبِلُ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَوْ أَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ مِنْ قُلُوبِكُمُ الرَّحْمَةَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کچھ دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: کیا آپ اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں! تو انہوں نے عرض کی: لیکن ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں سے رحمت نکال دی ہو تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔ (متفق علیہ)

(229) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ لَا يَرْحَمَ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا

227- اخرجہ البخاری (5997) وفي الادب المفرد (91) ومسلم (2318) وابو داؤد (5218) والترمذی (1911) وابن حبان (457) ترمذی عن ابی سعید بلفظ من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ والطبرانی بلفظ من لا یرحم من فی الارض لا یرحمہ من فی السماء عن جریر واحمد بلفظ من لا یرحم لا یرحم ومن لا یغفر لا یغفر له عن جریر ونقله الطبرانی کذا عن جریر وزاد فیہ من لا یتب علیہ (کذا فی الجامع الصغير للسيوطی)

228- اخرجہ البخاری (5998) ومسلم (2317) وابن ماجہ (3665)

229- اخرجہ احمد (7/19224) والبخاری (6013) ومسلم (2319) وابن حبان (465) والطبرانی (2492) وخرجہ الحمیدی (802) والقضاعي (893) والبيهقي (41/9) ترمذی نے نسبت روایت جریر سے مسلم و ترمذی کی طرف سے ہے مگر جامع معیر میں صحیح ہے اس کو نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے

اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔ (متفق علیہ)

(230) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ، وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا بَشَاءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: "وَذَا الْحَاجَّةُ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ نماز پڑھائے کیونکہ (مقتدیوں) میں کمزور بیمار اور عمر رسیدہ لوگ بھی شامل ہوتے ہیں البتہ جب تنہا نماز ادا کر رہا ہو تو جتنی چاہے (لمبی) نماز ادا کرے۔ (متفق علیہ)

(231) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْدَ الْعَمَلِ، وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ؛ خَشْيَةً أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفَرِّصَ عَلَيْهِمْ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کسی عمل کو ترک کر دیتے تھے حالانکہ آپ کو اسے کرنا پسند ہوتا تھا اس اندیشے کے تحت کہ کہیں لوگ بھی اس پر عمل شروع نہ کر دیں اور وہ ان پر فرض نہ ہو جائے۔

(232) وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نَهَاَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ، فَقَالُوا: إِنَّكَ تَوَاصِلُ؟ قَالَ: "إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي أَبْنُ بَطْعُمُنِي رَبِّي وَيَسْفِينِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو صوم وصال رکھنے سے منع کیا ان پر شفقت کی وجہ سے لوگوں نے کہا آپ خود تو صوم وصال رکھتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں میں پروردگار رات کے وقت مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور پلا بھی دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے وہ مجھ میں اتنی قوت پیدا کر دیتا ہے جو کھانے اور پینے سے حاصل ہوتی ہے۔

(233) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّحَارِيِّ بْنِ رِبْعِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَا قُومُ إِلَى الصَّلَاةِ، وَأُرِيدُ أَنْ أَطْوِلَ فِيهَا، فَاسْمَعْ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَانْجَوِزْ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةِ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

230- موطا مالك 303 سانی 822 ان ماجہ 986 ابن حبان 1710 عبد الرزاق 3712 بیہقی 17/3 ابن ابی شیبہ 54/2

231- اخرجہ مالك (303) واحمد (3/7271) والبخاری (703) ومسلم (467) و ابو داؤد (793) والترمذی (236) وابن ابی شیبہ (54/2)

232- اخرجہ البخاری (1964) ومسلم (1105)

233- اخرجہ البخاری (707) و (868)

حضرت ابو قتادہ حارث بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو میرا ارادہ ہوتا ہے اسے طویل کروں گا لیکن پھر میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں تاکہ اس کی ماں کو مشقت کا شکار نہ کروں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(234) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبُكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ، فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبُهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكُهُ، ثُمَّ يَكْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص صبح کی نماز ادا کرے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں رہتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ذمہ کے بارے میں کوتاہی کا مرتکب ہو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔

(235) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَسْلُمُهُ، مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی پریشانی دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی قیامت کے دن پریشانی دور کرے گا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کی قیامت کے دن پردہ پوشی کرے گا۔ (متفق علیہ)

(236) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَخُونُهُ، وَلَا يَكْذِبُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عَرَضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ، التَّفَوُّي هَاهُنَا، بِحَسَبِ أَمْرِى مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کے ساتھ خیانت نہیں کرتا اس کے ساتھ جھوٹ نہیں بولتا اسے رسوا نہیں کرتا۔ ہر مسلمان کی عزت خون اور مال دوسرے

234- اخرجہ مسلم (657) والترمذی (222)

235- اخرجہ البخاری (2442) ومسلم (2080) و ابو داؤد (4893) والترمذی (1426) وابن حبان (533) والبیہقی

(94/6) واحمد (2/5358)

236- اخرجہ احمد (3/8109) والترمذی (1928) اسنادہ صحیح

کے لئے قابل احترام ہے۔ تقویٰ (آپ نے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) یہاں ہے کسی شخص کے براہوں کے لئے اتنا کافی ہے وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(237) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحَاسِنُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغُضُوا، وَلَا تَدَابُرُوا، وَلَا يَبْغَضُكُمْ عَلَى بَغْضٍ، وَتَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، النَّفْوَ يَهَابُ وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - بِحَسَبِ أَمْرٍ أَوْ قَوْلٍ الشَّرُّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ وَمَالُهُ وَعَرَضُهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. "النَّجَشُ": أَنْ يَرِيدَ فِي ثَمَنِ سَلْعَةٍ يُنَادِي عَلَيْهَا فِي السُّوقِ وَنَحْوِهِ، وَلَا رَغْبَةَ لَهُ فِي شِرَائِهَا يُقْصَدُ أَنْ يَغْرَّ غَيْرُهُ، وَهَذَا حَرَامٌ.

وَالْتَدَابُرُ: أَنْ يُعْرَضَ عَنِ الْإِنْسَانِ وَيُهْجَرَهُ وَيَجْعَلَهُ كَالشَّيْءِ الَّذِي وَرَاءَ الظَّهْرِ وَالذُّبُرِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دوسرے ساتھ حسد نہ کرو ایک دوسرے کے مقابلے میں بولی نہ لگاؤ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو ایک دوسرے کے سودے کے مقابلے میں سودا نہ کرو تم اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بن کر رہو مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اس کو حقیر نہیں سمجھتا وہ اسے رسوا نہیں کرتا تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پیٹھ طرف اشارہ کر کے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا) کسی آدمی کے براہوں کے لئے اتنا ہی کافی ہے وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ہر مسلمان کا خون مال اور عزت دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لفظ "نجش" کا مطلب یہ ہے آدمی کسی سامان کی قیمت میں بازار میں بلند آواز میں زیا قیمت لگائے حالانکہ اسے اس کے خریدنے میں کوئی دلچسپی نہ ہو اس کا مقصد یہ ہو کہ وہ دوسرے کو دھوکہ دے یہ حرام ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لفظ "تدابیر" کا مطلب یہ ہے آدمی دوسرے شخص سے منہ موڑ لے اور اس سے لا اعلق جائے اور اسے یوں گردے جیسے پیٹھ کے پیچھے کوئی چیز ہوتی ہے۔

(238) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَزُومُنْ أَحَدُكُمْ شَيْئًا يُحِبُّ لَا يَخِيَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہ ہو

237- أخرجه مسلم (2564) وابن ماجه (4143) مسلم

238- بخاری، مسلم، ابو داؤد طہالسی، دارمی، ابن ماجہ، ابو عوانہ، عبد المستخرج، ابن حبان، 334 ابن مندہ فی کتابہ

الایمان 296 احمد ج 4 (سخاوی ج 2) نسائی

ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

(239) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنْصُرَ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا" فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا، أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: "تَحْجُزُهُ أَوْ تَنْفَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب وہ مظلوم ہو تو میں اس کی مدد کروں گا لیکن اگر وہ ظالم ہو تو آپ کے خیال میں میں اس کی کیسے مدد کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم اسے ظلم سے روک دو یہ اس کی مدد ہوگی۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(240) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْيِيتُ الْعَاطِسِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ: إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدِ اللَّهَ فَشَبِّهْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدَّهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔ (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں جب تم اسے ملو تو سلام کرو جب وہ تمہیں بلائے تو تم اس کی دعوت کو قبول کرو جب وہ تم سے خیر خواہی چاہے تو تم اس کی خیر خواہی کرو جب وہ چھینکے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے تو تم اسے جواب دو وہ بیمار ہو جائے تو تم اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے تو تم اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔

(241) وَعَنْ أَبِي عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَكَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْيِيتِ الْعَاطِسِ، وَابْتِرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَاجَابَةِ الدَّاعِي، وَافْشَاءِ السَّلَامِ، وَكَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ أَوْ تَخْتِمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ

239- أخرجه احمد (4/13077) والبخاری (2443) والترمذی (2255) وابو یعلی (3838) وابن حبان (5166) والطبرانی

(576) والقضاعي (646) والبيهقي (94/6)

240- أخرجه احمد (3/10966) والبخاری (1240) ومسلم (2162) والنسائی (221) والطحاوی (222/1) وابن حبان

(214) وعبد الرزاق (19679) والبيهقي (386/3) وابو داؤد (1404) وابو داؤد (1404) والطحاوی (2299)

241- أخرجه احمد (2/8853) ومسلم (5/2162) والترمذی (2809) والنسائی (1938) وابن حبان (5340) والبيهقي

(27/1)

شُرِبَ بِالْفَضِيَّةِ، وَعَنِ الْمَوَائِدِ الْحُمْرِ، وَعَنِ الْقَيْسِي، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالذِّيَّاجِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهُوَ رِوَايَةٌ: وَإِنْ شَاءَ الضَّالَّةُ فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ.

”الْمَبَانِرُ“ بَيَّاءُ مُشْنَأَةٌ قَبْلَ الْأَلِفِ، وَثَاءٌ مُثَلَّثَةٌ بَعْدَهَا: وَهِيَ جَمْعُ مِثْرَةٍ، وَهِيَ شَيْءٌ يَتَّخِذُ مِنْ خَشْيِ وَيُخْشَى قُطْنًا أَوْ غَيْرَهُ، وَيُجْعَلُ فِي الشُّرُجِ وَكُورِ الْبَعِيرِ يَجْلِسُ عَلَيْهِ الرَّائِبُ. ”وَالْقَيْسِي“ يَفْتَحُ الْقَلْبَ وَكَسْرُ السِّينِ الْمُهِمْلَةِ الْمُشْدَدَةُ: وَهِيَ ثِيَابٌ تَنْسُجُ مِنْ حَرِيرٍ وَكَتَانٍ مُخْتَلِطِينَ. ”وَإِنْ شَاءَ الضَّالَّةُ“ تَعْرِيفُهَا.

حضرت ابو عمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا سات چیزوں سے منع کیا تھا آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جاتے، جھینکنے والے کو جواب دیے، پوری کروانے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت قبول کرنے، اسلام کو پھیلانے کا حکم دیا تھا اور سونے کی انگلی استعمال کرنے چاہے کے برتن میں پینے، سرخ قسی استعمال کرنے، ریشم استبرق اور دیباچ پہننے سے منع کیا ہے۔ (متفق علیہ) ایک روایت کے مطابق پہلی سات چیزوں میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا بھی شامل ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”المبائر“ میں ”الف“ سے پہلے ”ی“ ہے کے بعد ”ث“ ہے اور یہ لفظ میثرہ کی جمع ہے یہ اس چیز کو کہتے ہیں جو ریشم سے بنائی جاتی ہے اور اس میں روئی وغیرہ ملائی جاتی ہے اسے زین وغیرہ کے طور پر اور اونٹ کے پالان کے اوپر رکھا جاتا ہے اور سوار اس پر سوار ہوتا ہے۔ لفظ ”قسی“ میں ”ق“ پر زیر پڑھی جائے گی اور ”س“ پر زیر پڑھی جائے گی یہ وہ لباس ہے جسے ریشم اور کتان کو ملا کر جاتا ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والا الفاظ ”انشاء الضالۃ“ کا مطلب اس کا اعلان کرنا ہے۔

بَابُ سِتْرِ عَوْدَاتِ السُّلَيْبِيِّ وَالنَّهْيِ عَنْ إِشَاعَتِهَا لِغَيْرِ ضَرُورَةٍ  
باب 28: مسلمانوں کی پردہ پوشی کرنا اور کسی ضرورت کے بغیر ان کی (خوابوں) کی اشاعت کرنے کی ممانعت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ (النور: 19)  
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک وہ لوگ جو اس بات کو پسند کرتے ہیں مسلمانوں کے درمیان بے حیائی پھیلنے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہوگا۔“

(242) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا“  
242- أخرجه مسلم (2590)

لِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو بھی بندہ کسی بندے کی دنیا میں پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(243) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”كُلُّ أُمَّتِي مُعَافِي إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنْ مِنَ الْمُجَاهِرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: يَا لَأَنِّ، عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت کا ہر گناہ معاف ہو جائے گا ماسوائے اعلان گناہ کے اور اعلانیہ گناہ میں یہ بات شامل ہے کوئی شخص رات کے وقت کوئی عمل کرے اور صبح کے وقت اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی ہو اور وہ کہے۔ اے فلاں! میں نے گزشتہ رات یہ عمل کیا ہے اس کے پروردگار نے تو رات کے وقت اس کی پردہ پوشی کی تھی اور وہ صبح اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے پردے کو ختم کر رہا ہے۔

(244) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِذَا زَلَّتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُشْرَبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ زَلَّتِ السَّائِيَةَ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُشْرَبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ زَلَّتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبْعُهَا وَلَوْ يَبْعَلُ مِنْ شَعْرٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی کنیز زنا کرے اور اس کا زنا کرنا ثابت ہو جائے تو اسے حد کے طور پر کوڑے مارو لیکن اسے زبانی تکلیف نہ پہنچاؤ اگر وہ دوبارہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے حد کے طور پر کوڑے مارو لیکن زبانی نہ ڈاٹو پھر اگر وہ تیسری مرتبہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے فروخت کر دو خواہ وہ بالوں کی ایک رسی کے عوض میں ہو۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”تغریب“ کا مطلب ڈانٹ ڈپٹ ہے۔

(245) وَعَنْهُ، قَالَ: أَيْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ خَمْرًا، قَالَ: ”اضْرِبُوهُ“ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِتَوْبِهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْرَاكَ اللَّهُ، قَالَ: ”لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

243- أخرجه البخاری (6069) ومسلم (2990)

244- أخرجه مالك (1564) والبخاری (2152) ومسلم (1703) وابو داؤد (4469) والترمذی (1445) والنسائی (7247) وابن ماجه (2565)

245- أخرجه البخاری (2777) و (2781)

☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا، جس نے شراب پی ہوئی آپ نے فرمایا اس شخص کو مارو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم میں سے کسی نے اسے ہاتھ کے ذریعے مارا تو اس نے اپنے جوتے کے ذریعے مارا، کسی نے اپنے کپڑے کے ذریعے مارا، جب وہ اس سے فارغ ہو گئے تو ایک شخص اللہ تعالیٰ تمہیں رسوا کرے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ایسے نہ ہو اس کے خلاف تم شیطان کی مدد نہ کرو۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

### بَابُ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِينَ

#### باب 29: مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَأَفْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (الحج: ۲۷)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”پس تم بخلائی کرو تا کہ تم کامیابی حاصل کرو۔“

(248) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”الْمُسْلِمُ لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَظْلِمُهُ. مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ أَخِيهِ، كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ كُرْبَةٍ، فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ، وَمَنْ سَنَرَ مُسْلِمًا سَنَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ“ مُتَّفَقٌ

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مشغول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی پریشانی دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کی قیامت کے پریشانی دور کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

(247) وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ لَكَ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا، فَكَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ، وَمَنْ بَسَرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَتَرَدَّدُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ“ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي مَنَاسِكَ اللَّهِ تَعَالَى، يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ، وَيَتَذَكَّرُونَ أَسْوَأَ مَا بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَعَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَالْحَقْنَةُ وَالْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ. وَمَنْ بَطَّلَا بِهِ عَمَلَهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

246- بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان (533) بیہقی (94/6) احمد (2)

247- اخرجه البخاری (2442) ومسلم (2080) وابو داؤد (3893) والترمذی (1426) وابن حبان (533) والبیہقی (94/6) واحمد (2/5358)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی مسلمان کی کوئی دنیاوی تکلیف دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے قیامت کے دن کی تکلیف کو دور کرے گا اور جو شخص کسی تک دست کو آسانی فراہم کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دنیا اور آخرت میں آسانی فراہم کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں مشغول رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں مشغول رہتا ہے اور جو شخص کسی راستے پہ چلتا ہے تاکہ اس پر چل کر علم حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے اور جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے گھر میں اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں تو ان پہ سکھتے نازل ہوتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کا ذکر اپنے پاس موجود (فرشتوں) میں کرتا ہے اور جس شخص کا عمل اسے ست کر دے تو اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

### بَابُ الشَّفَاعَةِ

#### باب 30: شفاعت کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿مَنْ بَشَفَعَ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا﴾ (النساء: 85)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور کون شخص اچھی سفارش کرے گا تا کہ اسے بھی اس میں سے حصہ ملے۔“

(248) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ”كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ، فَقَالَ: ”اشْفَعُوا نَوَجِرُوا، وَبِقَضَى اللَّهِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا أَحَبُّ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رَوَايَةٍ: ”مَا شَاءَ“.

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب کوئی شخص کئی ضرورت کے تحت حاضر ہوتا تو آپ حاضرین سے ارشاد فرماتے تم اس کی سفارش کرو تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبانی جو

پند کرے فیصلہ سادیتا ہے۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں ”ما شاء“ کے الفاظ ہیں۔

248- بخاری، کتاب الزکوٰۃ باب الادب و باب التوحيد، مسلم باب السنه، احمد (19601) ابو داؤد باب الادب، ترمذی فی العلم، نسائی فی الزکوٰۃ، مزی کہتے ہیں ابو داؤد کے ہاں ابو ہریرہ کی روایت میں ہے۔ بخاری کی روایت میں ما شاء کے الفاظ بھی ہیں کائنات میں کفر و

محمان یہ مولیٰ کی مشیت دارادہ سے تو ہے لیکن اس کی رضا اور محبت سے نہیں جیسا فرمایا: ولا یرضی لعباده الکفر، الفضاعی فی مسند الشهاب

الْمَلُوءَةُ صَدَقَةٌ، وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
وَمَعْنَى ”تَعْدِلُ بَيْنَهُمَا“ : تَصْلِحُ بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ .

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے اور ہر اس دن میں جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اگر تم ذوا آدمیوں کے درمیان انصاف کرتے ہو تو یہ صدقہ ہے اور اگر تم کسی شخص کو اس کے جانور پر سوار ہونے میں مدد دیتے ہو تو یہ صدقہ ہے اگر تم اس کا سامان اس پر رکھو اسے دیتے ہو تو یہ صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جس کے ذریعے چل کر تم نماز پڑھنے کے لئے جاتے ہو تو وہ صدقہ ہے اور تم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاتے ہو تو یہ صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”تَعْدِلُ بَيْنَهُمَا“ اس کا مطلب یہ ہے تم انصاف کے ساتھ ان کے درمیان صلح کروادو۔

(251) وَعَنْ أُمِّ كَلثُومَ بِنْتِ عَقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيُنِمِّي خَيْرًا، أَوْ يَقُولُ خَيْرًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ زِيَادَةٌ، قَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرْخِصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُهُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ، تَعْنِي: الْخُزْبَ، وَالْإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيثَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ، وَحَدِيثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا .

✧ سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو لوگوں کے درمیان صلح کروائے اور بھلائی کو پھیلانے کی بات کرے۔ (متفق علیہ)  
مسلم کی روایت میں یہ الفاظ اضافی ہیں: وہ بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو کسی بھی چیز کے بارے میں جھوٹ بولنے کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا سوائے تین چیزوں کے ایک جنگ دوسرا لوگوں کے درمیان صلح کروانا اور تیسرا آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ یا بیوی کا اپنے شوہر کے ساتھ (غیر مضر جھوٹ بولنا)

(252) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتًا مَخْصُومًا بِالْبَابِ عَالِيَةً أَصَوَاتُهُمَا، وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ، وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَلْعَلُّ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ”إِنَّ الْمَتَالِيَّ عَلَى اللَّهِ لَا يَقْعَلُ الْمَعْرُوفُ؟“ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَهُ أَيْ ذَلِكَ أَحَبُّ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

مَعْنَى ”يَسْتَوْضِعُهُ“ : يَسْأَلُهُ أَنْ يَصْغَعَ عَنْهُ بَعْضَ دِينِهِ . ”وَيَسْتَرْفِقُهُ“ : يَسْأَلُهُ الرَّفْقَ . ”وَالْمَتَالِي“ :

251- أخرجه أحمد (10/27340) والبخاری (2692) ومسلم (2605) وأبو داود (4920) والترمذی (1938) والطبرانی (1656) وعبد الرزاق (20196) والبخاری (385) وابن حبان (5733) والطبرانی (282) وفي الكبير (183/25) والبيهقي (198/197/10)

252- أخرجه البخاری (2705) ومسلم (1557) وأخرجه مطولاً أحمد (9/24459) ومالك (1309) وابن حبان (503) والبيهقي (305/5)

(249) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قِصَّةِ بَرِيرَةَ وَزَوْجِهَا، قَالَ: قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”كُونِي رَاجِعَةً؟“ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: ”إِنَّمَا أَشْفَعُ“ قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي زَوْاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اس کے شوہر کے قصے کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ان سے کہا اگر تم اس کے پاس واپس چلی جاؤ (تو یہ مناسب ہوگا) اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ دیتے ہیں آپ نے فرمایا: میں سفارش کر ہا ہوں تو اس نے عرض کی: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

### بَابُ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ

### باب 31: لوگوں کے درمیان صلح کروانا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ﴾ (النساء: 28)  
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ان کی اکثر باتوں میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی ماسوائے اس کے جو صدقہ کا حکم دے یا جو دے یا لوگوں کے درمیان صلح کروائے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ﴾ (النساء: 128)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”صلح زیادہ بہتر ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ﴾ (الأنفال: 1)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوِيكُمْ ﴾ (الحجرات: 10)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک اہل ایمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں تم اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کروادو۔“

(250) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”سَلَامَتِي مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ“ : تَعْدِلُ بَيْنَ الْأَتْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ دَائِيَةً فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ تَرْفَعَ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَبِكُلِّ خَطْوَةٍ تَمْشِيهَا

249- أخرجه أحمد (7/19601) والبخاری (1432) ومسلم (2627) وأبو داود (5131) والترمذی (2672) وابن حبان (2555) وابن حبان (531) والقضاعي (620)

250- بخاری مسلم ابن حبان 3381 بیہقی 187/4 مشکوٰۃ 1896



الْحَالِفُ

﴿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنے دروازے پر دو آدمیوں کو بلند آواز سے دوسرے کے ساتھ بحث کرتے ہوئے سنا ایک شخص دوسرے سے قرض کی معافی کے لئے کہہ رہا تھا اور اس سے نرمی گارتھا اور دوسرا یہ کہہ رہا تھا اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ کی قسم کی قسم اٹھانے والا شخص کون ہے۔ جو یہ کہہ رہا ہے وہ اچھا نہیں کرے گا؟ اس نے عرض کی میں ہوں یا رسول اللہ (یہ دوسرا فریق) جو چاہے گا کا وہی ہوگا۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”يَسْتَوْضِعُهُ“ اس سے مراد یہ ہے وہ قرض میں معافی کے لئے درخواست کر رہا تھا۔

”وَيَسْتَرْفِقُهُ“ اس کا مطلب یہ ہے وہ اس سے نرمی کا مطالبہ کر رہا تھا۔

”وَالْبَتَالَى“ یعنی وہ قسم اٹھانے والا شخص۔

(253) وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَيْنِي عَمْرٍو بْنَ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَرٌّ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلَ فِي أَنْاسٍ مَعَهُ، فَحَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي النَّبِيِّ عِنْدَهُمَا، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَبَسَ وَحَانَتْ الصَّلَاةُ لَكَ تَوْمَ النَّاسِ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ، وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ، وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُصَنِّفٍ فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ، وَكَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ الْتَفَتَ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَهُ لَعَنَ وَرَجَعَ الْفَقْهَرَى. وَرَأَاهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى لِلنَّاسِ قَرْنًا أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: ”أَيُّهَا النَّاسُ، مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ. مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ: اللَّهُ، إِلَّا التَّفَتَ. يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ حِينَ أَشْرُتَ إِلَيْكَ؟“ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَنْبَغِي لَأَبْنِي فَخَافَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. مَعْنَى ”حَبَسَ“: أَمْسَكَهُ لِيُضِيقَهُ.

253- بخاری کتاب الصلوٰۃ کتاب الاحکام مسلم کتاب الصلوٰۃ ابو داؤد و نسائی ایضاً فی الصلوٰۃ (اطراف للدری) مؤطا (392) احمد (22915/2) دارمی (317/1) ابن ماجہ ابن حبان (226) ابن خزیہ (853) بیہقی (246/2) (4072) طبرانی فی الکبیر (5771) المحبیدی (927) ابن الجارود (211)

﴿ حضرت ابو العباس سهل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کو یہ اطلاع ملی بنو عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہونے والا ہے۔ نبی اکرم ﷺ ان کے درمیان صلح کروانے کے لئے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ نبی اکرم ﷺ وہیں مصروف رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیک ہے اگر تم چاہو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے اقامت کہی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے کھڑے ہوئے انہوں نے تکبیر کہی لوگوں نے بھی تکبیر کہہ دی اس دوران نبی اکرم ﷺ صفوں کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لے آئے اور پہلی صف میں آکر کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے تھے جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو انہوں نے توجہ کی تو نبی اکرم ﷺ موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا۔ (کہ وہ نماز پڑھاتے رہیں) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اگلے قدموں پیچھے آگئے اور صف میں آکر شامل ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے اور لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: اے لوگو! جب نماز کے دوران تمہیں کوئی ضرورت پیش آئی تو تم نے تالیاں بجانی کیوں شروع کر دیں؟ تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے۔ جس شخص کو نماز کے دوران کوئی ضرورت پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہے کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو جو بھی اس کی آواز سنے گا وہ متوجہ ہو جائے گا۔ اے ابو بکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا تو تم نے لوگوں کو نماز کیوں نہیں پڑھائی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابن ابی قحافہ کی یہ اوقات نہیں ہے وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی موجودگی میں لوگوں کو نماز پڑھائے۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”حبس“ کا مطلب یہ ان لوگوں نے آپ کو مہمان نوازی کے لیے روک لیا تھا۔

بَابُ فَضْلِ ضَعْفَةِ الْمُسْلِمِينَ وَالْفُقَرَاءِ وَالْخَامِلِينَ

باب 32: کمزور، غریب اور عام مسلمانوں کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ﴾ (الکہف: 28)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اپنے آپ ان لوگوں کے ساتھ رکھو جو اپنے پروردگار کی صبح و شام عبادت کرتے ہیں وہ صرف اس کی رضا مندی چاہتے ہیں اور تم ان سے نگاہیں نہ بھیرو۔“

(254) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُنْضَعِفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عَتَلٍ جَوَاطٍ مُسْتَكْبِرٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الْعَتَلُ“: الْعَلِيبُ الْجَافِي. ”وَالْجَوَاطُ“: يَفْتَحُ الْجَحِيمَ وَتَشْدِيدُ الْوَاوِ وَالْطَّاءِ الْمُعْجَمَةِ: وَهُوَ

254- اخرجه البخاری (3918) ومسلم (2853) والترمذی (2650) وابن ماجه (4116)

الْجَمُوعُ الْمَنُوعُ، وَقِيلَ: الصَّخْمُ الْمُخْتَالُ فِي مَشْيِهِ، وَقِيلَ: الْقَصِيرُ الْبَطِينُ.

حضرت حارث بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں ہرگز اور عاجز شخص (جنتی ہے)، اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کوئی قسم اٹھا لے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے اور کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں ہرگز، نافرمان اور متکبر شخص جہنمی ہے۔

”الْعُتْلُ“: کا مطلب سخت مزاج اور تند خو ہونا ہے۔

الْجَمُوعُ الطَّيِّبُ: میں جیم پر زبر پڑھی جائے گی اور واؤ پر شد پڑھی جائے گی اور اس کے بعد ”ظ“ ہے اس کا مطلب کرنے والا اور روکنے والا (کنجوس) ہے۔ ایک قول کے مطابق وہ بھاری بھر کم شخص جو تکبر کے ساتھ چلے۔ اور ایک کے مطابق چھوٹے قد کا موٹا آدمی ہے۔

(255) وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٌ: ”مَا رَأَيْكَ فِي هَذَا؟“، فَقَالَ: رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِ النَّاسِ وَاللَّهِ حَرِيٌّ إِنِ خُطِبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ. فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَا رَأَيْكَ فِي هَذَا؟“ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ مِّنْ أَفْقَاءِ الْمُسْلِمِينَ، هَذَا حَرِيٌّ إِنِ خُطِبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشْفَعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يَقُولَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”هَذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا“، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. قَوْلُهُ: ”حَرِيٌّ“ هُوَ يَفْتَحُ الْحَاءَ وَكَسِبَ الرَّاءُ وَتَشْدِيدُ الْيَاءِ: أَيْ حَقِيقٌ. وَقَوْلُهُ: ”شَفَعَ“ يَفْتَحُ الْفَاءَ.

حضرت ابو العباس سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ نے پاس موجود شخص سے دریافت کیا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کی: یہ ایک معزز آدمی ہے اللہ تعالیٰ اسے لائق ہے اگر یہ کسی کو شادی کا پیغام بھیجے۔ تو اس کے ساتھ شادی ہو جائے اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش کی جائے نبی اکرم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ایک اور شخص وہاں سے گزرا نبی اکرم ﷺ نے اسی شخص سے دریافت کیا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ غریب مسلمان ہے اس لائق ہے اگر یہ شادی کا پیغام بھیجے تو اس کے ساتھ شادی نہ کی جائے اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ ہو اور اگر یہ کوئی بات کہے تو اسے بات تک نہ سنی جائے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس پہلے والے جیسے پوری زمین کے برابر لوگوں سے زیادہ بہتر ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”حری“ میں ”ح“ پر زبر پڑھی جائے گی اور ”ز“ پر زیر پڑھی جائے گی اور پر شد پڑھی جائے گی اس کا مطلب یہ ہے وہ اس کا حقدار ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ میں شَفَعَ ”ف“ پر زبر پڑھی جائے گی۔

(256) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”اِخْتَبَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: فِيَّ الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ. وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فِيَّ ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَمَسَاكِينُهُمْ، فَقَبَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا: إِنَّكَ الْجَنَّةُ رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءَ، وَإِنَّكَ النَّارُ عَذَابِي أَعْدَبُ بِكَ مِنْ أَشَاءَ، وَلِكُلِّكُمَا عَلَى مَلُوءِهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جنت اور جہنم نے ایک دوسرے کے ساتھ بحث شروع کی جہنم نے کہا: میرے اندر زبردست اور متکبر لوگ ہیں جنت نے کہا: میرے اندر غریب اور کمزور لوگ ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان یہ فیصلہ کیا جنت تم میری رحمت ہو میں تمہارے ذریعے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور جہنم تم میرا عذاب ہو میں تمہارے ذریعے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرنا میرے ذمے لازم ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(257) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ السَّمِينُ الْعَظِيمُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يَزُونُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بُعُوضَةٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک شخص موٹا تازہ اور صحت مند حالت میں قیامت کے دن آئے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا وزن ایک مچھر جتنا بھی نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

(258) وَعَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُ الْمَسْجِدَ، أَوْ شَابًا، فَقَدَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَالَ عَنْهَا، أَوْ عَنْهُ، فَقَالُوا: مَاتَ. قَالَ: ”أَفَلَا كُنْتُمْ اذْنَتُمُونِي“ فَكَاتَهُمْ صَغَرُوا أَمْرَهَا، أَوْ أَمْرَهُ، فَقَالَ: ”ذُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ“ فَذَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: ”إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا، وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى - يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَائِي عَلَيْهِمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ: ”تَقُمُ“ هُوَ يَفْتَحُ التَّاءُ وَضَمُّ الْقَافِ: أَيْ تَكُنُسُ. ”وَالْكُنَاسَةُ“ (وَالْذَنْتُمُونِي“ بِمَدِّ الهمزة: أَيْ: اَعْلَمْتُمُونِي.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ایک سیاہ فام نوجوان جھاڑو دیا کرتا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اسے غیر موجود پایا آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا اس کا انتقال ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا گویا لوگوں نے اس کے معاملے کو کم حیثیت کا سمجھا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی قبر کی طرف مجھے لے چلو لوگ آپ کو اس کی قبر کے پاس لے گئے آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی پھر فرمایا یہ قبریں رہنے والوں کے لئے تاریکی سے پر ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ میرے ان پر



ہمارے۔ (متفق علیہ) ”وَالْمُؤْمِنَاتُ“ میں پہلی میم پر پیش پھر واؤ ساکن پھر دوسری میم پر زیر اور پھر سین۔ اس سے مراد زنا کرنے والی عورتیں ہیں۔ ”وَالْمُؤْمِنَاتُ“ کا مطلب زنا کرنے والی عورت۔ ”ذَابَتْ قَارُهُ“ یعنی عمدہ جانور۔ ”وَالشَّارَةُ“ اس میں شین کے بعد ”ر“ شد کے بغیر ہوگی۔ اس سے مراد ظاہری حالت اور لباس کے اعتبار سے خوبصورتی ہے۔ ”تَرَا جَعَا الْحَدِيثُ“ کا مطلب اس عورت نے بچے کے ساتھ بات کی اور بچے نے اس عورت کے ساتھ بات کی۔

بَابُ مُلَاطَفَةِ الْيَتِيمِ وَالْبَنَاتِ وَسَائِرِ الضَّعْفَةِ وَالسَّكِينِ وَالْمُنْكَسِرِينَ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَالتَّوَاضُّعِ مَعَهُمْ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ لَهُمْ

باب 33: یتیم بچے، بیٹیوں، تمام کمزوروں، غریبوں اور عام لوگوں کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرنا ان کے اوپر احسان کرنا ان کے ساتھ شفقت کا سلوک کرنا ان کے ساتھ انکساری سے پیش آنا اور (اپنی مہربانی کے) پران کے لئے بچھانا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ (الحجر: 88)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اپنے پردوں کو مؤمنین کے لئے بچھاؤ۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ (الكهف: 28)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رو کے رکھو جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں وہ صرف اس کی رضامندی چاہتے ہیں تم اپنی نگاہیں ان سے نہ پھیرو کہ تم دنیاوی زندگی کی زینت کا ارادہ کرو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ (الصلى: 9-10)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جہاں تک یتیم کا تعلق ہے تو تم اس پر غصہ نہ کرو اور جہاں تک مانگنے والے کا تعلق ہے تو تم اسے نہ ٹھہرو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْإِيمَانِ فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ الْيَتِيمَ وَلَا يَحْضُ عَلَىٰ طَعَامِ الْمُسْكِينِ﴾ (الماعون: 6)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو قیامت کے دن کو جھٹلاتا ہے یہی وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔“

(262) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ

وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ فاحشہ عورتوں کا سامنا نہ کر لے۔ بنی اسرائیل آپس میں جرتج اور اس کی عبادت کا ذکر رہتے تھے۔ ایک بدکردار حسین و جمیل عورت نے (بنی اسرائیل سے) کہا، اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے اسے فتنے کا جال بنا دوں۔

پھر وہ عورت جرتج کے پاس آئی لیکن جرتج نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ پھر وہ عورت اس چرواہے کے پاس آئی جرتج کی عبادت گاہ میں قیام پذیر تھا۔ اس عورت نے اس چرواہے کو موقع دیا۔ اس نے اس عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات کیا۔ وہ عورت حاملہ ہوگئی۔ جب اس نے بچے کو جنم دیا تو یہ الزام لگایا کہ یہ جرتج کا بچہ ہے۔ لوگ جرتج کے پاس آئے اس کی عبادت گاہ سے نکالا اور اس کی عبادت گاہ کو منہدم کرنے کے بعد اسے مارنا بیٹنا شروع کر دیا۔ جرتج نے پوچھا مسئلہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: تم نے اس بدکردار عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور اس نے تمہارے بچے کو جنم دیا ہے۔ نے دریافت کیا، بچہ کہاں ہے؟ وہ لوگ بچے کو لے کر آگئے جرتج نے کہا: ذرا ٹھہرو! مجھے نماز پڑھنے دو۔ اس نے نماز ادا نماز سے فارغ ہونے کے بعد بچے کے پاس آیا اور اس کے پیٹ میں انگلی چھو کر دریافت کیا، اے لڑکے! تمہارا باپ ہے؟ بچے نے جواب دیا، فلاں چرواہا، لوگوں نے آگے بڑھ کر جرتج کو بوسہ دینا اور چھونا شروع کر دیا۔ وہ بولے، ہم آپ کے لیے ایک سونے سے بنی ہوئی عبادت گاہ تعمیر کرتے ہیں۔ جرتج نے جواب دیا: نہیں، تم مٹی سے دوبارہ عمارت بناؤ۔ پہلے ہی تو لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

(تیسرے بچے کا واقعہ یہ ہے) ایک دن وہ بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا۔ اس عورت کے پاس سے ایک شخص عمدہ میں، عمدہ سواری پر سوار گزرا۔ اس بچے کی ماں نے دعا کی، اے اللہ! میرے اس بیٹے کو اس شخص کی مانند کر دے۔ اس بچہ نے پستان کو چھوڑا اور اس شخص کی طرف دیکھا، کچھ دیر دیکھتا رہا اور پھر بولا، اے اللہ! مجھے اس کی مانند نہ کرنا۔ پھر اس بچہ نے پستان کی طرف منہ کیا اور دودھ پینا شروع کر دیا۔ راوی کہتے ہیں مجھے اچھی طرح یاد ہے نبی اکرم ﷺ نے اپنی شہادت کو منہ میں ڈال کر اسے چوستے ہوئے بچے کے دودھ پینے کا واقعہ بیان کیا تھا۔

پھر اس کے پاس سے کچھ لوگ ایک لڑکی کو مارتے ہوئے گزرے وہ یہ کہہ رہے تھے تم نے زنا کیا ہے، تم نے چور کیا ہے، اور وہ لڑکی یہ کہہ رہی تھی حسبی اللہ ونعم الوکیل (میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے) اس کی ماں نے دعا کی، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس لڑکی کی مانند نہ بنانا۔ اس بچے نے دودھ پینا چھوڑ کر اس لڑکی کی طرف اور دعا کی، اے اللہ! مجھے اس کی مانند نہ بنا۔

یہاں ان دونوں کی گفتگو شروع ہوگئی ماں بولی، پہلے ایک خوشحال شخص گزرا تو میں نے یہ دعا کی، اے اللہ! میرے بچے کو جیسا بنا اور تم نے یہ دعا کی، اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ پھر یہ لوگ اس لڑکی کے ساتھ گزرے ہیں۔ یہ اسے مار رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں تم نے زنا کیا ہے اور چوری کی ہے تو میں نے یہ دعا کی، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس لڑکی جیسا بنا تو میں نے یہ دعا کی، اے اللہ! مجھے اس لڑکی جیسا بنا دے تو اس بچے نے جواب دیا: وہ شخص ایک ظالم آدمی تھا اس لیے میں نے یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا اور وہ لڑکی جسے لوگ یہ کہہ رہے تھے تم نے زنا کیا ہے اس نے زنا نہیں کیا ہے لوگ کہہ رہے تھے، تم نے چوری کی ہے اس نے چوری نہیں کی ہے۔ اس لیے میں نے یہ دعا کی، اے اللہ! مجھے اس

نَفَرٍ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَطَرَدُ هَؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِءُ وَنَ عَلَيْنَا، وَكُنْتُ أَنَا مَسْعُودٌ. وَرَجُلٌ مِّنْ هَذَيْلٍ وَرَجُلَانِ كَسْتُ أَسْمِيَهُمَا، فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَتْ نَفْسَهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ (الأنعام: 52) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ موجود چھ افراد میں سے ایک مشرکین نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ ان لوگوں کو پرے کر دیں یہ ہمارے پاس آنے کی جرات نہ کریں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کرتے ہیں ان لوگوں میں میں بھی تھا ابن مسعود تھے۔ ہذیل قبیلہ کا ایک شخص تھا بلال تھے اور دو آدمی تھے میں ان کا نام لوں گا۔ نبی اکرم ﷺ کو خیال آیا جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ آپ کو خیال آئے آپ نے سوچا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کی:

”اور تم ان لوگوں کو نہ چھوڑو جو اپنے پروردگار کی صبح و شام عبادت کرتے ہیں اور صرف اس کی رضا کے طلب گار ہیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(263) وَعَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَائِدِ بْنِ عَمْرِو الْمُزَنِيِّ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ سَفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ، فَقَالُوا: مَا أَخَذْتَ سُوفَ اللَّهِ مِنْ عَدُوِّ اللَّهِ مَا نَعَى فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اتَّقُوا هَذَا لِشَيْخٍ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَرَأَهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، لَعَلَّكَ اغْضَبْتَهُمْ؟ لَيْنَ كُنْتُ اغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اغْضَبْتُ رَبَّكَ، فَاتَاهُمْ فَقَالَ إِخْوَتَاهُ، اغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوا: لَا، يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أُخْتَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: ”مَا أَخَذَهَا“ أَيْ: لَمْ تَسْتَوْفِ حَقَّهَا مِنْهُ. وَقَوْلُهُ: ”يَا أُخْتَى“: رُويَ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَكَسْرِ الْوَاوِ وَتَخْفِيفِ الْيَاءِ، وَرُويَ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ الْخَاءِ وَتَشْدِيدِ الْيَاءِ.

حضرت ابو ہبیرہ مائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ جو بیعت رضوان میں شرکت کرنے والوں میں شامل ہیں بیان کرتے ہیں: ابو سفیان، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سمیت کچھ افراد کے پاس آئے تو ان نے کہا: اللہ تعالیٰ کی تلواریں نے اللہ تعالیٰ کے دشمن کی پکڑ نہیں کی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم لوگ قریش کے ایک اور سردار کے بارے میں یہ بات کر رہے ہو تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کو یہ بتایا تو نبی اکرم ﷺ فرمایا: اے ابو بکر! شاید تم نے انہیں ناراض کر دیا ہے اگر تم نے انہیں ناراض کر دیا تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کر دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور یوں اے میرے بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کر دیا ہے انہوں نے کہا: اے ہمارے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”مَا أَخَذَهَا“ کا مطلب یہ ہے اس شخص کے حوالے سے ان کی تلواروں نے اپنا حق ادا نہیں کیا۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”أُخْتَى“ کو ”ع“ پر زبر اور ”خ“ پر زبر کے ہمراہ بھی پڑھا گیا ہے اور ”ی“ پر تخفیف کے ہمراہ بھی پڑھا گیا ہے جبکہ ایک روایت کے مطابق ”ع“ پر پیش پڑھی جائے گی اور ”خ“ پر زبر پڑھی جائے گی اور ”ی“ پر شد پڑھی جائے گی۔

(264) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا“ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى، وَفَرَجَ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”و كَافِلُ الْيَتِيمِ“: الْقَائِمُ بِأَمُورِهِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی انگلی اور درمیان انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا اور ان دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

كَافِلُ الْيَتِيمِ كَمَا مَطْلَبُ اس كِي دِكْهِي بَهَالِ كَرْنِي وَالَا.

(265) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِيْغِيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ“ وَأَشَارَ الرَّاْوِي وَهُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الْيَتِيمُ لَهُ أَوْ لِيْغِيْرِهِ“ مَعْنَاهُ: قَرِيْبُهُ، أَوِ الْاَجْنَبِيُّ مِنْهُ، قَالِقَرِيْبٌ مِثْلُ اَنْ تَكْفُلَهُ اُمُّهُ أَوْ جَدُّهُ أَوْ اُخُوْهُ أَوْ غِيْرُهُمْ مِنْ قَرَاَبَتِهِ، وَاللَّهُ اَعْلَمُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ وہ اپنے خاندان کا ہو یا خاندان کا نہ ہو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے راوی نے اشارہ کر کے بتایا یہ راوی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے فرمان ”الْيَتِيمُ لَهُ أَوْ لِيْغِيْرِهِ“ کا مطلب ہے وہ اس شخص کا رشتہ دار ہو یا نہ ہو رشتہ دار کی مثال یہ ہے کہ یتیم کی ماں، دادا، بھائی یا اس کے علاوہ کوئی اور رشتہ دار اس کا کفیل ہو۔

(266) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”كَيْسَ الْمُسْكِينِ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمَرَةُ“

264- آخر جہ احمد (8/22883) والبخاری (5304) وفي الادب المفرد (135) وابو داود (5150) والترمذی (1918) وابن حبان (460) والبيهقي (282/6)

265- آخر جہ مسلم (2983)

266- موطا مالك (1713) احمد (9122/3) بخاری، مسلم، ابو داود، نسائی، الدارمی (379/1) ابن حبان (3298) ابن خزيمة (2363) البيهقي (11/7)

وَالْتَمَرَاتِ، وَلَا اللَّقْمَةُ وَاللَّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمُسْكِينُ الَّذِي يَتَعَقَّفُ مُتَّقٍ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ: "لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرْدُهُ اللَّقْمَةُ وَاللَّقْمَتَانِ وَالْتَمَرَةُ وَالْتَمَرَتَانِ، وَلَكِنَّ الْمُسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غَنًى يُغْنِيهِ، وَلَا يَفْطَنُ بِهِ فَيَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ، وَلَا فَيَسْأَلُ النَّاسَ".

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسکین وہ شخص نہیں جو ایک یا دو کھجوریں لے کر جائے اور ایک یا دو لقمے لے کر واپس چلا جائے، مسکین وہ شخص ہوتا ہے جو مانگنے سے ہے۔ (متفق علیہ)

صحیحین کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: مسکین وہ شخص نہیں ہوتا جو لوگوں کے گرد چکر کاٹتا ہے اور ایک یا دو لقمے یا ایک یا دو کھجوریں لے کر واپس چلا جاتا ہے بلکہ مسکین وہ شخص ہوتا ہے جس کے پاس ضرورت کی چیزیں نہیں ہوتیں کی ضرورت کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ اسے صدقہ ہی دے دیا جائے اور وہ خود بھی کھڑا ہو کر لوگوں سے مانگتا نہیں ہے۔

(267) وَعَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتَامَى كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" وَأَحْسَبُهُ قَالَ: "وَكَالْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتَرُ، وَكَالضَّالِّمِ الَّذِي لَا يَفْطُرُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیوہ عورتوں اور محتاجوں کی مدد کرنے شخص اللہ تعالیٰ کی راہ جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں میرا خیال ہے حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں، اس نفل پڑھنے والے کی مانند ہے جو مسلسل نفل ہے اور اس روزہ رکھنے والے کی مانند ہے جو کوئی روزہ نہیں چھوڑتا۔

(268) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُمْنَعُهَا مَنْ تَدْعَى إِلَيْهَا مِنْ يَابَنَاهَا، وَمَنْ لَمْ يَجِبِ الدَّعْوَةُ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ قَوْلِهِ: "بُئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يَدْعَى الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكَ الْفُقَرَاءُ".

انہی سے روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے برا کھانا ویسے کا کھانا ہے جس میں اس شخص کو منع کر دیا جاتا ہے جو اس میں شریک ہوتا ہے اور جس شخص کو بلایا جاتا ہے وہ آنے سے انکار کرتا ہے اور جو شخص دعوت کو قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

267- مؤطا مالك (960) احمد (8740/3) بخاری 'الادب المفرد' مسلم 'ترمذی' نسائی 'ابن ماجه' ابن حبان (4245) بیہقی (283/6) نسائی (اطراف مری)

268- مالك في المؤطا (1160) احمد (9272/3) بخاری 'مسلم' ابو داؤد 'ابن ماجه' ابن حبان (5304) مشكل (143/4) بیہقی (261/7)

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

صحیحین کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب سے برا کھانا ویسے کا کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جاتا ہے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(269) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ عَالَ جَارَيْتَيْنِ حَتَّى يَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ" وَضَمَّ أَصَابِعَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"جاريتين" أى : بنتين .

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرنے یہاں تک کہ وہ دونوں بالغ ہو جائیں تو وہ قیامت کے دن جب آئے گا تو میں اور وہ اس طرح ہوں گے نبی اکرم ﷺ نے دو انگلیوں کو ملا کر یہ ارشاد فرمایا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی فرماتے ہیں) دو لڑکیوں سے مراد دو بیٹیاں ہیں۔

(270) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى امْرَأَةٍ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: "مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا يَوْمَ النَّارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک عورت میرے پاس آئی، اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ اس نے مجھ سے (کھانے کے لیے) کچھ مانگا میرے پاس اس وقت صرف ایک کھجور تھی میں نے وہ اسے دیدی۔ اس نے وہ کھجور بکڑی اس کے دو کڑے کئے اور دونوں بیٹیوں کو دیدیے۔ خود اس نے کچھ نہیں کھایا پھر وہ عورت اٹھی اور اپنی بیٹیوں سمیت چلی گئی۔ جب نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو یہ واقعہ سنایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو بیٹیوں کی ذمہ داری نصیب ہو وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے وہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم سے (بچاؤ کی) رکاوٹ ہو جائیں گی۔ (متفق علیہ)

(271) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جِئْتُنِي مُسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا، فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَيَّ فِيهَا تَمْرَةً لَتَأْكُلَهَا، فَأَسْطَعَمْتُهَا ابْنَتَاهَا، فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا، فَأَعْجَنِي شَانِهَا، فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ، أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

269- احمد (12500/4) مسلم 'ترمذی' حاکم (7350/4) ابن ابی شیبہ (552/8) ابن حبان (447)

270- احمد (24110/9) بخاری 'مسلم' ترمذی 'ابن حبان' بیہقی (2939) (478/7) (جامع صغير)

271- اخرجہ مسلم (2630) والترمذی (1915)



سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک غریب عورت اپنی دو بیٹیوں کو اٹھا کر میرے پاس آئی میں کھانے کے لئے تین کھجوریں دیں، اس نے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دے دی اور تیسری کھجور اپنے منہ کی طرح جانے لگی تھی کہ اسے کھالے تو ان بیٹیوں نے وہ مانگ لی تو اس نے کھجور کے دو حصے کئے جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی دونوں میں اسے تقسیم کر دیا، مجھے یہ بات بہت اچھی لگی میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا جو اس نے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی وجہ سے اس عورت کے لئے جنت کو واجب کر دیا ہے (راوی کو شک یہ الفاظ ہیں) اس عمل کی وجہ سے اس عورت کو جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(272) وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ خَزَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَخْرِجْ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ: الضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ" حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

ومعنى "أخرج": أخرج الحق الحرج وهو الائتم بمن ضيع حقهما، وأحذر من ذلك تخلف وأزجر عنه زجراً أكيداً.

حضرت ابی شریح خویلید بن عمرو الخزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اے اللہ! لوگوں کے حق کو (ضائع کرنا) گناہ قرار دیتا ہوں۔ ایک یتیم اور دوسرا عورت۔ یہ حدیث حسن ہے اسے امام نسائی رضی اللہ عنہ نے بہترین سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں میں اسے گناہ قرار دیتا ہوں کا مطلب ہے میں اسے حرج کے ساتھ شامل کرتا ہوں اس گناہ ہے۔ یعنی جو شخص ان دونوں کے حق کو ضائع کرے گا اور میں اس طریقے سے انہیں اس سے بچنے کی تلقین کرتا زیادہ تاکید کے ساتھ اختیار کی ہدایت کرتا ہوں۔

(273) وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ مِنْ دُونِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ تَنْصَرُونَ وَتَرْزُقُونَ إِلَّا بِضَعْفَائِكُمْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هَكَذَا مُرْسَلًا، فَإِنَّ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ تَابِعِيٌّ، وَرَوَاهُ الْحَافِظُ أَبُو بَكْرِ الْأَثَرِيُّ صَحِيحًا مُتَّصِلًا عَنْ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ انہیں اپنے حیثیت والوں پر فضیلت حاصل ہے اور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان غریب لوگوں کی وجہ سے ہی تمہاری مدد کی اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔

272- أخرجه أحمد (9672/3) نسائي في السنن الكبرى باب عشرة النساء (9150/5) ابن ماجه

273- أخرجه أحمد (3/9772) والنسائي (9149) في عشرة النساء باب (64) وابن ماجه (2678)

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے یہ مصعب بن سعد تابعی ہیں۔ حافظ ابوبکر برقانی نے اپنی "صحیح" میں اس کو صحیح سند کے ہمراہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد سے روایت کیا ہے۔

(274) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "ابْغُؤْنِي الضَّعْفَاءِ، فَإِنَّمَا تَنْصَرُونَ وَتَرْزُقُونَ، بِضَعْفَائِكُمْ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

حضرت ابودرداء عویمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مجھے کمزور لوگوں میں تلاش کرو کیونکہ تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔

### بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ باب 34: خواتین کے بارے میں نصیحت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (النساء: 19)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور ان خواتین کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ فَتَدْرُواهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ (النساء: 129)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے کہ عورتوں کے درمیان انصاف سے کام لو اور اگر تم لالچ رکھتے ہو تو مکمل طور پر ایک کی طرف مائل نہ ہو جاؤ کہ تم دوسری کو یوں ہی چھوڑ دو جیسے وہ لٹکی ہوئی ہے اور تم اصلاح سے کام لو اور تم پر بیزار گاری اختیار کرو یہ شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

(275) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا؛ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ أَغْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبَتْ تُفْنِمُهُ كَسْرَتُهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ، لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ: "الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقْمَتَهَا كَسَرَتْهَا، وَإِنْ اسْتَمْتَعَتْ بِهَا، اسْتَمْتَعَتْ

274- أخرجه أحمد (8/21790) وابو داود (2594) والترمذی (1702) والنسائي (3179) والحاكم (2/2641) وابن حبان (4767)

275- أخرجه البخاری (3331) ومسلم (1468)

وَفِيهَا عَوَجٌ۔

وَفِي رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ: "إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ صَلْبٍ، لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ، فَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عَوَجٌ، وَإِنْ ذَهَبَتْ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا، وَكَسَرُهَا طَلَاقُهَا"۔  
قَوْلُهُ: "عَوَجٌ" هُوَ بَفَتْحِ الْعَيْنِ وَالْوَاوِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عورتوں کی بھلائی کے بارے میں نصیحت کو قبول کرو عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے۔ پسلی میں سب سے ٹیڑھی اوپر والی پسلی ہوتی ہے۔ تم اسے سیدھا کرنا کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر اسے اس کے حال پر رہنے دو گے تو وہ ٹیڑھی رہے گی تم عورتوں کے بارے میں کو قبول کرو۔ (مشق علیہ)

"صحیحین" کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: عورت پسلی کی مانند ہے اگر تم اسے سیدھا کرو گے تو توڑ دو گے اسے ویسے استعمال کرتے رہو گے تو اس کے ذریعے فائدہ حاصل کرو گے اور اس میں ٹیڑھا پن باقی رہے گا۔ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے وہ تمہارے لئے کسی بھی طریقے سے تمہیں ہو سکتی اگر تم اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو فائدہ حاصل کرتے رہو گے اور اس میں ٹیڑھا پن موجود رہے گا۔ تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو تم اسے توڑ دو گے اور اس کو توڑنے سے مراد اس کو طلاق دینا ہے۔"

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "عوج" میں "ع" پر زیر پڑھی جائے گی اور "و" پر بھی زیر پڑھی جائے گی (276) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا انْبَعَثَ أَشْقَاهَا"۔ رَجُلٌ عَزِيزٌ، عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ، فَوَعَّظَ فِيهِنَّ، فَقَالَ: "يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ جِلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يَصْأَجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ" ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ، وَقَالَ: "لِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ بِمَا يَفْعَلُ؟" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"وَالْعَارِمُ" بِالْعَيْنِ الْمُهِمْلَةِ وَالرَّاءِ: هُوَ الشَّرِيرُ الْمُفْسِدُ، وَقَوْلُهُ: "انْبَعَثَ"، أَيْ: قَامَ بِسُرْعَةٍ۔ حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: "جب انہوں نے اپنے بد بخت ترین فرد کو بھیجا۔"

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے اس اونٹنی کے لئے اس شخص کو بھیجا جو طاقور تھا خوشحال تھا اپنے قبیلے میں یا شخص تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے خواتین کا تذکرہ کیا اور ان کے بارے میں وعظ فرمایا:

276- أخرجه أحمد (16222) والبخاری (3377) ومسلم (2855) والترمذی (3343) والنسائی (6/1675) وابن ماجه (214/3)۔  
277- أخرجه الترمذی (147/2) وابن حبان (5794) والطبرانی (214/3)۔

"کوئی شخص اپنی بیوی کو عظام کی طرح مارتا ہے حالانکہ اس نے اس دن کے آخری حصے میں اس عورت کے ساتھ لیٹنا ہوتا ہے۔"

پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو ہوا خارج ہونے پر ہنسنے کے بارے میں فرمایا: کوئی شخص ایسے کام پر کیوں ہنستا ہے جو وہ خود کرتا ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "عادم" میں "ع" اور "ز" ہے جس کا مطلب شریر اور فساد کرنے والا ہے۔ اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "انْبَعَثَ" کا مطلب یہ ہے وہ شخص تیزی سے اٹھا۔ (277) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَفْرُكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ"، أَوْ قَالَ: "غَيْرُهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

قَوْلُهُ: "يَفْرُكُ" هُوَ بَفَتْحِ الْيَاءِ وَاسْكَانِ الْفَاءِ وَفَتْحِ الرَّاءِ مَعْنَاهُ: يَبْغِضُ، يُقَالُ: فَرَكْتُ الْمَرْأَةَ زَوْجَهَا، وَفَرَكْتُهَا زَوْجَهَا، بِكَسْرِ الرَّاءِ يَفْرُكُهَا بِفَتْحِهَا: أَيْ أَبْغَضَهَا، وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی مومن کسی مومن عورت کو نا پسند نہ کہے کیونکہ اگر اس کی شکل پسند نہیں آئے گی تو کوئی دوسری چیز پسند آ جائے گی۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "يَفْرُكُ" میں "ی" پر زیر پڑھی جائے گی اور "ق" کو ساکن پڑھا جائے گی اور "ز" پر زیر پڑھی جائے گی اس کا مطلب یہ ہے نا پسند کرے جیسا کہ کہا جاتا ہے فَرَكْتُ الْمَرْأَةَ زَوْجَهَا وَفَرَكْتُهَا زَوْجَهَا (یعنی عورت نے اپنے شوہر کو نا پسند کیا اور اس کے شوہر نے اس کو نا پسند کیا) اس کو "ز" پر زیر کے ہمراہ بھی پڑھا گیا ہے اور زیر کے ہمراہ بھی پڑھا گیا ہے یعنی اس نے اسے نا پسند کیا باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(278) وَعَنْ عُمَرُو بْنِ الْأَخْوَصِ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى، وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ وَوَعَّظَ، ثُمَّ قَالَ: "أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبِينَةٍ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ، وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرَحٍ، فَإِنْ أَطَعْتُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا، إِلَّا أَنْ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقٌّ، وَلِلنِّسَاءِ عَلَيْكُمْ حَقٌّ، فَحَقُّكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئَنَّ فُرْشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ، وَلَا يَأْذَنَ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ، وَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ"۔

قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَوَانٌ" أَيْ: أَسِيرَاتٌ جَمْعُ غَانِيَةٍ، بِالْعَيْنِ الْمُهِمْلَةِ، وَهِيَ الْأَسِيرَةُ، وَالْعَانِي: الْأَسِيرُ۔ شَبَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ فِي دُخُولِهَا تَحْتَ حُكْمِ الزَّوْجِ بِالْأَسِيرِ

277- أخرجه مسلم (1469)۔  
278- أخرجه الترمذی (1166) وابن ماجه (1851)۔

”وَالضَّرْبُ الْمَبْرُحُ“: هُوَ الشَّاقُّ الشَّدِيدُ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا“ تَطْلُبُوا طَرِيقًا تَخْتَجُونَ بِهِ عَلَيْهِنَّ وَتَوُدُّوْنَهُنَّ بِهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

حضرت عمرو بن احوں ششمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر یہ بیان ہوئے سنا آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: خبردار عورتوں کے بارے میں کی نصیحت کو قبول کرو وہ تمہاری قیدی ہیں تم ان کے حوالے سے صرف اسی بات کے مالک ہو کر اگر وہ واضح گناہ کا کریں اگر وہ ایسا کریں تو ان کے بستر الگ کرو اور انہیں مارو لیکن زیادتی نہ کرو اگر وہ تمہاری بیروی کریں تو ان راستہ تلاش نہ کرو خبردار تمہارا تمہاری بیویوں پر حق ہے اور تمہاری بیویوں کا تم پر حق ہے تمہارا ان پر حق یہ ہے بچھونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہارے گھروں میں اس شخص کو نہ آنے دیں جسے کرتے ہو اور ان کا تم پر حق یہ ہے تم ان کے لباس اور کھانے میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”عوان“ کا مطلب قیدی ہے یہ لفظ عام جمع ہے جس میں ”ع“ ہے اور اس سے مراد قیدی عورت ہے ”عانی“ قیدی کو کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے شوہر کے حکم آنے کے حوالے سے عورت کو قیدی سے مشابہہ قرار دیا ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”الضَّرْبُ الْمَبْرُحُ“ کا مطلب شدید پٹائی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم ان کے خلاف راستہ تلاش نہ کرو یعنی کوئی ایسا راستہ تلاش نہ کرو جس کے ان کے خلاف کوئی ثبوت حاصل کر سکو اور انہیں اذیت پہنچاؤ۔

(279) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَبَسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا حَقُّ زَوْجٍ عَلَيْهِ؟ قَالَ: ”أَنْ تَطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تَضْرِبَ الْوَجْهَ، وَلَا تَقْبَحَ، وَلَا تَفِي الْبَيْتَ“

حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: مَعْنَى ”لَا تَقْبَحَ“ أَيْ: لَا تَقُلْ: قَبَحَكَ اللَّهُ. حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کسی ایک بیوی کا اس پر کیا حق ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ہے جب تم خود کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ اور جب تم خود لباس پہنو تو اسے پہناؤ اور تم اس کے چہرے پر نہ مارو اور اسے بدو عائدہ اور گھر کے اندر کے علاوہ اس کے ساتھ لائق اختیار نہ کرو۔

یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے امام نووی فرماتے ہیں لا تقبح کا مطلب یہ ہے تم کہہ اللہ تعالیٰ تمہیں قبیح کر دے۔

(280) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارَكُمْ خِيَارَكُمْ لِنِسَائِهِمْ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کے اعتبار سے سب سے کامل مومن وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر ہے اور تم میں وہ لوگ بہتر ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہوں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (281) وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا تَضْرِبُوا إِسَاءَةَ اللَّهِ“ فَبَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ”ذَرُونِ النِّسَاءَ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ، فَارْحَصْنَ فِي صُرُبِهِنَّ، فَاطَّافَ بِالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً كَثِيرًا يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَقَدْ أَطَافَ بِالِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ نِسَاءً كَثِيرًا يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أَوْلَئِكَ بِخِيَارِكُمْ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

قَوْلُهُ: ”ذَرُونِ“ هُوَ بَدَالُ مَفْعَمَةٍ مَفْتُوحَةٍ، ثُمَّ هَمْزَةٌ مَكْسُورَةٌ، ثُمَّ رَاءٌ سَاكِنَةٌ، ثُمَّ نُونٌ، أَيْ: اجْتَرَانٌ، قَوْلُهُ: ”أَطَافَ“ أَيْ: أَحَاطَ.

حضرت ایسا عبد اللہ بن ابی ذباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کنیزوں کو نہ مارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: عورتیں اپنے شوہروں کے سامنے دیر ہو گئی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں مارنے کی رخصت عطا کی۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے پاس عورتیں آنا شروع ہو گئیں وہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: محمد کے گھر والوں کے پاس بہت سی خواتین آ رہی ہیں جو اپنے شوہروں کی شکایت کرتی ہیں۔ یہ لوگ اچھے نہیں ہیں (جو اپنی بیویوں کو مارتے ہیں)۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے مستند اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لفظ ذرن اس میں ”ذ“ استعمال ہوا ہے جس پر زبر پڑھی گئی ہے۔ پھر اس کے بعد ”ن“ ہے جس پر زبر پڑھی گئی ہے پھر اس کے بعد ”ز“ ہے جو ساکن پڑھی جائے گی پھر اس کے بعد ”ن“ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے وہ دیر ہو گئیں ہیں۔ لفظ ”اطاف“ کا مطلب یہ ہے انہوں نے گھیر لیا۔

(282) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”الْأُنْثَى مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

280- ترمذی ابن حبان (479) ابن ماجه: ابو داؤد (7406/3) عبد الرزاق طبرانی حاکم (2/2765) دارمی

281- ابو داؤد نسائی ابن ماجه عبد الرزاق (17945) ابن حبان (4189) طبرانی (784) حاکم (2765/2) دارمی

(137/2) بیہقی (304/7)

282- مسلم احمد نسائی

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عبداللہ بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سامان ہے اور اس سامان کا بہترین حصہ نیک عورت ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

باب 35: شوہر کا عورت پر کیا حق ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَإِلَّا فَتًا فَإِلَّا نَكَحَ حَتَّى يَأْتِيَ الْبُيُوتَ بِمَا يَنْفِقُ﴾ (النساء: 34)

ارشاد یاری تعالیٰ ہے: ”مرد عورتوں کے گران ہیں اس وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر دی ہے اس لئے کہ وہ اپنے مال میں سے خرچ کرتے ہیں تو جو عورت نیک ہو ادب کرنے والی ہو خاوند کی غیر موجودگی میں حفاظت کرنے والی ہو اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے جو حفاظت کا حکم دیا ہے۔“

وَأَمَّا الْإِخْوَانُ فَمِنْهَا حَدِيثُ عُمَرُو بْنِ الْإِخْوَانِ السَّابِقِ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ .

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو اس بارے میں حضرت عمرو بن الاخوص رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اس سے پہلے باب گزر چکی ہے۔

(283) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّا

الرَّجُلُ أَمْرًا إِلَى فَرَأْسِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ، فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا، لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا: ”إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فَرَأَسَ زَوْجِهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ“ .

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو أَمْرًا فَرَأْسَهُ فَتَأْتِي عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرُضَنِي عَنْهَا“ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے

کی طرف بلائے وہ اس کے پاس نہ جائے اور وہ شخص رات بھر اس سے ناراض رہے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر کرتے رہتے ہیں۔ (متفق علیہ)

دونوں کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب کوئی عورت رات بھر اپنے شوہر کے بستر سے الگ رہے تو فرشتے صبح اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں جان ہے جب کوئی شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر آنے کیلئے کہے اور وہ عورت انکار کر دے تو جو ذات آسمان میں ہے وہ

283- أخرجه البخاري (3237) ومسلم (1436)

عورت سے اس وقت تک ناراض رہتی ہے جب تک اس کا شوہر اس سے راضی نہیں ہو جاتا۔

(284) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْضًا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ اپنے شوہر کی موجودگی میں نفلی روزہ رکھے البتہ اپنے شوہر کی اجازت سے روزہ رکھ سکتی ہے اور نہ ہی اس کی اجازت کے بغیر کسی شخص کو اس کے گھر میں آنے کی اجازت دے۔ (متفق علیہ) یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

(285) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: وَالْأَمِيرُ رَاعٍ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص گران ہے اور ہر شخص سے اس کی گرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا حاکم گران ہے آدمی گھر والوں کے بارے میں گران ہے عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی گرانی ہے تم میں سے ہر شخص گران ہے اور اس سے اس کی گرانی کا حساب لیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(286) وَعَنْ أَبِي عُلَيِّ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنَوُّرِ“ .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ .

حضرت ابو علی طلح بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کوئی شخص اپنی حاجت کے لئے اپنی بیوی کو بلائے تو وہ آجائے اگرچہ وہ تندور پر (روٹیاں کیوں نہ پکا رہی ہو)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ اور امام نسائی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(287) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَوْ كُنْتُ أَمِيرًا

284- أخرجه احمد (2/4495) والبخاري (893) ومسلم (1829) وابو داود (2928) والترمذي (1795) وابن حبان (4489) والبيهقي (287/6)

285- أخرجه الترمذي (1160) والنسائي (5/8971) في عشرة النساء باب (21) وابن حبان (4165) والطبراني (8235) واحمد (5/16288) والبيهقي (294/7) والطبراني (1097)

286- ترمذي في النكاح: نسائي الكبير: باب عشرة النساء (الاطراف للمزى) ابن حبان (4165) طبراني (8253) احمد (16288/5) بيهقي (294/7) طبراني (1097)

أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَمْ تَرَ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں میں نے کسی کو دوسرے کو سجدہ کرنے کی دینا ہوتی تو میں عورت کو یہ ہدایت کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

اس حدیث میں امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(288) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّمَا مَاتَتْ، وَزَوَّجَهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ"  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی عورت فوت ہو جائے اور شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں جائے گی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(289) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تُؤْذِي زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتِلُكَ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيلٌ يُؤْذِي يُفَارِقُكَ الْيَتِيمَا"  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو نہیں دیتی مگر یہ کہ اس شخص کی حور عین بیوی یہ کہتی ہے تم اسے اذیت نہ دو اللہ تعالیٰ تمہیں رسوا کرے بے شک یہ تمہارے کچھ عرصے کے لئے ہے عنقریب یہ تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(290) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا تَرَ بَعْدِي فِتْنَةً هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرَّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

287- أخرجه الترمذی (162) وابن حبان (4162) والبيهقي (291/7) حاكم في المستدرک من حدیث بریرہ بن حبان (4162) وله شاهد في البزاز من حدیث عبد الله بن بريرة 'شاهد آخر حدیث انس عند احمد والنسائي' شاهد عند احمد بن حنبل من حدیث معاذ بن جبل رضى الله عنه

288- ترمذی ابن ماجه 'شاهد عند ابن حبان 6163' من ابی هريرة رضى الله عنه 'شاهد آخر عند احمد (261/1) حدیث عبد الرحمن بن عوف' وله شاهد آخر عند البزاز وابی نعیم في الحلیة (308/6) من حدیث انس باسناد فيه فالحديث حسن لشواهد

289- أخرجه احمد (22162) والترمذی (1177) وابن ماجه (2015)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں اپنے بعد مردوں کے لئے ایسی کوئی آزمائش نہیں چھوڑ رہا جو مردوں کے لیے عورتوں (کی آزمائش) سے زیادہ نقصان دہ ہو۔

## بَابُ النِّفْقَةِ عَلَى الْعِيَالِ

### باب 36: گھر والوں پر خرچ کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (البقرة: 233)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جس کا بچہ ہو ان عورتوں کے کھانے پینے کا اور کپڑوں کا خرچ مناسب طریقے سے اس کے ذمے ہوگا۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿لِيُنْفِقَ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا﴾ (الطلاق: 7)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جس شخص کے پاس گنجائش موجود ہو وہ اپنی گنجائش کے مطابق خرچ کرے اور جس شخص کا رزق تنگ ہو وہ اس میں سے خرچ کرے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہے اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کو اسی بات کا پابند کرتا ہے جو اس نے اسے عطا کیا ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾ (سبا: 39)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔"

(291) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَيْنَارُ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدَيْنَارُ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدَيْنَارُ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ، وَدَيْنَارُ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ، أَغْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو ایک دینار وہ ہے جسے تم غلام آزاد کرنے کے لئے استعمال کرتے ہو ایک دینار وہ ہے جسے تم کسی غریب پر خرچ کرتے ہو ایک دینار وہ ہے جسے تم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو ان میں سب سے زیادہ اجر والا وہ دینار ہے جسے تم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو۔

290- احمد (8/21805) بخاری 'مسلم' ترمذی ابن ماجه ابن حبان (5967) عبد الرزاق (20608) طبرانی (417-419) بیہقی (91/7)

291- أخرجه مسلم (995)

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(292) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، وَبُقَالُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَوْبَانُ بْنُ بُجْدَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ: دِينَارٌ يُنْفَقُهُ عِبَالَهُ، وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایک روایت کے مطابق حضرت ابو عبد الرحمن ثوبان بن بجدہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک آزاد کو وہ غلام ہے۔ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جو دینار خرچ کرتا ہے اس میں سے وہ دینار ہے جو وہ اپنے گھروالوں پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے وینار ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(293) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ لِي أَجْرٌ فِي بَيْتِي سَلَمَةُ أَنْ أَنْفَقَ عَلَيْهِمْ، وَلَسْتُ بِنَارٍ كَيْفَهُمْ هَكَذَا وَهَكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَيْتِي؟ فَقَالَ: "نَعَمْ، لَكَ أَجْرٌ مَا أَنْفَقَ عَلَيْهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا اوسلہ کے بچوں بارے میں مجھے کوئی اجر ملے گا اگر میں ان پر کچھ خرچ کروں؟ میں انہیں ایسے نہیں چھوڑ سکتی کیونکہ وہ میرے بھی بچے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تم ان پر جو خرچ کرو گی اس کا تمہیں اجر ملے گا۔

(294) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوْبِيُّ الَّذِي قَدَّمَ مَنَاهُ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ فِي بَابِ الْبَيْتَةِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ: "وَإِنَّكَ لَنْ تَنْفِقَ نَفَقَةً تَنْبَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ أَجْرَتْ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلَ فِي فِي أَمْرَانِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنی طویل حدیث میں یہ بیان کرتے ہیں جسے ہم اس کتاب کے آغاز میں کے بیان میں نقل کر چکے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو کچھ بھی خرچ کرو تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو کچھ ڈالو گے۔ (اس کا بھی اجر ملے گا)۔ (متفق علیہ)

(295) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهُ صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

292- اخرجہ مسلم (994) والترمذی (1966) وابن ماجہ (2760)

293- احمد (26571/10) بخاری مسلم ابن حبان (4246) طبرانی (796/23) بیہقی (478/7)

294- مؤطا مالك احمد (1524/1) بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ الادب المفرد للبخاری ابو داؤد

(834) ابن حبان (4249) ابن الجارود (947) عبد الرزاق (16357) الطیالسی (195) بیہقی (268/6) الدارمی (196)

مشکوٰۃ (1459)

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی پر کچھ خرچ کرتا ہے اور اس کے ذریعے ثواب کا امیدوار ہوتا ہے تو یہ اس کے حق میں صدقہ ہوگا۔ (متفق علیہ)

(296) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوْتُ" حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ .

رواہ مسلم فی صحیحہ بمعناہ، قال: "کفٰی بالمرء اثمًا ان یتضییع عنمن یتملک قوۃ"۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے گناہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے زیر کفالت لوگوں کے حقوق کو ضائع کر دے۔

یہ حدیث "صحیح" ہے اسے امام ابو داؤد اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں اسی مضمون کی ایک روایت نقل کی ہے۔

"آدمی کے گناہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے زیر کفالت سے (خرچ) روک لے۔"

(297) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا نَفْلًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ دعا کرتا ہے: اے اللہ! (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو مزید مال عطا کر اور دوسرا یہ دعا کرتا ہے: اے اللہ! مال نہ خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے۔ (متفق علیہ)

(298) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْتَدَأَ بِمَنْ نَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنَى، وَمَنْ يَسْتَغْفِرْ يَغْفِرَ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جو تمہارے زیر کفالت ہوں ان سے خرچ کا آغاز کرو اور سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو خوشحالی کے عالم میں دیا جائے اور جو شخص مانگنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے مانگنے سے بچائے گا جو شخص سبے نیازی کا طلب گار ہوگا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز رکھے گا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

295- احمد (17081/6) بخاری مسلم (749) ترمذی نسائی (2544) الکبریٰ (323) ابن حبان (4239)

دارمی (284/2) طبرانی الکبیر (522/17) بیہقی (178/5)

296- احمد (2/6505) ابو داؤد 'حاکم فی الزکوٰۃ' (2/1515)

297- بخاری مسلم احمد (5060/3) ابن حبان (3333)

298- اخرجہ البخاری (1442) ومسلم (1010) واحمد (3/8060) وابن حبان (3333)



## بَابُ الْإِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ وَمِنَ الْجَبِدِ باب 37: جو چیز پسند ہو اور جو اچھی ہو اسے خرچ کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (آل عمران: 92)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہے“  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَتَّبِعُوا

الْبَخِيلِينَ إِنَّهُمْ يَنْفِقُونَ﴾ (البقرة: 267)  
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! تم نے جو پاکیزہ چیز کمائی ہے اس میں سے خرچ کرو اور جو ہم نے زمین سے تمہارے لئے نکالی ہے (اس میں سے خرچ کرو) اور اس میں سے خام چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کرو“۔

(299) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ

مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرَحَاءُ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى

مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى

أَنْزَلَ عَلَيْكَ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَى بَيْرَحَاءُ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ تَعَالَى، أَرْجُو بَرَّهَا، وَدُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى، فَضَعْتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”بَخِ إِذْ لَكَ مَالٌ رَابِعٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا لِلْأَقْرَبِينَ“، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ، وَبَنَى عِمَّه. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَالٌ رَابِعٌ“، رُوِيَ فِي الصَّحِيحِ ”رَابِعٌ“، وَ”رَابِعٌ“ بِالْبَاءِ الْمَوَدَّةِ وَالْبَائِيَةِ الْمُنَاقَاةِ، أَيْ: رَابِعٌ عَلَيْكَ لِقَعُهُ، وَ”بَيْرَحَاءُ“: حَبِيبَتُهُ نَخْلٍ، وَرُوِيَ بِكُسْرِ الْبَاءِ وَقَسَمَهَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے منورہ میں مجوروں کے باغات کے اعتبار سے زیادہ مالدار تھے ان کے نزدیک ان کا سب سے زیادہ پسندیدہ باغ ”بیرحاء“ تھا جو مسجد کے سامنے تھا نبی اکرم ﷺ میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

”تم لوگ اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز کو خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہے“

تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل کی ہے۔

”تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو جسے تم پسند کرتے ہو“۔

میرے نزدیک میرا پسندیدہ ترین مال ”بیرحاء“ ہے یہ اللہ تعالیٰ کے لئے صدقہ ہے میں اس کے اجر و ثواب کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امیدوار ہوں یا رسول اللہ ﷺ! آپ جیسے مناسب سمجھیں اسے استعمال کریں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بہت

بہترین مال ہے یہ بہت بہترین مال ہے تم نے جو کہا وہ میں نے سن لیا۔ میرا خیال ہے تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دے دو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں ایسا ہی کروں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے قریبی رشتہ داروں اپنے چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ (متفق علیہ)

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”مال رابع“ اسے ”صحیح“ میں روایت کیا گیا ہے اور اسے ”رابع“ کے طور پر بھی روایت کیا گیا ہے یعنی اس کا فائدہ تمہیں حاصل ہو گا یا اس کا فائدہ تمہیں راحت پہنچائے گا۔

”بیرحاء“ یہ ایک مجوروں کے باغ کا نام ہے اس میں ”ب“ کے اوپر زیر بھی روایت کی گئی ہے اور زیر بھی روایت کی گئی ہے۔

بَابُ وَجُوبِ أَمْرِهِمْ أَهْلَهُ وَأَوْلَادَهُ السَّيِّرِينَ وَسَائِرَ مَنْ فِي رِعِيَّتِهِ بِطَاعَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَنَهْيِهِمْ عَنِ الْمَخَالَفَةِ وَتَأْذِينِهِمْ وَمَنْعِهِمْ مِّنْ ارْتِكَابِ مَنَهْيٍ عَنْهُ

باب 38: اپنے گھر والوں کو اور اولاد کو جو تمیز کر سکتے ہوں اور جو بھی شخص آدمی کی زیر نگرانی ہو اسے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دینا اور انہیں اللہ تعالیٰ کے احکام کی مخالفت سے منع کرنے اور انہیں ادب سکھانے اور انہیں گناہوں کے ارتکاب سے روکنے کا واجب ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (طہ: 132)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس کی پابندی کرو“۔  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ (التحریم: 6)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ“۔  
(300) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِّنْ تَمَرِ

الصَّدَقَةُ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ كَيْفَ إِيَّاهَا، أَمَا عَلِمْتُمْ أَنِّي نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ؟" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: "أَنَا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ".

وَقَوْلُهُ: "كَيْفَ كَيْفَ" يُقَالُ: يَأْسُكُنَ الْحَاءُ،

وَيُقَالُ: بِكُسْرِهَا مَعَ التَّوْنِ وَهِيَ كَلِمَةٌ زَجْرٌ لِلصَّبِيِّ عَنِ الْمُسْتَقْدِرَاتِ، وَكَانَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَبِيًّا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور پکڑ لی اپنے منہ میں ڈالنے لگے تو نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے تھوک دوا سے تھوک دوا سے پھینک دو کیا تم نہیں جانتے ہم صدقہ کھاتے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔"

لفظ "كَيْفَ كَيْفَ" میں "خ" کو ساکن پڑھا جاتا ہے۔

یہ بچوں کو گندی چیزوں سے روکنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اس وقت بچے تھے۔

(301) وَعَنْ أَبِي حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ رِبِيبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ الصَّحْفَةَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا غُلَامُ، سَمِ اللَّهَ تَعَالَى، وَكُلْ بِمِصْنِكَ، وَكُلْ يَلِيكَ" فَمَا زِلْتُ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. "وَتَطِيشُ": تَدُورُ فِي نَوَاحِي الصَّحْفَةِ.

حضرت ابو حفص رضی اللہ عنہ عمر بن ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد جو نبی اکرم رضی اللہ عنہ کے سوتیلے بیٹے ہیں بیان کرتے ہیں نبی اکرم رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش بچہ تھا۔ میرا ہاتھ پیالے میں (ہر طرف) گردش کرتا تھا۔ نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا اے لڑکے! بسم اللہ پڑھو اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس کے بعد میرا کھانے کا طریقہ یہی رہا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) لفظ "طِيشُ" کا مطلب پیالے کے کناروں میں گردش کرنا ہے۔

(302) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْنُونٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: إِلَّا مِمَّا رَاعٍ وَمَسْنُونٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ".

301- بخاری و مسلم فی الاطعمہ، نسائی فی البحار، ابن ماجہ فی الاطعمہ اور "سم الله وكل بمصنك" کے الفاظ ابو داؤد نے الویلع میں

کے۔ (احمد 16334/5 ابن حبان 5215)

302- احمد 4495/2 بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی ابن حبان 4490189 بیہقی 287/6

مَسْنُونٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْنُونَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْنُونٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْنُونٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے ہر شخص گمران ہے اور اس سے اس کی گمرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا، حاکم گمران ہے اور اس سے اس کی گمرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا، آدمی اپنے گھروالوں کے بارے میں گمران ہے اور اس سے اس کی گمرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر کی گمران ہے اور اس سے اس کی گمرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا، خادم آقا کے مال کا گمران ہے اور اس سے اس کی گمرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا، تم میں سے ہر شخص گمران ہے اور اس سے اس کی گمرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(303) وَعَنْ عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَأَضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا، وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ، وَقَرِّبُوا إِلَيْهِمْ فِي الْمَضَاجِعِ".

حدیث حسن روایہ ابو داؤد باسناد حسن۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہوں اور نہ پڑھنے پر ان کی پٹائی کرو جب وہ دس برس کے ہوں اور ان کے ستر الگ کر دو۔

یہ حدیث حسن ہے اور اسے امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے حسن سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

(304) وَعَنْ أَبِي ثَوْبَةَ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ الْجَهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ لِسَبْعِ سِنِينَ، وَأَضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ" حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ" وَلَفْظُ أَبِي دَاوُدَ: "مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِينَ".

حضرت ابو ثور یہ سبرہ بن معبد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے: بچے کو سات برس کی عمر میں نماز پڑھنے کی تعلیم دو اور (نماز نہ پڑھنے کی) صورت میں دس برس کی عمر میں اس کی پٹائی کرو۔

یہ حدیث حسن ہے امام ابو داؤد کے الفاظ یہ ہیں "بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات برس کا ہو جائے۔"

303- ابو داؤد باسناد حسن احمد 2/6701 المستدرک

304- ابو داؤد ترمذی احمد ج 5339/8 (الدارمی) 1431 حاکم ج 831/1 طحاوی 2566 ابن ابی شیبہ 247/1

دارقطنی 230/1 بیہقی 14/2

## بَابُ حَقِّ الْجَارِ وَالْوَصِيَّةِ بِهِ

### باب 39: پڑوسی کا حق اور اس بارے میں تلقین

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِالْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ (النساء: 36)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ والدین کے ساتھ اچھے پیش آؤ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ یتیموں کے ساتھ غریبوں کے ساتھ اور پڑوسیوں کے ساتھ اور دور کے پڑوسی اور کروٹ کے ساتھی (یعنی شریک سفر) کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ اور جن کے تم مالک ہو (ان سب کے ساتھ اچھے پیش آؤ)۔“

(305) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَ جَبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمرؓ اور عیسیٰؓ عاتشہ صدیقہؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مجھے پڑوسی (حق کا خیال رکھنے) کے بارے میں اتنی تلقین کرتے رہے ہیں کہ یہ گمان کیا کہ یہ اسے وارث قرار دے گا۔

(306) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يَا أَبَا طَلْحَةَ مَرْقَةَ، فَكَيْفَ مَاتَها، وَتَعَاهَدَ جَبْرَائِيلُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: إِنَّ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي: ”إِذَا طَبَخْتَ مَرْقًا مَاءَهَا، ثُمَّ أَنْظَرْتَ أَهْلَ بَيْتِكَ مِنْ جَبْرَائِيلَ، فَاصْبِهِمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ“.

حضرت ابو ذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے ابو ذر! جب تم شوربا اس میں پانی زیادہ ڈال دیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

انہی سے ایک روایت میں یہ منقول ہے، حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں میرے خلیلؐ نے مجھے یہ تلقین کی تھی شوربا پکاؤ تو تم پانی زیادہ کر دو اور پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کسی گھر کو دیکھو اور اس میں سے اسے مناسب طور پر بھجوا دو۔

(307) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”وَاللَّهِ لَا يَكْفِي“

305- بخاری و مسلم احمد 26072/10 ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ 545/8 ابن حبان 511 الادب المفرد للبخاری 101 ابو داؤد بیہقی 275/1.

306- اخرجہ مسلم (142/2625) والترمذی (1832) وابن ماجہ (2362)

307- بخاری باب الادب مسلم کتاب الایمان احمد 7883.3

وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ“ قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ”الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ“.

”الْبَوَائِقُ“: الْغَوَالِلُ وَالشُّرُورُ. حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا! عرض کی گئی کون یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔ (متفق علیہ) مسلم کی ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔ (امام نوویؒ فرماتے ہیں) ”البوائق“ کا مطلب ”خباثت“ اور ”شرارت“ ہے۔

(308) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لَا تَحْقِرْنَ جَارَةً لْجَارَتِهَا وَلَوْ فَرِسَنَ شَاةٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے مومن خواتین! تم میں سے کوئی ایک بھی اپنی پڑوس سے آنے والی کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو خواہ وہ بکری کا ایک پایہ ہو۔ (متفق علیہ)

(309) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَةً أَنْ يَغُورَ خَشْبَةً فِي جِدَارِهِ“، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ! وَاللَّهِ لَا رَمِينَ بَهَا بَيْنَ اكْتِفَاكِكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

رَوَى ”خَشْبَةً“ بِالْإِضَافَةِ وَالْجَمْعِ. وَرَوَى ”خَشْبَةً“ بِالتَّنْوِينِ عَلَى الْإِفْرَادِ. وَقَوْلُهُ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ: يَعْنِي عَنْ هَذِهِ السَّنَةِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اس بات سے منع نہ کرے کہ وہ ابن کی دیوار میں شہیر گاڑھ لے۔

پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تم اس حکم سے اعراض کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اس وجہ سے تمہارے کندھوں کے درمیان تمہاری پٹائی کر دوں گا۔ (متفق علیہ)

”خَشْبَةً“ اس لفظ کو جمع کی شکل میں اضافت کے ہمراہ بھی روایت کیا گیا ہے اور تنوین کے ساتھ مفرد کے طور پر بھی روایت کیا گیا ہے۔

(حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا) مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ: یعنی اس سنت سے۔ (اعراض کرتے ہو)۔

(310) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا

308- اخرجہ البخاری (2566) و مسلم (1030) والترمذی (2131)

309- بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ حمیدی 1076 ابن حبان 515 بیہقی 58/6 احمد 7706/3 موطا مالک

1462

310- بخاری کتاب الایمان (6018) مسلم (47) احمد 762 ابن ابی شیبہ 546/8 ابن حبان 506 ابن مندہ 300

يُؤْذِجَارُهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
خَيْرًا أَوْ لَيْسَ كُتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دلی رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مہمان نوازی کرے اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(311) وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :  
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، فُلَيْحَسِّنْ إِلَى جَارِهِ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفًا  
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَكَتْ ،  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِهَذَا اللَّفْظِ ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ .

♦♦ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پیڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کرے اور اللہ سے رہے۔ اسے امام مسلم نے ان الفاظ میں روایت کیا ہے۔ امام بخاری نے اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔

(312) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ لِي جَارَيْنِ، فإِلَى هَدْيِي؟ قَالَ: "إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں میں ان دونوں سے کس کو تحفہ بھیجوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا دروازہ تمہارے دروازے سے زیادہ قریب ہو۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(313) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ».

♦♦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے

31- بخاری کتاب الادب احمد 10/27231 ترمذی مسلم کتاب الايمان اب داؤد حاکم 4/64 اب حبان

يهقي 5/68' موطا مالك 1748

312- أخرجه البخاري (6019) ومالك في الموطأ (1748) وأحمد (1/27231) ومسلم (48) وابن داود (3748) و

31- ترمذی، احمد 6577/2، حاکم 7295/4، المفرد للمبخاری 115، ابن حبان 518، دارم 215/2

بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں بہتر ہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ بَرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ

**باب 40:** والدین کے ساتھ اور رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ (النساء: 36)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ اچھائی کرو اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں کے ساتھ اور غریبوں کے ساتھ قریب کے پڑوسی کے ساتھ دور کے پڑوسی کے ساتھ اس کے ساتھ والے کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ اور جن کے تم مالک ہو اس کے ساتھ (سب کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ)۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ﴾ (النساء: 1)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”تم اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے وسیلے سے تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ﴾ (الرعد : 21)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ وَرَضَيْنَا الْإِنْسَانَ بِرَأْسِهِ حُسْنًا ﴾ (العنكبوت : 8)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں اچھائی کا حکم دیا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ إِنَّمَا يُبَلِّغُنَّ عَنْكَ الْكِبَرُ أَخَذَهُمَا أَوْ  
كُلَّهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۖ وَالْخَفِضُ لَهُمَا جَنَاحُ الدَّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ  
رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا ۝

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تمہارے پروردگار نے یہ حکم دیا ہے تم صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو ان میں سے کوئی ایک یا وہ دونوں جب تمہارے سامنے بڑی عمر کو پہنچ جائیں تو تم ان سے اُف نہ کہو اور انہیں جھڑکو نہیں اور ان کے ساتھ نرمی سے بات کرو ان کے سامنے رحمت کے ساتھ عاجزی کے پروں کو بچھا دو اور یہ دعا کرو اے میرے پروردگار! ان دونوں پر اسی طرح رحم کر جیسے ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی تھی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْهِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کی ہے اس کی ماں نے کئی کمزوریوں کے عالم میں حمل کے دوران اس کا خیال رکھا اور دو سال تک اسے دودھ پلایا اس لئے تاکہ تم میرے شکر اور اپنے والدین کے شکر گزار بنو۔“

(314) وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى؟ قَالَ: ”الْوَلَدُ عَلَى وَفَيْهَا“، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ”الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ نزدیک کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کو وقت پر ادا کرنا، میں نے عرض کی: پھر کون سا؟ آپ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، میں نے عرض کی: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: جہاد کرنا۔

(315) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنِ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا، فَيَشْتَرِيهِ فَيُعْتِقَهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی بیٹایا یا کا حق ادا نہ کرے اس کے کہ وہ باپ کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔

(316) وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ كَفَّرَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ صَفِيْقَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقْلُ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ رشتہ داری خیال رکھے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ (متفق)

(317) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ

لَرَعٍ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحْمُ، فَقَالَتْ: هَذَا مُقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكَ لَكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَفْرُؤُوا إِن شِئْتُمْ: فَهَلْ عَسَيْتُمْ أَنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ“ (محمد: 22-23) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ: فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ”مَنْ وَصَلَكَ، وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكَ، قَطَعْتُهُ“.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ شک اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا اور اس سے فارغ ہو گیا تو رحم کھڑا ہوا اور اس سے عرض کی: لا تعلقی سے تیری پناہ میں آنے کے لئے یہی مناسب مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ٹھیک ہے کیا تم اس بات سے راضی ہو جو تمہیں ملائے میں اسے ملاؤں اور جو تمہیں کاٹ دے میں اسے کاٹ دوں تو رحم نے عرض کی۔ جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں یہ مل گیا (یعنی ایسا ہی ہوگا) پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو۔

”کیا عنقریب اگر تم حکمران بن گئے۔ تم لوگ زمین میں فساد کرو گے اور رشتے داری کے حقوق کو پامال کرو گے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور انہیں گونگا کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔“ بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو تمہیں ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو تمہیں کاٹے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔“

(318) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: ”أُمَّكَ“، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ”أُمَّكَ“، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ”أُمَّكَ“، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ”أَبُوكَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قَالَ: ”أُمَّكَ، ثُمَّ أُمَّكَ، ثُمَّ أُمَّكَ، ثُمَّ أَبَاكَ، ثُمَّ أَدْنَاكَ“.

”وَالصُّحْبَةُ“ بِمَعْنَى: الصُّحْبَةِ. وَقَوْلُهُ: ”ثُمَّ أَبَاكَ“ هَكَذَا هُوَ مَنْصُوبٌ بِفِعْلِ مَحْذُوفٍ، أَيْ: ثُمَّ يَرِ أَبَاكَ. وَفِي رِوَايَةٍ: ”ثُمَّ أَبُوكَ“، وَهَذَا وَاضِحٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میرے اچھے سلوک کا زیادہ حقدار کون ہے یا رسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری والدہ اس نے دریافت کیا پھر کون ہے آپ نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ اس نے دریافت کیا پھر کون ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری والدہ اس

نے دریافت کیا پھر کون ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا والد۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یا رسول اللہ ﷺ اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: والدہ پھر تمہاری والدہ پھر تمہاری والدہ پھر تمہارا والد۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی عزیز!

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ صحابہ کا مطلب صحبت (یعنی ساتھ) ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”پھر تمہارا باپ“ اس کو منسوب پڑھا گیا ہے یعنی پھر تم اپنے باپ کے ساتھ۔ ایک روایت میں ہے: ”ثم ابوك“ یہ الفاظ زیادہ واضح ہیں۔

(319) وَتَعْنَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ، أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، مزید ہو، مزید خاک آلود ہو۔ (یعنی وہ بار بار ذلت و رسوائی کا شکار ہو) عرض کی گئی، یا رسول اللہ! کون؟ آپ نے فرمایا: اپنے والدین کو بڑھاپے کے عالم میں پائے، ان میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو (اور پھر ان کی خدمت کی بدولت) داخل نہ ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(320) وَتَعْنَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لِي قَرَابَةٌ أَصْلُهُمْ وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسْتَوْنِ إِلَيَّ، وَأَحْلَمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ، فَقَالَ: ”لَئِنْ كُنْتُ كَمَا قُلْتَ، فَكَانَتْ الْمَلْ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَتَسْفُهُمْ بِضَمِّ التَّاءِ وَكُسْرِ السِّينِ الْمُهِمْلَةِ وَتَشْدِيدِ الْفَاءِ، وَالْمَلْ بِفَتْحِ الْمِيمِ، وَتَشْدِيدِ الْهَاءِ الرَّمَادِ الْحَارِّ: أَيْ كَانَمَا تُطْعِمُهُمُ الرَّمَادَ الْحَارَّ، وَهُوَ تَشْيِيعٌ لِمَا يَلْحَقُهُمْ مِنَ الْإِثْمِ بِمَا يَلْحَقُ الرَّمَادَ الْحَارَّ مِنَ الْآلَمِ، وَلَا شَيْءَ عَلَى هَذَا الْمُحْسِنِ إِلَيْهِمْ، لَكِنْ يَنَالُهُمْ إِثْمٌ عَظِيمٌ بِتَقْصِيرِهِمْ وَإِذْخَالِهِمْ الْأَذَى عَلَيْهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں جو میرے ساتھ ہیں اور میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور ان کے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں میں ان کے ساتھ قتل سے پیش آتا ہوں، وہ میرے ساتھ جاہلانہ رویہ کرتے ہیں۔ (چاہیے؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جیسے تم نے بتایا ہے اگر واقعی ایسا ہے تو تم انہیں جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو۔ تک ایسا کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار تمہیں نصیب رہے گا۔

وَتَسْفُهُمْ“ اس لفظ میں ت پر پیش س پر زبر اور ث پر شد پڑھی جائے گی۔

319- اخرجه مسلم (2551)

320- اخرجه مسلم (2558)

”وَالْمَلْ“ اس میں میم پر زبر اور لام پر شد پڑھی جائے گی۔ اس کا مطلب گرم راکھ ہے۔ اس کے ساتھ تشبیہ اس لئے دی ہے کیونکہ ان لوگوں کو اسی طرح گناہ ہوگا جیسے گرم راکھ کھانے والے کو تکلیف ہوتی ہے اور ان کے ساتھ اچھائی کرنے والے اس شخص کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ البتہ ان لوگوں کو اس شخص کے حق میں کمی کی وجہ سے عظیم گناہ ہوگا اور اس شخص کو تکلیف دہ صورتحال میں مبتلا کرنے کی وجہ (گناہ) ہوگا۔

(321) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْطَلَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ لَهُ فِي آثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَةً“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَمَعْنَى ”يُنْسَأُ لَهُ فِي آثَرِهِ“، أَيْ: يُؤَخَّرُ لَهُ فِي أَجَلِهِ وَعُمْرِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس بات کی خواہش رکھتا ہو کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اس کی عمر طویل ہو تو اسے رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”يُنْسَأُ لَهُ فِي آثَرِهِ“ سے مراد یہ ہے اس کی موت میں تاخیر ہو جاتی ہے اور اس کی عمر لمبی ہو جاتی ہے۔

(322) وَتَعْنَهُ، قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِّنْ نَّحْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرَحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (آل عمران: 92)، قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، يَقُولُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنِّي أَحَبُّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرَحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ تَعَالَى، أَرْجُو بِرَّهَا وَدُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى، فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”بَخْ! ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ أَوْ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ“، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفَعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَسَبَقَ بَيَانُ الْفَاطِمَةِ فِي بَابِ الْإِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہما باغوں کی ملکیت کے اعتبار سے سب سے مالدار تھے ان کے نزدیک ان کی سب سے پسندیدہ ملکیت ”بیرحاء“ تھی۔ جو مسجد کے سامنے تھی۔ نبی اکرم ﷺ اس باغ میں تشریف لے جایا کرتے تھے اس کا بیٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی:

321- بخاری (2068) مسلم (2557) ابو داؤد (1693) ابن ماجہ عن انس' احد 13812/4 و بخاری من ابی ہریرہ (جامع

صغیر) ابن حبان 438 بیہقی 27/7

322- باب الانفاق میں ملاحظہ کریں۔ بخاری و مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان 3340 ابن خزیمہ 2455 بیہقی

164/6' احد 12441/4 مالک 1875



”تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہے۔“

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہے۔“

میرے نزدیک میرا پسندیدہ مال ”بیہ حاء“ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے لئے صدقہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ثواب کا امیدوار ہوں یا رسول اللہ ﷺ! آپ جہاں مناسب سمجھیں اسے خرچ کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہت نفع بخش مال ہے یہ بہت نفع بخش مال ہے تم نے جو کہا میں نے وہ من لیا ہے میرا یہ خیال ہے تم اسے اپنے قریبی داروں کو دے دو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں ایسا ہی کروں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں پھر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قریبی رشتے داروں اور اپنے چچا زاد بھائیوں میں اسے دیا۔

پسندیدہ چیز خرچ کرنے کے باب میں اس سے پہلے یہ الفاظ گزر چکے ہیں۔

(323) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: أَبَايُكَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ ابْتَغَى الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى. قَالَ: ”فَهَلْ وَالِدُكَ أَحَدٌ حَيٌّ؟“ قَالَ: نَعَمْ، بَلْ كِلَاهُمَا. قَالَ: ”فَتَبْتَغَى الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى؟“ قَالَ: نَعَمْ. ”فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ، فَأَخْبِسْ صُحْبَتَهُمَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

وَفِي رَوَايَةٍ لَّهُمَا: جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَاذَنَهُ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: ”أَحَى وَالِدَاكَ؟“ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ”فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ“.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر عرض کی: میں ہجرت اور جہاد پر آپ سے بیعت کرنا چاہتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اجر کا طلب گار ہوں اور آپ فرمایا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے، اس نے عرض کی: جی ہاں! دونوں ہی زندہ ہیں، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے اجر کو حاصل کرنا چاہتے ہو اس نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: تم پھر اس پیچھے کے پاس واپس جاؤ اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ (متفق علیہ) یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

دونوں کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک شخص حاضر خدمت ہوا اس نے آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت تو آپ نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں تو اس نے عرض کی: جی ہاں! پھر آپ نے فرمایا: تم ان دونوں کی خدمت کرو۔

323- بخاری فی الجہاد، مسلم فی الادب، ابو داؤد، ترمذی، نسائی فی الجہاد، البزار (اطرف مزی) حبیہی 585، ابن حبان بیہقی 25/9، احمد 6779/2، طیالسی 2254

(324) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ، وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قَطَعَتْ رَحْمَةُ وَصَلَهَا“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَ”قَطَعَتْ“ بِفَتْحِ الْقَافِ وَالطَّاءِ. وَ”رَحْمَةُ“ مَرْفُوعٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنے والا وہ شخص نہیں ہوتا جو کسی اچھائی کا بدلہ دینا چاہتا ہو بلکہ خیال رکھنے والا وہ شخص ہوتا ہے جب اس کے ساتھ رشتے داری کو ختم کیا جا رہا ہو تو وہ اس وقت اسے برقرار رکھے۔

لفظ ”قَطَعَتْ“ میں ”ق“ اور ”ط“ پر زبر پڑھی جائے گی۔ لفظ ”رَحْمَةُ“ مَرْفُوعٌ ہے۔

(325) وَعَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: مَنْ وَصَلَنِي، وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي، قَطَعَهُ اللَّهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رحم (رشتہ داری) عرش کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور وہ یہ کہتا ہے جو مجھے ملائے گا اللہ اسے ملا کے رکھے گا اور جو مجھے کاٹ دے گا اللہ اسے کاٹ دے گا۔ (متفق علیہ)

(326) وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَكَمْ تَسْتَاذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ، قَالَتْ: أَشَعَرْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْنِي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي؟ قَالَ: ”أَوْ فَعَلْتِ؟“ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ”أَمَّا إِنَّكَ لَوْ أَعْطَيْتَهَا أَخَاكَ كَانَ أَكْبَرَ لَكَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

326- ام المومنین سیدہ ميمونه بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے ایک کنیز کو نبی اکرم ﷺ سے اجازت لئے بغیر آزاد کر دیا، جب نبی اکرم ﷺ ان کی پاری کے دن ان کے ہاں آئے تو انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ جانتے ہیں میں نے اپنی کنیز کو آزاد کر دیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے ایسا کر دیا، انہوں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا تم اگر اس کو اپنے ماموں کو دے دیتی تو یہ تمہارے لئے اجر کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہوتا۔ (متفق علیہ)

(327) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَدِمْتُ عَلَى أَبِي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: قَدِمْتُ عَلَى أَبِي وَهِيَ

324- بخاری الادب البقرہ 68، ابو داؤد، ترمذی، احمد 6899/2

325- بخاری (5989) و مسلم (2555) مگر جامع مغیر میں اس کی نسبت صرف مسلم کی طرف کی گئی ہے۔

326- بخاری (2592) و مسلم (999) ابو داؤد (1690)، ابن حبان 3343، طبرانی کبیر (1067/23) بیہقی 179/4، احمد

26881/10

327- بخاری فی الہبہ، الخبزیہ الادب، مسلم فی البقرہ و ابو داؤد فی الزکاة (اطرف مزی) طیالسی 1643، ابن حبان 450، احمد

26981/10

رَاغِبَةً أَقْصَلُ امْتِي؟ قَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ امْتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَوْلُهَا: "رَاغِبَةً" أَيْ: طَامِعَةً عِنْدِي نَسَائِي شَيْئًا؛ قَبْلَ: كَانَتْ أُمُّهَا مِنَ النَّسَبِ، وَقَبْلَ الرِّضَاعِ، وَالصَّحِيحُ الْأَوَّلُ.

سیدہ اسماء بنت ابوبکر بیان کرتی ہیں میری والدہ میرے پاس آئیں یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس کی ہے وہ مشرک تھیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا میں نے عرض کی، میری والدہ میرے پاس آئی ہوئی ہیں وہ مجھ حسن سلوک کی طلب گار ہیں کیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کروں تو آپ نے فرمایا ہاں! تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو (متفق علیہ)

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) سیدہ اسماء کا یہ کہنا "رَاغِبَةً" کا مطلب یہ ہے کہ انہیں میرے پاس موجود (دولت) کا لالچ ہے اور انہوں نے مجھ سے کچھ مانگا ہے۔ ایک قول کے مطابق وہ خاتون سیدہ اسماء کی حقیقی والدہ تھیں ایک قول کے مطابق رضاعی والدہ تھیں تاہم پہلا قول درست ہے۔

(328) وَعَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَصَدَّقْنَ بِأَمْشَرِ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ"،

قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْبَيْدِ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأَتَيْهِ، فَاسْأَلْهُ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يُجْزِي عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا غَيْرُكُمْ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: بَلِ انْتَبِهَ انْتِ، فَأَنْطَلَقْتُ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجِبَتِي حَاجَتَهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُلْفِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ، لَمْ نَعْلَمْنَا بِإِلَّا، فَقُلْنَا لَهُ: أَنْتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بَالِبَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ عَنْهُمَا عَلَى أَرْوَاجِهِمَا وَعَلَى أَبْنَامٍ فِي حُجُورِهِمَا؟ وَلَا نَخْبِرُهُ مَنْ نَحْنُ، فَقَدْ خَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَنْتِ؟" قَالَتْ: امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنْتِ الزَّيْنَبُ هِيَ؟" قَالَتْ: أَعْبُدُ اللَّهَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَهُمَا أَجْرَانِ: أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ" عَلَيْهِ.

سیدہ زینب ثقفیہ رحمہ اللہ جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے خواتین کے گروہ! تم صدقہ کرو خواہ تمہارے زیور ہی کیوں نہ ہو۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئی میں نے ان سے کہا کہ آپ کی مالی حیثیت کم ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صدقہ دے

328- بخاری ومسلم کتاب الزکاة۔ یہ مسلم کے لفظ ہیں۔ نسائی فی عشرة النساء، ابن ماجہ فی الزکاة، ترمذی، احمد 3082/5 طبرانی 1653، طبرانی 729/24 ابن حبان 4248، طحاوی 22/2

حکم دیا ہے آپ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں اور ان سے دریافت کریں کہ اگر میرے لئے یہ جائز ہو تو (وہ میں صدقہ آپ کو دے دوں) ورنہ پھر میں آپ کی بجائے دوسرے کو دوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا تم خود نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں روانہ ہوئی ایک انصاری خاتون بھی نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر موجود تھیں۔ نبی اکرم ﷺ کو ہیبت عطا کی گئی تھی۔ (اس لئے ہم نے اندر جانے کی اجازت نہیں مانگی) حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس باہر آئے تو ہم نے ان سے کہا آپ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جائیں اور نبی اکرم ﷺ کو بتائیں کہ دروازے پر دو خواتین موجود ہیں جو آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتی ہیں۔ اگر وہ دونوں اپنے شوہر یا اپنے زیر کفالت یتیم بچوں کے اوپر صدقہ خرچ کریں تو یہ جائز ہوگا۔ انہیں یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے دریافت کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ وہ کون ہیں۔ بلال نے عرض کی: ایک انصاری خاتون ہے اور ایک زینب ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا یہ کون سی زینب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو دو گنا اجر ملے گا۔ ایک رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنے کا اجر اور دوسرا صدقہ کرنے کا اجر۔ (متفق علیہ)

(329) وَعَنْ أَبِي سُبَّانَ صَخْرِيٍّ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ فِي فَصِّهِ هِرْقَلُ: أَنَّ هِرْقَلَ قَالَ لِأَبِي سُبَّانَ: فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ؟ بَغْيِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: يَقُولُ: "اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتَّقُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرْنَا بِالصَّلَاةِ، وَالْعَقَافِ، وَالصَّلَاةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوسفیان صحابہ بن حرب رضی اللہ عنہ اپنی طویل حدیث میں ہرقل کے واقعہ میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ہرقل نے ابوسفیان سے کہا وہ یعنی نبی اکرم ﷺ تمہیں کیا حکم دیتے ہیں۔

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے یہ جواب دیا: وہ یہ کہتے ہیں تم صرف اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور تمہارے باپ دادا کا جو عقیدہ تھا اسے ترک کر دو وہ ہمیں نماز پڑھنے، حج بولنے، پاک وامٹی اختیار کرنے اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

(330) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا بَلَدًا كَرَّ فِيهَا الْقَبْرَاطُ". وَلَيْتِي رَوَايَةً: "سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقَبْرَاطُ" فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا؛ فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا" وَفِي رَوَايَةٍ: "فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا، فَاحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا؛ فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا"، أَوْ قَالَ: "ذِمَّةً وَصَهْرًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

329- بخاری (7) مسلم (1773) ترمذی (2717) ابن حبان 6555 ابن مندہ 143، بیہقی فی الدنل 380/4 احمد 2370/1 330- مسلم (2543) د (227/2543)

قَالَ الْعُلَمَاءُ: "الرَّحِمُ": اَلَّتِي لَهُمْ كَوْنُ هَاجِرٍ اَمِ اسْمَاعِيلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ،  
"وَالصَّهْرُ": كَوْنُ مَارِيَةِ اَمِ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ.

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ عنقریب ایسی سرزمین کرو گے جہاں قیراط کا ذکر (یعنی رواج) ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم لوگ عنقریب مصر فتح کرو گے۔ یہ وہ سرزمین ہے جہاں قیراط کا نام لیا جاتا ہے تم وہاں کے رہنے والوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین قبول کرو کیونکہ ان کے ساتھ ذمہ اور رشتے داری (دو طرح کا) تعلق ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب تم اسے فتح کر لو تو وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو کیونکہ ان کے ساتھ ذمہ اور رشتے داری (دو طرح کا) تعلق ہوگا۔

راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں: ذمہ اور سسرالی رشتے داری (دو طرح کا) تعلق ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

علاء فرماتے ہیں رشتے داری کے تعلق سے مراد یہ ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا تعلق ان سے ہے۔

سسرالی رشتے داری سے مراد یہ ہے نبی اکرم ﷺ کے صاحب زادے ابراہیم کی والدہ سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کا ان سے ہے۔

(331) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ (الشعراء: 214) دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا، فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ، وَقَالَ: "يَا بَنِي كَعْبٍ، يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ، أَنْفِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي هَاشِمٍ، أَنْفِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنْفِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا فَاطِمَةُ، أَنْفِذِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ. فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَابَقَهَا بِلَالِهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بِلَالِهَا" هُوَ يَفْتَحُ الْبَاءَ الثَّانِيَةَ وَكُسْرُهَا، "وَالْبِلَالُ": الْمَاءُ. وَفِي الْحَدِيثِ: سَابَقَهَا، شَبَّهَ قِطْعَتَهَا بِالْحَوَارَةِ تَطْفَأُ بِالْمَاءِ وَهِيَ تُرَدُّ بِالصَّلَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: "اپنے قریبی عزیزوں کو ڈراؤ۔" نبی اکرم ﷺ نے قریش کی دعوت کی جب تمام خاص و عام قریش اکٹھے ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبد شمس کی اولاد! اے کعب بن لوی کی اولاد! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ اے مرہ بن کعب کے فرزند! خود کو جہنم سے بچاؤ۔

اے عبد مناف کی اولاد! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ اے بنو ہاشم! خود کو جہنم سے بچاؤ۔

اے بنو عبد المطلب! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ میں تمہارے بارے میں اللہ کی بارگاہ میں کچھ نہیں کر سکتا تاہم میرا تم سے جو رشتہ ہے اس کا تمہیں فائدہ حاصل ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) نبی اکرم ﷺ کے فرمان "بِلَالِهَا" میں دوسری ب پر زبر اور زیر دونوں پڑھے جاسکتے ہیں۔ لفظ "وَالْبِلَالُ": پانی کو کہتے ہیں۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کروں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی لائق کو گرمی کے ساتھ اس لئے تشبیہ دی ہے کیونکہ اسے پانی کے ذریعے بجھایا جاسکتا ہے اور صلہ رحمی کے نتیجے میں یہ ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔

(332) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَارًا غَيْرَ سِرٍّ، يَقُولُ: "إِنَّ أَلَّ يَنِي فَلَا تَنْبِي فَلَا تَلْبَسُوا بِأَوْلِيَانِي، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبْلَاهَا بِلَالِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِلْبَخَارِيِّ.

حضرت ابو عبد اللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ فلاں قبیلے کے لوگ میرے مددگار نہیں میرا مددگار اللہ ہے اور نیک مسلمان ہیں البتہ اس قبیلے کے ساتھ میرا رشتہ داری کا تعلق ہے۔ جس کا فائدہ میں انہیں پہنچاؤں گا۔ (متفق علیہ) یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

(333) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَعْبُدُ اللَّهَ، وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کروادے اور جہنم سے دور کروادے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھو۔ (متفق علیہ)

(334) وَعَنْ سَلَمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا أَفْطَرَكُمْ أَحَدُكُمْ، فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمَرٍ؛ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمَرًا، فَالْمَاءُ؛ فَإِنَّهُ طَهُورٌ"، وَقَالَ: "الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص نے روزہ افطار کرنا ہو تو وہ کھجور کے ذریعے افطار کرے کیونکہ یہ برکت ہے۔ اگر اسے کھجور نہ ملے تو پانی کے ذریعے کر لے کیونکہ یہ طہارت کا

332- بخاری (5990) مسلم (215) بزاز احمد 6/17820

333- بخاری فی الزکاة 'مسلم فی الامیان' نسائی فی الصلاة والعلم (مزی) احمد 9/23609 ابن حبان 3246 طبرانی 3924

334- ترمذی 311 احمد 5/163 نسائی و الکبریٰ 3319 ابن ماجہ دارمی ابو داؤد ابن عدی.

وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ فِي الصَّحِيحِ مَشْهُورَةٌ؛ مِنْهَا حَدِيثُ أَصْحَابِ الْغَارِ، وَحَدِيثُ جُرْجِجٍ وَكَذَلِكَ نَسَقًا، وَأَحَادِيثُ مَشْهُورَةٌ فِي الصَّحِيحِ حَدَّثَهَا اخْتِصَارًا، وَمِنْ أَهَمِّهَا حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الطَّوِيلُ الْمُشْتَمِلُ عَلَى جُمْلٍ كَثِيرَةٍ مِنْ قَوَاعِدِ الْإِسْلَامِ وَادَابِهِ، وَسَادُّ كُرَّةِ بَتَمَامِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فِي بَابِ الرَّجَاءِ، قَالَ فِيهِ:

دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ - يَعْنِي: فِي أَوَّلِ النَّبْوَةِ - فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: "نَبِيٌّ"، فَقُلْتُ: وَمَا نَبِيٌّ؟ قَالَ: "أَرْسَلَنِي اللَّهُ تَعَالَى"، فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: "أَرْسَلَنِي بِصَلَاةِ الْأَرْحَامِ وَكُسْرِ الْأَوْتَانِ، وَأَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ لَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ..." وَكَذَلِكَ تَمَامُ الْحَدِيثِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس بارے میں بہت سی صحیح احادیث ہیں جو مشہور ہیں ان میں سے ایک غار والے حقرات کی حدیث ہے اور ایک حدیث ہے اور یہ احادیث پہلے گزر چکی ہیں اس کے علاوہ بھی صحیح اور مشہور احادیث ہیں جنہیں میں نے اختصار کے پیش نظر حذف کر دیا ہے۔ ان سب سے زیادہ اہم عمرو بن عبسہ کی حدیث ہے جو کافی طویل ہے اور بہت سے ایسے بیانات پر مشتمل ہے جو اسلام کے بنیادی اصول اور اس کے آداب ہیں میں عنقریب اس حدیث کو مکمل طور پر (اگر اللہ نے چاہا) "امید کے بیان" میں نقل کروں گا۔ وہ اس حدیث میں بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مکہ میں حاضر ہوا یہ اعلان نبوت کے ابتدائی دور کی بات ہے میں نے آپ سے دریافت کیا آپ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا: نبی! میں نے دریافت کیا نبی سے مراد کیا ہے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے۔ میں نے دریافت کیا آپ کو کس چیز کے ہمراہ اس نے مبعوث کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے مجھے رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنے، تلوں کو توڑنے اور صرف اللہ کی عبادت کرنے اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانے کے احکام کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اس کے بعد انہوں نے مکمل حدیث نقل کی ہے۔ واللہ اعلم

### بَابُ تَحْرِيمِ الْعُقُوقِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ

باب 41: والدین کی نافرمانی اور رشتہ داری کے حقوق کی خلاف ورزی کا حرام ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ﴾ (محمد: 22-23)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تو کیا قریب ہے اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم زمین پر فساد کرو گے اور رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرو گے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور انہیں بہرہ کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔"

باعث ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: غریب آدمی کو صدقہ دینا صرف صدقہ دینا ہے اور رشتے دار کو صدقہ دینا چیزوں پر مشتمل ہے ایک صدقہ اور دوسرا رشتے داری کے حقوق کا خیال۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(335) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ، وَكُنْتُ أَحِبُّهَا، وَكَانَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَذَرَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلَقَهَا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میری ایک بیوی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ ناپسند کیا کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے ہدایت کی کہ تم اسے طلاق دے دو میں نے ان کی یہ بات نہیں مانی۔ حضرت عمر اکرم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے کہ تم اسے طلاق دے دو۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن" ہے۔

(336) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ، قَالَ: إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْتِي بِطَلَاقِهَا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "أَلْوَالِدُ أَوْ سَطْرُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، شَيْءٌ، فَأَصْعُ ذَلِكَ الْبَابَ، أَوْ أَحْفَظْهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے پاس ایک آدمی آیا اس نے مجھ سے کہا میری ایک بیوی میری ماں کہتی ہے میں اسے طلاق دے دوں تو حضرت ابو الدرداء نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے اگر اب تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کر دو اگر تم چاہو تو اس کی حفاظت کرو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(337) وَعَنِ الْبُرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْعَالِيَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

335- احمد 2/4711 ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ طیبی 1822

336- احمد 10/27581 طیبی 981 حمیدی 395 ترمذی حاکم 7251 ابن ماجہ ابن حبان 425

337- ترمذی (1904) ابو داؤد بخاری (2699) احمد 1/770

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ﴾ (الرعد: 25)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو اس کے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اس چیز کو جس کو اللہ تعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور وہ زمین میں فساد کرتے ہیں ان کے لیے لعنت ہے ان کے لئے ٹھکانہ ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِنَّمَا يَبْغُكَ الْكِبَرُ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَخَفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذِّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ أَرْحَمُهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا﴾ (الاسراء: 23-24)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تمہارے پروردگار نے یہ فیصلہ کر دیا ہے تم صرف اسی کی عبادت کرو اور اپنے والدین کے ساتھ اچھائی سے پیش آؤ ان دونوں میں سے کوئی ایک یا وہ دونوں تمہارے سامنے اگر بڑی عمر کو پہنچ جائیں تو تم ان دونوں کو اُف نہ کہو انہیں جھڑک نہیں اور ان کے ساتھ نرمی سے بات کرو اور عاجزی کے ساتھ تم رحمت کے بازو ان کے سامنے جھکا دے اور اے ہمارے پروردگار! ان دونوں پر اسی طرح رحم فرما جیسے ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی تھی۔“

(338) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نَفِيعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ: ”أَلَا أُبَيِّنُكُمْ بِكَبَرِ الْكِبَائِرِ؟“ - ثَلَاثًا - قُلْنَا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ”الْأَشْرَافُ بِاللَّهِ، وَالْوَالِدَيْنِ“، وَكَانَ مَكْنًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: ”أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ“ فَمَا زَالَ يُكْرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا: سَكْتَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوبکرہ نفع بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں یہ بات آپ نے تین مرتبہ کہی ہم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا آپ فیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ سیدھے ہو کر بیٹھ فرمایا: جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی گواہی دینا، آپ یہ بات مسلسل دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ کاش آپ خاموش جائیں۔

(339) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

338- بخاری فی الشهادات، مسلم فی الایمان، ترمذی فی البر والشهادات

339- بخاری، احمد 2/6901، ترمذی، نسائی، (جامع صغیر) السجستانی، النسائی 4022، الکبریٰ للنسائی 11101

2/191 ابن حبان 5562، بیہقی 10/35

قَالَ: ”الْكِبَائِرُ: الْأَشْرَافُ بِاللَّهِ، وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينُ الْغُمُوسُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”الْيَمِينُ الْغُمُوسُ“: الَّتِي يَخْلِفُهَا كَاذِبًا عَامِدًا، سُمِّيَتْ غُمُوسًا لِأَنَّهَا تَغْمِسُ الْحَالِفَ فِي الْإِثْمِ. حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کبیرہ گناہ یہ ہیں کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”الْبَيْعَةُ الْغُمُوسُ“ کا مطلب وہ قسم ہے جیسے کوئی شخص جان بوجھ کر اٹھائے اس کا نام ”غموس“ اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ قسم اٹھانے والے کو گناہ میں ڈبو دیتی ہے۔

(340) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مِنْ الْكِبَائِرِ نَسْتُمُ الرَّجُلَ وَالِدَيْهِ“، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَهَلْ يَسْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: ”نَعَمْ، يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: ”إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ“، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: ”يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ“.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کبیرہ گناہوں میں سے ایک بات آدمی کا اپنے ماں باپ کو گالی دینا ہے، لوگوں نے عرض کی: کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے، آپ نے فرمایا ہاں! ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو دوسرا اس کے باپ کو گالی دے دیتا ہے، یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کی ماں کو گالی دے دیتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ عمل بھی ہے ایک شخص اپنے ماں باپ پر لعنت کرے، عرض کی گئی یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے ماں باپ پر کیسے لعنت کر سکتا ہے، آپ نے فرمایا: ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

(341) وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ“ قَالَ سَفِيَانٌ فِي رِوَايَتِهِ: يَعْنِي: قَاطِعٌ رَحِمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو محمد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رشتے داری کے حقوق کو حل کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

سفیان نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں اس سے مراد قاطع رحم ہے۔ (متفق علیہ)

340- احمد 2/7050، بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، طیالسی 2269، ابن حبان 411، ادب المفرد 1/27

341- متفق علیہ، احمد 5/16732، عبدالرزاق 20328، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان 454، الادب المفرد 64

7/27

(343) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "إِنَّ أَكْبَرَ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ

الرَّجُلُ وَدَّ أَبِيهِ" (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین نیکی یہ ہے آدمی اپنے باپ کے دوست کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(344) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ، وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ، قَالَ ابْنُ دِينَارٍ : فَقُلْنَا لَهُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ، إِنَّهُمْ الْأَعْرَابُ وَهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ : إِنَّ أَبَا هَذَا كَانَ وَدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : "إِنَّ أَكْبَرَ الْبِرِّ صَلََّةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وَدَّ أَبِيهِ" .

✧✧ عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مکہ کے راستے میں ایک دیہاتی ان سے ملا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کیا اور اسے بھی اسی گدھے پر سوار کر لیا جس پر خود سوار تھے۔ آپ نے اپنے سر پر موجود عمامہ اسے دیدیا (راوی) ابن دینار کہتے ہیں ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے، یہ دیہاتی لوگ ہیں یہ معمولی سی چیز سے بھی راضی ہو جاتے ہیں (عمامہ دینے کی کیا ضرورت ہے؟) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا، اس شخص کا والد، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دوست تھا اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے بہترین نیکی یہ ہے آدمی اپنے والد کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ عمدہ سلوک کرے۔

(345) وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ، وَعِمَامَةٌ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ، فَيُنَازِلُ يَوْمًا عَلَى ذَلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ : أَلَسْتُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ؟ قَالَ : بَلَى . فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ، فَقَالَ : ارْكَبْ هَذَا، وَأَعْطَاهُ الْعِمَامَةَ وَقَالَ : اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ : عَفَرَ اللَّهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هَذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ، وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ؟ فَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : "إِنَّ مِنْ أَكْبَرَ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وَدَّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُؤْتَى" وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

رَوَى هَذِهِ الرِّوَايَاتِ كُلَّهَا مُسْلِمٌ .

✧✧ ابن دینار بیان کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ مکہ جا رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک گدھا بھی تھا جو ساتھ چل رہا تھا جب وہ اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تھے تو آرام کرنے کے لئے اس پر بیٹھ جایا کرتے تھے انہوں نے سر پر

343۔ أخرجه مسلم (2552) و أبو داود (5143) الترمذی (1903) 344۔ أبو داود في الادب ابن ماجه احمد 5/16069

الادب البغرد 35 ابن حبان 418 حاكم 4/7260 طبرانی 19/592 بیہقی 4/28

345۔ أخرجه مسلم (2558) و أبو داود (5134) الترمذی (1903)

(342) وَعَنْ أَبِي عِيْسَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ عَلَيْكُمْ : عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَمَنْعًا وَهَاتٍ، وَوَادَ الْبَنَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ : قِيلَ وَقَالَ السُّؤَالُ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

قَوْلُهُ : "مَنْعًا" مَعْنَاهُ : مَنَعَ مَا وَجِبَ عَلَيْهِ، وَ"هَاتٍ" : طَلَبَ مَا لَيْسَ لَهُ . وَ"وَادَ الْبَنَاتِ" دَفَعَهُنَّ فِي الْحَيَاةِ، وَ"قِيلَ وَقَالَ" مَعْنَاهُ :

الْحَدِيثُ بِكُلِّ مَا يَسْمَعُهُ، فَيَقُولُ : قِيلَ كَذَا، وَقَالَ فُلَانٌ كَذَا، وَمِمَّا لَا يَعْلَمُ صِحَّتَهُ، وَلَا بَالِغَهُ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ . وَ"إِضَاعَةُ الْمَالِ" : تَبْذِيرُهُ وَصَرْفُهُ فِي غَيْرِ الْوُجُوهِ الْمَأْدُونِ مَقَاصِدِ الْآخِرَةِ وَالْدُّنْيَا، وَتَرْكُ حِفْظِهِ مَعَ امْتِنَانِ الْحِفْظِ . وَ"كَثْرَةُ السُّؤَالِ" : الْإِلْتِحَاحُ فِيمَا لَا حَاجَةَ وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثٌ سَبَقَتْ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ كَحَدِيثِ : "وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَكَ"، وَحَدِيثِ : "قَطَعَهُ اللَّهُ" .

☆ حضرت ابویسی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تم پر والدین کرنا (ناجائز) لین دین، بیٹیوں کو زندہ گاڑنا حرام قرار دیا ہے اور فضول بحث کرنا اور بکثرت سوالات کرنا اور قت تمہارے لئے ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) یہاں منع کرنے کا مطلب اُس چیز کو ادا نہ کرنا ہے جس کی ادائیگی لازم ہو۔ مطلب اُس چیز کا مطالبہ کرنا ہے جس کا آدمی کو حق نہ ہو۔ اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے کا مطلب انہیں زندہ ہے۔ اور قیل وقال کا مطلب ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دینا ہے کہ آدمی یہ کہے یہ بات کہی گئی ہے یا فلاں نے یہ کہا کہ آدمی کو اُس بات کے درست ہونے کا علم نہ ہو بلکہ گمان بھی نہ ہو (حدیث میں ہے) آدمی کے جھوٹا ہونے کے کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو آگے بیان کر دے اور مال کو ضائع کرنے سے مراد اُسے ایسے طریقوں سے خرچ کرنا کی دنیا و آخرت کے مقاصد میں سے کسی بھی حوالے سے اجازت نہ ہو۔ اور اس کی حفاظت کرنے کی صلاحیت کے باوجود اس کی حفاظت نہ کرنا ہے۔ اور بکثرت سوال کرنے سے مراد ایسی چیز کو التجا کے ہمراہ مانگنا ہے جس کی ضرورت نہ ہو۔

اس بارے میں کچھ احادیث اس سے پہلے کے باب میں گزر چکی ہیں۔ جیسے یہ حدیث ہے۔ "میں اسے کاٹ تمہیں کاٹے گا"۔ اور یہ حدیث ہے "جو مجھے کاٹے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے گا"۔

بَابُ فَضْلِ بَرِّ أَصْدِقَاءِ الْأَبِّ وَالْأُمِّ وَالْأَقَارِبِ وَالزَّوْجَةِ وَسَائِرِ مَنْ يُنْدَبُ إِكْرَامًا

باب 42: بَابُ مَا فِي قَرَبَى رَشْتِهِ دَارُونَ بِيُوبَى أَوْ شَوْهَرِ كَيْ دُوسْتُونِ كَيْ سَاتْهَ أَوْ هَرِ اس كَيْ سَاتْهَ أَجْهَائِي كَرْنِي كِي فَضِيلَتِ جِس كَا أَحْتَرَامِ كَرْنِي بَهْتَرِ هُو

342۔ أخرجه احمد (6/18182) والبخاري (844) و مسلم (593) و أبو داود (1505) و لانساني (1340)



وَسَلَّمَ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ، فَأَرَاتَ لَذَلِكَ، فَقَالَ: "اللَّهُمَّ هَالَهُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ".  
قَوْلُهَا: "فَارَاتَ" هُوَ بِالْحَاءِ، وَفِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحْبَيْنِ لِلْحَمِيدِي: "فَارَاتَ" بِالْعَيْنِ وَمَعْنَاهُ:  
اهتم به.

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کی دوسری ازواج رضی اللہ عنہن پر اتنا رشک نہیں آتا تھا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک آیا کرتا تھا میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا تھا لیکن نبی اکرم ﷺ کثرت سے ان کا ذکر کیا کرتے تھے جب کبھی آپ بکری ذبح کرتے تھے تو آپ اس کے کچھ حصوں کو کاٹ کر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے۔ کبھی میں آپ سے کہتی تھی: گویا دنیا میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی اور خاتون ہی نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے وہ ایسی تھی وہ ایسی تھی (یعنی ان کی خوبیاں گنویا کرتے تھے) اور میری اولاد بھی اس سے ہوئی۔ (متفق علیہ)  
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ بکری ذبح کر کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو جتنی گنجائش ہوتی تھی۔ تحفے کے طور پر بھیجا کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب آپ بکری ذبح کیا کرتے تھے تو فرمایا کرتے تھے اس میں سے کچھ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھی بھیجو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہالہ بنت خویلد جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اجازت مانگنے کا انداز یاد آ گیا تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: اے اللہ! یہ ہالہ بنت خویلد ہیں۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "فارناح" میں "ح" موجود ہے جبکہ حمیدی کی "جمع بین الصحیحین" میں "ع" ہے اور اس کا مطلب یہ ہے آپ نے ان کا خاص اہتمام کیا۔

(348) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي سَفَرٍ، فَكَانَ يَخْدُمُنِي، فَقُلْتُ لَهُ: لَا تَفْعَلْ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا الْيَتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں جبیر بن عبد اللہ بجلي کے ہمراہ ایک سفر میں روانہ ہوا وہ میری خدمت کرنے لگے تو میں نے ان سے کہا آپ ایسا نہ کریں تو انہوں نے فرمایا میں نے انصار کو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جواچھا سلوک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے یہ دل میں عہد کیا ہے میں جب بھی ان میں سے کس شخص کے ساتھ ہوں گا تو ان کی خدمت کروں گا۔ (متفق علیہ)

بَابُ إِكْرَامِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَانِ فَضْلِهِمْ

باب 43: نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کی تعظیم اور ان کی فضیلت کا بیان

عمامہ باندھا ہوا تھا ایک دن وہ اس گدھے پر سوار ہو کر جا رہے تھے ایک دیہاتی وہاں سے گزرا۔ انہوں نے دریا کی روایت امام مسلم نے نقل کی ہیں کیا تم فلاں بن فلاں نہیں ہو۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اسے عطا کر دیا اور فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ آپ نے اسے عمامہ بھی دے دیا اور فرمایا: یہ اپنے سر پر باندھ لو عمر رضی اللہ عنہما کے بعض ساتھیوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے آپ نے اس دیہاتی کو گدھا دے دیا ہے۔ کے لئے آپ خود بیٹھا کرتے تھے اور وہ عمامہ دے دیا جو آپ خود اپنے سر پر باندھا کرتے تھے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "سب سے بہترین نیکی یہ ہے: آدمی اپنے والد کے بعد اپنے باپ کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے" اور اس شخص کا والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دو یہ تمام روایات امام مسلم نے نقل کی ہیں۔

(346) وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ - بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّينِ - مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: اللَّهُ، هَلْ بَقِيَ مِنْ بَرِّ أَبِي شَيْءٍ أَبْرَهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ فَقَالَ: "نَعَمْ، الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالْإِنْفَادُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصَلَّةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوْصَلُ إِلَّا بِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيقَيْهِمَا" رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ. حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہوئے تھے بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ والدین کے حوالے سے کوئی ایسی نیکی باقی ہے جو میں ان کے وصال کے بعد ان کے لیے کر سکوں۔ نبی اکرم ﷺ ہاں! ان دونوں کے لئے دعائے رحمت اور ان دونوں کے لئے دعائے مغفرت اور ان دونوں کے وعدوں کو پورا داری کے ان حقوق کا خیال رکھنا جو صرف ان دونوں کی وجہ سے ہوں اور ان دونوں کے دوستوں کا احترام کرنا۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(347) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غُرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ، وَلَكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَنِشَاءُ الشَّاءِ، ثُمَّ يَفْطَعُهَا أَغْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَلَاتِي خَدِيجَةَ، فَوَبَّحْتُ لَهَا: كَأَنَّ لَمْ يَكُنْ فِي خَدِيجَةَ أَفَقُولُ: "إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَتْ لِي مِنْهَا وَلَكَدْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: وَإِنْ كَانَ لِيَذْبَحُ الشَّاءَ، فَيَهْدِي فِي حَلَالِهَا مِنْهَا مَا يَسْعُهُنَّ. وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ إِذَا ذَبَحَ الشَّاءَ، يَقُولُ: "أَرْسَلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ". وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَتْ: اسْتَبَاذَنْتُ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أَخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ (الاحزاب : 33)

ارشاد باری تعالیٰ یہ چاہتا ہے اے اہل بیت ! کہ وہ تم سے ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی پاک کر دے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَنْ يُعِظِمِ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ﴾ (الحج : 32)

ارشاد باری تعالیٰ ہے : ”اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی شعائر کی تعظیم کرے گا تو یہ دلوں کے تقویٰ کا حصہ ہے۔“

(349) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَبَّانَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ، وَعَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى

أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: لَقَدْ لَقِيتُ بَارِزُدَ خَبْرًا كَثِيرًا، رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتُ حَدِيثَهُ، وَغَزَوْتُ مَعَهُ، وَصَلَّيْتُ خَلْفَهُ: لَقَدْ لَقِيتُ بَارِزُدَ خَبْرًا حَدَّثَنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، وَاللَّهِ لَقَدْ كَبُرَتْ وَقَدُمُ عَهْدِي، وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ آعِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا كَانَ قَاقِلُوا، وَمَا لَا فَلَانُكَلِفُونِيهِ. ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَبِنَا خَطِيبًا بَنِي خُصْمًا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعظَ وَذَكَرَ، ثُمَّ قَالَ: ”أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنَا بَشَرٌ بُوِيكَ أَنْ بَأْسَى رَسُولُ رَبِّي فَأَجِيبْ، وَأَنَا نَارُكَ فِيمَكَ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ، وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ“، فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ، وَرَغَبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ”وَأَشْرَأُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي“ فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مِنْ حُرْمِ الصَّدَقَةِ بَعْدَهُ، قَالَ: وَمَنْ هُمُ الْوَلِيُّ عَلَيَّ وَأَلْ عَقِيلُ وَالْ جَعْفَرُ وَأَلْ عَبَّاسُ. قَالَ: كُلُّ هَؤُلَاءِ حُرْمِ الصَّدَقَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الْإِسْنَادُ وَفِي رِوَايَةٍ: ”أَلَا وَابْنِي تَارِكَ فِيمَكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ، مَنْ اتَّبَعَهُ الْهُدَى، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ“.

حضرت یزید بن حیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں، حصین بن مبرہ اور عمرو بن مسلم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ میں حاضر ہوئے جب ہم ان کے پاس بیٹھ گئے تو حصین نے ان سے کہا: اے زید! آپ نے بہت سی بھلائی کی ہے۔ آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے۔ آپ ﷺ کی احادیث سنی ہیں۔ آپ کے ہمراہ غزوات میں شریعت کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے۔ اے زید! آپ نے بہت زیادہ بھلائی پائی ہے اے زید! آپ ہمیں کوئی ایسی سنائیں جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو تو انہوں نے فرمایا اے میرے بھتیجے! اللہ کی قسم میری عمر زیادہ ہو چکی

وقت بھی کافی گزر چکا ہے۔ میں ان سے میں سے کچھ بھول بھی چکا ہوں۔ اس لئے میں تمہیں جو حدیث سناؤں گا۔ اسے قبول کر لینا اور جو نہ سناؤں اس کا مجھے پابند نہ کرنا۔ انہوں نے بتایا ایک دن نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اس کنویں کے پاس جس کا نام ”خُم“ ہے یہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور وعظ نصیحت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا۔ اما بعد! اے لوگوں میں انسان ہوں۔ عنقریب میرے پروردگار کا فرستادہ میرے پاس آئے گا اور میں نے اس کی دعوت کو قبول کرنا ہے۔ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے۔ جس میں ہدایت اور نور ہے تم اللہ کی کتاب کو حاصل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ (راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے اللہ کی کتاب کے بارے میں ابھارا اور اس بارے میں ترغیب دی پھر آپ نے فرمایا اور میرے اہل بیت رضی اللہ عنہم ہیں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔

حصین نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اے زید! نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کون ہیں؟ کیا نبی اکرم ﷺ کی ازواج اہل بیت رضی اللہ عنہم میں شامل نہیں ہیں؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ کی ازواج رضی اللہ عنہم میں شامل ہیں لیکن آپ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ قبول کرنا حرام ہے تو حصین نے دریافت کیا وہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عقیل رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی آل ہیں تو حصین نے دریافت کیا کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: خبردار! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے اور یہ اللہ کی رسی ہے۔ جو شخص اس کی پیروی کرے گا وہ ہدایت پر گامزن رہے گا اور جو شخص اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہی کے راستے پر چلا جائے گا۔

(350) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - مَوْفُوفًا عَلَيْهِ - أَنَّهُ قَالَ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. مَعْنَى ”ارْقُبُوهُ“: رَاعُوهُ وَاحْتَرَمُوهُ وَأَكْرَمُوهُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت محمد ﷺ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کا خاص خیال رکھو۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مفہوم یہ ہے تم ان کی قدر کرو ان کا احترام کرو اور ان کی عزت افزائی کرو باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ تَوْقِيرِ الْعُلَمَاءِ وَالْكِبَارِ وَأَهْلِ الْقُضْلِ وَتَقْدِيرِهِمْ عَلَى غَيْرِهِمْ وَرَفْعِ مَجَالِسِهِمْ وَإِظْهَارِ مَرَاتِبِهِمْ

باب 44: علماء بڑی عمر کے لوگوں فضیلت رکھنے والے لوگوں کی تعظیم کرنا اور انہیں دوسروں

ترجیح دینا ان کے بیٹھنے کی جگہ کو بلند رکھنا اور ان کے مرتبے کا اظہار کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ (البقرہ)  
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم فرمادو! کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے“  
عقل مند لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

(351) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَقِبَةَ بْنِ عَمْرٍو النَّصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَأُكُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْفِرَاءِ سَوَاءً، فَأَعْلَمُهُمْ بِأَقْدَمِهِمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهَجْرَةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ سِنًا، وَلَا يُؤْمِنُ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.  
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ”فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا“ بَدَلُ ”سِنًا“: أَيْ إِسْلَامًا.

وَفِي رِوَايَةٍ: ”يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَأُكُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً، فَإِنْ كَانَتْ قِرَائَتُهُمْ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهَجْرَةِ سَوَاءً، فَلْيُؤْمِنُهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًا“.  
وَالْمُرَادُ ”بِسُلْطَانِهِ“: مَجْلُ وَلَا يَنْتَفِذُ، أَوْ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَخْتَصُّ بِهِ ”وَتَكْرِمَتُهُ“ بِفَتْحِ النَّاءِ وَالرَّاءِ: وَهِيَ مَا يَنْفَرِدُ بِهِ مِنْ فِرَاشٍ وَسَوِيْرٍ وَخَوِيْمَا.

حضرت ابو مسعود عقیبہ بن عمرو بدری انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لو امامت وہ شخص کروائے جو قرآن کا زیادہ علم رکھتا ہو۔ اگر قرأت میں سب لوگ برابر ہوں تو وہ جو سنت کا زیادہ علم رکھتا سنت میں بھی برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو وہ جس کی عمر زیادہ ہو۔ اگر امام ہو تو پھر کوئی اور شخص ہرگز امامت نہ کروائے اور کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر اس کی مخصوص مسند پر نہ بیٹھے۔  
ایک روایت میں عمر رسیدہ ہونے کی جگہ پہلے اسلام قبول کرنے کا ذکر ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں کو امامت وہ شخص کروائے جو سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کا علم رکھتا ہو۔ اور سب سے بہتر طور پر پڑھ سکتا ہو۔ اگر وہ سب قرأت میں برابر ہوں تو ان کی امامت وہ شخص کروائے جس نے پہلے کی ہو؟ اگر وہ ہجرت کے حوالے سے برابر کی حیثیت کے مالک ہوں تو انہیں نماز وہ شخص پڑھائے جو عمر میں سب سے بڑا ہو۔ ”بسلطانہ“ سے مراد اس کی حکومت یا وہ جگہ جو اس کیلئے ہی خاص ہو اور ”تکرمته“ میں ”ماء“ پر فتح اور ”ز“ پر کسر اور اس کا مطلب بستر یا چارپائی وغیرہ ہے جو کسی آدمی کیلئے مخصوص ہو۔

(352) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَيَقُولُ

351- اخرجہ مسلم (673) والترمذی (235) والنسائی (779) وابن ماجہ (980)

352- اخرجہ مسلم (432) و ابو داؤد (674) والنسائی (802) وابن ماجہ (976)

”اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، لِيَلْبِسَ مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنَّهْيُ، ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لِيَلْبِسَ“ هُوَ بِتَخْفِيفِ التَّوْنِ وَلَيْسَ قَبْلَهَا يَاءٌ، وَرَوَى بِتَشْدِيدِ التَّوْنِ مَعَ يَاءٍ قَبْلَهَا. ”وَالنَّهْيُ“: الْعَقُولُ. ”وَأُولُوا الْأَحْلَامِ“: هُمُ الْبَالِغُونَ، وَقِيلَ: أَهْلُ الْحِلْمِ وَالْفَضْلِ.

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ نماز (باجماعت) کے وقت ہمارے کندھوں پر ہاتھ بھیرتے ہوئے ہدایت کرتے کہ برابر کھڑے ہو اور اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل اختلاف کا شکار ہو جائیں گے۔ (نماز یا جماعت کے دوران) میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو عمر رسیدہ اور تجربہ کار ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے کم ہوں پھر وہ جو (کی میں) ان کے قریب ہوں۔

(حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ) یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے گئے آج تم لوگ شدید اختلافات کا شکار ہو چکے ہو۔ اور آپ ﷺ کا یہ فرمانا ”لیلبس“ میں ”ن“ تخفیف کے ساتھ ہے اور اس سے پہلے ”ن“ نہیں ہے اور اس لفظ کو ”ن“ کی تشدید اور یاء کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔ اور ”النہی“ سے مراد عقل ہے ”اولو الاحلام“ یعنی بالغ اور علم و فضل والے لوگ۔

(353) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لِيَلْبِسَ مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنَّهْيُ، ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ“ ثَلَاثًا ”وَأَيُّكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (نماز میں) تم میں سے سمجھ دار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوا کریں۔ پھر وہ ہوں جو ان سے کم مرتبے کے ہوں۔ راوی کہتے ہیں یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور فرمایا) بازاروں کے شور شرابے سے بچو۔

(354) وَعَنْ أَبِي يَحْيَى، وَقِيلَ: أَبِي مُحَمَّدٍ سَهْلٍ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ - بَفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ النَّاءِ الْمُفْثَلَةِ - الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ، فَتَفَرَّقَا، فَأَتَى مُحَيِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا، فَلَدَفَنَهُ، ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَاسْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَخَوِيصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ: ”كَبِيرٌ كَبِيرٌ“ وَهُوَ أَخَذَتْ الْقَوْمُ، فَسَكَنَتْ، فَتَكَلَّمَا، فَقَالَ: ”اتَّخِلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ؟“ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.  
وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”كَبِيرٌ كَبِيرٌ“ مَعْنَاهُ: يَتَكَلَّمُ الْأَكْبَرُ.

353- اخرجہ مسلم (123/432) و ابو داؤد (674) والترمذی (228)

354- اخرجہ البخاری (3173) و مسلم (1669) و ابو داؤد (4520) والترمذی (1422) والنسائی (2724) وابن ماجہ (2677)

(357) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ تَعَالَى: إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْعَالِي فِيهِ، وَالْجَاهِلِي عَنْهُ، وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمَفْسُطِ"

حَدَّثَنَا حَسَنُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی عظمت کے اعتراف میں یہ بات بھی شامل ہے: عمر رسیدہ مسلمان کا احترام کیا جائے اور قرآن کے عالم کا احترام کیا جائے تاہم اس بارے میں انتہا پسندی اور بدتمیزی سے گریز کیا جائے اور انصاف کرنے والے حکمران کا احترام کیا جائے۔

یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔  
(358) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَبَعْرِفَ شَرَفَ كَبِيرِنَا" حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" وَفِي رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: "حَقٌّ كَبِيرُنَا".

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑے کی عزت کو پہچانے نہیں اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کے یہ الفاظ ہیں: ہمارے بڑے کے حق کو نہ پہچانے۔

(359) وَعَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَرَّ بِهَا سَائِلٌ، فَأَعْطَتْهُ كِسْرَةً، وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَهَيْئَةٌ، فَأَقْعَدَتْهُ، فَأَكَلَ، فَقِيلَ لَهَا فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. لَكِنَّ قَالَ: مَيْمُونٌ لَمْ يَدْرِكْ عَائِشَةَ. وَقَدْ ذَكَرَهُ مُسْلِمٌ فِي أَوَّلِ صَحِيحِهِ تَعْلِيلًا فَقَالَ: وَذَكَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ، وَذَكَرَهُ الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فِي كِتَابِهِ "مَعْرِفَةُ عُلُومِ الْحَدِيثِ" وَقَالَ: "هُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ". حضرت ميمون بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نقل کرتے ہیں ان کے پاس ایک

357- ابو داؤد فی الادب الادب الفرد للبغاري 357 (اس کی سند میں کام ہے)

358- اخرجه الترمذی (1920) و ابو داؤد (4943) والبغاري (355) واسناده حسن

359- اخرجه ابو داؤد (4842)

حضرت ابو یحییٰ رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق ابو محمد سعل بن ابوجہم اس میں "ہ" پر زبر پڑھی جائے گی کو ساکن پڑھا جائے گا انصاری بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت حمیدہ رضی اللہ عنہ خیر گئے یہ ان بات ہے جب صلح چل رہی تھی یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ پھر جب حضرت حمیدہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پاس آئے تو اس وقت وہ اپنے خون میں لت پت قتل کئے جا چکے تھے۔ انہوں نے انہیں دفن کر دیا پھر وہ مدینہ منورہ آئے حضرت عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت حمیدہ رضی اللہ عنہ جو دونوں حضرت مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ گفتگو شروع کرنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بڑے کو موقع دو وہ (عبدالرحمن) سب سے کسن تھے وہ خاموش ہو گئے پھر دونوں حضرات نے گفتگو کی، نبی اکرم ﷺ فرمایا: کیا تم قسم اٹھا کر اپنے قاتل (کو قتل کرنے کا) حق حاصل کر لو گے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کے بعد مکمل حدیث نقل کی ہے یہ حدیث (متفق علیہ)

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "کبیر" اس کا مطلب یہ ہے بڑا آدمی بات کرے۔

(355) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلِ قَتَلَى أَحَدٍ يَغْنَى فِي الْقَبْرِ، ثُمَّ يَقُولُ: "إِنَّهُمَا أَكْثَرُ أَحَدًا لِلْقُرْآنِ؟" فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَالَا: اللَّهُ أَحَدٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ احد کے شہداء کو نبی اکرم ﷺ نے ایک قبر میں دو افراد کے طور پر کروایا آپ دریافت کرتے ان دونوں میں سے کسے قرآن پاک زیادہ یاد ہے۔ جب ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا اسے پہلے قبر میں رکھواتے۔

(356) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَرَأَيْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ بِسْوَكَ، فَجِئْتَنِي رَجُلَانِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَنَاولْتُ السَّوَاكَ الْأَضْعَفَ، فَقِيلَ لِي: قَدْ قَعْنَهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا"

رَوَاهُ مُسْلِمٌ مُسْنَدًا وَابْنُ خَالٍ تَعْلِيلًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے خواب میں میں سواک کر رہا ہوں۔ میرے پاس دو شخص آئے ایک دوسرے سے بڑا تھا میں نے سواک چھو لے کر دے دی تو مجھے "بڑے کو دو" چنانچہ میں نے ان میں سے بڑے کو دے دی۔

امام مسلم نے منند اور امام بخاری نے تعلیقاً ذکر کی۔

355- بخاری فی الجنائز والمغازی ابو داؤد الترمذی نسائی ابن ماجہ فی الجنائز ابن ابی شیبہ 3/253 ابن حبان 97

الجرود 552 بیہقی 4/34

356- اخرجه البخاری (246) و مسلم (2271)

سوالی آیا تو انہوں نے روٹی کا ایک ٹکڑا اسے دے دیا۔ پھر ان کے پاس ایک شخص آیا جس نے اچھے کپڑے پہن رکھے اس کا ظاہری جلیہ بھی بہتر تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے بٹھا کر مکمل کھانا کھلایا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کے ساتھ ان کی حیثیت کے مطابق سلوک کرو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے لیکن میمون بنی راوی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کے آغاز میں ”تعلیق“ کے طور پر نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ لوگوں کے ساتھ حیثیت کے مطابق سلوک کرو۔ امام حاکم عبد اللہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں اس حدیث کو نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

(360) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ عَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ، فَزَلَّ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ قَيْسٍ، وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُذْنِبُهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ الْقُرَاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسٍ عُمَرُ وَمُشَا كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا، فَقَالَ عَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ: يَا ابْنَ أَخِي، لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ، فَاسْتَأْذِنْ لِي فَاسْتَأْذَنَ لَهُ، فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: هِيَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَوَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا إِلَّا وَلَا تَحْكُمُ فِينَا بِالْعَدْلِ، فَعُصِبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى هَمَّ أَنْ يُوقِعَ بِهِ، فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لَنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ الْجَاهِلِينَ﴾ (الاعراف: ۱۹۹) وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ. وَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عیینہ بن حصن اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس آیا۔ حر بن قیس ان میں سے تھے جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے پاس رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی محفل کے شرکاء اور مشورہ کرنے والے لوگ قبر کے عالم تھے خواہ بڑی عمر کے ہوں یا چھوٹی عمر کے ہوں عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا: اے میرے بھتیجے! تمہیں امیر کی بارگاہ خاص مقام حاصل ہے تم ان کے پاس جانے کے لئے میرے لئے اجازت لو۔ حر نے اس کے لئے اجازت لی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اندر آنے کی اجازت دی جب وہ اندر داخل ہوا تو بولا اے ابن خطاب! اللہ کی قسم! آپ ہمیں منادیاں لگاتی نہیں کرتے اور آپ ہمارے بارے میں انصاف سے کام نہیں لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے اور انہوں نے کہا کہ وہ اس کی چٹائی کریں تو حر نے ان سے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے ارشاد فرمایا ہے: ”تم معافی کو اختیار کرو اور مناسب طریقے سے حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کو۔“

یہ شخص جاہل ہے اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے آگے نہیں بڑھے جب انہوں نے یہ آیت سن لی کیونکہ وہ اللہ کے کتاب کے سامنے رُک جایا کرتے تھے۔ (یعنی اس پر بھرپور عمل کیا کرتے تھے)

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔  
(361) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ كُنْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا، فَكُنْتُ أَحْفَظُ عَنْهُ، فَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنْ هَاهُنَا رِجَالًا هُمْ أَسَنُّ مِنِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوسعید سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں میں ایک لڑکا تھا میں نے آپ کی کچھ باتیں یاد رکھی ہیں اور میں یہ بات اس لئے نہیں کرتا کیونکہ یہاں کچھ ایسے افراد بھی موجود ہیں جو مجھ سے زیادہ عمر کے ہیں۔ (متفق علیہ)

(362) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَا أَكْرَمَ شَابٌ شَيْخًا لَيْسَتْهُ إِلَّا قَيْصُ اللَّهِ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سَيِّدِهِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ غَرِيبٌ“

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو جوان کسی بزرگ آدمی کی عمر رسیدگی کی وجہ سے اس کا احترام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کر دیتا ہے جب وہ بوڑھا ہوگا تو وہ لوگ اس کا احترام کریں گے۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ زِيَارَةِ أَهْلِ الْخَيْرِ وَمَجَالَسَتِهِمْ وَصَحْبَتِهِمْ وَمَحَبَّتِهِمْ وَطَلَبِ زِيَارَتِهِمْ وَالِدُعَاءِ مِنْهُمْ وَزِيَارَةِ الْمَوَاضِعِ الْفَاضِلَةِ

باب 45: نیک لوگوں کی زیارت کرنا، ان کے ساتھ بیٹھنا، ان کی صحبت اختیار کرنا، ان سے محبت کرنا، ان کی زیارت کی خواہش رکھنا، ان سے دعا کروانا اور فضیلت والے مقامات کی زیارت کرنا  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا﴾  
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جب موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کہا میں اس وقت تک نہیں رکوں گا جب تک میں دو سمندروں کے ملنے کی جگہ تک نہیں پہنچ جاتا یا پھر مسلسل چلا رہوں گا۔“  
إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى:

﴿قَالَ لَهُ مُوسَى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عَلَّمْتَ رُشْدًا؟﴾ (الكهف: 60-66)  
یہ آیت یہاں تک ہے ”موسیٰ نے اس سے کہا کیا میں آپ کی پیروی کر سکتا ہوں تاکہ آپ مجھے بھی اس چیز کی تعلیم دیں

جس کی ہدایت کی آپ کو تعلیم دی گئی ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاةِ وَالْعَيْشِ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ (الكهف: 28)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھو جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے اور وہ اس کی رضا چاہتے ہیں۔“

(363) وَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهَا، بَكَتْ، فَقَالَا لَهَا: مَا يَبْكِيكِ؟ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: مَا أَبْكِي أَنْ لَا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرٌ لِرَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس چلو، ہم ان کی زیارت کریں جیسے نبی اکرم ﷺ ان سے ملنے کے لئے جایا کرتے تھے۔ جب یہ دونوں حضرات ان کی خدمت میں پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ ان دونوں حضرات نے ان سے دریافت کیا: ”کیوں روری ہیں؟ کیا آپ نہیں جانتی اللہ تعالیٰ کے پاس جو اجر و ثواب موجود ہے وہ نبی اکرم ﷺ کے لئے زیادہ بہتر انہوں نے کہا میں اس لئے نہیں روری کہ مجھے اس بات کا علم نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے پاس جو اجر و ثواب ہے وہ نبی اکرم ﷺ کے لئے زیادہ بہتر ہے بلکہ میں اس لئے روری ہوں کہ آسمان سے وحی کے نزول کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے تو اس بات نے دونوں کو بھی رونے پر ابھارا اور یہ دونوں حضرات بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(364) وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ لَهَ قَرْيَةً أُخْرَى، فَارْتَدَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مَذْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ، قَالَ: أَيْنَ تَرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخَاهُ فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ تَعَمَّةٍ تُرَبُّهَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ تَعَالَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

يُقَالُ: ”أَرَضَدَهُ“ لِكَذَا: إِذَا وَكَلَهُ بِحِفْظِهِ، وَ”الْمَذْرَجَةُ“ بَفَتْحِ الْمِيمِ

363- مسلم باب فضل امر ایمن (2454) ابن ماجہ (1635) ترمذی کا قول قابل تعجب ہے انہوں نے اس کو منفرد کہا ہے حلیہ 2/68

364- أخرجه مسلم (2567) واحد (3/7924)

وَالرَّاءِ: الطَّرِيقُ، وَمَعْنَى (تَرَبُّهَا): تَقُومُ بِهَا، وَتَسْعَى فِي صَلَاحِهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ایک شخص اپنے بھائی کی زیارت کے لئے دوسری بستی میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو بھیج دیا۔ فرشتے نے دریافت کیا تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو۔ اس شخص نے جواب دیا: میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے دریافت کیا: کیا اس نے تم پر کوئی احسان کیا ہے جس کا تم جواب دینا چاہتے ہو۔ اس شخص نے جواب دیا: نہیں۔ میں اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہوں تو فرشتے نے کہا میں اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہوں جو تمہاری طرف آیا ہوں اس پیغام کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اس طرح محبت رکھتا ہے۔ جیسے تم اللہ تعالیٰ کی وجہ سے اس شخص سے محبت رکھتے ہو۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”أَرَضَدَهُ“ کا مطلب ہے کسی کو پابند کرنا۔ لفظ ”الْمَذْرَجَةُ“ کا مطلب راستہ ہے۔ اس حدیث میں استعمال ہونے والے ”تَرَبُّهَا“ کا مطلب یہ ہے تم اسے قائم کرو گے یا اس کی بہتری کی کوشش کرو گے۔

(365) وَ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ، نَادَاهُ مُنَادٍ: يَا نَاطِلُ، وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّاتُ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا“

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“، وَفِي بَعْضِ النُّسخِ: ”غَرِيبٌ“.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ کی رضا کے لئے کسی بیمار کی عیادت کرے یا اپنے بھائی کی زیارت کرے تو ایک پکارنے والا اسے پکار کر کہتا ہے تمہیں مبارک ہو تمہارا چلتا تمہیں مبارک ہو اور تم نے جنت میں اپنی جگہ تیار کر لی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور بعض نسخوں میں یہ موجود ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(366) وَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَجَلِيسِ السُّوءِ، كَمَثَلِ الْمُسْلِكِ، وَنَافِخِ الْكَبِيرِ، فَحَامِلِ الْمُسْلِكِ: إِمَّا أَنْ يُحْدِثَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْسُاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخِ الْكَبِيرِ: إِمَّا أَنْ يُخَوِّقَ رِيحًا بِكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا مُثِيبَةً“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(يُحْدِثُكَ): يُعْطِيكَ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بہترین ساتھی اور برے ساتھی

365- ترمذی، احمد 3/8544 ابن ماجہ، ابن حبان 2961 مسلم

366- بخاری فی الميوع والذبايح (مری فی الاطراف، شرح البخاری للجلبي) احمد 7/19680 مسلم، ابن حبان 561 القضاعي

1380 ابو داود



﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، صرف مومن کے ساتھ دوستی رکھو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار لوگ کھائیں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے ایسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(370) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: "سَحِيدٌ حَسَنٌ"

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کا اندازہ اس کے دوست سے ہوتا ہے اس لئے ہر شخص کو اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ اس کا دوست کون ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے مستند اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(371) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَفِي رِوَايَةٍ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَكَمَا يَلْحَقُ بِهِمْ؟ قَالَ: "الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ"

﴿ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا، ایک شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی جس کے ساتھ محبت رکھتا ہے ان کے ساتھ ہوگا۔

(372) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَهْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا أَعَدَدْتُ لَهَا؟" قَالَ: حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، قَالَ: "أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَّتَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: مَا أَعَدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ صَوْمٍ، وَلَا صَلَاةٍ، وَلَا صَدَقَةٍ، وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

370- أخرجه أحمد (8034-8425) و أبو داود (4833) و الترمذی (2378) و اسنادہ حسن

371- أحمد 7/19543، بخاری، مسلم، ابن حبان 557

372- متفق عليه بخاری في الادب و مسلم في البر. أحمد 4/12992، مسلم، ترمذی، ابن حبان 8، عبد الرزاق 20317

کی مثال مشک بیچنے والے اور بھی جھوٹے والے کی طرح ہے۔ مشک بیچنے والا شخص یا تو تمہیں ویسے ہی دیدے گا یا تمہیں خرید لو گے ورنہ تم کو اس سے پاکیزہ خوشبو ضرور آئے گی اور بھی جھوٹے والا یا تمہارے پڑے جلادے گا ورنہ تم کو اس ضرور آئے گی۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "يُحَذِيكَ" کا مطلب یہ ہے وہ تمہیں دیدے گا۔

(367) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تُكَلِّمُ لَارِيعَ: لِمَالِهَا، وَلِخَسْبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاطْفَرِيذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَمَعْنَاهُ: أَنَّ النَّاسَ يَقْصِدُونَ فِي الْعَادَةِ مِنَ الْمَرْأَةِ هَذِهِ الْخِصَالِ الْأَرْبَعِ، فَاحْصِلِ أَنْتَ الدِّينَ، وَاطْفَرِيذَاتِهَا، وَاحْصِلِ عَلَى صُحْبَتِهَا

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، کسی عورت سے چار وجہ سے نکاح کیا اس کے مال کی وجہ سے اس کے نسب کی وجہ سے اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے تمہارا خاک آلود ہوں تم دین دار (عورت) کو ترجیح دو۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے عام طور پر لوگ ان خوبیوں کی وجہ سے کسی عورت سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو تم یہ کہ تم دین دار عورت کو اختیار کرو اور اس کے ذریعے کامیابی حاصل کرو اور اس کے ساتھ کے طلبگار ہو۔

(368) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْرَةٍ يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا؟ فَتَوَكَّلْ: ﴿ وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَ بَيْنَ ذَلِكَ ﴾ (مریم: 64) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے جبرائیل سے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے تم پاس جتنا آتے ہو اس سے زیادہ نہیں آتے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

"ہم تمہارے پروردگار کے حکم کے تحت نازل ہوتے ہیں ہمارے آگے ہمارے پیچھے اور اس کے درمیان جو بھی ملکیت ہے۔"

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(369) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تُصَاحِبُ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَأْكُلُ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيًّا"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ

367- أخرجه البخاری (5090) و مسلم (1466) و أبو داود (2047) و النسائي (3230) و ابن ماجه (1858)

368- بخاری في التفسير (3218) نسائي في الكبرى (6/11319)

369- أبو داود في الادب، ترمذی في الزهد و اشار ال غرابته، أحمد 4/11336، طيالسي 2213، أبو داود، ترمذی

2/103، حاكم 4/128، ابن حبان 554



ٹھیک ہو گئے لیکن اس کا کچھ نشان رہ گیا۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمرؓ نے دریافت کیا: آپ کی والدہ (ہجرت) انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمرؓ نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قبیلے اور "قرن" سے تعلق رکھنے والا اولیس بن عامر نامی شخص اہل یمن کے ہمراہ تمہارے پاس آئے گا اسے برس ہوئی ٹھیک ہو چکی ہوگی البتہ ایک درہم بھٹنا نشان باقی رہ گیا ہوگا۔ اس کی والدہ موجود ہیں جن کا وہ فرمانبردار ہے اگر وہ اللہ کی قسم اٹھالے تو اللہ اسے پوری کر دے گا۔ اگر تم سے ہو سکے تو تم اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کروانا۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے تو حضرت اولیسؓ نے ان کے لئے مغفرت کی دعا کی، حضرت عمرؓ ان سے دریافت کیا، آپ کا کہاں کا ارادہ ہے، انہوں نے جواب دیا: کوفہ کا۔ حضرت عمرؓ اللہ نے فرمایا: کیا میں آپ وہاں کے گورنر کو لکھ نہ دوں۔ حضرت اولیسؓ نے جواب دیا، مجھے عام لوگوں میں شامل ہونا زیادہ پسند ہے۔ جب آیا تو وہاں کے معززین ج جمع کرنے کے لئے آئے ان کی ملاقات حضرت عمرؓ سے ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے ان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ہم نے انہیں عام سے گھر اور تھوڑے بے سامان کے ساتھ چھوڑا تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مرا قبیلے سے قرن سے تعلق رکھنے والا عامر اہل یمن کے وفد کے ساتھ تمہارے پاس آئے گا اسے برس کی بیماری ہوگی جس سے وہ ٹھیک ہو چکا ہوگا، صرف اس کا نشان باقی ہوگا۔ اس کی والدہ ہوگی جس کا وہ بڑا فرمانبردار ہوگا اگر وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور کرے گا۔ اگر تم سے ہو سکے تو تم اپنے لئے دعائے مغفرت کروانا۔ پھر وہ (معزز شخص) حضرت اولیسؓ کے پاس درخواست کی: تم میرے لئے دعائے مغفرت کرو تو انہوں نے فرمایا: آپ ایک نیا سفر کر کے نئے نئے واپس آئے میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے۔ حضرت اولیسؓ نے دریافت کیا، آپ کی حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت اولیسؓ نے ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ اس سے لوگوں کو ان کی عظمت کا وہ وہاں سے روانہ ہو گئے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، اسیر بن جابر بیان اہل کوفہ وفد کی شکل میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو حضرت اولیسؓ مذاق اڑایا کرتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا، کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو کرم سے تعلق رکھتا ہو وہ شخص آیا، حضرت عمرؓ نے دریافت کیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یمن سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا جس کا نام اولیس ہوگا۔ صرف اس کی والدہ ہوں گی۔ اسے برس کی بیماری لاحق ہوئی اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بیماری دی اور اس پر صرف ایک دینار یا درہم بھٹتی جگہ پر نشان رہ گیا۔ تم میں سے جو شخص بھی اس سے ملے، اس سے اپنے لئے دعائے مغفرت کروانا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تابعین میں سب سے بہتر شخص اولیس ہوگا۔ اس کی والدہ ہوگی اور اس پر ایک سفید داغ ہوگا۔ تم اس سے کہنا کہ وہ اپنے لئے دعائے مغفرت کرے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لفظ "غبراء الناس" کا مطلب ہے ان کے فقراء اور عام لوگ لوگوں کے ہجوم میں جنہیں پہچانا نہیں جاسکتا۔ لفظ امدادیہ لفظ مدد کی جمع ہے اس سے مراد مددگار اور وہ لوگ ہیں جو جہاد میں مسلمانوں کی مدد کرتے ہیں۔ (376) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ، فَأَذِنَ لِي، وَقَالَ: "لَا تَبْسُتَا يَا أُخَيُّ مِنْ دُعَائِكَ" فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنْ لِي بِهَا الدُّنْيَا. وَفِي رِوَايَةٍ: وَقَالَ: "أَشْرِي كُنَا يَا أُخَيُّ فِي دُعَائِكَ".

حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ". حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی آپ نے مجھے اجازت دی اور فرمایا: اے میرے بھائی اپنی دعاؤں میں ہمیں نہیں بھولنا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ جہات ارشاد فرمائی ہے مجھے یہ بات پسند نہیں ہے اس کے بدلے میں مجھے پوری دنیا ملے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بھائی اپنی دعاؤں میں ہمیں بھی شریک رکھنا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (377) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا، فَيُصَلِّي فِيهِ رَكَعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ رَاكِبًا، وَمَاشِيًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ. حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سوار ہو کر اور پیدل قباء جایا کرتے تھے اور وہاں (مسجد قباء میں) دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ مسجد قباء میں ہر ہفتے سوار ہو کر یا پیدل تشریف لایا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ بَابُ فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللَّهِ وَالْحَبِّ عَلَيْهِ وَأَعْلَامِ الرَّجُلِ مَنْ يُحِبُّهُ، أَنَّهُ يُحِبُّهُ، وَمَاذَا يَقُولُ لَهُ إِذَا أَعْلَمَهُ

باب 46: اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے کی فضیلت اس کی ترغیب اور ایک شخص کا دوسرے شخص کو یہ بتانا جس سے وہ محبت کرتا ہو وہ اس سے وہ محبت کرتا ہے اور جب وہ اسے اس بارے

376- ابو داؤد باب الدعوات (1498) 'ترمذی فی الدعوات (3557) اس سند کے تمام راوی صحیح کے ہیں۔ سوائے عاصم بن حمید اللہ کے جو کج شکم فی راوی ہے۔

377- أخرجه ابو داؤد (1498) والترمذی (3557) باسناد لا یخلو من مقال

## میں بتانے لگے تو کیا کہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ أَخْرَجَ شَطْنُهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى مُوقٍ يَغْجِبُ الزَّارِعَ لِيُغِظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَنَحْنُ أَتَمُّوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ (النجم: 29)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے بارے میں نہایت آپس میں بڑے رحم کرنے والے ہیں۔“ تم انہیں رکوع اور سجدے کی حالت میں دیکھو گے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہوں گے ان کے چہروں کی مخصوص نشانی سجدے کے نشان ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جن کی مثال تورات میں اور انجیل میں (بیان کی گئی) یہ اس کھیت کی طرح جو اپنی پیداوار کو اگائے۔ پھر اسے طاقت دے اور مونا (تازہ) کر دے سہارے سیدی کھڑی ہو اور کسانوں کو اچھی لگے یہ اس لیے تاکہ ان (صحابہ) کی وجہ سے کافروں کے دل جل میں سے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ مغفرت اور عظیم اجر کا وعدہ کیا۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ﴾ (النجم: 29)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے شہر اور ایمان کو اپنا ٹھکانہ بنا لیا وہ محبت کرتے ہیں ان کی طرف آئے۔“

(378) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ بَيْنَهُنَّ حَلَاوَةٌ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءُ لَا يُحِبَّهُ إِلَّا بِكُرَّةٍ أَنْ يَعُوذَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ انْقَضَتِ اللَّهُ مِنْهُ، كَمَا يَكُرُّ أَنْ يُقَذَّفَ فِي النَّارِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ تین خصوصیات جس شخص میں پائی ہوں اور یہ کہ وہ کسی شخص سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرے اور یہ کہ اس کے نزدیک کفر میں واپس جانا نے اسے کفر سے بچا لیا ہو۔ اتنا ہی ناپسندیدہ ہو جیسے اسے یہ ناپسند ہے اسے آگ میں ڈالا جائے۔

(379) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”سَبْعَةٌ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ - وَرَجُلٌ فَرَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حُسْنٍ

378- متفق علیہ احمد 13002/4، ترمذی نسائی، ابن ماجہ ابن حبان 238، ابن مندہ 281

379- اخرجه احمد (40/4476) والبخاری (660) و مسلم (1031) والترمذی (2391) و مالك في موطا (777)

فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ، فَآخَفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالَهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاحِشَتْ عَيْنَاهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا خاص سایہ نصیب کرے گا۔ اس دن جب اس کے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔ ایک عادل حکمران دوسرا وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے نشوونما پائی ہو۔ ایک وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہتا ہو اور وہ افراد جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں۔ اسی حالت میں ملتے ہوں اور اسی حالت میں جدا ہوتے ہیں اور ایک وہ شخص جسے کوئی خوبصورت اور صاحب حیثیت عورت (گناہ) کی دعوت دے اور وہ یہ جواب دے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور ایک وہ شخص جو صدقہ کرے اور اسے اتنا خفیہ رکھے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ دائیں نے کیا خرچ کیا ہے اور ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔ (متفق علیہ)

(380) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي؟ أَلْيَوْمِ أَظْلَمُهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا میرے جلال کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ کہاں ہیں۔ آج میں انہیں اپنا خاص سایہ عطا کروں گا۔ اس دن جب میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(381) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُوْمِنُوا، وَلَا تُوْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوْ لَا أَذْكَكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک (کامل) مومن نہ بن جاؤ اور اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ کہ جب تم اسے کر لو گے تو تمہارے اندر محبت زیادہ ہوگی اپنے درمیان سلام کو عام کر دو۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(382) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرْحَلَهُ اللَّهُ

380- مسلم (2566) موطا امام مالك (1776)

381- اخرجه مسلم (54) والبخاری في الادب المفرد (260) والترمذی (2688) وابن ماجه (3692)

382- مسلم احمد (3/7924)

لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا... وَذَكَرَ الْحَدِيثُ إِلَى قَوْلِهِ: "إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحَبَّتْهُ فِيهِ"  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَقَدْ سَبَقَ بِالْبَابِ قَبْلَهُ.

✎ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک شخص اپنے بھائی کی زیارت کے  
دوسری ہستی میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو بھیج دیا۔  
اس کے بعد یہ حدیث انہوں نے یہاں تک نقل کی ہے۔ "بے شک اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح محبت کرتا ہے  
کی وجہ سے اس شخص سے محبت کرتے ہو۔"

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور اس سے پہلے ایک باب میں یہ حدیث روایت کی جا چکی ہے۔  
(383) وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ  
الْأَنْصَارَ: "لَا يَحِبُّهُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنُ، وَلَا يَبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✎ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے انصار کے بارے میں ارشاد فرمایا: صرف  
ان سے محبت رکھے گا اور صرف کافران سے بغض رکھے گا جو شخص ان سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھے گا  
شخص ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔

(384) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:  
اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - : الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي، لَهُمْ مَتَابِرٌ مِنْ نُورٍ يَغِيظُهُمُ النَّيُّونَ وَالشَّهَدَاءُ."  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✎ حضرت معاذ بن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
فرماتا ہے: میری جلال کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے (قیامت کے دن) نور کے منبروں پر ہوں گے اور انبیاء  
ان پر رشک کریں گے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔  
(385) وَعَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ، فَإِذَا قَتَّى بَرَاءُ  
وَإِذَا النَّاسُ مَعَهُ، فَإِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ، أَسْتَدْوُوا إِلَيْهِ، وَصَدَرُوا عَنْ رَأْيِهِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ، فَقِيلَ: هَذَا  
جَبَلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدَا، هَجَرْتُ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِالتَّهَجُّبِ، وَوَجَدْتُهُ  
فَانْطَرَنِي حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ، ثُمَّ جَنَّتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ: وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ

383- بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان 7273، ابن ابی شیبہ نمبر 157-12

384- أخرجه الترمذی (2390)

385- موطا امام مالک 1779، اطبرانی 20/167، حلیہ 2/131، ابن حبان 577، احمد 8/22141

لَقَالَ: "اللَّهُ؟ فَقُلْتُ: اللَّهُ، فَقَالَ: "اللَّهُ؟ فَقُلْتُ: اللَّهُ، فَأَخَذَنِي بِخُونَةِ رِدَائِي، فَجَبَدَنِي إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَبَشِّرُ  
لِقَاتِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ،  
وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ"  
حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ بِإِسْنَادِهِ الصَّحِيحِ.  
قَوْلُهُ: "هَجَرْتُ" أَيْ بَكَرْتُ، وَهُوَ بِشَدِيدِ الْجَحِيمِ قَوْلُهُ: "اللَّهُ" فَقُلْتُ: اللَّهُ الْأَوَّلُ بِهَمْزَةٍ مَمْلُوءَةٍ  
لِلْإِسْتِفْهَامِ، وَالثَّانِي بِلَا مَلَةٍ.

✎ حضرت ابودریس خولانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں مسجد دمشق میں داخل ہوا وہاں ایک نوجوان موجود تھا جس کے  
دانت بہت چمکدار تھے لوگ اس کے ارد گرد موجود تھے جب ان لوگوں کے درمیان کسی بات پر اختلاف ہوتا تو وہ سب اس کی  
طرف رجوع کرتے اس کی رائے معلوم کرتے میں نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو بتایا گیا یہ حضرت معاذ بن رضی اللہ عنہ  
ہیں جب اگلا دن ہوا تو میں جلدی آگیا میں نے انہیں پایا کہ وہ مجھ سے بھی پہلے آچکے ہیں پھر میں نے انہیں نماز پڑھتے  
ہوئے پایا میں ان کا انتظار کرتا رہا انہوں نے اپنی نماز مکمل کر لی تو میں ان کے سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا میں نے  
انہیں سلام کیا پھر میں نے کہا اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں انہوں نے فرمایا: کیا اللہ کی قسم! میں نے جواب دیا: اللہ  
کی قسم! انہوں نے دریافت کیا کیا اللہ کی قسم! میں نے عرض کی: جی ہاں! اللہ کی قسم! تو انہوں نے میری چادر کا کنارہ پکڑ کر  
مجھے اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: تمہارے لئے خوشخبری ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ  
فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے لازم ہوگی جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور میری وجہ سے  
ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے  
ہیں۔

یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام مالک نے موطا میں صحیح سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔  
لفظ "هَجَرْتُ" کا مطلب یہ ہے میں جلدی آگیا۔ اس میں "ج" پر شد پڑھی جائے گی۔ لفظ "اللہ" کا مطلب یہ ہے  
اس کے شروع میں "ہ" تھا جس پر مد موجود تھی یہ استفہام کے لئے تھا اور دوسرا مد کے بغیر ہوگا۔

(386) وَعَنْ أَبِي كُرَيْمَةَ الْمُقَدَّادِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
قَالَ: "إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ، فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ"  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ صَحِيحٌ".

✎ حضرت ابوکریہ مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب کوئی شخص اپنے بھائی  
سے محبت کرتا ہے تو وہ اسے بتادے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

386- ابو داؤد، ترمذی، احمد، الاطب المفرد للبخاری، ابن حبان 570، حاکم 4/171، نسائی فی عمل الیوم واللیلہ ابن النبی فی

الیوم واللیلہ 196، حلیہ 6/99

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔  
(387) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ، وَقَالَ مُعَاذُ، وَاللَّهِ، إِنِّي لَأَجِبُكَ، ثُمَّ أَوْصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدْعُنِي فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذٰلِكَ وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔  
حدیث صحیح، رواہ ابو داؤد والنسائی بإسناد صحیح۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ان کا ہاتھ تھام کر ارشاد فرمایا اے معاذ! اللہ کی قسم سے محبت کرتا ہوں پھر میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اے معاذ! تم ہر نماز کے بعد یہ پڑھنا نہ چھوڑنا۔  
”اے اللہ! تو اپنے ذکر، شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کے لئے میری مدد کر۔“

یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور نسائی نے مستند سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔  
(388) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَأُحِبُّ هَذَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَعْلَمْتَهُ؟“ قَالَ: لَا، ”أَعْلَمْتَهُ“ فَلَحِقَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللَّهِ، فَقَالَ: أَحَبُّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ۔  
رواہ ابو داؤد بإسناد صحیح۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا، ایک شخص اس کے پاس سے گزرا تو وہ شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ! میں اس شخص سے محبت کرتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے اس سے بات بتائی ہے اس نے عرض کی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے یہ بات بتاؤ۔ وہ شخص اس سے جا کر ملا اور بولا: اے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہوں تو اس شخص نے کہا جس اللہ تعالیٰ کی وجہ سے تم مجھ سے محبت کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ بھی اپنا محبوب بنائے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے ”صحیح“ اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔  
بَابُ عِلَامَاتِ حُبِّ اللَّهِ تَعَالَى لِلْعَبْدِ وَالْبَحِيَّةِ عَلَى التَّخَلُّقِ بِهَا وَالسَّعْيِ فِي تَحْسِينِهَا  
باب 47: بندے سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت اور اس بات کی ترغیب کہ ایسے اخلاق کئے جائیں اور ان کے حصول کی کوشش کی جائے  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (آل عمران: 3)

387- ابو داؤد، نسائی، حاکم 3/5194، احمد، طبرانی فی کتاب الرعا، ابن حبان 2345 ابن عساکر تاریخ دمشق 24/374

388- ابو داؤد 4/12516، احمد، حاکم 4/171، عبدالرزاق 20319

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم فرمادو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور وہ تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا“ بے شک وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ (المائدة: 54)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین کو چھوڑ جائے تو عنقریب اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور جو اس سے محبت کرتے ہوں گے جو اہل ایمان کے لئے بڑے نرم ہوں گے اور کفار کے لئے نہایت سخت ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے اور انہیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں ہوگا“ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے وہ وسعت والا اور علم والا ہے۔

(389) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنَهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ، كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرَجُلَهُ الَّتِي يَمْسِسُ بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ“

رواہ البخاری۔  
معنی ”آذنتہ“: اَعْلَمْتُهُ بِأَنِّي مُحَارِبٌ لَهُ۔ وَقَوْلُهُ: ”اسْتَعَاذَنِي“ رَوَى بِالنَّبَاءِ وَرَوَى بِالنُّونِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے گا میں اس کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتا ہوں اور میرا بندہ جس چیز کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے میرے نزدیک اس میں سب سے زیادہ محبوب وہ چیز ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ سنتا ہے اور میں اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ تھامتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ کسی چیز سے میری پناہ مانگے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”آذنتہ“ مطلب ہے میں اسے بتا رہا ہوں کہ میں

389- بخاری منفرد، ابن حبان 347، حلیہ ابو نعیم، بیہقی، طبرانی بسند حسن، ابو یعلی بسند ضعیف، ذہبی نے غریب کہا۔



اس کے ساتھ جنگ کروں گا۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”استعاذنی“ (وہ مجھ سے مدد مانگتا ہے)

اس کو ب اورن دونوں کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔

(390) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ تَعَالَى الْعَبْدَ، نَادَى جِبْرِيلُ

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّ فَلَانًا، فَأَحْبَبَهُ، فَيَحْبُهُ جِبْرِيلُ، فَيَنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا، فَأَحْبَبَهُ فَيَحْبُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا

جِبْرِيلُ، فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّ فَلَانًا فَأَحْبَبَهُ، فَيَحْبُهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ يَنَادِي فِي السَّمَاءِ، يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا

فَأَحْبَبَهُ، فَيَحْبُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ، وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلُ، يَقُولُ:

أُبْغِضْ فَلَانًا فَأَبْغَضَهُ، فَيَبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يَنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ فَلَانًا فَأَبْغَضُوهُ، ثُمَّ تَوَلَّى

لَهُ الْبُغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ».

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے

ہے تو جبرائیل سے فرماتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو جبرائیل بھی اس

محبت کرنے لگتے ہیں اور وہ اہل آسمان کے درمیان یہ اعلان کرتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تو

اس سے محبت کرو تو اہل آسمان بھی اس شخص سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس شخص کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی

ہے۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے

کرتا ہے تو جبرائیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو تو جبرائیل اس سے

کرنے لگتے ہیں۔ پھر وہ آسمان میں اعلان کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے

اس سے محبت کرو تو اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر اس شخص کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے

جب وہ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے تو جبرائیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں شخص کو ناپسند کرتا ہوں تم بھی اسے ناپسند

جبرائیل بھی اسے ناپسند کرتے ہیں پھر وہ آسمان میں اعلان کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو ناپسند کرتا ہے تو تم

اسے ناپسند کرو تو پھر اس شخص کے لئے زمین میں ناپسندیدگی رکھ دی جاتی ہے۔

(391) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرَسٍ

390- بخاری، مسلم فی کتاب البر والصلة، نسائی، ترمذی، موطا امام مالک 1778 طحاوی 2436 عبدالرزاق 9673

حبان 364

391- بخاری فی التوحید (7375) مسلم فی الصلوة (813) نسائی فی کتاب الصلاة و عمل اليوم والليلة (مزی)

فَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَحْتِمُ ﴿يَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «سَلُّوهُ لَائِي شَيْءٌ يَصْنَعُ ذَلِكَ؟» فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: «لَأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ فَإِنَّا أَحِبُّ

أَن أَقْرَأَ بِهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ایک مہم کا امیر مقرر کیا وہ شخص اپنے ساتھیوں کو ہر

رکعت میں قل ہو اللہ واحد پڑھایا کرتا تھا جب وہ لوگ واپس آئے، انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو

آپ نے فرمایا: اس سے دریافت کرو یہ ایسا کیوں کرتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا تو اس نے بتایا اس کی وجہ یہ ہے اس میں

رحمان کی تعریف بیان کی گئی ہے تو مجھے اسے پڑھنا پسند ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت

کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

### بَابُ التَّحْذِيرِ مِنْ إِذَاءِ الصَّالِحِينَ وَالضَّعْفَةِ وَالسَّائِكِينَ

باب 48: نیک لوگوں اور کمزوروں اور غریبوں کو اذیت پہنچانے سے بچنے کی تلقین

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغْيٍ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ اِخْتَلَوْا بُهْتَانًا وَإِنَّمَا مُبِينًا﴾ (الاحزاب: 58)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں اس کے بغیر کہ جو انہوں نے کمایا

ہے تو وہ لوگ بڑا بہتان لگاتے ہیں اور وہ گناہ کرتے ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَأَمَّا النِّبِيطُ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ (الصحی: 9-10)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جہاں تک یتیم کا تعلق ہے تو تم اس پر سختی نہ کرو اور جہاں تک مانگنے والے کا تعلق ہے تو تم اسے

جھڑکو نہیں۔“

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ، فَكثِيرَةٌ مِنْهَا:

حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْبَابِ قَبْلَ هَذَا: «مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ اِذْنَتْهُ بِالْحَرْبِ».

وَمِنْهَا حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِي بَابِ مُلَاكَمَةِ الْيَتِيمِ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ، لَئِنْ كُنْتُ أَغَضَبْتُهُمْ لَقَدْ أَغَضَبْتَ رَبَّنَا».

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو وہ بہت زیادہ ہیں جن میں سے ایک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول وہ حدیث ہے جو

گزشتہ باب میں نقل کی جا چکی ہے۔

”جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے گا میں اس کی خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔“

ان میں سے ایک حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے جو اس سے پہلے یتیم کے ساتھ نری کا سلوک

کرنے کے باب میں گزر چکی ہے اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”اے ابوبکر! اگر تم نے انہیں ناراض کیا تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کر دیا۔“

(392) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ، فَلَا يَبْطُلُكُمْ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ، فَإِنَّهُ مَنْ يَبْطُلْهُ مِنْ شَيْءٍ يُدْرِكْهُ، ثُمَّ يَكْبِتُهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کی نماز ادا کرے۔ تعالیٰ کے ذمے میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے ذمے کے حوالے سے تم سے کسی چیز کی بازپرسی نہیں کرے گا اور وہ جس ذمے کے بارے میں بازپرس کرے گا اور پھر اس کو (کوئی کامرتکب) پائے گا تو اسے منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

بَابُ إِجْرَاءِ أَحْكَامِ النَّاسِ عَلَى الظَّاهِرِ وَسَرَائِرِهِمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

باب 49: لوگوں کے ظاہر پر حکم جاری کرنا اور ان کے پوشیدہ معاملات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَإِنْ نَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ﴾ (التوبة: 5)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر وہ توبہ کر لے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے تو اس کے راستے کو چھوڑ دو۔“

(393) وَعَنِ ابْنِ عَسْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”أَمْرٌ أَقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بَحْثَ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”مجھے یہ حکم دیا گیا ہے میں ان (کفار) لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نیز جب تک وہ نماز قائم نہ کریں اور زکوٰۃ ادا نہ کریں جب وہ ایسا کر لیں گے تو وہ اپنی جان و مال کو میری طرف سے محفوظ کر لیں گے تاہم ان کے حق (یعنی کسی سزا) کا معاملہ مختلف ہے اور ان کا

392- مسلم، ترمذی، جامع کبیر، حلیہ، احمد بن عمر مرفوعاً

393- بخاری، مسلم، سنن الاربع نے اس کو ابو ہریرہ سے روایت کیا (جامع صغیر للسیوطی) اس روایت کو سیوطی نے اخبار متواترہ میں نقل کیا اور بخاری و مسلم نے ابن عمر اور ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے اور مسلم نے جابر سے نقل کیا ہے۔ (تلف الذخائر المستأثرہ فی الاخبار المتواترہ) مصنفہ ابن ابی شیبہ ابوبکر صدیق، عمر فاروق، ابن ابی اسحاق، جریر الجعفی سے روایت کی ہے اور طبرانی نے انس، سرہ بن جندب اور کل بن سعد اور ابن عباس اور ابوبکر اور ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔

حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔“

(394) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ طَارِقِ بْنِ أَشِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَفَرَ بِمَا بَعْدَ مِنْ دُونِ اللَّهِ، حَرَّمَ مَالُهُ وَدَمُهُ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو عبد اللہ طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص اس بات کا اعتراف کرے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے اور پھر وہ تمام جھوٹے خداؤں کا انکار کرے تو اس کا مال اور اس کی جان محترم ہو جائیں گے اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(395) وَعَنْ أَبِي مَعْنٍ الْمُفَدِّدِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَفِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ، فَافْتَنَانَا، فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ، فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَا ذَمِّي بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسَلَّمْتُ لِلَّهِ، أَفَنُلِّهُ بِأَرْسُولِ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَتْ؟ فَقَالَ: ”لَا تَفْعَلْ“ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا؟ فَقَالَ: ”لَا تَفْعَلْ، فَإِنْ فَعَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلِكَ قَبْلَ أَنْ تَفْعَلْ، وَأَنْتَ بِمَنْزِلِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنَى ”أَنْتَ بِمَنْزِلِكَ“ أَيْ: مَعْصُومُ الدِّمِّ مَحْكُومٌ بِإِسْلَامِهِ. وَمَعْنَى ”أَنْتَ بِمَنْزِلِهِ“ أَيْ: مُبَاحُ الدِّمِّ بِالنِّفَاصِ لِيُؤَدِّيَهُ لَا أَنَّهُ بِمَنْزِلِهِ فِي الْكُفْرِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

حضرت ابو عبد اللہ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے اگر میں کسی کافر کے مقابلے میں آؤں اور ہم دونوں کی لڑائی شروع ہو جائے اور وہ میرے ایک ہاتھ کو تلوار کے ذریعے مار کر اسے کاٹ دے پھر مجھ سے بچنے کے لئے ایک درخت کے پیچھے چلا جائے اور بولے میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا تو کیا میں اس کو قتل کر دوں یا رسول اللہ! اس کے یہ کہنے کے بعد؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو۔ میں نے یہ عرض کی: یا رسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا تھا اور اسے کاٹنے کے بعد پھر اس نے یہ بات کہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو۔ اگر تم اسے قتل کرو گے تو وہ تمہاری اس جگہ پر آ جائے گا جو تمہارے اس کے قتل کرنے سے پہلے تھی اور تم اس کی جگہ پر چلے جاؤ گے جو اس کے یہ کلمہ پڑھنے سے پہلے تھی (متفق علیہ)

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”انہ بمنزلتک“ کا مطلب یہ ہے: اس کا خون محفوظ ہوگا اور اس پر اسلامی احکامات نافذ ہو گئے اور ”انک بمنزلتہ“ سے مراد یہ ہے: اس کے وارثوں کیلئے قصاص کے طور پر جہازا خون مباح ہوگا۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ کفر میں اس طرح ہوگا۔ (واللہ اعلم)

394- اخرجه مسلم (23)

395- احمد 9/23878 بخاری، مسلم، ابو داؤد، عبد الرزاق 1899 ابن ابی شیبہ 12610 ابن حبان 164 بیہقی 1958 ابن مندہ

(396) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جُثَيْفَةَ فَصَبَحْنَا الْقَوْمَ عَلَى مَبَاهِهِمْ، وَلَحَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ، وَطَعَنَهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: «يَا أُسَامَةُ، أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَانَ مُنْعَوِدًا، فَقَالَ: «أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟» فَقَالَ: «يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ، مُتَّقٍ عَلَيْهِ.»

وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَتَلْتَهُ؟»

رَسُولُ اللَّهِ، إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السَّلَاحِ، قَالَ: «أَفَلَا شَقَقْتُ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا؟»

بُكَرَ رَاحَا حَتَّى تَمْتَبُثَ إِلَيَّ أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ.

«الْحَرْقَةُ» بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِ الرَّاءِ: بَطْنٌ مِنْ جُثَيْفَةَ: الْقَبِيلَةُ الْمَعْرُوفَةُ. وَقَوْلُهُ: «مُنْعَوِدًا» مُعْتَصِمًا بِهَا مِنَ الْقَتْلِ لَا مُعْتَقِدًا لَهَا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں جہینہ قبیلہ کی شاخ حرقہ کی طرف صبح کے وقت ان کے پانی کے پاس ان پر حملہ کیا۔ میرا اور ایک انصاری شخص کا ان کے فرد کے ساتھ سامنا ہوا۔ پر قابو پا لیا تو اس نے کہا لا الہ الا اللہ انصاری نے اپنے ہاتھ کو روک لیا۔ میں نے اپنے نیزے کے ذریعے اسے زخمی کر قتل کر دیا۔ جب ہم لوگ مدینہ منورہ آئے اور نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا پتہ چلا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے لے آئے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا تھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس نے بچنے کے لئے ایسا کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد اسے قتل کر دیا تھا۔ آپ یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ اسے آرزو کی کہ کاش میں نے اس دن سے پہلے اسلام قبول نہ کیا ہوتا۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تھا اور پھر تم نے اسے قتل کر دیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس نے ہتھیار کے خوف سے یہ پڑھا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کو چیر کر دیکھا تھا جو تمہیں پتہ چل گیا کہ اس نے یہ دل سے پڑھا ہے یا نہیں۔ نبی اکرم ﷺ یہ بات دہراتے رہے تک کہ میں نے یہ آرزو کی کہ میں نے اسی دن اسلام قبول کیا ہوتا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”حرقہ“ جہینہ قبیلہ کی ایک شاخ ہے یہ ایک معروف قبیلہ ہے۔ حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”منعوداً“ کا مطلب یہ ہے اس نے قتل سے بچنے کے لئے ایسا کیا ہے اعتقاد رکھتے ہوئے ایسا نہیں کیا۔

(397) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَأَنَّهُمْ الْقَوَا، فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَفْصِدَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ لَهُ قَتْلَهُ، وَأَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ غَفْلَتَهُ. وَكُنَّا نَحْكُثُ أَنَّهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَلَمَّا رَفَعَ عَلَيْهِ السَّبْفُ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَتَلَهُ، فَجَاءَ الْبَشِيرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ، حَتَّى أَخْبَرَهُ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ، فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: «لِمَ قَتَلْتَهُ؟» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِينَ، وَقَتَلَ فُلَانًا وَفُلَانًا، وَسَمَّى لَهُ نَفْرًا، وَإِنِّي حَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى السَّبْفُ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَقَتَلْتَهُ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَغْفِرُ لِي. قَالَ: «وَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ؟» فَجَعَلَ لَا يَزِيدُ عَلَيَّ أَنْ يَقُولَ: «كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جندب بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے بعض مشرکین کے خلاف ایک جنگی مہم روانہ کی، فریقین میں جنگ ہوئی، مشرکین کے لشکر کا ایک سپاہی ایسا شہ زور تھا کہ جس مسلمان کی طرف متوجہ ہوتا اسے شہید کر دیتا۔ ایک مسلمان سپاہی اس کی تاک میں تھا (راوی کہتے ہیں) ہمارے درمیان یہی مشہور ہے وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ تھے جب آپ نے اس پر وار کرنے کے لیے تلوار لہرائی تو وہ بولا لا الہ الا اللہ مگر اس کے باوجود آپ نے اسے قتل کر دیا۔ جب قاصد نے نبی اکرم ﷺ کو اس فتح کی خوش خبری سنائی تو ساتھ میں اس واقعہ کے بارے میں بھی بتایا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر دریافت کیا: تم نے اسے کیوں قتل کیا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یا رسول اللہ! اس نے بہت سے مسلمانوں کو شہید کیا تھا اور ساتھ میں ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام بھی گنوا دیے پھر جب اس نے دیکھا کہ اب وہ میری تلوار کی زد میں آچکا ہے تو اس نے کلمہ پڑھ لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا (پھر بھی) تم نے اسے قتل کر دیا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ کلمہ قیامت کے دن تمہارے سامنے آئے گا تو تم کیا کرو گے؟ حضرت اسامہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ میرے لیے دعائے مغفرت کریں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ کلمہ قیامت کے دن آئے گا تو تم کیا کرو گے؟ (راوی کہتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ اسی بات کو دہراتے رہے۔ جب وہ کلمہ قیامت کے دن آئے گا تو تم کیا کرو گے؟

(398) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُبَابَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: إِنَّ نَاسًا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالْوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ، وَإِنَّمَا تَأْخَذُكُمْ الْآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمَّنًا وَفَرَنًا، وَلَيْسَ لَنَا مِنْ سَرِيرَتِهِ شَيْءٌ، أَلَّا يُحَاسِبُهُ فِي سَرِيرَتِهِ، وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوءًا أَلَمْ نَأْمَنُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَإِنْ قَالَ: إِنَّ سَرِيرَتَهُ حَسَنَةٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہنے سے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں وحی کے ذریعے لوگوں کا مواخذہ ہو جاتا تھا۔ اب وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے ظاہر کے مطابق مواخذہ کریں گے جو ہمارے سامنے بہتر ظاہر ہوگا۔ ہم اسے سنیں گے اور اسے قریب رکھیں گے پوشیدہ معاملات کے ساتھ ہمارا کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ خود اس کے پوشیدہ معاملات کا حساب لے گا اور جو شخص سامنے برائی ظاہر کرے گا ہم اسے سنیں گے اور اس کی تصدیق نہیں کریں گے اگرچہ وہ یہ کہے کہ اس کا

## بَابُ الْخَوْفِ

### باب 50: خوف کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَرَأَى فَارِصَوْنَ﴾ (البقرة: 40)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور مجھ سے تم ڈرتے رہو“۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ (البروج: 12)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک تمہارے پروردگار کی پکڑ بہت سخت ہے“۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلَمٌ شَدِيدٌ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً

عَذَابِ الْآخِرَةِ ذَلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ وَمَا تَوَخَّوْهُ إِلَّا لَاجِلٍ مَّعْلُودٌ يَوْمَ تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ﴾

(هود)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اسی طرح تمہارے پروردگار نے گرفت کی جب اس نے اس بستی پر گرفت کی جو ظلم کی گرفت دردناک اور سخت ہے بے شک اس میں نشانیاں ہیں اس شخص کے لئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے جب لوگوں کو اس کے سامنے جمع کیا جائے گا یہ وہ دن ہے جب سب حاضر ہوں گے اور ہم نے اس دن کو تمہارے لئے موخر کیا ہے اس دن جب وہ آئیں گے تو کوئی بھی شخص اس کی اجازت کے بغیر بات نہیں کرے گا ان میں سے لوگ بد بخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت ہوں گے تو وہ لوگ جو بد بخت ہوں گے وہ جہنم میں ہوں گے ان کے لئے مصیبت اور جحیم و پکار ہوگی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَيَحْذَرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ﴾ (آل عمران: 28)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے بارے میں تمہیں ڈراتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَوْمَ يَقُومُ الْمُمرءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ﴾

(عيس: 34-37)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اس دن جب آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا اپنی ماں اور اپنے باپ سے بھاگے گا اپنی بیوی اور اپنے بچوں سے بھاگے گا اس دن ہر شخص کو اپنی ہی فکر ہوگی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ﴾

(الحج: 1-2)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ عظیم چیز ہے جب تم اسے دیکھو گے دودھ پلانے والی عورت وہ اپنے بچے سے غافل ہو جائے گی اور حاملہ عورت اپنے حمل کو ضائع کر دے گی اور تم لوگوں کو مدہوش دیکھو گے حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب شدید ہوگا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ﴾ (الرحمن: 46)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو اپنے پروردگار کی عظمت سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلَ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ، فَمَنْ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقْنَا

عَذَابَ السَّمُومِ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلَ لَنَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ﴾ (الطور: 25-28)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ ایک دوسرے سے یہ پوچھنے لگتے ہیں کہتے ہیں بے شک پہلے تو ہم اپنے گھروں میں سہجے ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا اور اس نے ہمیں لو کے عذاب سے بچالیا بے شک اس سے پہلے ہم نے اس کی قدرت کی تھی بے شک وہ مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔“

وَالآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ جِدًّا مَعْلُومَاتٌ وَالْعَرَضُ الْإِشَارَةُ إِلَى بَعْضِهَا وَقَدْ حَصَلَ:

وَأَمَّا الْآحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ جِدًّا فَتَذَكَّرُ مِنْهَا طَرَفًا وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ:

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں مقصد صرف ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کرنا ہے اور وہ مقصد حاصل ہو گیا ہے۔

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو وہ بھی بہت سی ہیں ان میں سے چند ایک کا یہاں تذکرہ کریں گے۔

(399) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْمُصَدُّوقُ: "إِنَّ أَحَدَكُمْ يَجْمَعُ خَلْقَهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ، فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، وَيُؤَمَّرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكُتُبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَشَقِيئِهِ أَوْ سَعِيدِهِ. فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ يَعْمَلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ يَعْمَلُ أَهْلَ النَّارِ فَيَذْخُلُهَا، وَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ يَعْمَلُ أَهْلَ النَّارِ يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ يَعْمَلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَذْخُلُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ بات بتائی آپ سچے ہیں اور آپ کی گئی ہے کسی شخص کے مادہ تخلیق کو اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نفط کی شکل میں رکھا جاتا ہے۔ پھر وہ عرصے تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر وہ اتنے ہی عرصے تک گوشت کے ٹکڑے کی شکل میں رہتا فرشتے کو بھیجا جاتا ہے وہ روح پھونک دیتا ہے۔

اسے چار چیزوں کا حکم دیا جاتا ہے اس کے رزق اس کی زندگی اس کے عمل اور اس کے بد بخت یا نیک ہونے میں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کوئی شخص اہل جنت کے سے ملے ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان میں صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا اس پر عطا ہے اور وہ اہل جہنم کا ساعل کرنے لگتا ہے۔ اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی شخص اہل جہنم کے سے ملے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ جہنم کے سے مل کر اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

(400) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ زِمَامًا، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجْرُؤْنَهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس دن جہنم کو لایا جائے گا ہزار لگا میں ہوں گی۔ ان میں سے ہر ایک لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

(401) وَعَنِ السُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَرَجُلٌ يُؤْضَعُ فِي أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي دِمَاعُهُ. مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا، وَأَنَّهُ لَا هَوْلَ لَهُمْ عَذَابًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

399- أخرجه البخاری (3208) و مسلم (2643) و ابی داؤد (7408) و الترمذی (2137) و ابن ماجہ (76)

400- أخرجه مسلم (2824) و الترمذی (2573)

401- بخاری فی الرقاق 'مسلم فی صفة النار' کتاب الایمان (مزی)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن سب سے زیادہ آسان عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے دونوں تنوں کے نیچے دو انگارے رکھے جائیں گے جس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا اور وہ یہ سمجھے گا کہ اس سے زیادہ شدید عذاب اور کسی کو نہیں ہو رہا حالانکہ اسے سب سے زیادہ ہلکا عذاب ہوگا۔ (متفق علیہ)

(402) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَمَعِّيهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْرَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى تَرْفُوتِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ان میں سے کچھ لوگ وہ ہوں گے جنہیں جہنم نے ان کے ٹخنوں سے پکڑا ہوا ہوگا۔ ان میں سے کچھ وہ لوگ ہوں گے جنہیں جہنم نے ان کے گھٹنوں سے پکڑا ہوا ہوگا اور ان میں سے کچھ وہ لوگ ہوں گے جنہیں جہنم نے ان کی کمر سے پکڑا ہوا ہوگا اور ان میں سے کچھ وہ لوگ ہوں گے جنہیں جہنم نے ان کی گردن سے پکڑا ہوا ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

"الْحُجْرَةُ": مَعْقِدُ الْأَرْزَاقِ تَحْتَ الشَّرَّةِ، وَ"التَّرْفُوتُ" بَفَتْحِ التَّاءِ وَضَمِّ الْقَافِ: هِيَ الْعُظْمُ الَّذِي عِنْدَ قَعْرِ النَّحْرِ، وَلِلنَّاسِ تَرْفُوتَانِ فِي جَانِبَيْ النَّحْرِ.

"الْحُجْرَةُ" تہ بند باندھنے کی جگہ جو ناف کے نیچے ہو۔ "التَّرْفُوتُ" میں "ت" پر زبر "ق" پر پیش ہے۔ یہ وہ ہڈی ہے جو قربانی والی رگ کے قریب ہوتی ہے۔ قربانی والی رگ کے دونوں کناروں پر انسان کی دو ہوتی ہیں۔

(403) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رُشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَ"الرُّشْحُ": الْعَرَقُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ یہاں تک کہ ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے پسینے میں نصف کانوں تک ڈوبا ہوا ہوگا۔ (متفق علیہ)

(404) وَعَنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ، فَقَالَ: "لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ ضَحْكًا كَثِيرًا" فَقَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُوهَهُمْ، وَلَهُمْ خَنِينٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

402- مسلم (2845) 'احمد 7/20123

403- أخرجه البخاری (4938) و مسلم (2862) و الترمذی (3335)

404- بخاری فی التفسیر 'مسلم فی الفضائل' ترمذی فی التفسیر 'سنائی فی الرقائق (مزی) ابن حبان 106 احمد 4/12659

عبدالرزاق 20796

وَفِي رِوَايَةٍ: بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبُوا فَقَالَ: "عَرَضَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَلَمْ أَرْ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكُكُمْ قَلِيلًا وَلَبْكِيَتُمْ أَتَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ، غَطُّوا رُؤُسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينٌ" "الْخَنِينُ" بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ: هُوَ الْبُكَاءُ مَعَ غَنَّةٍ وَانْتِشَاقِ الصَّوْتِ مِنَ الْأَنْفِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا میں نے اس کی مانند خطبہ نہیں سنا فرمایا: اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا اور ان کے رونے کی آواز آنے لگی۔ (متفق علیہ) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کو اپنے ساتھیوں کے بارے میں کسی چیز کا پتہ چلا تو آپ نے ہوسے فرمایا میرے سامنے جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا میں نے آج کے دن کی طرح بھلائی اور برائی کو ایک سہا دیکھا۔ اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب پر اس سے زیادہ شدید دن اور کوئی نہیں آیا۔ انہوں نے اپنے سر ڈھانپ لیے اور رونے کی آواز آنے لگی۔

"الْخَنِينُ" بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ: هُوَ الْبُكَاءُ مَعَ غَنَّةٍ وَانْتِشَاقِ الصَّوْتِ مِنَ الْأَنْفِ.

"الْخَنِينُ" میں "خ" ہے۔ یہ ناک کی آواز کے ہمراہ رونا ہے۔

(405) وَعَنْ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تُذْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِثْلِ" قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ النَّدَوِيُّ: "فَوَاللَّهِ مَا أَدْرَى مَا يُعْنَى بِالْمِثْلِ، أَمَسَافَةٌ الْأَرْضِ أَمْ الْمِثْلُ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ؟" قَالَ: "النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعُرُقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبِيهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رَكْبَتَيْهِ، وَيَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعُرُقُ الْجَمَاءُ". وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت سورج کو مخلوق کے پاس لایا جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کا فاصلہ ایک میل جتنا رہ جائے گا۔

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے سلیم بن عامر نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے نہیں معلوم کہ میل سے مراد اس سے مراد زمین کی مسافت ہے یا وہ سرمردانی کی سلائی ہے جس سے آنکھ میں سرمرد ڈالا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ لوگ اپنے اعمال کے حساب سے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے کسی کا پسینہ تختے تک ہوگا، کسی کا گھٹنوں تک ہوگا، تک ہوگا اور کسی شخص کو پسینے کی لگام لے کھینچا ہوا ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے بتایا اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(406) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَعْرِقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرْقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا، وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ أَذَانَهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَمَعْنَى "يَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ": يَنْزِلُ وَيَغُوصُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن لوگ پسینے میں ڈوب جائیں گے یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں 70 گز تک چلا جائے گا اور اس نے ان لوگوں کو لگام ڈالی ہوگی یہاں تک کہ وہ ان کے کانوں تک پہنچا ہوا ہوگا۔ (متفق علیہ)

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "يَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ" کا مطلب ہے زمین میں اترے گا اور اس میں جذب ہو جائے گا۔

(407) وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ وَجْبَةً، فَقَالَ: "هَلْ تَذَرُونَ مَا هَذِهِ؟" قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: "هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مِنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا، فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اسی دوران آپ نے ایک آواز سنی۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کس چیز کی آواز ہے۔ ہم نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ پتھر ہے جسے جہنم میں ستر سال پہلے پھینکا گیا تھا تو اب جب وہ اس کی گہرائی تک پہنچ گیا تو تم نے اس کی آواز سنی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(408) وَعَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيَمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ أَشَامَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْقَاءُ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ اس کا پروردگار کلام کرے گا۔ اس شخص کے اور اس کے پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے صرف وہی چیز نظر آئے گی جو اس نے آگے بھیجی تھی۔ وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا تو اسے وہی چیز نظر آئے گی جو اس نے آگے بھیجی تھی۔ وہ اپنے آگے دیکھے گا تو اسے صرف جہنم نظر آئے گی جو اس کے مقابل ہوگی اور تم جہنم



سے بچو۔ خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو۔ (متفق علیہ)

(409) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي أَرَى تَرَوْنَ، أَطَلَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَنْطَفِئَ، مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا تَعَالَى. وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَصَحَّحَكُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَّيْتُمْ كَثِيرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى اللَّهِ وَلَكَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعْدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".  
و"أَطَلَّتْ" بِفَتْحِ الهمزة وَتَشْدِيدِ الطاءِ وَتَنْطَفِئُ بِفَتْحِ التاءِ وَبَعْدَهَا هَمْزَةٌ مَكْسُورَةٌ، وَالْأَصَوْتُ الرَّحْلُ وَالْقَبَّ وَشِبْهَهُمَا، وَمَعْنَاهُ: أَنَّ كَفَرَةً مَنْ فِي السَّمَاءِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْعَابِدِينَ قَدْ أَتَتْ أَطَلَتْ. وَالصُّعْدَاتُ بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ: الطَّرِيقَاتُ: وَمَعْنَى: "تَجَارُونَ": تَسْتَعِينُونَ.

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں وہ چیز دیکھ لیتا ہوں نہیں دیکھ سکتے۔ آسمان چرچا رہا ہے اور اسے ایسا کرنا بھی چاہئے کیونکہ اس میں چار انگلیوں کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں خالی ہو ہر جگہ پر فرشتے نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کے لئے اپنی پیشانی رکھی ہوئی ہے۔ اللہ کی قسم! جو میں جا اگر تم جان لو تو تھوڑا ہنسو اور زیادہ رود اور تم بستر پر عورتوں سے لذت حاصل نہ کرو بلکہ تم اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے مختلف راستوں کی طرف نکل جاؤ۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔  
امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ "أَطَلَّتْ" اس میں "ء" پر زبر پڑھی جائے گی اور "ط" پر شذر پڑھی جائے گی۔  
"تَنْطَفِئُ" اس میں "ت" پر زبر پڑھی جائے گی اس کے بعد "ء" ہوگا جس پر زبر پڑھی جائے گی۔  
وَالْأَطْلُطُ اس سے مراد آدمی یا لکڑی یا دیگر چیزوں کی آواز ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے آسمان میں عبادت کرنے فرشتوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے انہوں نے آسمان کو وزنی کر دیا ہے یہاں تک کہ وہ چرچا رہا ہے۔  
"الصُّعْدَاتُ" اس میں "ص" پر پیش پڑھی جائے گی اور "ع" پر بھی پیش پڑھی جائے گی۔ اس کا مطلب مختلف ہیں۔

"تَجَارُونَ" اس کا مطلب یہ ہے تم مدد مانگنے کے لئے ایسا کرو گے۔  
(410) وَعَنْ أَبِي بَرزَةَ - بَرَاءٍ ثُمَّ زَايَ - نَضْلَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَزُولُ قَدَمًا عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يُسَالَ عَنْ عُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ؟ وَعَنْ فِيمَا فَعَلَ فِيهِ؟ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ آيِنٍ اكْتَسَبَهُ؟ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ؟ وَعَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ؟"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ اس میں "ز" ہے اس کے بعد "ز" ہے، نھلہ بن عبید اسلمی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن آدمی اس وقت تک کھڑا رہے گا جب تک اس سے اس کی زندگی کے بارے میں دریافت نہیں کیا جاتا کہ وہ اس نے کس طرح بسر کی اور اس کے علم کے بارے میں دریافت نہیں کیا جاتا کہ اس نے اس پر کس حد تک عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں دریافت نہیں کیا جاتا کہ اس نے اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے جسم کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا کہ اس نے اسے کن کاموں کے لئے استعمال کیا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ "حسن صحیح" ہے۔  
(411) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿يَوْمَئِذٍ نُخَبِّرُكَ أَخْبَارَهَا﴾ (الزُّلْفَةُ: 4) ثُمَّ قَالَ: "أَنْدُرُونَ مَا أَخْبَارَهَا؟" قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: "فَإِنْ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا تَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا فَهَؤُلَاءِ أَخْبَارُهَا"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:  
"اس دن وہ زمین اپنی خبریں دے گی۔"

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی اطلاع یہ ہوگی کہ وہ ہر بندے اور بندگی کے بارے میں یہ گواہی دے گی کہ انہوں نے اس کی پشت پر کیا کام کیا وہ یہ کہے گی تم نے یہ یہ کام اس دن کیا تھا تو یہ اس کا اطلاع دینا ہوگا۔  
اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(412) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ أَنْعَمَ! وَصَاحِبُ الْقُرْنِ قَدْ تَنَقَّمَ الْقُرْنَ، وَاسْتَمَعَ الْأَذْنَ مَتْنً يَوْمَ يُنْفَخُ فَتَنْفَعُ: فَكَأَنَّ ذَلِكَ ثَقُلَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ: "قُولُوا: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".  
"الْقُرْنُ": هُوَ الصُّورُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ﴾ كَذَا فَسَرَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں کیسے سکون کے ساتھ رہ سکتا

ہوں جبکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے اپنا منہ صور کے ساتھ لگایا ہوا ہے اس نے اپنے کان اس طرف لگائے ہوئے ہیں اسے پھونک مارنے کا حکم ملے اور وہ پھونک مار دے۔ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے بڑی پریشانی کا باعث بنی اکرم رضی اللہ عنہ نے ان کو یہ ہدایت کی کہ تم یہ پڑھا کرو۔

”ہمارے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ”القرن“ سے مراد صور ہے ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا ہے۔ ”اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی۔“

نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے اس کی یہی وضاحت کی ہے۔

(413) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ أَذْلَجَ، وَمَنْ أَذْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ. أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ غَالِيَةً، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ الْجَنَّةَ“ رَوَاهُ الْيَرْمُذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

”و”اذلج“: یاسگان الدال و معناه سار من اول اللیل۔ والمراد التشمیر فی الطاعة، واللہ اعلم۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص خوف کا شکار ہو وہ جلدی پڑتا ہے اور جو جلدی چل پڑتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے یہ بات یاد رکھنا اللہ تعالیٰ کا سامان بہت مہنگا ہے اور یہ بات یاد رکھنا اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ لفظ ”اذلج“ میں ”ذ“ کو پڑھا جائے گا اس کا مطلب یہ ہے رات کے ابتدائی حصے میں سفر شروع کر دینا اور اس سے مراد یہ ہے عبادت میں کوشش کرنا باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(414) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”يُخْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلًا“، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُونَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ أَلَا قَالَ: ”يَا عَائِشَةُ، الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهْمَّهُمْ ذَلِكَ“.

وفی رواية: ”الْأَمْرُ أَهَمُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرُوا بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”غُرُلًا“ بِضَمِّ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ، أَيْ: غَيْرَ مَخْتَوِينَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن لوگوں کو برہنہ پاؤں برہنہ جسم ختنے کے بغیر زندہ کیا جائے گا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا مرد اور عورتیں ساتھ ہوں گی اور ایک دوسرے کو دیکھیں گے، نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اس وقت معاملہ اتنا شدید ہوگا

انہیں اس کا خیال بھی نہیں آئے گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: معاملہ اتنا ہولناک ہوگا کہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔ (متفق علیہ)

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”غرل“ میں غ پر پیش پڑھی جائے گی اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

## بَابُ الرَّجَاءِ

### باب 51 (اللہ تعالیٰ کے فضل کی امید کا بیان)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (الزمر: 53)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم یہ فرما دو! اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے ساتھ زیادتی کی ہے تم لوگ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو وہ تمام گناہوں کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ﴾ (سبا: 17)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ہم صرف ناشکرے کو ہی سزا دیں گے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَىٰ مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى﴾ (طہ: 48)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک ہماری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے عذاب اس شخص کو ہوگا جو جھٹلائے گا اور منہ پھیر لے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾ (الاعراف: 156)

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾ (الاعراف: 156)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور میری رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔“

(415) وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ شَهِدَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ

وَكَلِمَتُهُ الْقَاهَا إِلَى مَرِيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَالنَّارَ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْمُتَّفِقِ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ: "مَنْ شَهِدَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ

﴿﴾ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس بات کو دے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندہ رسول ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے مریم کی طرف اور اس کی (طرف سے آنے والی) روح ہیں جنت حق ہے اور جہنم حق ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا کے اعمال کیسے ہی ہوں۔“ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔

(416) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَقُولُ اللَّهُ - : مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَالِهَا أَوْ أَزِيدَ، وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَبِجْزَاءِ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٍ مِثْلِهَا أَوْ أَغْفِرُ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَمَنْ اتَّأَنَّى بِهَرُوكَةٍ، وَمَنْ لَقِنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَقِنِي بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

مَعْنَى الْحَدِيثِ: "مَنْ تَقَرَّبَ" إِلَى طَاعَتِي "تَقَرَّبْتُ" إِلَيْهِ بِرَحْمَتِي وَإِنْ زَادَ زِدْتُ فَإِنْ يَمْشِي "وَأَسْرَعَ فِي طَاعَتِي" أَتَيْتُهُ هَرُوكَةً" أَيْ: صَبَبْتُ عَلَيْهِ الرَّحْمَةَ وَسَبَقْتُهُ بِهَا وَلَمْ أُحِجْهِ إِلَى الْكَثِيرِ فِي الْوُصُولِ إِلَى الْمَقْصُودِ "وَقُرَابِ الْأَرْضِ" بِضَمِّ الْقَافِ، وَيُقَالُ: بَكَسَرِهَا وَالضَّمُّ أَصَحُّ وَمَعْنَاهُ: مَا يَقَارِبُ مَلَكَهَا، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

♦♦ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو نیکی کرے گا اسے دس گنا اجر ملے گا اور میں زیادہ بھی دے سکتا ہوں اور جو شخص ایک برائی کرے گا اس کا بدلہ (گناہ) برائی جتنا ہوگا یا پھر میں اسے بخش دوں گا اور جو شخص ایک ہاتھ میرے قریب آئے گا میں ایک بالشت اس سے قریب ہو جاؤں گا اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوگا میں ایک گز اس کے قریب ہوں گا جو شخص چلتے ہوئے میری طرف آئے گا میں دروازے اس کی طرف آؤں گا۔ جو شخص زمین جتنے گناہ لے کر میری بارگاہ میں حاضر ہو لیکن وہ کسی کو میرا شریک نہ سمجھتا ہو اتنی ہی مغفرت کے ہمراہ اس سے ملاقات کروں گا۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) حدیث کا معنی یہ ہے: جو کوئی عبادت کے ذریعے میری قربت حاصل کرے میں رحمت کے ساتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اگر وہ زیادہ کوشش کرے گا تو میری طرف سے بھی زیادہ رحمت ہوگی۔ اور پیدل کر آنے کا مطلب یہ ہے کہ میری عبادت کی طرف جلدی کرتا ہے اور دوڑ کر آنے کا مطلب یہ ہے کہ میں بھی پھر اس

رحمت اذیل دیتا ہوں اور حصول مقصد کیلئے اس کو زیادہ چلنے کی تکلیف نہیں دیتا۔ اور "قداب. الارض" میں "ق" ضمہ کے ساتھ بھی نقل کیا گیا ہے اور کسرہ کے ساتھ بھی لیکن ضمہ کا قول زیادہ صحیح اور مشہور ہے اور اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جو زمین کو تقریباً بھر دیں گی۔

(417) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْمُوجِبَاتُ؟ قَالَ: "مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ (جنت اور جہنم کو) واجب کر دینے والی دو چیزیں کیا ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ سمجھتا ہو وہ جنت میں جائیگا اور جو اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اس کا شریک سمجھتا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔  
**(418)** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذُ رَدِيقُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ :  
 "يَا مُعَاذُ" قَالَ : كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ : "يَا مُعَاذُ" قَالَ : كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ :  
 "يَا مُعَاذُ" قَالَ : كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثَلَاثًا، قَالَ : "مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ  
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ" قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا أَخْبَرْتُ بِهَا النَّاسَ  
 فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ : "إِذَا تَيَكَّلُوا" فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ ثَانِيًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
 وَقَوْلُهُ : "ثَانِيًا" أَيْ خَوْفًا مِنَ الْإِثْمِ فِي كَتْمِ هَذَا الْعِلْمِ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سواری پر سوار کیا ہوا تھا آپ نے فرمایا: اے معاذ! انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ نے تین مرتبہ ایسا کہا۔ پھر آپ نے فرمایا: جو بندہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور وہ صدق دل سے اس کی گواہی دے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اس بارے میں نہ بتا دوں تاکہ خوشخبری حاصل کر سں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ اسی پر تکیہ کر لیں گے۔

حضرت معاویہؓ نے یہ حدیث اپنے مرنے کے وقت گناہ سے بچنے کے لئے بیان کی تھی۔ (مشفق علیہ)

امام نوویؒ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ گناہ سے بچنے سے مراد یہ ہے علم کو چھپانے کے

گناہ سے بچنے کے خوف سے انہوں نے یہ سنا کی تھی۔

(419) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - أَوْ ابْنِ سَعِيدٍ - الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - شَكَّ الرَّاَوِيُّ - وَ الشَّكُّ فِي عَيْنِ الصَّحَابِيِّ - لَا نَتَّهَمُ كُلَّهُمْ عُذُولٌ - قَالَ: لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ بَنِي كَنْزٍ، أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَتَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "افْعَلُوا" فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ فَعَلْتَ قُلَّ الظُّهْرُ، وَلَكِنْ إِذَا أَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادَّعَى اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذَلِكَ الْبَرَكَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ" فَدَعَا يَنْطِعَ قَبَسُطُهُ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ الْآخَرِ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى الْيَنْطِعِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: "خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ" فَاخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَاتُوا أَعْسَكَرٌ وَعَاءٌ إِلَّا مَلْئُوءَةٌ وَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، لَا يَلْقَى اللَّهُ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍ فَيُخَجَّبَ عَنِ الْجَنَّةِ" رَوَاهُ

حرج نہیں کیونکہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر لوگ شد کا شکار ہو گئے تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ اجازت دیں تو ہم پانی لانے کے لیے مخصوص اونٹوں کر کے کھانے اور تیل حاصل کرنے میں استعمال کر لیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں مزید کم ہو جائیں گی یہ مناسب ہوگا کہ آپ لوگوں کا بچا ہوا کھانے کا سامان منگوائیں اور پھر اس پر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اس میں اس کے لیے برکت ہو۔ امید ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! یہ ٹھیک ہے آ دسترخوان منگوایا اور پھر لوگوں کا بچا ہوا کھانے کا سامان منگوایا، کوئی شخص ہاتھ میں جوار کوئی ہاتھ میں کھجور کوئی کلزا لیے ہوئے آ رہا تھا یہاں تک کہ یہ سب چیزیں دسترخوان پر اکٹھی ہو گئیں تاہم ان کی مقدار بہت کم تھی پھر ﷺ نے برکت کی دعا کی اور لوگوں کو حکم دیا (دسترخوان سے یہ چیزیں اٹھا کر) اپنے برتن بھرنا شروع کر دو۔ چنانہ لوگوں نے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ لشکر میں موجود ہر برتن بھر گیا۔ لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور پھر بھی گیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں، صرف اللہ عبادت ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں جو شخص ان دونوں امور (پر ایمان کے) ہمراہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر حالانکہ اسے ان دونوں کے بارے میں کوئی شک نہ ہو، تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم روایت کیا ہے۔

PAI

(420) وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، قَالَ: كُنْتُ أَصِلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ، وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتْ الْأَمْطَارُ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قَبْلَ مَسْجِدِهِمْ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصْرِي وَإِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ فَوَدِدْتُ أَنْكَ تَأْتِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَأَفْعَلُ". فَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ، وَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَتْ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: "إِنِّي تُحِبُّ أَنْ أَصِلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟" فَاشْرُتْ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَحَبُّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَّقْنَا وَرَأَاهُ فَصَلَّى رَكَعَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرَةٍ تُصْنَعُ لَهُ، فَسَمِعَ أَهْلُ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَتَنَابَ رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتَّى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا فَعَلَ مَالِكٌ لَا أَرَاهُ أَفْقَالَ رَجُلٍ: ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُلْ ذَلِكَ، لَا تَرَاهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى" فَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَمَا نَحْنُ قَوْلُ اللَّهِ مَا نَرَى وَذَكَرَ وَلَا حَدِيثُهُ إِلَّا إِلَى الْمُنَافِقِينَ أَفْقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .. وَ"عِتْبَانُ": بِكَسْرِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَاسْكَانِ التَّاءِ الْمُشَاقَّةِ فَوْقَ وَبَعْدَهَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ .. وَ"الْخَزِيرَةُ" بِالْخَاءِ الْمُفْجَمَةِ وَالرَّايِ: هِيَ دَقِيقٌ يُطْبَخُ بِسَخِمٍ .. وَقَوْلُهُ: "تَنَابَ رِجَالٌ" بِالتَّاءِ الْمُثْلَثَةِ: أَيْ جَاؤُوا وَاجْتَمَعُوا ..

♦♦ حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ ان حضرات میں سے ہیں جن کو غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے وہ فرماتے ہیں میں اپنی قوم بنو سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ میرے اور ان کے درمیان ایک وادی تھی۔ جب بارش ہو جاتی تھی تو میرا اسے عبور کر کے مسجد تک پہنچنا مشکل ہو جاتا تھا۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میری بصارت کمزور ہو چکی ہے اور میرے اور میری قوم کے درمیان ایک وادی ہے جب اس میں پانی بہنا شروع ہوتا ہے اور بارش آ جاتی ہے تو میرے لیے اسے پار کرنا مشکل ہو جاتا ہے میری یہ خواہش ہے، آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں ایک جگہ پر نماز ادا کریں تاکہ میں اس جگہ کو جائے نماز بنالوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایسا ہی کروں گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ دون چڑھنے کے بعد تشریف لائے۔ نبی اکرم ﷺ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے آپ کو اجازت دی۔ آپ ابھی تشریف فرما نہیں ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: تم کہاں یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز ادا کروں۔ میں نے آپ کو اشارہ کر کے اس جگہ کے بارے میں بتایا جہاں میں یہ چاہتا تھا کہ آپ نماز ادا کریں۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے

ہوئے۔ آپ نے تکبیر کہی۔ ہم نے آپ کے پیچھے صف قائم کر لی۔ آپ نے دو رکعت ادا کیں۔ پھر سلام پھیرا۔ جب ہم نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔ ہم نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا۔ محلے والوں کو جب پتہ چلا کہ نبی اکرم ﷺ میرے گھر پر ہیں تو بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے اور گھر میں بہت سے افراد ہو گئے۔ ایک شخص نے کہا مالک کو کیا ہوا وہ نہیں آ رہا۔ دوسرے نے کہا وہ منافق ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ نہ کہو کیا تم نے اسے یہ پڑھے ہوئے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کی لئے اسے پڑھا ہے۔ اس شخص نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں ہمارا یہ خیال ہے اللہ تعالیٰ ہم تو یہ دیکھتے ہیں اس کی محبت اور بات چیت صرف منافقین کے ساتھ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر حرام قرار دے دیا ہے جو یہ اعتراف کرے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی لئے یہ اعتراف کرے۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "عتبان" میں "ع" مہملہ اور کسرہ کے ساتھ ہے اور "تاء" مثناة اور باء موحدة ہے۔ اور "العزیرة" خاء معجمہ ہے اور زاء کے ساتھ ہے اور اس سے مراد وہ آتا ہے جو چربی میں پکایا جاتا ہے۔ اور قول کہ "ثاب رجال" میں ثاء مثکثہ کے ساتھ ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آئے اور جمع ہوئے۔ (421) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَسْعَى، إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْقَتْهُ بِطُحْيِهَا فَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اتْرُكُوا هَذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَكِذَا فِي النَّارِ؟" قُلْنَا: لَا وَاللَّهِ - فَقَالَ: "اللَّهُ يُعَادِيهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلَكِذَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کچھ قیدیوں کے پاس تشریف لائے ان ایک قیدی عورت دوڑتی ہوئی گئی اس نے قیدیوں میں اپنے بچے کو پایا اور اسے لے کر اپنے پیٹ کے ساتھ لگایا اور وہ شروع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی۔ ہم نے عرض کی اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم کرتا ہے جتنا یہ عورت اپنے بچے پر ہے۔ (متفق علیہ)

(422) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابٍ، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي" - وَفِي رِوَايَةٍ: "غَلَبَتْ غَضَبِي" - وَفِي رِوَايَةٍ: "سَبَقَتْ غَضَبِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

421- اخرجه البخاری (5999) و مسلم (2754)

422- بخاری فی الرقاق 'مسلم فی التوبة' ترمذی ابن ماجہ احمد 3/9603

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کر لیا تو اس نے اپنے پاس عرش کے اوپر موجود کتاب میں یہ تحریر کر دیا: میری رحمت میرے غضب پر غالب آجائے گی۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے غضب پر غالب آگئی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔ (متفق علیہ) (423) وَقَعْنَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِثْلَةَ جُنُودٍ، فَأَمْسَكَ عَنْهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاخَمُ الْخَلَائِقُ، حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرُهَا عَنْ وَلَدَيْهَا خَشْيَةً أَنْ تُصِيبَهُ" -

وَفِي رِوَايَةٍ: "إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مِثْلَةَ رَحْمَةٍ، أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَانِمِ، فِيهَا يَتَعَاطَفُونَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ، وَبِهَا تَعَطَّفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدَيْهَا، وَأَخَرُ اللَّهُ تَعَالَى تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَتَرَحَّمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مِثْلَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ يَتَرَاخَمُ بِهَا الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ، وَتِسْعٌ وَتِسْعُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ" - وَفِي رِوَايَةٍ: "إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقٍ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً فِيهَا تَعَطَّفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدَيْهَا، وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ" -

انہی سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ایک سو حصے کئے ہیں ان میں سے نانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں اور ایک حصہ زمین پر نازل کیا ہے۔

اسی ایک حصے کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ جانور اپنے پاؤں اپنے بچے پر نہیں رکھتا کہ کہیں اسے نقصان نہ پہنچ جائے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں ان میں سے ایک حصہ جنات، انسانوں، جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کے درمیان نازل کر دیا ہے۔

اسی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ شفقت سے پیش آتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور اسی وجہ سے وحشی جانور بھی اپنی اولاد پر مہربانی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رحمت کے نانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں، جن کے ذریعے وہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔ (متفق علیہ)

423- بخاری فی الادب 'مسلم فی التوبة' ابن حبان 6146 ابن ماجہ 4293 طبرانی 6126 'دارمی 2/321 ادب

النفرد للبخاری ص 100 ترمذی بیہقی 35 احمد 3/9610

اَللّٰهُمَّ بِكَمَّ، وَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ تَعَالٰى، فَيَغْفِرُ لَهُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

◆◆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے گا اور تمہاری جگہ اس قوم کو لے کر آجیگا جو گناہ کریں گے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(426) وَعَنْ أَبِي الْيُؤُبِ عَمْرِو بْنِ رَزِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "لَوْ لَا اَنْتُمْ تُذْنِبُوْنَ، لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ، فَيَسْتَغْفِرُوْنَ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔  
◆◆ حضرت ابو یوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق کو پیدا کرے گا جو گناہ کریں گے اور وہ مغفرت طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(427) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فَعُوْدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَنَا الْيُؤُبُكَرُ وَعَمْرُو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَبِيْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا، فَابْطَأَ عَلَيْنَا فَخَشِينَا اَنْ يَقْطَعَ دُونَنَا، فَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْغَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطًا لِّاَنْصَارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطَوْلِهِ اِلٰى قَوْلِهِ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذْهَبْ فَمَنْ لَقِيتَ وَّرَاءَ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُسْتَعِيْنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے حاضرین میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے اچانک نبی اکرم ﷺ اٹھے اور ہمارے درمیان سے تشریف لے گئے کافی دیر تک جب آپ واپس تشریف نہ لائے تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ شاید آپ ﷺ کسی تکلیف کا شکار ہو گئے ہیں اسی اندیشے کے پیش نظر ہم سب وہاں سے اٹھے میں سب سے پہلے گھبراہٹ کا شکار ہو کر آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا اور ہونجار سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری کے باغ تک پہنچا (اس کے بعد انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا ہے جس کے آخر میں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور اس باغ سے باہر تمہیں جو بھی ایسا شخص ملے جو پورے یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہو اسے جنت کی خوش خبری دے دو۔

(428) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا

426- اخرجه مسلم (2748)

427- مسلم (31)

428- اخرجه مسلم (202)

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سوجھے ہیں ان میں سے ایک رحمت کی وجہ سے مخلوق ایک دو کرتی ہے اور نائنوے حصے قیامت کے دن کے لئے ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ نے جب آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اس دن اس نے سو حصے بنائے ان میں سے ہر ایک رحمت آسمان اور زمین کے درمیانی خلاء کے برابر ہے۔

اس نے ان حصوں میں سے ایک حصہ زمین پر رکھا اسی وجہ سے ماں اپنی اولاد پر مہربانی کرتی ہے اور والدین اپنے پرندے ایک دوسرے پر مہربانی کرتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کو مکمل کر دے گا۔

(424) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، قَالَ: اَعْبَدِيْ ذَنْبًا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا، فَعَلِمَ اَنْ لَهُ ذَنْبًا، وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ، فَقَالَ: اَيُّ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَذْنَبَ ذَنْبًا، فَعَلِمَ اَنْ لَهُ ذَنْبًا، وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ، قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ تَعَالٰى: "فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ" اَيُّ: مَا دَامَ يَفْعَلْ هَكَذَا، يُذْنِبُ وَيَتُوْبُ اَعْفِرْ لَهُ، فَاِنَّ التَّوْبَةَ تَهْدِيْهِمْ مَا قَبْلُهَا  
◆◆ انہی سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے جو آپ نے اپنے پروردگار کے فرمان کے طور پر نقل بندہ گناہ کرتا ہے اور وہا کرتا ہے۔

”اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے اس کا ہے جو اس کے گناہوں کو بخش دے گا اور وہ اس گناہ پر مواخذہ بھی کر سکتا ہے۔

پھر وہ بندہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے میرے پروردگار! میرے گناہ کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے اس کا ایک پروردگار ہے جو اس کے گناہ کو بخش سکتا ہے اور اس پر اس کی گرفت بھی کر سکتا ہے وہ بندہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے۔

اے میرے پروردگار! میرے گناہ کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور وہ جانتا ہے ایک پروردگار ہے جو اس کے گناہ کو بخش بھی سکتا ہے اور اس پر گرفت بھی کر سکتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کی مغفرت ہے اب وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ (متفق علیہ)

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اب وہ جو چاہے کر سکتا ہے اس سے مراد یہ ہے وہ بندہ جب تک اس طرح کرتا رہے گا یعنی رہے گا اور توبہ کرتا رہے گا تو میں اس کی مغفرت کرتا رہوں گا کیونکہ توبہ ہر چیز کو بھسم کر دیتی ہے۔

(425) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيْده، لَوْ لَمْ تَذْنِبْ

424- بخاری فی التوحید، مسلم فی التوبہ، احمد 3/7953 ابن حبان 622 حاکم 4/242 بیہقی 10/177

425- مسلم (2749)



قَوْلُ اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ - فِي إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿رَبِّ انْهَنَّا أَصْلَحْنَا كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ قَدْ جَاءَ مِنِّي﴾ (إبراهيم: 36) الآية، وَقَوْلُ عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿إِنْ تَعَذَّبْتُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَكَلَّاهُمْ فَأَنْتَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (المائدة: 116) فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: "اللَّهُمَّ اأْمِتْنِي اأْمِتْنِي" وَبَكَى، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ -: "يَا جِبْرِيلُ، أَذْهَبَ إِلَى مُحَمَّدٍ - وَرَبِّكَ أَعْلَمُ - فَسَلِّمْهُ مَا يُبْكِيهِ؟" فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ، فَأَخْبَرَهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ - وَهُوَ أَعْلَمُ - فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "يَا جِبْرِيلُ، أَذْهَبَ إِلَى مُحَمَّدٍ إِنْ سَمِعْتُمْ صَوْتِي فِي أُمَّتِكَ وَلَا تَسْأَلُوكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی جو حضرت علیہ السلام کے بارے میں ہے۔

"اے میرے پروردگار! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا جو شخص میری پیروی کرے تو وہ مجھ سے ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول نقل کیا ہے۔ "اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔" پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور دعا کی۔

"اے اللہ! میری امت میری امت (کو بخش دے)" پھر آپ رونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"اے جبرائیل! تم محمد کے پاس جاؤ ویسے پروردگار زیادہ جانتا ہے اور ان سے دریافت کرو کہ وہ کیوں رورہا ہے۔" حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں جو بتایا اللہ تعالیٰ ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل! تم محمد کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ ہم تمہیں تمہاری امت کے بارے میں دیں گے اور تمہیں ناراض نہیں کریں گے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(429) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رِذْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا، فَقَالَ: "يَا مُعَاذُ، هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ؟ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ؟" قُلْتُ: اللَّهُ وَاعْلَمُ. قَالَ: "فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ، وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَنْزِلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَكُلُّ شَيْءٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ، أَفَلَا أَبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: "لَا تَبَشِّرُهُمْ فَيَتَكَبَّرُوا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا۔ آپ نے فرمایا: معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے۔ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے جو شخص کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتا ہو اسے عذاب نہ دے۔

429- بخاری فی التوحید و مسلم فی الایمان. احمد 8/66065 عبدالرزاق 2056 طیبی 565 ترمذی ابن ماجہ طحاوی

نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ خوشخبری کیا میں لوگوں کو سنائوں۔ آپ نے فرمایا۔ تم انہیں یہ خوشخبری نہ سناؤ ورنہ وہ اسی پر اکتفا کریں گے۔ (متفق علیہ)

(430) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَلِذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾" (البقرہ: 27) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جب مسلمان سے قبر میں سوال کیا جائے اور وہ یہ گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق ہوگا۔

"اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دنیاوی زندگی اور آخرت میں ثابت قول پر پختہ رکھے گا۔" (431) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً، أُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِّنَ الدُّنْيَا، وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَدْخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ، وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ".

وَفِي رِوَايَةٍ: "إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطِي بِهَا فِي الدُّنْيَا، وَيُجْزِي بِهَا فِي الْآخِرَةِ. وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتٍ مَا عَمِلَ لِلَّهِ تَعَالَى فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا أَقْضِيَ إِلَى الْآخِرَةِ، لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جب کافر کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس کے نتیجے میں دنیا میں ہی اسے اس کا بدلہ مل جاتا ہے اور جب کوئی مومن نیک عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو سنبھال کر رکھ لیتا ہے اور دنیا میں اس کی اطاعت کے مطابق اسے رزق عطا کرتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ کسی مومن پر نیکی کے حوالے سے ظلم نہیں کرتا وہ اسے دنیا میں عطا کرتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا اجر عطا کرے گا لیکن کافر شخص اس نے جو نیکیاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں کی ہیں اس کا بدلہ دنیا میں مل جاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ آخرت میں جاتا ہے تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہیں ہوتی جس کا اسے بدلہ ملے۔

(432) وَعَنْ جَسَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَمَلُ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابٍ أَحَدَكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

430- بخاری فی التفسیر، مسلم فی صفة النار، نسائی فی الجنائز ابو داؤد ترمذی طیبی 745 ابن حبان 206 ابن ماجہ 1026 نسائی فی الکبری 6/11264

431- مسلم (2808)

432- مسلم (668)

﴿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ نمازوں کی مثال بننے والی مانند ہے جو کسی شخص کے دروازے پر ہو اور وہ پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والا لفظ ”الغُتْرُ“ کا مطلب بہت زیادہ ہوتا ہے۔

(433) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ، فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشِيرُ كُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا، إِلَّا شَفَعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو فوت ہو جائے اور چالیس افراد اس کی نماز جنازہ ادا کریں جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ تعالیٰ اس بارے ان کی سفارش کو قبول کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(434) وَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ، فَقَالَ: «اتْرَضُونْ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: «اتْرَضُونْ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنِّي لَا رَجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا بِذَلِكَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿ حضرت ابن مسعود بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ چالیس کے قریب افراد ایک خیمے میں تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا اس ذاتِ جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے مجھے یہ امید ہے تم لوگ اہل جنت کا نصف ہو گے اور یہ بات ہے جنت میں مسلمان شخص داخل ہوگا اور تم لوگ مشرکین کے درمیان یوں ہو گے جیسے سیاہ بیل کی کھال پر سفید بال ہوتا ہے۔ (راوی ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) سرخ بیل کی کھال پر سیاہ بال ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

(435) وَ عَنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ دَفَعَ اللَّهُ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا، يَقُولُ: هَذَا فِكَائُكَ مِنَ النَّارِ.» وَ فِي رَوَايَةٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

433- أخرجه مسلم (948) و أبو داود (3170) و ابن ماجه (1489)

434- بخاری (6528) و مسلم (2211) و الترمذی (2547) و ابن ماجه (4283)

435- مسلم (2767)

يَذْنُوبُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللَّهُ لَهُمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ. قَوْلُهُ: «دَفَعَ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا، يَقُولُ: هَذَا فِكَائُكَ مِنَ النَّارِ» مَعْنَاهُ مَا جَاءَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «لِكُلِّ أَحَدٍ مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْزِلٌ فِي النَّارِ، فَالْمُؤْمِنُ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ خَلَفَهُ الْكَافِرُ فِي النَّارِ؛ لِأَنَّهُ مُسْتَحِقٌّ لِدَلِكِ بِكَفَرِهِ» وَمَعْنَى «فِكَائُكَ» أَنْتَ كُنْتَ مَعْرُضًا لِدُخُولِ النَّارِ وَهَذَا فِكَائُكَ؛ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدَّرَ لِلنَّارِ عَدَدًا يَمْلَأُهَا، فَإِذَا دَخَلَهَا الْكَافِرُ يَذْنُوبُهُمْ وَكَفَرِهِمْ، صَارُوا فِي مَعْنَى الْفِكَائِ لِلْمُسْلِمِينَ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

﴿ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے سپرد ایک یہودی یا عیسائی کرے گا اور فرمائے گا یہ جہنم کے لئے تمہارا فدیہ ہے۔ انہی سے ایک روایت میں یہ منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن کچھ مسلمان پہاڑوں کے جتنے گناہ لے کر جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ پھر بھی ان کی مغفرت کرے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث کے یہ الفاظ کہ اللہ ہر مسلمان کے سپرد ایک یہودی یا عیسائی کرے گا کہ یہ تمہارا جہنم کے لئے فدیہ ہے اس کا مفہوم یہ ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور حدیث میں ہے ہر ایک کا جنت میں مخصوص ٹھکانہ ہے اور اس کے پیچھے کافر کا جہنم میں ایک مخصوص ٹھکانہ ہے۔ جب مومن جنت میں داخل ہو جائے گا تو کافر کو جہنم میں داخل کر دیا جائے گا کیونکہ وہ اپنے کفر کی وجہ سے اسی کا مستحق ہے۔ مذکورہ بالا حدیث میں یہ ہے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تمہیں جہنم میں داخل کرنے کے لئے پیش کیا گیا تھا لیکن یہ تمہارا فدیہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے اللہ تعالیٰ نے جہنم کے لئے مخصوص تعداد مقرر کی ہے جو کہ اسے بھر دے گی جب کفار اپنے گناہوں اور کفر کی وجہ سے اس میں داخل ہو جائیں گے تو گویا وہ مسلمانوں کے لئے فدیہ کا مفہوم اختیار کر جائیں گے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(436) وَ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يُذْنِي الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَفَّهُ عَلَيْهِ، فَيَقْرَأُ بِذُنُوبِهِ، يَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ: رَبِّ اعْرِفْ، قَالَ: فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى صَحِيفَةً حَسَنَاتِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. «كَفَّهُ»: سَتَرَهُ وَرَحِمْتَهُ.

﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ قیامت کے دن بندہ مومن کو اس کے پروردگار کے قریب کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت میں اس کو ڈھانپ لے گا اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور فرمائے گا کیا تم اس گناہ کو پہچانتے ہو۔ وہ کہے گا پروردگار میں اسے پہچانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے دنیا میں تمہاری پردہ پوشی کی تھی آج میں اسے تمہارے لئے بخش رہا ہوں تو اس شخص کو اس کی

436- بخاری فی الرقاق (2441) 'مسلم فی الجنه (2768) ابن ماجه (183)



عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ قَبْدَ رُمَحٍ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ الْكُفَّارُ، ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِيلَ الظِّلُّ بِالرُّمَحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حِينَئِذٍ تُسَجِّرُ جَهَنَّمَ، فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ“ قَالَ: فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَالَ لَوْ ضَوُّ حَدِيثِي عَنْهُ؟ فَقَالَ: ”مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوئَهُ، فَيَمْتَصُّهُ وَيَسْتَنْشِرُ، إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْبِرِّفَقَيْنِ، إِلَّا خَطَايَا يَدَيْهِ مِنَ الْأَمَلِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ، إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنَ الْأَمَلِ مَعَ الْمَاءِ، فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى، فَحَمْدُ تَعَالَى، وَأَتْنِي عَلَيْهِ وَمَجْدُهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبُهُ لِلَّهِ تَعَالَى، إِلَّا أَنْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ“ فَحَدَّثَ عُمَرُو بْنُ عَبْسَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ: يَا عُمَرُو بْنُ عَبْسَةَ، انْظُرْ مَا تَقُولُ: فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطَى هَذَا الرَّجُلُ؟ فَقَالَ عُمَرُو بْنُ أَبِي أُمَامَةَ، لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّي، وَزَقَّ عَظْمِي، وَاقْتَرَبَ أَجَلِي، وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى، عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا مَرَّةً مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ - مَا حَدَّثْتُ أَبَدًا بِهِ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ: ”جُرَاءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ“ هُوَ بِجِيمٍ مَضْمُونَةٍ وَبِالْمِدِّ عَلَى وَزْنِ عُلَمَاءَ، أَيْ: جَاسِرُونَ غَيْرُ هَاسِبِينَ، هَذِهِ الرَّوَايَةُ الْمَشْهُورَةُ، وَرَوَاهُ الْحَمِيدِيُّ وَغَيْرُهُ ”جِرَاءُ“ بِكَسْرِ الْحَاءِ الْمُثْمَلَةِ، وَقَالَ مَعْنَاهُ غَضَابٌ ذَوُّ غَمٍّ وَهَمٍّ، قَدْ عَمِلَ صَبْرُهُمْ بِهِ، حَتَّى أَثَرُ فِي أَجْسَامِهِمْ، مِنْ قَوْلِهِمْ: حَرَى بِسَجْرِي، إِذَا نَقَصَ مِنْ أَلَمٍ أَوْ غَمٍّ وَنَحْوِهِ، وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ بِالْجِيمِ. قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”بَيْنَ شَيْطَانٍ“ أَيْ نَاحِيَتَيْ رَأْسِهِ وَالْمَرَادُ التَّمَثِيلُ، وَمَعْنَاهُ: أَنَّهُ حِينَئِذٍ يَتَحَرَّكُ الشَّيْطَانُ وَيَسْتَلْطُونَ وَقَوْلُهُ: ”يُقَرِّبُ وَضُوئَهُ“ مَعْنَاهُ يُحْضِرُ الْمَاءَ الَّذِي يَتَوَضَّأُ بِهِ، وَقَوْلُهُ: ”إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا“ هُوَ بِالْأَلِفِ الْمُعْجَمَةِ: أَيْ سَقَطَتْ، وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ ”جَرَّتْ“ بِالْجِيمِ، وَالصَّحِيحُ بِالْحَاءِ وَهُوَ رَوَايَةُ الْجَمْهُورِ. وَ”فَيَسْتَنْشِرُ“ أَيْ يَسْتَخْرِجُ مَا فِي أَنْفِهِ مِنْ أَدْوَى وَالنَّشْرُ: طَرَفُ الْأَنْفِ.

حضرت عمرو بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں، میں یہ سمجھتا تھا کہ لوگ گمراہی کا ہیں۔ ان کا کوئی عقیدہ (ٹھیک) نہیں ہے۔ یہ بتوں کی عبادت کرتے ہیں۔ پھر میں نے مکہ مکرمہ کے ایک شخص کے بارے میں سنا جو اطلاعات دیتا تھا۔ (یعنی جس نے دعویٰ نبوت کیا تھا) میں اپنی سواری پر سوار ہو کر اس سے ملنے کے لیے رو ہوا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ اپنی قوم کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے روپوشی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ میں کوشش کر کے، مکہ مکرمہ میں، آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ میں نے دریافت کیا، آپ کون ہیں؟ آپ

جواب دیا: میں نبی ہوں، میں نے دریافت کیا، نبی کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے۔ میں نے دریافت کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس چیز کے ہمراہ مبعوث کیا ہے؟ آپ نے فرمایا (میری تعلیمات یہ ہیں) صلہ رحمی کی جائے، بتوں کو توڑ دیا جائے، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا جائے۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ سمجھا جائے۔ میں نے دریافت کیا آپ کے ساتھ اور کون اس نظریے کا حامی ہے؟ آپ نے جواب دیا: ایک آزاد شخص اور ایک غلام، (عمرو بن عنبنہ کہتے ہیں) اس وقت نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کا شرف صرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا تھا۔ میں نے عرض کی: میں بھی آپ کی پیروی کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا: اس وقت تم ایسا نہیں کر سکتے تم دیکھ رہے ہو کہ میرے اور لوگوں کے درمیان کیا صورتحال ہے؟ ابھی تم اپنے گھر واپس جاؤ۔ جب تمہیں میرے بارے میں اطلاع ملے کہ مجھے غلبہ حاصل ہو چکا ہے اس وقت میرے پاس آنا۔

(عمرو بن عنبنہ کہتے ہیں) میں اپنے گھر واپس آ گیا۔ نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ میں اپنے علاقے میں ہی موجود رہا۔ تاہم میں آپ کے بارے میں معلومات حاصل کرتا رہتا۔ اور جب بھی کوئی مدینہ سے آتا تو میں اس سے اس بارے میں دریافت کرتا یہاں تک کہ ایک مرتبہ مدینہ کے رہنے والے کچھ لوگ ہمارے علاقے میں آئے میں نے دریافت کیا وہ صاحب جو مدینہ میں آئے ہیں۔ ان کا کیا حال ہے؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ لوگ بہت تیزی کے ساتھ ان کی دعوت قبول کر رہے ہیں۔ ان کی اپنی قوم نے انہیں قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ لیکن اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

(عمرو کہتے ہیں) میں مدینہ منورہ آیا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ آپ نے جواب دیا: ہاں! تم وہی ہو۔ جو مجھے مکہ میں ملے تھے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! پھر میں نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ مجھے ان احکام کے بارے میں بتائیں جس کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔ اور میں ان سے ناواقف ہوں۔ آپ مجھے نماز کے بارے میں بتائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صبح کی نماز پڑھو اور پھر اس وقت تک نماز نہ پڑھو جب تک سورج طلوع ہو جانے کے بعد بلند نہ ہو جائے۔ کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان میں طلوع ہوتا ہے۔ اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔ پھر تم (چاشت کی) نماز پڑھو۔ کیونکہ نماز مشہود و محضور ہوتی ہے (نماز کے بارے میں گواہی دی جائے گی۔ اور اس میں فرشتے موجود ہوتے ہیں) یہاں تک کہ جب نیرنے کا سایہ اس کے برابر ہو جائے (یعنی عین زوال کا وقت ہو جائے) تو اس وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔ پھر جب اس کا سایہ آ جائے (یعنی سورج ڈھل جائے) تو اس وقت (ظہر کی) نماز پڑھو۔ کیونکہ نماز مشہود اور محضور ہوتی ہے۔ پھر تم عصر کی نماز پڑھو اور اس کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔

(عمرو بن عنبنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مجھے وضو کے بارے میں کچھ بتائیں۔ تو آپ نے فرمایا: جو شخص ثواب کے حصول کے لیے وضو کرتا ہے، وہ کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے، ناک صاف کرتا ہے، تو

اس کے چہرے، منہ اور تھنوں کے گناہ گرجاتے ہیں، پھر جب وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنا چہرہ دھوتا ہے۔ تو اس کے چہرے کے گناہ، داڑھی کے اطراف میں سے بھی، پانی سمیت گرجاتے ہیں۔ پھر وہ اپنے دونوں بازو کہنوں تک دھوئے۔ تو اس کے دونوں بازوؤں کے گناہ، یہاں تک کہ ناخنوں سے بھی، پانی کے ہمراہ گرجاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے کاسح کرتا ہے تو اس کے بالوں کے آس پاس سے بھی، اس کے سر کے گناہ پانی کے ہمراہ گرجاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔ تو اس کے ناخنوں سمیت، اس کے پاؤں کے گناہ بھی گرجاتے ہیں۔ پھر وہ نماز پڑھنے کے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے۔ اس کی ثناء بیان کرتا ہے۔ وہ جس بزرگی کا اہل ہے اس کا تذکرہ کرتا ہے۔ اپنے دل کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر لیتا ہے۔ تو اس کے تمام گناہ اس طرح ختم ہو جاتے ہیں۔ جیسے وہ اس تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

حضرت عمرو بن عتہ نے یہ روایت صحابی رسول حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما کو سنائی تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اعمرو! ذرا غور کریں کہ آپ کیا بیان کر رہے ہیں؟ کیا ایک ہی جگہ پر کسی انسان کو یہ سب کچھ عطا کر دیا جائے گا؟ تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بولے، اے ابوامامہ! میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں۔ میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں، میری موت کا وقت قریب آ رہا ہے۔ مجھے کیا ضرورت ہے؟ کہ میں اللہ تعالیٰ اور اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کروں۔ میں نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو میں کبھی بھی اسے بیان نہ کرتا۔ لیکن میں نے تو یہ اس سے زیادہ مرتبہ سنی ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) آپ ﷺ کا یہ قول ”جرآء علیہ قومہ“ میں ”ج“ ضمہ اور مد کے ساتھ علماء کے لئے ہے۔ یعنی وہ لوگ جرأت والے اور بے خوف دست و رازی کرنے والے ہیں۔ یہی مشہور روایت ہے اور اس روایت حمیدی اور بعض دوسروں نے روایت کیا ہے جس میں ”جرا“ میں حاء مہملہ ہے اور کسرہ کے ساتھ ہے اور کہا ہے کہ اس مراد غصے والے اور غم والے ہیں۔ جن کی صبر کی حد ختم ہو چکی ہو۔ یہاں تک کہ ان کے جسم میں انکی باتوں کا اثر آنے لگا۔ حرزی جسبہ یحزانی“ اس وقت کہا جاتا ہے جب غم یا درد کی وجہ سے کوئی خرابی پیدا ہو جائے اور صحیح یہ ہے کہ یہ ”ج“ ساتھ ہے۔ ”بین قرنی الشیطن“ سے مراد ہے کہ سر کے دونوں کناروں کے درمیان، اس کا مقصد تمثیل ہے اور اس کا ہے اس وقت شیطان اور اسکی جماعت حرکت کرتے ہیں اور تسلط حاصل کرتے ہیں اور یہ قول ”الآخرت خطایا“ اس میں معنی ہے اور اس کا مطلب ہے ”گر جاتے ہیں“ اور بعضوں نے اسے ”جرت“ روایت کیا ہے جیم کے ساتھ۔ اور صحیح روایت کے ساتھ ہے اور یہ جمہور کی روایت ہے۔ اور یہ قول ”قیمتین“ کا مطلب ہے: ناک سے گندگی وغیرہ نکالتا ہے۔ اور ”النشر“ کا مطلب ہے ناک کا کنارہ۔

(442) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً أُمَّةٍ، قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا، فَجَعَلَهَا لَهَا قَرِطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا، وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةً أُمَّةٍ، عَذَّبَهَا

وَنَبِيَّهَا حَيًّا، فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ حَيٌّ يَنْظُرُ، فَأَقْرَعَ عَيْنَهُ بِهَلَاكِهَا حِينَ كَذَبُوا أَمْرَهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔  
 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ کرتا ہے تو اس امت سے پہلے اس کے نبی کو وفات دے دیتا ہے اور اس نبی کو اس امت کے لئے پہلے جانے والا پیش رو بنا دیتا ہے اور جب وہ کسی امت کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے عذاب دیتا ہے جبکہ اس امت کا نبی زندہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس امت کو ہلاک کر دیتا ہے اور وہ نبی زندگی میں اسے دیکھ لیتا ہے یوں اس امت کی ہلاکت کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس نبی کی آنکھیں کھنڈی کرتا ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ لوگ اس نبی کی تکذیب کرتے ہیں اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں۔

## بَابُ فَضْلِ الرَّجَاءِ باب 52: اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھنے کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ خَبَرَا عَنْ الْعَبْدِ الصَّالِحِ :  
 اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندے کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں  
 ﴿وَأَقْوَضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا﴾ (غافر: 44-45)  
 ”میں اپنے معاملے کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک وہ بندوں کو ملاحظہ فرما رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے ان لوگوں کی بری تدبیر سے بچالیا۔“

(443) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "قَالَ اللَّهُ -عَزَّ وَجَلَّ- : أَنَا مَعَ عَبْدِي بَنِي، وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي، وَاللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاحَةِ، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أَهْرُولُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ إِحْدَى رِوَايَاتِ مُسْلِمٍ. وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ.

وَرَوَى فِي الصَّحِيحَيْنِ: "وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي" بِالنُّونِ، وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ "حَيْثُ" بِالنَّوْنِ وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں وہ جہاں مجھے یاد کرتا ہے میں وہاں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تم میں سے اپنے کسی ایک بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں اپنی کسی گمشدہ سوہوی کو پالے اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک گرہ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور جو شخص ایک گرہ میرے قریب ہوتا

ہے تو میں ایک ”بارع“ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو شخص میری طرف چل کے آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوں۔ (متفق علیہ)

یہ الفاظ مسلم کی روایات میں سے ایک روایت کے ہیں اس کی شرح پہلے ایک باب میں گزر چکی ہے۔ صحیحین میں ایک روایت میں ہے۔

”جہاں وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔“

لیکن اس حدیث میں لفظ ”جہاں“ استعمال ہوا ہے اور یہ دونوں مستند ہیں۔

(444) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْثِقَهُ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، يَقُولُ: ”لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ -“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے وصال سے تین دن پہلے آپ کو یہ ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک مرتے وقت اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو۔

(445) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”اللَّهُ تَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أَبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ، بَلَغْتَ ذُنُوبَكَ عَنَانَ السَّمَاءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أَبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرْبِ الْأَرْضِ خَطَايَا، ثُمَّ لَقَيْتَنِي لَا تَشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَا تَيْتَكَ بِقُرْبَاهَا مَغْفِرَةً“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

”عَنَانَ السَّمَاءِ“ بِفَتْحِ الْعَيْنِ، قِيلَ: هُوَ مَا عَنِ لَكَ مِنْهَا، أَيْ: ظَهَرَ إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ، وَقِيلَ: السَّحَابُ. وَ”قُرَابُ الْأَرْضِ“ بِضَمِّ الْقَافِ، وَقِيلَ: بِكُسْرِهَا، وَالضَّمُّ أَصَحُّ وَأَشْهُرُ، وَهُوَ: مَا يَقْرُبُ مَلَائِكَهَا، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! تم جب تک مجھ سے دعا کرتے رہو گے اور مجھ سے امید رکھو گے میں تمہاری مغفرت کرتا رہوں خواہ تم نے کتنا ہی گناہ کیا ہو کیوں نہ ہو اور میں کوئی پراہ نہیں کروں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تمہارے گناہ آسمان کی بلندی پر پہنچ جائیں اور تم مجھ سے مغفرت طلب کرو تو میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تم زمین کے جتنے گناہ لے کر میرے پاس آؤ گے پھر تم اس حالت میں میری یادگار میں حاضر ہو کہ تم کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراتے ہوئے تو میں اتنی ہی مغفرت کے ہمراہ تم کو ملوں گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حسن

السماء اس میں ”ع“ پر زبر پڑھی جائے گی۔

ایک قول کے مطابق اس کا مطلب وہ چیز ہے جو تمہارے سامنے ہو یعنی جو ظاہر ہو جب تم سر اٹھاؤ ایک قول کے مطابق اس کا مطلب بادل ہے۔ ”قرب الأرض“ اس میں ”ق“ پر پیش پڑھی جائے گی۔ ایک قول کے مطابق اس پر زبر پڑھی جائے گی لیکن پیش پڑھنا زیادہ بہتر اور مشہور ہے اور اس سے مراد وہ چیز ہے جو زمین کو بھر دے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ

باب 53: خوف اور امید کو اکٹھا کرنا

اعْلَمَنَّ أَنَّ الْمُخْتَارَ لِلْعَبْدِ فِي حَالِ صِحَّتِهِ أَنْ يَكُونَ خَائِفًا رَاجِيًا، وَيَكُونَ خَوْفُهُ وَرَجَاؤُهُ سَوَاءً، وَفِي حَالِ الْمَرَضِ يُمْتَحَنُ الرَّجَاءُ، وَقَوَاعِدُ الشَّرْعِ مِنْ نُصُوصِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مُتَظَاهِرَةٌ عَلَى ذَلِكَ.

(امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) یہ بات جان لو آدمی کو اس بات کا اختیار حاصل ہے وہ اپنی صحت کے عالم میں خوف زدہ بھی رہے اور امید بھی رکھے اس کا خوف اور امید برابر ہوں جو کتاب و سنت کی رو سے ثابت ہیں۔ اور ان کے علاوہ دیگر دلائل بھی اس بات کو ظاہر کرتے ہیں۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ﴾ (الأعراف: 99)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”صرف خسارہ حاصل کرنے والے لوگ ہی اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے خود کو محفوظ سمجھتے ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّهُ لَا يَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ﴾ (يوسف: 97)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ کی رحمت سے صرف کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ﴾ (آل عمران: 106)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اس دن جب کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ ہوں گے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (الأعراف: 166)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک تمہارا پروردگار بہت جلد عذاب دینے والا ہے اور بے شک وہ مغفرت کرنے والا اور

رحیم کریم والا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ﴾ (الأنعام: 13-14)



ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک نیک لوگ جنت میں ہوں گے اور بے شک گنہگار جہنم میں ہوں گے۔“  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمَةٌ هَاطِلَةٌ﴾ (الفارعة)  
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جس شخص کا پلڑا بھاری ہوگا وہ رضامندی والی زندگی میں ہوگا اور جس شخص کا پلڑا ہلکا  
کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔“

وَالْآيَاتُ فِي هَذَا الْمَعْنَى كَثِيرَةٌ. فَيَجْمَعُ الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ فِي اتِّبَاعِ مُقَرَّنَتَيْنِ أَوْ آيَاتٍ أَوْ آيَةٍ  
اس بارے میں بہت سی آیات ہیں جس میں خوف اور امید کو اکٹھا کیا گیا ہے وہ ملی ہوئی دو آیات یا چند آیات  
آیت ہوگی۔

(446) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:   
الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ، مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ، مَا  
جَنَّتِهِ أَحَدٌ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کے پاس  
کا پتہ چل جائے تو کوئی بھی شخص جنت کی امید نہ رکھے آرزو نہ کرے اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پتہ چل جائے  
بھی شخص جنت سے مایوس نہ ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔  
(447) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”إِذَا وَضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا النَّاسُ أَوْ السَّرَجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً، قَالَتْ:

قِدْمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ، قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا! ابْنُ نَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْنَهَا كُلُّ  
الْإِنْسَانِ، وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب جنازہ رکھا جائے  
لوگ اسے اٹھا لیتے ہیں (مراد ہے اپنے کندھے پر اٹھا لیتے ہیں) تو اگر وہ نیک ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے آگے لے جاؤ  
وہ نیک نہیں ہوتا تو وہ کہتا ہے ہائے بربادی تم اسے کہاں لے جا رہے ہو۔ اس کی آواز انسان کے علاوہ ہر ایک سنانے  
آدی اسے سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

(448) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الْجَنَّةُ  
446- اخرجہ مسلم (2755)  
447- اخرجہ احمد (4/11552) والبخاری (1314) والنسائی (1907) وابن حبان (3038) و عبد الرزاق (2650)  
(21/4)

رَبُّنَا إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.  
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت تم میں سے کسی ایک کے جوتے  
کے تے سے بھی زیادہ قریب ہے اور جہنم بھی ایسی ہی ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ فَضْلِ الْبُكَاءِ مِنْ حَشِيَّةِ اللَّهِ تَعَالَى وَشَوْقًا إِلَيْهِ

باب 54: اللہ کی بارگاہ میں رونے کی فضیلت اور اس کی بارگاہ (میں حاضری) کا اشتیاق  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَيَخْرُونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا﴾ (الاسراء: 109).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وہ اور وہ لوگ ٹھوڑی کے بل گر گئے روتے ہوئے اور ان کے خشوع میں اضافہ ہوا۔“  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿أَقِمْنَ هَذَا الْحَدِيثَ تَعَجُّبُونَ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ﴾ (النجم: 59).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا اس بات پر تم لوگ حیران ہوتے ہو تم ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو۔“

(449) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”اقْرَأْ عَلَيَّ  
الْقُرْآنَ“ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اقْرَأْ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ أَنْزِلُ؟ قَالَ: ”إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي“ فَقَرَأْتُ  
عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ، حَتَّى جِئْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى  
الْأَشْهَادِ﴾ (النساء: 41) قَالَ: ”حَسْبُكَ الْآنَ“ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذَرِفَانِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم میرے سامنے قرآن پڑھو۔ میں  
عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ کے سامنے قرآن پڑھوں جبکہ آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے آپ نے فرمایا:  
میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے دوسرے کی زبانی سنوں تو میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورۃ نساء کی آیات تلاوت کرنا  
شروع کی۔ جب میں اسی آیت پر پہنچا ”اس وقت کیا ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے“ نبی اکرم ﷺ  
فرمایا: بس اتنا ہی کافی ہے میں نے توجہ کی تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (متفق علیہ)

(450) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ  
مِثْلَهَا قَطُّ، فَقَالَ: ”لَوْ نَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَضَحِكُنْمْ قَلِيلًا وَلَكِنْ كُنْمْ كَفِيرًا“ قَالَ: فَطَعَنِي أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُوهَهُمْ، وَلَهُمْ خَبْنٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَسَبَقَ بَيَانُهُ فِي بَابِ الْخَوْفِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیا میں نے اس طرح کا خطبہ کبھی نہیں سنا

449- بخاری التفسیر' مسلم' الفضائل' ترمذی' نسائی' التفسیر' ابو داؤد' ابن حبان' 87065 طبرانی' 8460 ابو یعلیٰ

حَدَّثَنَا صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي السَّمَائِلِ يَسْنَدٌ صَحِيحٌ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ کے سینے سے ہنڈیا کے جیسی آواز آرہی تھی۔ ایسا رونے کی وجہ سے ہو رہا تھا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے صحیح اسناد کے ہمراہ شمائل ترمذی میں روایت کیا ہے۔

(454) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبْنِي كَعْبُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "إِنَّ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: ﴿لَمْ يَكُنِ الْيَدَيْنِ كَفَرُوا﴾ قَالَ: وَسَمَانِي؟ قَالَ: "نَعَمْ" فَبَكَى أَبِي - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ: فَجَعَلَ أَبِي يَبْكِي .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے اس بات کی ہدایت دی ہے میں تمہارے سامنے اس سورت کی تلاوت کروں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ اس نے میرا نام لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر پڑے۔ (متفق علیہ) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں حضرت ابی نے رونا شروع کر دیا۔

(455) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ تَعْمَرُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بَعْدَ وَقَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَزُورُهَا، كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّ وَجَلَّ، فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهَا بَكَتْ، فَقَالَا لَهَا: مَا يَبْكِيكِ؟ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلِكُنْتِي أَبْكِي أَنَّ الْوُحَى قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ؛ فَهَبَّ جَنَّهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد کی بات ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا میرے ساتھ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ہاں چلو! ہم ان سے مل کے آتے ہیں۔ جیسے نبی اکرم ﷺ ان سے ملنے جایا کرتے تھے۔ جب ہم ان کے ہاں پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ ان دونوں حضرات نے دریافت کیا: آپ کیوں رورہی ہیں؟ اللہ کی بارگاہ اس کے رسول کیلئے زیادہ بہتر ہے تو سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ میں اس وجہ سے نہیں رورہی کہ مجھے اللہ کی بارگاہ اس کے رسول کیلئے زیادہ بہتر ہے بلکہ میں اس لیے رورہی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کے نزول کا حلقہ منقطع ہو گیا ہے۔ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ان دونوں صاحبان کو بھی آزر دیا اور وہ دونوں صاحبان بھی آپ کے ساتھ رونے لگیں۔

آپ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں اگر تم جان جاؤ تو تم تھوڑا ہنسوا زیادہ روؤ۔ راوی کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا اور ان کے رونے کی آواز آنے لگی۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سے پہلے خوف کے باب میں گزر چکی ہے۔  
(451) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يُعَوِّدَ اللَّيْلُ فِي الصَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعَ عُكَّارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَذُخَانٌ فِي رَوْاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص جہنم میں داخل نہیں کے خوف کی وجہ سے روتا ہو۔ اس وقت تک جب تک دودھ ٹھن میں واپس نہ چلا جائے اور اللہ کی راہ میں غیار اور خون اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔  
(452) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ لَهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ تَعَالَى، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَكَرَّرَ اللَّهُ اجْتِمَاعًا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَآخَفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالَهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ انہی سے ہی یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس دن جب اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی سایہ حاصل نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص سایہ رحمت سات افراد کو نصیب کرے گا۔ عادل حکمران جس کی پرورش اللہ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو وہ شخص جس کا دل مسجد سے متعلق رہے دو افراد جو اللہ تعالیٰ سے دوسرے سے محبت کرتے ہیں اسی حالت میں ملتے ہیں اور اسی حالت میں ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔ وہ خوبصورت صاحب حیثیت عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جو صبر ہوئے اسے اتنا خفیہ رکھے کہ دائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چلے کہ بائیں نے کیا خرچ کیا ہے اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کی یاد کرے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

(453) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَرِيْزٌ كَأَرِيْزِ الْمُرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ .

451-ترمذی فی الجہاد' احمد 10565/3' نسائی 3108' ابن ماجہ' جاکمہ 4/260

452-بخاری' مسلم' احمد 10/4486' ترمذی 239' نسائی' موطا مالک 1777

453-ابو داؤد فی الصلاة' ترمذی فی الشمال' احمد 16212/5' نسائی' ابن حبان 265' ابن خزیمہ 900' بیہقی 2/251

454-بخاری فی الفضائل والتفسیر' مسلم فی کتاب الصلاة' ترمذی' عبدالرزاق 20411' احمد 12322/4

455-آخرجه احمد (12322) والبخاری (3809) و مسلم (799) والترمذی (3795) و عبدالرزاق (20411)

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ اہل خیر کی زیارت کے باب میں یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔  
(456) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: "مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ" فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ الْبُكَاءُ، فَقَالَ: "مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ".  
وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُبْكِ الْبُكَاءُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدید ہو گئی اور آپ ﷺ کو نماز کہا گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر سے کہو کہ نماز پڑھا دے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی حضرت ابو بکر فرمیں جب وہ قرآن پڑھیں گے تو رونا شروع کر دیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے کہو کہ وہ نماز پڑھا دے۔ ایک روایت میں جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے وہ فرماتی ہیں: ابو بکر! جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں وجہ سے لوگوں کو قرات نہیں سنا سکیں گے۔ (متفق علیہ)

(457) وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: قُتِلَ مُضْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ إِلَّا بُرْدَةٌ إِنْ أُعْطِيَ بِهَا رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِنْ أُعْطِيَ بِهَا رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ، ثُمَّ بَسَطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا أَوْ قَالَ: أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا - قَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتِنَا عَجَلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي الطَّعَامَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سامنے گیا تو انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے وہ مجھ کو کفن دینے کے لئے کچھ نہیں مل رہا تھا۔ صرف ایک چادر تھی جس کے ذریعے سے ان کا سر ڈھاتا جاتا تو پاؤں تھے۔ اگر اس کے ذریعے ان کے پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر ظاہر ہو جاتا تھا پھر ہمارے لیے دنیا اتنی فراخ تمہارے سامنے ہے۔ ہمیں یہ اندیشہ ہے ہمیں ٹیکوں کا پھل بہت جلدی مل گیا ہے پھر انہوں نے رونا شروع نہیں کیا۔

(458) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ صَدَقَ ابْنُ عَجَلَانَ الْبَاهِلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

456- أخرجه البخاری (628) و مسلم (94/418) ورواية السيدة عائشة رضي الله عنها أخرجه البخاری (198)

457- أخرجه البخاری (1273)

458- أخرجه الترمذی (1675) و في اسناده الوليد بن جميل الفلسطيني وهو ضعيف و باقي رجال الاسناد ثقات (اس)

بن جميل ضعيف ہے)

وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فِطْرَتَيْنِ وَآثَرَيْنِ: فِطْرَةُ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَأُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَأَمَّا الْآثَرَانِ: فَأَثَرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى، وَأَثَرُ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ تَعَالَى" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو قطرے اور دو نشانات سے عزیز کوئی چیز نہیں ہے ایک اللہ کے خوف سے نکلنے والا آنسو کا قطرہ اور دوسرا اس خون کا قطرہ جسے اللہ کی راہ میں بہایا گیا ہو اور دو نشانات میں سے ایک اللہ کی راہ میں آنے والا (زخم) کا نشان اور ایک اللہ کے فرض کی ادائیگی میں نتیجے میں ماتھے یا پاؤں پہ (خننے کے پاس) پڑنے والا نشان۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔  
(459) وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا: حَدِيثُ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلْتُ مِنْهَا الْقُلُوبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ. وَقَدْ سَبَقَ فِي بَابِ النَّهْيِ عَنِ الْبَدْعِ.

اس بارے میں احادیث بہت زیادہ ہیں جن میں سے ایک حضرت عرbaugh بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں وعظ کیا جس سے دل لرز گئے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ یہ حدیث اس سے پہلے "بدعت کی ممانعت" کے باب میں گزر چکی ہے۔

بَابُ فَضْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالْحَثِّ عَلَى التَّقَلُّلِ مِنْهَا وَفَضْلِ الْفَقْرِ

باب 55: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے کی فضیلت  
دنیا کو قلیل طور پر استعمال کرنے کی ترغیب اور فقر کی فضیلت کا بیان  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَنْ لَمْ تَغْن بِالْأَمْسِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ (يونس: 24)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "بے شک دنیاوی زندگی کی مثال پانی کی طرح ہے جسے ہم آسمان سے نازل کرتے تو اس کی وجہ سے زمین سے اگنے والی چیزیں جنہیں لوگ اور جانور کھاتے ہیں اچھی طرح اگ جائے یہاں تک کہ زمین اچھی طرح سج جائے اور آراستہ ہو جائے اور زمین کا مالک یہ سمجھے کہ وہ اگی ہوئی چیز پر قابو پالیں گے پھر ان کے پاس رات کے وقت یا دن کے وقت ہمارا حکم آ جائے اور ہم اسے کاٹے ہوئے کھیت کی مانند کر دیں گویا وہ گزشتہ کل تھی ہی نہیں اسی طرح ہم آیات کو ان

لوگوں کے لئے وضاحت سے بیان کرتے ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ تَذْرُوهُ الرِّيحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرًا ۝ الْأَمْوَالُ وَالْأَنْفُسُ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا﴾ (الكهف: 45-46)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم ان کے سامنے دنیاوی زندگی کی مثال بیان کر دو جیسے وہ پانی ہے جسے ہم نے نازل کیا ہو اور اس کے ذریعے زمین سے نباتات اگ جائیں اور پھر وہ سوکھی ہوئی گھاس کی طرح ہو جائے جسے دیں تو اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے مال اولاد دنیاوی زندگی کی چیزیں ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تمہارے پاس رہنے والے ثواب کی اعتبار سے بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے بہتر ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُمْ زِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ غَيْثٌ أَحْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهْبِجُ فَتَرَاهُ مَظْفَرًا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ وَاللَّهُ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ (الحديد: 20)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم یہ بات جان لو کہ دنیاوی زندگی صرف کھیل تماشا ہے اور آرائش ہے اور ایک درمیان فخر کرنے کا ذریعہ ہے اور مال اور اولاد میں کثرت کی طلب کا نام ہے اس یادل کی طرح جس کی اگائی ہوئی اچھی لگتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتا ہے تو تم اسے زرد دیکھتے ہو پھر وہ یوں ہو جاتا ہے جس طرح روندنا ہوا ہو اور آخرت عذاب ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت بھی ہوگی اور اس کی رضا مندی بھی ہوگی دنیاوی زندگی صرف دھوکہ ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿زَيْنٌ لِّلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْخَرْثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَالِ﴾ (آل عمران: 14)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”لوگوں کے لئے عورتوں، بچوں، سونے چاندی کے ڈھیروں، نشان لگائے ہوئے چھ جاتوروں اور کھیتوں میں دلچسپی آراستہ کردی گئی ہے یہ دنیاوی زندگی کا سامان ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغُرُورُ﴾ (فاطر: 64)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق ہے تو دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں مبتلا نہ کرے اور وہ (شیطان) اللہ تعالیٰ کے بارے میں تمہیں کسی غلط فہمی کا شکار نہ کرے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿الْهَلْكُمْ السَّكَائِرُ ۝ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ﴾ (النکات: 1-5)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کثرت تمہیں غافل کر دے گی یہاں تک کہ تم قبروں کو دیکھ لو گے اور عنقریب تمہیں پتا چل جائے گا پھر عنقریب اچھی طرح تمہیں پتا چل جائے گا عنقریب تمہیں یقینی علم حاصل ہو جائے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِیَ الْحَيَوَانِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾ (النکات: 64)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور یہ دنیاوی زندگی صرف کھیل اور تماشا ہے بے شک آخرت کی زندگی سچی ہے اگر انہیں اس کا علم ہو۔“

وَالْآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مِّشْهُورَةٌ -

وَأَمَّا الْآحَادِيثُ فَكَثَرٌ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ فَنَنْتَبِهُ بِطَرَفٍ مِنْهَا عَلَى مَا سِوَاهُ -

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں۔ جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو وہ بھی کئی سے کہیں زیادہ ہیں۔ ہم ان میں سے چند ایک یہاں نمونے کے طور پر ذکر کریں گے اور بقیہ کو ترک کر دیں گے۔

(460) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزْيَتِهَا، فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ، فَوَافُوا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، انْصَرَفَ، فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُمْ، ثُمَّ قَالَ: ”أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ؟“ فَقَالُوا: ”أَجَلْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: ”أَبَشِرُوا وَأَمْلِسُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَالْكِبَى أَخْشَى أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، فَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین بھیجا وہاں سے جزیہ لے کر آئے اور بحرین کا حال لے کر آئے۔ جب انصار نے ابو عبیدہ کی آمد کے بارے میں سنا تو فوج کی نماز میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں شریک ہوئے جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی اور سلام پھیر لیا تو یہ آپ ﷺ کے سامنے آئے۔

نبی اکرم ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرائے فرمایا: میرا خیال ہے تم نے یہ بات سن لی ہے ابو عبیدہ بحرین سے کچھ مال لے کر انہوں نے عرض کی: جی! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خوشخبری حاصل کرو اور وہ امیدیں رکھو جو کہ تمہیں خوش رکھیں۔ اللہ کی تمہارے بارے میں غربت کا اندیشہ نہیں ہے۔ لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے یہ دنیا تمہارے لیے کشادہ ہو جائے گی جیسا کہ پہلے لوگوں کے لئے کشادہ ہوئی تھی اور تم اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے جیسے وہ لوگ راغب ہوئے تھے اور وہ ہلاکت کا شکار کر دے گی جیسے انہیں اس نے ہلاکت کا شکار کر دیا تھا۔ (متفق علیہ)

(461) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ: "إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يَفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْوَةٍ وَزِينَةٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ."

حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ ہم سب لوگ آپ ارد گرد بیٹھ گئے آپ نے فرمایا: اپنے بعد مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا اندیشہ ہے تمہارے لیے دنیا کی زیبائش کو کھول دیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(462) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الدُّنْيَا حُلُوةٌ خَصِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَحْلِفُكُمْ فِيهَا، فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے روایت میں منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دنیا سرسبز ہے۔ (اللہ) اللہ تعالیٰ نے تمہیں موقع دیا ہے تم اس میں کس طرح کے عمل کرتے ہو اور تم دنیا سے ڈرو اور خواتین (کے ساتھ ناروا سلوک) سے ڈرو۔

(463) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا فِي الْآخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی ہے۔ (متفق علیہ)

(464) وَعَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَفَبِرْجَعُ اثْنَانِ، وَيَبْقَى وَاحِدٌ: يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے ہی یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں اہل خانہ اس کا مال اور اس کا عمل۔ اُن میں سے دو واپس آ جاتے ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتا ہے۔ اہل خانہ اور مال واپس آتے ہیں۔

61- قطعة من حديث طويل أخرجه احمد (4/1865) والبخاري (921) ومسلم (1052) والنسائي (2580) والطبراني (2180) وعبد البرزاق (20028) وابن حبان (3225)

462- مسلم (2742)

463- أخرجه البخاري (3795) ومسلم (1805) والترمذي (3857)

464- بخاري في الرقاق، مسلم الزهد، ترمذي في الزهد، نسائي (الأطراف) احمد [4/1208] ابن حبان 3107 حيدى 36

جاتے ہیں اور عمل وہیں رہ جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

(465) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ، هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ، وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيَقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ، هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللَّهِ، مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اہل جہنم میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جسے دنیا میں سب سے زیادہ نعمتیں ملی تھیں پھر اسے جہنم میں غوطہ دینے کے بعد دریافت کیا جائے گا۔ اے ابن آدم! کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ کیا تمہیں کبھی کوئی نعمت ملی ہے؟ وہ جواب دے گا۔ اللہ کی قسم! اے میرے پروردگار! انہیں! پھر اہل جنت میں سے اسے شخص کو لایا جائے گا۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف کا شکار رہا۔ اسے جنت کا پھر لگوا کر اس سے دریافت کیا جائے گا اے ابن آدم! کیا تم نے کبھی کوئی پریشانی دیکھی؟ کیا تمہارا کبھی کسی سختی سے واسطہ پڑا؟ وہ جواب دے گا اللہ کی قسم! اے میرے پروردگار! انہیں! میں نے کبھی کوئی پریشانی نہیں دیکھی میرا کبھی کسی سختی سے واسطہ نہیں پڑا۔

(466) وَعَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أَصْبَعَةً فِي النَّيْمِ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَزْجَعُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ جو بنو فہر سے تعلق رکھتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال اسی طرح ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی کو سمندر میں ڈالے (راوی نے اپنی شہادت کی اہل کے ذریعے اشارے کر کے بتایا) اور پھر اس بات کا جائزہ لے کر اس پر کتنا پانی آیا ہے؟

(467) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ وَالنَّاسِ كَنَفَنِيهِ، فَمَرَّ بِجَدِي أَسْكَ مَيِّتٍ، فَتَنَاولَهُ فَأَخَذَ بِأَذْيِهِ، ثُمَّ قَالَ: "أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ هَذَا لَهُ بِدَرَاهِمٍ؟" فَقَالُوا: مَا نُحِبُّ أَنْهَ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ؟ ثُمَّ قَالَ: "أَتَحِبُّونَ أَنْهَ لَكُمْ؟" قَالُوا: وَاللَّهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْنًا، إِنَّهُ أَسْكَ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ: "فَوَاللَّهِ لِلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: "كَنَفَنِيهِ" أَيْ: عَنْ جَانِبِيهِ. وَ"أَلَا أَسْكَ": الصَّغِيرُ الْأَذْن.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بالائی علاقے سے تشریف لاتے ہوئے

465- أخرجه مسلم (2807) والنسائي (3160)

466- أخرجه احمد (18030) ومسلم (2959) والترمذي (2323) وابن ماجه (4108) وابن حبان (4330) والحاكم

(4/7898) والطبراني في الكبير (713/20)

467- أخرجه مسلم (2957) وابو داود (187)

واہیں نہیں آجاتا۔ پھر آپ رات کی تاریکی میں تشریف لے گئے یہاں تک کہ چھپ گئے۔

پھر میں نے ایک بلند آواز سنی مجھے اندیشہ ہوا کہ شاید نبی اکرم ﷺ کو کوئی مشکل پیش آگئی ہے میں آگے جانے لگا پھر مجھے آپ کا یہ فرمان یاد آگیا کہ جب تک میں نہ آجاؤں تم نے آگے نہیں جانا۔ میں آگے نہیں بڑھا، پھر آپ تشریف لائے میں نے عرض کی: میں نے ایک آواز سنی تھی اور مجھے اس کی طرف سے اندیشہ ہوا، میں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا تم نے وہ آواز سنی تھی، میں نے عرض کی ہاں! آپ نے فرمایا: وہ جبرائیل تھے وہ میرے پاس آئے تھے، انہوں نے بتایا کہ آپ کی امت کا جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے دریافت کیا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو یا چوری کی ہو، انہوں نے جواب دیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو یا چوری کی ہو۔ (متفق علیہ)

یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

(469) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْ كَانَ لِي بَنٌ أَحَدٌ ذَهَبًا، لَسَرَّيْنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أَرَصُدُهُ لِدَيْنٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.   
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند نہیں ہے مجھ پر تین راتیں گزر جائیں اور پھر بھی ان میں سے کوئی ایک چیز باقی ہو ماسوائے اس کے جو قرض کی ادائیگی کے لئے میں نے سنبھال کر رکھا ہو۔ (متفق علیہ)

(470) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ؛ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: "إِذَا نَظَرُوا أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، لْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ".

انہی سے یہ روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: تم اس شخص کا جائزہ لو جو تم سے کمتر حیثیت کا مالک ہے، تم اس شخص کا جائزہ نہ لو جو تم سے برتر حیثیت کا مالک ہے۔ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے تم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو پر کی جانے والی نعمتوں کو حقیر نہیں سمجھو گے۔ (متفق علیہ)

یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب کوئی شخص اس شخص کی طرف دیکھے جسے مال اور صورت کے اعتبار سے اس پر فضیلت دی گئی ہو تو اسے اس شخص کو بھی دیکھنا چاہئے جو اس سے کمتر حیثیت کا مالک ہے۔

469- أخرجه أحمد (3/7489) والبخاری (2389) ومسلم (991) وابن ماجه (4231) وابن حبان (3214)

470- أخرجه أحمد (3/7453) والبخاری (7490) ومسلم (2973) والترمذی (2513) وابن ماجه (4142) ابن حبان (713)

بازار سے گزرے۔ آپ کے دونوں اطراف میں لوگ موجود تھے۔ آپ بکری کے ایک بچے کے پاس سے گزرے پہلے مرا تھا۔ آپ اس کے پاس آئے اور اس کے کان پکڑ کر ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ایک درہم کے عوض خریدنا پسند کرے گا۔ لوگوں نے عرض کی: ہم اسے کسی بھی چیز کے بدلے میں لینا پسند نہیں کریں گے ہم اس کا کرہ آپ نے فرمایا: کیا تمہاری یہ خواہش ہے تمہیں یہ مل جائے۔ لوگوں نے عرض کی اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ ہوتا تو بھی عیب موجود تھا کہ اس کا ایک کان چھوٹا تھا اور اب تو یہ مردہ ہے اس کا کیا کرنا ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارے نزدیک قیمت یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے زیادہ بے قیمت ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) آپ ﷺ کا یہ قول "کنفیہ" سے مراد ہے کہ آپ کے دونوں جانب اور مطلب ہے چھوٹے کانوں والا۔

(468) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّمِيزَةِ، فَاسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ، فَقَالَ: "يَا أَبَا ذَرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ: "مَا يَسْرُنِي أَنْ يَأْتِيَنِي أَحَدٌ هَذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ، إِلَّا شَيْءٌ أَرَصُدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ لِلَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا" عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ، ثُمَّ سَارَ، فَقَالَ: "إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا" عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ "وَقِيلَ لِي: "مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيكَ" ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى، فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ انْخَسَفَتْ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ: "حَتَّى آتِيكَ" فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى آتَانِي، فَقُلْتُ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ مِنْهُ، فَذَكَرْتُ لَكَ، فَقَالَ: "سَمِعْتَهُ؟" قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: "ذَاكَ جَبْرِيلُ آتَانِي. فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَوَقَ؟ قَالَ: "وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَوَقَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کی پھر ملی زمین تھا احد پہاڑ ہمارے سامنے آیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں حاضر ہوں فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے میرے پاس اس احد پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر مجھ پر تین دن گزر جائیں اور میرے پاس سے ایک دینار بھی موجود ہو ماسوائے اس کے کہ جسے میں نے قرض کی ادائیگی کے لئے سنبھال کر رکھا ہے۔ میں بندوں کے بارے میں یہی کہتا رہوں گا کہ اسے اتنا مل جائے اور اتنا مل جائے اپنے دائیں طرف بائیں طرف اپنے آپ چلتے رہے، آپ نے فرمایا (مال کے اعتبار سے دنیا میں) کثرت رکھنے والے لوگ قیامت کے دن کمتر ہو ماسوائے اس شخص کے جو اپنے مال کے بارے میں یہ کہے کہ اسے اتنا مل جائے اسے اتنا مل جائے وہ اپنے دائیں بائیں پیچھے خرچ کرے اور ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم یہیں ٹھہر جاؤ آگے نہیں آنا جب

468- أخرجه البخاری (2388) ومسلم في الزكاة (94) باب (9) الترغيب في الصدقة والترمذی (2744)



حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب شام ہو جائے تو تم صبح ہونے کا انتظام نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام ہونے کا انتظار نہ کرو۔ بیماری سے پہلے صحت کو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علماء نے اس حدیث کی شرح میں یہ بات بیان کی ہے تم دنیا کی طرف میلان نہ رکھو اور اسے اپنا وطن نہ بنا لو اور اپنے دل میں لمبی زندگی کی آرزو نہ کرو اور اس کی طرف زیادہ دل نہ لگاؤ، اس کے ساتھ صرف اتنا ہی تعلق رکھو جتنا کسی مسافر کا ہوتا ہے جو اپنے گھر کی طرف روانہ ہونا چاہتا ہے، باقی اللہ کی مدد سے توفیق نصیب ہوتی ہے۔

(475) وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذُلِّي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحْبَبَنِي اللَّهُ وَأَحْبَبَنِي النَّاسُ، فَقَالَ: "إِنَّ هَذَا لِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللَّهُ، وَإِنَّ هَذَا فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ" حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

حضرت ابوالعباس سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے عمل کے بارے میں میری رہنمائی کریں کہ جب میں اسے انجام دوں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھے محبوب رکھیں اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور لوگوں کے پاس جو ہے اس سے بے رغبت ہو جاؤ لوگ تم سے محبت کریں گے۔

یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابن ماجہ رحمہ اللہ اور بہت سے محدثین رحمہم اللہ نے حسن اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(476) وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظُلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"الدَّقْلُ" بِفَتْحِ الدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَالْقَافِ: رَدِيءُ الثَّمَرِ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ کیا جو لوگوں کو دنیا (کی نعمتیں) مل چکی ہیں اور پھر یہ بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ کسی وقت (بھوک کی وجہ سے) نڈھال ہوتے تھے آپ کے پاس عام کھجوریں اتنی بھی نہیں ہوتی تھیں جن کے ذریعے آپ پیٹ بھر لیتے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "الدقل" میں دال مہملہ فتح کے ساتھ ہے اور "ق" ہے اس کا مطلب ہے رومی کھجور۔

475- أخرجه ابن ماجه (4102) وتعبه الامام ابو صيرى في "مضايح الزجاجه" وقال: في اسناده خالد بن عمرو وهو ضعيف معتنق على ضعفه واتهم بالوضع. واورد له العقيلي هذا الحديث وقال ليس له اصل من حديث الغوري ام وقد نقص تحسين النووى رحمه الله. حاكم في الرقاق مكره روایت در حسن كونهن بخارى اس کے راوی قدس وغیر ثقہ ہیں۔

476- أخرجه مسلم (2978) وابن ماجه (4146)

(471) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ، وَالِدُ زَوْجِهِمْ، وَالْخَمِصَةُ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دینار و درہم اور چادروں کا بندہ جائے اگر اسے کچھ دیا جائے تو راضی رہتا ہے اور اگر کچھ نہ دیں تو ناراض ہوتا ہے۔

(472) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ، مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ إِزَارٌ، وَأَمَّا كِسَاءٌ، فَلَمْ يَرَوْا فِيهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ يَصْفَ السَّاقِينَ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ، بِيَدِهِ كَرَاهِيَّةٌ أَنْ تَرَى عَوْرَتَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے میں نے اہل صفہ کے ستر افراد کو دیکھا ہے ان میں سے کسی ایک شخص بھی اوڑھنے والی چادر نہیں ہوتی تھی۔ صرف تہبند ہوتا تھا اور ایک اضافی چادر ہوتی تھی جسے وہ اپنی گردن پر باندھ لیا کرتے تھے ان میں سے کچھ کی چادریں ٹخنوں تک آتی تھیں تو وہ انہیں ہاتھوں کے ذریعے سنبھال کر رکھتے تھے تاکہ ان کی شرمگاہ نہ دکھائی دے۔

(473) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ، وَجَنَّةُ الْمُؤْمِنِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور جنت ہے۔

(474) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَنًا، فَقَالَ: "كُنْ فِي الدُّنْيَا كَمَا أَنْتَ غَرِيبٌ، أَوْ غَائِبٌ سَبِيلٌ"۔ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذَا أَمْسَكَ فَلَا تَنْتَظِرُ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرُ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرْضِكَ، وَمِنْ لِمَوْتِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

قَالُوا فِي شَرْحِ هَذَا الْحَدِيثِ مَعْنَاهُ: لَا تَرْكُنْ إِلَى الدُّنْيَا وَلَا تَتَّخِذْهَا وَطَنًا، وَلَا تُحَدِّثْ بِطُولِ الْبَقَاءِ فِيهَا، وَلَا بِالْإِعْتِنَاءِ بِهَا، وَلَا تَتَعَلَّقْ مِنْهَا إِلَّا بِمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْغَرِيبُ فِي غَيْرِ وَطَنِ، وَلَا تَتَوَكَّلْ فِيهَا بِمَا لَا يَسْتَعِيلُ بِهِ الْغَرِيبُ إِلَهِهُ، وَبِإِلَهِهِ، وَبِإِلَهِهِ التَّوَكُّلُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں کندھوں کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: دنیا پر چسپاں نہ رہو جیسے تم مسافر ہو یا اجنبی ہو۔

471- أخرجه البخارى (7435)

472- أخرجه البخارى (442) وابن حبان (682) والبيهقى (241/2) واحمد في "الزهد" (ص/13)

473- مسلم 8996 احمد ترمذی ابن ماجه عن ابی هريره عبرانی حاكم عن ابن عمر حليلد ابن تعيم ابن حبان 7

474- احمد 2/4794 بخارى ترمذی ابن ماجه ابن حبان 698 بيهقى 3/369

(477) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا فِي مِنْ شَيْءٍ بَأْكُلُهُ دُونَ كَبِدِ الْأَشْطَرِ شَعِيرٍ فِي رَقَبَتِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ، فَبَكَتُنِي فَفَتَنِي. مُتَّفَقٌ قَوْلُهَا: "أَشْطَرُ شَعِيرٍ" أَيْ: شَيْءٌ مِنْ شَعِيرٍ، كَذَا بَسْرَةُ التِّرْمِذِيِّ.

حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا۔ پورے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے کوئی جاندار کھا سکے۔ صرف ایک الماری میں تھوڑے سے جو تھے میں انہیں کھاتی رہی۔ کافی عرصے کے لئے انہیں مایہ لیا تو وہ بھی ختم ہو گئے۔ (متفق علیہ)

حدیث: اس حدیث میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ شَطْرُ شَعِيرٍ تھوڑے سے جو ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسی طرح سے اس کی وضاحت کی ہے۔

(478) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِينَارًا، وَلَا دِرْهَمًا، وَلَا عَبْدًا، وَلَا أَمَةً، وَلَا شَيْئًا بَعْلَتُهُ الْبَيْضَاءُ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا، وَسِلَاحَهُ، وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عمرو بن حارثؓ جو جویریہ بنت حارثؓ جو ام المؤمنین ہیں کے بھائی ہیں فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی وفات کے وقت کوئی دینار و درہم کثیر یا کوئی اور چیز نہیں چھوڑی۔ صرف ایک خنجر پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے ہتھیار تھے اور ایک زمین تھی جسے آپ ﷺ نے مسافروں کے لئے صدقہ قرار دیا تھا۔

(479) وَعَنْ خَبَابِ بْنِ الْأَرَبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْوِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ: مُضْعَبُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَبَلَ بَوْمٌ أَحَدَهُ، وَتَرَكَ نَمِرَةً، فَكُنَّا إِذَا عَطَبْنَا بِهَا رَأْسَهُ، بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا عَطَبْنَا رِجْلَيْهِ، بَدَتْ رَأْسَهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ نَغْطِيَ رَأْسَهُ، وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا إِلَّا ذَخِيرًا، وَمِنَّا مَنْ أَبْنَعَتْ لَهُ نَمْرَتُهُ، فَهُوَ يَهْدِيهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"النَمِرَةُ": كِسَاءٌ مُطْلِقُونَ مِنْ صَوْتٍ. وَقَوْلُهُ: "أَبْنَعَتْ" أَيْ: نَضِجَتْ وَأَذْرَكَتْ. وَقَوْلُهُ: "يَهْدِيهَا" هُوَ يَفْتَحُ الْبَاءَ وَحَسَمَ الدَّالَ وَكَسَرَهَا لُغَتَانِ: أَيْ:

يَقْطَعُهَا وَيَجْعِلُهَا، وَهَذِهِ اسْتِعَارَةٌ لِمَا فَتَحَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ مِنَ الدُّنْيَا وَتَمَكَّنُوا فِيهَا.

حضرت خباب بن الارتؓ فرماتے ہیں ہم نے اللہ کے نبی ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی۔ ہمارا

477- أخرجه البخاری 3097، ومسلم 2973، وابن ماجه 3345

478- أخرجه البخاری (2739)

479- أخرجه احمد (7/21134) والبخاری (1276) ومسلم (940) واهو دالود (3155) والترمذی (3853) والنسائي (1902)

صرف یہ تھا کہ ہمارا اجر اللہ کی طرف سے واجب ہو جائے۔ ہم میں سے کچھ لوگ فوت ہو گئے اور انہوں نے کچھ اجر وصول نہیں کیا۔ ان میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیرؓ ہیں جنہیں غزوہ احد کے موقع پر شہید کیا گیا انہوں نے ایک چادر چھوڑی تھی جس کے ذریعے ان کا سر ڈھانپ دیتے تھے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے اور اگر ان کے پاؤں ڈھانپتے تھے تو ان کا سر ظاہر ہو جاتا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کے سر کو ڈھانپ دیں اور پاؤں پر گھاس رکھ دیں اور ہم میں سے وہ لوگ ہیں جن کا پھل تیار ہو چکا ہے اور وہ اسے چن رہے ہیں۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "النمرة" دھاری داراؤنی چادر۔ اور "ابنعت" یعنی پھل پک گئے اور یہ قول "یہدیہا" میں یاہ پر فتح ہے اور دال پر ضمہ اور کسرہ دونوں طرح ہے یعنی وہ اسے کاٹتا ہے اور چننا ہے اور یہ اس بات کیلئے استعارہ ہے اللہ نے انہیں دنیا میں فراوانی اور قوت عطا کی ہے۔

(480) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَغْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، مَا سَفَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً مَاءٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت سهل بن سعد ساعدیؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر دنیا کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھڑکے ایک پر کے برابر ہوتی تو وہ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(481) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلَّا ذِكْرَ اللَّهِ تَعَالَى، وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمًا وَمُعَلِّمًا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دنیا ملعون ہے اور اس میں موجود ہر چیز ملعون ہے ماسوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور جو شخص اس کا ذکر کرتا ہو اس کے بعد وہ شخص جو عالم ہو یا طالب علم ہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(482) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَخْذَعُوا الصَّيْغَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ جائیدادیں نہ بناؤ ورنہ تم دنیا

480- ترمذی 'ابن عدی فی الکامل' 5/319، الشہاب للقساضی 1/116، حلیہ 3/30

481- ترمذی فی الزہد، ابن ماجہ، حلیہ 3/157

482- ترمذی، احمد، حاکم 4/7910، طیبی 379، تاریخ بغداد 11/18، احمد 2/3579

ہی کے ہو کر رہ جاؤ گے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(483) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَعْلُجُ خُصًّا لَنَا، فَقَالَ: "مَا هَذَا؟" فَقُلْنَا: قَدْ وَهَى، فَتَحَنُّ نَصْلِحُهُ، فَقَالَ الْأَمْرُ إِلَّا أَنْجَلَ مِنْ ذَلِكَ."

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ بَخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ"۔  
حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے۔ اپنا جھوپڑا درست کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا ہے (یعنی کیا کر رہے ہو؟)۔ ہم نے عرض کی: یہ خرا ہم اسے درست کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا یہ خیال ہے معاملہ (یعنی قیامت) اس سے بھی جلدی ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ اور مسلم رحمہ اللہ کی سند کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(484) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً، وَفِتْنَةُ أُمَّتِي: الْمَالُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ"۔

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ کی ایک آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(485) وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو، وَيُقَالُ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَيُقَالُ: أَبُو لَيْلَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هَذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٌ يَسْكُنُهُ يُوَارِي عَوْرَتَهُ، وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ صَحِيحٌ"۔ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَالَمٍ

483- ترمذی ابو داؤد احمد 2/6512 ابن ماجہ ابن حبان 2996

484- ترمذی فی الزہد نسائی فی الرقاق عبدالبر وابن مندہ ابو نعیم فی معرفۃ الصحابہ احمد 6/17478 ابن حبان طبرانی الکبیر 19/404 حاکم 4/7896 قضاوی 1062 بخاری تاریخ الکبیر 7/220

485- اخرجہ الترمذی (2348) والحاکم (4/7866) وصححه واثره الذہبی و فی إسناده حرث بن السائب وثقه وقال ابو خاتم: ما به باس. وقال زكريا لساجي 'ضعيف' وقيل الهلالى المصرى الباذن 'صدوق' يخطيء من السابعة اعم والاسناده ثقات.

الْبَلْحَى، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ شُمَيْلٍ، يَقُولُ: الْجِلْفُ: الْخُبْزُ لَيْسَ مَعَهُ إِدَامٌ، وَقَالَ غَيْرُهُ: هُوَ غِلِظُ الْخُبْزِ. وَقَالَ الْحَوَوِيُّ: الْمُرَادُ بِهِ هُنَا وَعَاءُ الْخُبْزِ، كَالْجَوَالِي وَالْخُورَجِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

حضرت ابو عمرو رضی اللہ عنہ اور ایک اور روایت کے مطابق حضرت ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ ایک اور روایت کے مطابق حضرت ابولیلی رضی اللہ عنہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابن آدم کی ضروریات کے لئے یہی چیزیں کافی ہیں ایک گھر جس میں وہ رہ سکے ایک لباس جس سے وہ اپنی شرمگاہ کو ڈھانپ سکے اور خشک روٹی اور پانی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے امام ابو داؤد رحمہ اللہ سلیمان بن سالم رحمہ اللہ بنی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں میں نے نصر بن شمیل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ الجف سے مراد وہ روٹی ہے جس کے ساتھ سالن موجود نہ ہو اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے اس سے مراد موٹی روٹی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں اس سے مراد روٹی کا برتن ہے جیسے کجوروں وغیرہ کا برتن ہوتا ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔  
(486) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ - يَكْسِرُ الشَّيْنِ وَالْخَاءُ الْمُعْجَمَتَيْنِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿أَلْهَاكُمْ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ: "يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي، مَالِي، وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتُ فَأَفْقَيْتُ، أَوْ لَبِسْتُ فَأَبْلَيْتُ، أَوْ تَصَدَّقْتُ فَأَمْضَيْتُ؟" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت آتھاکم التکاثر (کثرت تمہیں غافل کر دے گا) پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا: ابن آدم! میرا مال! میرا مال کرتا رہتا ہے۔ اے ابن آدم! تمہارا مال وہی ہے جسے تم کھا کر ختم کر دیا یا بن کر پرانا کر دیا صدقہ کر کے آگے بھیج دو۔

(487) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَفْقَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، فَقَالَ: "انْظُرْ مَاذَا تَقُولُ؟" قَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: "إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدْ لِلْفَقْرِ تَجَفُّافًا، فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّبِيلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ"

486- اخرجہ احمد (5/27327) و مسلم (2958) والترمذی (2342) والنسائی (3615) و فیہ "الکبری" (6/11786) والطیاسی (1148) وابن حبان (701) وابو نعیم فی "الحلیۃ" (281/6) والبیہقی (71/4) واقضاوی فی "مسند الشہاب" (1217) والحاکم (2/3969)

487- منکر الحدیث اخرجہ الترمذی (2357) و فیہ اسنادہ شداد الراسبی قال البخاری ضعفه عبدالصمد بن الوارث "التہذیب" (278/4) وفیہ ابو الوزاع الراسبی البصری. قال احمد وسحاق بن منصور عن یحیی ثقة وقال النسائی: منکر الحدیث وقال الدورق عن ابن معین لیس بشیء و ذکرہ ابن حبان فی "الثقات" "التہذیب" (39/2) و اخرجہ ابن حبان فی "صحیحہ" (2922) باسنادہ اشد ضعفاً. و فیہ الباب عن ابی سعید الخدیی رضی اللہ عنہ باسناد فیہ مقال! وبالجملة فان متن الحدیث لا یتماشى مع الشرع الحنیف. واللہ اعلم.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

"التَّجَفَّافُ" بَكْسِرِ التَّاءِ الْمُشْتَاءِ فَوْقَ وَاسْكَانِ الْجِيمِ وَبِالْفَاءِ الْمُكَرَّرَةِ: وَهُوَ شَيْءٌ يُلْبَسُهُ النَّاسُ لِيَتَّقَى بِهِ الْأَذَى، وَقَدْ يُلْبَسُهُ الْإِنْسَانُ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے کہا اے اللہ کے رسول قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ذرا غور کرو تم کیا کہہ رہے ہو۔ اس نے عرض کی: اللہ کی آپ سے محبت کرتا ہوں یہ بات اس نے تین مرتبہ کہی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو غر سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ کیونکہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے غربت اس کی طرف اس سے زیادہ تیزی سے آتی جتنی تیزی سے سیلاب اپنی منزل کی طرف بڑھتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ "التَّجَفَّافُ" اس میں پڑھی جائے گی اور اس پر شد پڑھی جائے گی اس میں ج ساکن ہے اس کے بعد ف کو دومرتبہ پڑھا جائے گا۔ اس سے چیز ہوتی ہے جو گھوڑے پر ڈالی جاتی ہے تاکہ اسے گندگی سے بچایا جاسکے یا اس سے مراد وہ کپڑا ہے جسے آدمی پہنتا ہے۔ (488) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَانَعَانِ أَرْضِيكَ فِي غَنَمٍ بَافْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو بھوکے بھیڑیوں کو بکر چھوڑا جائے وہ انہیں اتنا خراب نہیں کریں گے جتنا مال کا اور عزت کا لالچ آدمی کے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (489) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حَصِيرٌ، فَقَامَ وَقَدْ أَتَرَفَى جَنْبَهُ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ اتَّخَذْنَا لَكَ وَطَاءً. فَقَالَ: "مَالِي وَلِلدُّنْيَا مَا آتَا الدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتِ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ایک چٹائی پر سو گئے۔ جب آپ بیدار ہو آپ کے پہلو میں اس کا نشان تھا۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ یہاں بستر بچھا لیتے تو مناسب تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا دنیا سے کیا واسطہ! میں دنیا میں اس طرح ہوں جس طرح کوئی سوار کسی درخت کے نیچے سایہ کے تلے بیٹھتا ہے۔ (488) ترمذی احمد (جامع صغیر) احمد 5/15784 ترمذی 2383 الدمشقی 2730 ابن حبان 3228 طبرانی الکبیر 9/189 عبداللہ بن العبادک فی الزہد 181 ابن ابی شیبہ 13/241 489-اخرجه احمد (2/3709) والترمذی (2384) وابن ماجہ (4109) والحاکم (4/7859) والطحاوی (77) واسنادہ حسن

رکتا ہے اور پھر اٹھ کر چل دیتا ہے اور اسے وہیں چھوڑ دیتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (490) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِمِئَةِ عَامٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ صَحِيحٌ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: غریب لوگ امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔ (491) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أُطْلِعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَأُطْلِعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مِنْ رَوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ أَيْضًا مِنْ رَوَايَةِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے جنت کو دیکھا تو مجھے اس میں اکثریت غریبوں کی نظر آئی میں نے جہنم کو دیکھا تو مجھے اس میں اکثریت خواتین کی نظر آئی۔ (متفق علیہ)

(492) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَّةً مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ، وَأَصْحَابُ الْجِدَّةِ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَ"الْجِدَّةُ": الْحِطُّ وَالْغِنَى. وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ هَذَا الْحَدِيثِ فِي بَابِ فَضْلِ الضَّعْفَةِ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہوئے والے عام لوگ غریب تھے اور خوشحال لوگوں کو روک دیا گیا تھا۔ البتہ اہل جہنم کو جہنم میں جانے کا حکم مل گیا۔

(امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) "الجد" کا مطلب ہے حصہ اور مالدار۔ اور یہ حدیث "فضل الضعفة" کے باب 490-اخرجه احمد (3/7951) والترمذی (2360) وابن ماجہ (4122) وابن حبان (676) وابن ابی شیبہ (246/13) وابو نعیم فی "الحلیۃ" واسنادہ حسن

491-بخاری فی النکاح' مسلم فی الدعوات' ترمذی فی صفۃ جہنم' نسائی فی عشرۃ انساء احمد 7/19873 ابن حبان 7400 طبرانی الکبیر 18/278 عبدالرزاق 20610 بیہقی 194 492-بخاری فی النکاح' مسلم فی العورت' نسائی فی عشرۃ الناء احمد فی السند 8/21841 طبرانی 421 بیہقی 193

میں گزر چکی ہے۔

(493) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَصْبَحْتُ قَالَتْهَا شَاعِرٌ كَلِمَةً لَبِيدٍ: لَا كُلُّ شَيْءٍ مَا عَمَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے لید کا یہ مصرعہ ہے۔

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز قافی ہے۔"

بَابُ فَضْلِ الْجُوعِ وَخُشُوعَةِ الْعَيْشِ وَالْإِقْتِمَارِ عَلَى الْقَلِيلِ مِنَ الْبَاكُولِ وَالْمَشْرُوعِ وَالْمَلْبُوسِ وَغَيْرِهَا مِنْ حُظُوظِ النَّفْسِ وَتَرْكِ الشَّهَوَاتِ

باب 56: بھوکے رہنے مشقت والی زندگی بسر کرنے، کھانے پینے اور پہننے اور دیگر معاشی چیزوں پر تعیش چیزوں اور خواہشات کو ترک کر کے تھوڑے پر اکتفا کر نیکی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ عَذَابًا إِلَّا مَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا﴾ (مريم: 59-60).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اس کے بعد ان کی جگہ وہ لوگ آ گئے جنہوں نے نماز کو ترک کیا اور انہوں نے خواہشات کی پیروی کی عتق رب وہ جہنم میں پہنچ جائیں گے ماسوائے اس کے جو توبہ کرے ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے یہی لوگ میں داخل ہوں گے اور ان پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ عَظِيمٌ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيَلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا﴾ (القصاص: 80).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تو وہ اپنی قوم کے سامنے اپنی آرائش کی حالت میں نکلا جو لوگ دنیاوی زندگی کے انہوں نے کہا اے کاش ہمیں بھی وہی ملتا جو قارون کو دیا گیا ہے اسے تو بہت کچھ ملا ہے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا انہوں نے کہا تمہارا ستیاناس ہو اللہ تعالیٰ کا ثواب جو اس شخص کے لئے ہے جو ایمان لایا ہو اور نیک عمل کئے ہوں اس سے زیادہ ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ثُمَّ لَتَسْتَلْنَ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ (النکار: ۱۸).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَلْحُورًا﴾ (الاسراء: ۱۸).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جو شخص جلدی چاہتا ہو ہم اس شخص کو اس بارے میں جلدی عطا کر دیں گے جو ہم چاہیں گے اور جس کے لئے ہم چاہیں گے کہ ہم اس کے لئے جہنم بنا دیں گے جس میں وہ پہنچ جائے گا اس حال میں کہ اس کی مذمت کی گئی ہو اور اسے دھکے دیئے گئے ہوں گے۔"

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَغْلُومَةٌ.

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں۔

(494) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا شَبَّحَ أَلْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ يُعْبَرُ يَوْمَئِذٍ مُتَتَابِعِينَ حَتَّى قُبِضَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفی رواية: مَا شَبَّحَ أَلْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ قَدِيمِ الْمَدِينَةِ مِنْ طَعَامِ الْبَرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعَا حَتَّى قُبِضَ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کے گھر والوں نے کبھی بھی لگاتار دو دن تک جو کی روٹی میر ہو کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ (مشفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اہل خانہ نے کبھی بھی گندم کی روٹی لگاتار تین دن تک نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

(495) وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: وَاللَّهِ، يَا ابْنَ أَخْتِي، إِنْ كُنَّا نَطْرُ إِلَى الْهَلَالِ، ثُمَّ الْهَلَالِ: ثَلَاثَةَ أَهْلِي فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ. قُلْتُ: يَا خَالَهٖ، فَمَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: الْأَمْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَاجِحٌ وَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَنَاتِ فَيَسْقِينَنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اے میرے بھانجے! ہم ایک چاند دیکھ لیتے تھے پھر اگلا چاند دیکھ لیتے تھے۔ دو مہینے میں تین چاند دیکھ لیتے تھے لیکن نبی اکرم ﷺ کے گھر میں (کھانا پکانے کا)

کے لئے) آگ نہیں جلتی تھی۔ میں نے پوچھا خالہ جان! آپ لوگوں کا گزارہ کیسے ہوتا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ چیزوں کے ساتھ کھجور اور پانی، البتہ نبی اکرم ﷺ کے کچھ انصاری پڑوسی تھے۔ ان کے پاس دودھ دیے والے جانور تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ان کا دودھ بھیج دیا کرتے تھے تو وہ آپ ہمیں پینے کے لئے دے دیا کرتے تھے۔  
(496) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ السَّمْعَانِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ مَصْلِيَّةٍ، فَقَدَعُوهُ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ. وَقَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَخَبِرَ الشَّعْبُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.  
”مَصْلِيَّةٌ“ بِفَتْحِ الْمِيمِ: أَيْ مَشْوِيَّةٌ.

حضرت ابو سعید مرقی رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ کچھ لوگوں گزرے جن کے سامنے بھی ہوئی بکری موجود تھی۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھی دعوت دی تو حضرت نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ جب اس دنیا سے تشریف لے گئے تو آپ نے بکری روٹی بھی کھائی تھی۔

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”مصلیہ“ میم پر فتح کے ساتھ یعنی بھی ہوئی۔

(497) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَاتٍ، وَمَا أَكَلَ خُبْرًا مُوقَفًا حَتَّى مَاتَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.  
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: وَلَا رَأَى شاةً سَمِيطًا بَعْنَهُ قَطُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی (امیروں والے) دسترخوان پر بیٹھ کھایا۔ یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا اور آپ نے کبھی بھی نرم روٹی نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ نے کبھی بھی سمیط بکری کا گوشت نہیں کھایا (سمیط اس بکری کو کہتے ہیں جس کے بعد اس کے گوشت کے بال گرم پانی میں صاف کیے جائیں)

(498) وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.  
”الدَّقْلُ“: تَمْرٌ رَدِيءٌ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے تمہارے نبی کو دیکھا ہے آپ کے پاس عام کھجور

496- أخرجه البخاري (5414)

497- أخرجه احمد (4/12298) والبخاري (8385) وابن ماجه (3309) وابن حبان (6355) والترمذي (3)

الضعيف (152) والبيهقي (342/1)

498- مسلم ابن ماجه

نہیں ہوتی تھیں کہ آپ ان کے ذریعے اپنا پیٹ بھر سکیں۔  
(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”الدقل“ یعنی رومی کھجور۔

(499) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْيَ مِنْ حِينَ ابْتَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ تَعَالَى. فَقِيلَ لَهُ: هَلْ كَانَ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاجِلُ؟ قَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْجَلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ تَعَالَى، فَقِيلَ لَهُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعْبَ غَيْرَ مَنْجُولٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ، فَيَطِيرُ مَا طَارَ، وَمَا يَبْقَى ثَرِينًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قولہ: ”النَّفْي“ هُوَ يَفْتَحُ الشُّونَ وَكَسْرُ الْقَافِ وَتَشْدِيدُ الْيَاءِ: وَهُوَ الْخُبْزُ الْخَوَارِيُّ، وَهُوَ الدَّرْمَكُ. قولہ: ”ثَرِينًا“ هُوَ بَشَاءٌ مُثْلِكَةٌ، ثُمَّ رَاءٌ مُشَدَّدَةٌ، ثُمَّ يَاءٌ مُثَنًى مِنْ تَحْتُ ثُمَّ نُونٌ، أَيْ: بَلَلْنَاهُ وَغَجَّنَاهُ.

حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب سے اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا اس وقت سے لے کر آپ کے وصال تک آپ نے کبھی بھی میدے کی روٹی نہیں کھائی۔

ان سے دریافت کیا گیا نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں آپ لوگوں کے پاس چھلنیاں ہوتی تھیں۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کو جب سے اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا ہے تب سے لے کر آپ کے وصال تک آپ نے کبھی بھی چھلنی استعمال نہیں کی۔ پھر ان سے دریافت کیا گیا آپ جو کچھ چھانے بغیر کیسے کھایا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا ہم اسے پینے کے بعد اس میں پھونک مار دیا کرتے تھے جس نے اڑنا ہوتا تھا اڑ جاتا تھا جو باقی بچتا تھا اسے ہم گوندھ لیا کرتے تھے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) یہ قول ”النفی“ میں ن پر فتح اور ق پر کسر ہے اور یاء پر شد ہے اور اس سے مراد میدے کی روٹی ہے۔ یہ ”الدرمک“ بھی ہے۔

اور یہ قول ”ثرینا“ اس میں ثاء مثلاً ہے پھر راء مشددة ہے۔ اس کے بعد یاء مثناة ہے اور پھر ن کے ساتھ یعنی اسے ترک کے گوندھ لیتے تھے۔

(500) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ، فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: ”مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ؟“ قَالَا: الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: ”وَأَنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا أَخْرَجُنِي إِلَيْهِ أَخْرَجَكُمَا، فَوُؤَا“ فَقَامَا مَعَهُ، فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ، قَالَتْ: مَرَحَبًا وَاهَلًا. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ

499- أخرجه احمد (22877) والبخاري (5410) والترمذي (2364) وابن ماجه (3335) وابن حبان (6347) والطبراني

(5796)

500- أخرجه مسلم (2038) واللفظ قريب أخرجه الترمذي (2379) وكذا ابن حبان (5217) والطبراني في ”الصغير“

(185)



(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اس کا یہ قول ”یستعذب“ کا مطلب یہ ہے: بیٹھا پانی لینے گیا ہے۔ اور یہ طیب بھی ہے۔ اور ”العذب“ عین پر کسر، ذال ساکن اور محجمہ ہے۔ اور یہ خوشہ اور شاخ کو کہتے ہیں۔ اور ”المذیہ“ میں ”م“ ضمہ اور کسرہ دونوں کے ساتھ ہے اور اس کا مطلب ہے ”چھری“۔ اور ”الحلوب“ سے مراد ہے دودھ والی۔ اور نعمتوں کے بارے میں سوال سے مراد یہ ہے، نعمتیں شمار ہوگی اور یہ سوال چھڑک یا غذاب کے طور پر نہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔

اور وہ انصاری جس کے ہاں آپ ﷺ تشریف لائے ان کا نام ابو الہیثم بن التھان تھا۔ جیسا کہ ترمذی وغیرہ کی روایت میں واضح مذکور ہے۔

(501) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرَةَ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ، وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ أَذْنَتْ بِضُرْمٍ، وَوَلَّتْ حَدَاءً، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا ضَبَابَةٌ تَكْصِبُ الْإِنَاءَ يَنْصَابُهَا صَاحِبُهَا، وَأَنْتُمْ مُنْقَلِبُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا، فَانْقَلِبُوا بِخَيْرٍ مَا يَحْضُرُكُمْ، فَإِنَّهُ قَدْ ذَكَرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوَى فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا، لَا يَذُرُّ لَهَا قَعْرًا، وَاللَّهُ لَتُمْلَأَنَّ الْعَجِينُ! وَلَقَدْ ذَكَرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مَضْرَاعَيْنِ مِنْ مَضَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ عَامًا، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَطِيطٍ مِنَ الزَّحَامِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا بَرَقَ الشَّجَرُ، حَتَّى قَرَحَتْ أَشْدَاقُنَا، فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَاتَزَرْتُ بِنِصْفِهَا، وَاتَزَرَّ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا، فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ، وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا، وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: ”الْأَذْنَتْ“ هُوَ بِمَدِّ الْأَلِفِ، أَيْ: أَعْلَمْتُ. وَقَوْلُهُ: ”بِضُرْمٍ“ هُوَ بِضَمِّ الصَّادِ، أَيْ: بِانْقِطَاعِهَا وَلِقَائِهَا. وَقَوْلُهُ: ”وَوَلَّتْ حَدَاءً“ هُوَ بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ مُفْتَوَحَةٍ، ثُمَّ ذَالٌ مُعْجَمَةٌ مُشَدَّدَةٌ، ثُمَّ أَلِفٌ مَمْدُودَةٌ، أَيْ: سَرِيعَةٌ. وَ”الضَّبَابَةُ“ بِضَمِّ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ: الْبَقِيَّةُ الْبَسِيرَةُ. وَقَوْلُهُ: ”يَنْصَابُهَا“ هُوَ بِتَشْدِيدِ الْبَاءِ قَبْلَ الْهَاءِ، أَيْ: يَجْمَعُهَا. وَ”الْكَطِيطُ“: الْكَثِيرُ الْمُتَمَلِّئُ. وَقَوْلُهُ: ”قَرَحَتْ“ هُوَ بِفَتْحِ الْقَافِ وَكُسْرِ الْبَاءِ، أَيْ: صَارَتْ فِيهَا قُرُوحٌ.

✽ خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد کہا: دنیا ختم ہونے والی ہے اور منہ پھیر کر چلی جائے گی وہ اتنی ہی باقی رہ گئی ہے جیسے برتن میں کچھ پانی باقی رہ جاتا ہے جسے کوئی آدی چھوڑ دیتا ہے تم دنیا سے ایک ایسے جہاں کی طرف منتقل ہو جاؤ گے۔ جو ختم نہیں ہوگا اس لئے تم بہترین زادراہ کے ہمراہ منتقل ہونا۔ کیونکہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے اگر کسی چھڑ کو جہنم کے گڑھے میں پھینکا جائے تو وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا اور پھر بھی اس کی تہ تک نہیں پہنچے سکے گا اور اللہ کی قسم! اس (جہنم) نے بھرا ہی ہے کیا تم حیران ہو رہے ہو؟ ہمیں یہ بتایا گیا ہے جنت کے دروازے کے ایک پٹ سے دوسرے پٹ کے درمیان چالیس برس کی مسافت ہے اور ایک دن

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَيْنَ فَلَانٌ؟“ قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْدِبُ لَنَا الْمَاءَ. إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ، فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِيهِ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، مَا أَحَدُ الْيَوْمِ أَكْرَمَ أَضْيَاءَ قَاتِلِي، فَجَانَهُمْ بِعَذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطْبٌ، فَقَالُوا: كُلُّوْا، وَآخَذَ الْمَذْيَةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِيَّاكَ وَالْحُلُوبُ“ فَذَبَحَ لَهُمْ، فَكُلُّوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعَذْقِ وَشَرِبُوا. فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: ”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ: عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْفَيْمَةِ، أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ الْجُوعُ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهَا: ”يَسْتَعْدِبُ“ أَيْ: يَطْلُبُ الْمَاءَ الْعَذْبَ، وَهُوَ الطَّيْبُ. وَ”الْعَذْقُ“ بِكُسْرِ الْعَيْنِ وَالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ: وَهُوَ الْكِبَاسَةُ، وَهِيَ الْغُصْنُ. وَ”الْمَذْيَةُ“ بِضَمِّ الْمِيمِ وَكُسْرِهَا: هِيَ الْهَيَاةُ وَ”الْحُلُوبُ“: ذَاتُ اللَّبَنِ.

وَالسُّؤَالُ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ سُؤَالُ تَعْلِيدِ النَّعَمِ لَا سُؤَالُ تَوْبِيخٍ وَتَعْلِيدٍ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ. وَهَذَا الْأَنْصَارِيُّ الَّذِي أَتَوْهُ هُوَ: أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيْهَانِ، كَذَا جَاءَ مُبَيَّنًا فِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَغَيْرِهَا. ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ دن یا شاید رات کے وقت نبی اکرم ﷺ باہر تشریف آپ کا سامنا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا تو آپ نے دریافت کیا تم دونوں کو اس وقت کس چیز نے نکلنے پر مجبور کیا ہے؟ ان دونوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! بھوک نے آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست میں میری جان ہے۔ میں بھی اسی وجہ سے باہر آیا ہوں۔ جس وجہ سے تم دونوں آئے ہو چلو! یہ دونوں حضرات آپ چل پڑے نبی اکرم ﷺ ایک انصاری کے ہاں تشریف لائے وہ گھر میں موجود نہیں تھے۔ اس کی بیوی نے آپ تو بولی۔ مرحبا! خوش آمدید! نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے دریافت کیا۔ فلاں شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی وہ لئے بیٹھا پانی لینے گئے ہیں اسی دوران وہ انصاری صحابی بھی آگئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے اور آپ کے دونوں کو دیکھا تو بولے۔ الحمد للہ! آج کسی کے مہمان بھی میرے مہمانوں سے زیادہ معزز نہیں ہوں گے وہ انصاری (گھر گئے اور ایک ٹوکری لے کر آئے۔ جس میں کچکی خشک اور تازہ کھجوریں تھیں۔ وہ بولے آپ حضرات یہ کھائیے پھر انہو (بکری ذبح کرنے کیلئے) چھری پکڑی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دودھ دینے والی نہ کرنا۔ اس انصاری نے وہ حضرات کیلئے ذبح کی ان حضرات نے بکری کا گوشت کھجوریں کھائیں اور پانی پیا۔ جب وہ اچھی طرح سیر ہوئے نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں خبر در سوال کیا جائے گا تم بھوک کی وجہ سے گھر سے نکلے تھے اور پہنچنے سے پہلے تمہیں یہ نعمتیں مل گئی (یہ سب اللہ کی عطا ہے)

(504) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ أَهْلُ اللَّغَةِ وَالْعَرَبِ: مَعْنَى "قُوتًا" أَيْ: مَا يَسُدُّ الرِّمَقَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے اللہ! محمد کے گھروالوں کو ان کی (قوت) ضروری خوراک جتنا رزق عطا فرما۔ (متفق علیہ)

اہل لغت کے نزدیک "قوت" اس خوراک کو کہتے ہیں جو زندگی برقرار رکھنے کے لئے کافی ہو۔

(505) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنْ كُنْتُ لَا عَتَمِدَ بِكَيْدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَا شُدَّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ. وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَى، وَعَرَفَ مَا فِي وَجْهِهِ وَمَا فِي نَفْسِي، ثُمَّ قَالَ: "أَبَا هُرَيْرٍ" قُلْتُ: كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "الْحَقُّ" وَمَضَى فَاتَّبَعْتُهُ، فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ، فَوَجَدْتُ لَبَنًا فِي قَدَحٍ، فَقَالَ: "مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ؟" قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ - أَوْ فُلَانَةٌ - قَالَ: "أَبَا هُرَيْرٍ" قُلْتُ: كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَةِ فَأَذْعُمُهُمْ لِي" قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَةِ أَصْيَافُ الْإِسْلَامِ، لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلِ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ، وَكَانَ إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ، وَلَمْ يَسْأَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ، وَأَصَابَ مِنْهَا، وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا. فَسَأَلَنِي ذَلِكَ، فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّبَنُ لِي أَهْلُ الصُّفَةِ أَكُنْتُ أَحَقُّ أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اتَّقَوْا بِهَا، فَإِذَا جَاءُوا وَأَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ، وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ. وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدًا، فَاتَّيَهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ، فَاقْبَلُوا وَاسْتَأْذَنُوا، فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ، قَالَ: "يَا أَبَا هُرَيْرٍ" قُلْتُ: كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "خُذْ فَأَعْطِهِمْ" قَالَ: فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ، فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوِي، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ، فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوِي، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ رَوَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ، فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ، فَقَالَ: "أَبَا هُرَيْرٍ" قُلْتُ: كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "بَقِيْتُ أَنَا وَأَنْتَ" قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "أَقْعُدْ فَأَشْرَبْ" فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ، فَقَالَ "أَشْرَبْ" فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ: "أَشْرَبْ" حَتَّى قُلْتُ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا قَالَ: "فَارِنِي"

504- بخاری و مسلم 'ترمذی' نسائی 'ابن ماجہ' (الاطراف) ابن حبان '6344' ابن ابی شیبہ '13/240' دلائل النبوة بیہقی

6/87/176/37

505- بخاری فی الرقاق 'ترمذی فی الزهد' نسائی فی الرقاق 'احمد' 3/10684 ابن حبان '6535' حاکم '3/4291' دلائل بیہقی

101/6/338/1

ایسا آئے گا۔ جب وہ لوگوں سے بھری ہوئی ہوگی۔ میں نبی اکرم ﷺ کے ان سات صحابہ میں ایک ہوں جن کی خوراک درخت کے پتے تھے یہاں تک کہ ہماری باجھیں چھل گئیں تھیں مجھے ایک چادر ملی میں نے اس کے دو حصے کے ایک مالک کو دیدیا ہم دونوں نے ان کا تہمت بنا لیا۔ آج ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا گورنر ہے میں اس بات سے مانگتا ہوں کہ میں خود کو بڑا سمجھتا رہوں اور اللہ کی بارگاہ میں چھوٹا ہوں۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "آذنت" میں الف م کے ساتھ ہے یعنی اعلان کیا اور یہ قول کہ "بصرہ" کے ساتھ یعنی اپنے ختم اور فنا ہو جانے کا۔ اور یہ قول کہ "دولت حذراء" اس میں حاء مہملہ ہے اور مفتوحہ ہے۔ پھر اور مشدودہ ہے۔ پھر الف مشدودہ ہے یعنی جلدی جلدی۔ اور "الصباہ" میں صاد مہملہ ہے اور ضمہ کے ساتھ ہے۔ اس کا ہے باقی یا تھوڑا سا۔ اور یہ قول "یتصا بها" میں باء تشدید کے ساتھ ہے ہاء سے پہلے یعنی اسے جمع کرتا ہے۔ اور "س" سے مراد ہے بہت بھرا ہوا اور یہ قول "قرحت" اس میں قاف پر فتح اور راء پر کسرہ ہے اس سے مراد یہ ہے ان میں زخم (502) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْرَجَتْ لَنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَآزَارًا غَلِيظًا، قَالَتْ: قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے ایک چادر اور ایک نکالا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ کا وصال ان دو کپڑوں میں ہوا تھا۔ (متفق علیہ)

(503) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي اللَّهِ، وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحَبْلَةِ، وَهَذَا السُّهْمُ إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خَلْطٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الحبله" بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُهِمْلَةِ وَاسْكَانِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ: وَهِيَ وَالسَّمُرُ، نَوْعَانِ مَعْرُوفَانِ الْبَادِيَةِ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں سب سے پہلا عرب شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ میں تیر پھینکا تھا۔ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شریک ہوا کرتے تھے۔ ہمارے پاس کھانے کے درختوں کے پتے اور یہ کیکر کے پتے ہوا کرتے تھے اور ہم میں سے کوئی شخص اس طرح حاجت کرتا تھا جس طرح کیکر کرتی ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "الحبله" میں حاء مہملہ ضمہ کے ساتھ اور باء موحده ساکن ہے اور یہ اور جگل کے مشہور درخت ہیں۔

502- بخاری و مسلم 'ابو الدود' ترمذی 'ابن ماجہ' ابو یعلیٰ '4943/4432' ابن حبان '6623' عبدالرزاق '624

9/25051

503- بخاری فی الاطعمه' الرقاق' مسلم' ترمذی' فی الزهد' نسائی' فی المناقب' ابن ماجہ السنہ' (اطراف للبزی) احمد' 8-

دارمی '2415' ابو یعلیٰ '732' ابن حبان '6989' حمیدی' 78-

فَاعْطَبْنَاهُ الْفَدَاحَ، فَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى، وَسَمِيَّ وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں بھوک کی شدت سے اپنا جگر زمین پر دبالتا تھا اور میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ ایک دن میں راستے میں تھا، نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے آپ نے مجھے دیکھا تو مسکرا فرمایا آپ کو میرے چہرے سے میری حالت ہو گیا، آپ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اوہ آؤ، آپ آگے گئے میں بھی آپ کے پیچھے آیا آپ اندر چلے گئے میں نے اجازت مانگی آپ نے مجھے اجازت دی میں اندر آ گیا ایک پیالے میں دودھ پایا، آپ نے فرمایا یہ کہاں سے آبا ہے، لوگوں نے بتایا کہ یہ فلاں صاحب یا فلاں عورت نے خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا: اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا کر لاؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے ان کا کوئی گھر بار نہیں تھا اور کوئی مال نہیں تھا نبی اکرم ﷺ کے پاس صدقہ آجاتا تھا تو آپ انہیں عطا کیا کرتے تھے اور خود اسے استعمال نہیں کرتے تھے۔ لیکن جب آپ کی خدمت میں کوئی تحفہ آتا تھا تو وہ آپ ان کی طرف بھی بھیجا کرتے تھے اور خود بھی استعمال کرتے تھے۔ آپ اس تحفے میں ان لوگوں کو اپنا حصہ دار بنایا کرتے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا تو میرے لئے یہ باریک بینی کا باعث بنی میں نے سوچا اس دودھ کے ساتھ اہل صفہ کا کیا ہوگا، میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کہ میں اسے نہ لے سکوں مجھے اس کے ذریعے قوت حاصل ہو جب وہ لوگ آجائیں گے تو نبی اکرم ﷺ مجھے یہ ہدایت کریں گے تو میں دینا پڑے گا پھر تو مجھے اس دودھ میں سے کچھ بھی نہیں مل سکا، لیکن اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کے بغیر کوئی نہیں تھا، میں اہل صفہ کے پاس آیا اور انہیں دعوت دی، وہ لوگ آگئے انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دی، وہ لوگ گھر میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! عرض کی: میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے لو اور انہیں دو، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں پیالے کو پکڑا اور ان میں سے ایک شخص کو دیا، اس نے پی لیا جب وہ سیر ہو گیا تو اس نے وہ پیالہ مجھے واپس کیا، میں دوسرے شخص کو دیا اس نے بھی پی لیا، جب وہ سیر ہو گیا تو اس نے مجھے وہ پیالہ واپس کر دیا، میں نے پھر اگلے شخص کو دیا بھی پینے کے بعد جب سیر ہو گیا تو وہ پیالہ مجھے واپس کر دیا یہاں تک کہ میں نبی اکرم ﷺ تک پہنچ گیا تمام حلقہ میراب ہو چکے تھے، نبی اکرم ﷺ نے پیالہ پکڑا اسے اپنے دست مبارک پر رکھا، آپ نے میری طرف دیکھا مسکرا کر اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں حاضر ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صرف میں اور تم باقی رہ گئے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے ٹھیک فرمایا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ اور تم پی لو! میں بیٹھ گیا اور میں نے پی لیا، آپ نے فرمایا اور پیو! میں نے اور پی لیا آپ مجھے یہی فرماتے رہے اور پیو! یہاں تک کہ میں نے عرض کی: اس قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اب اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہ مجھے دو میں نے وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی بسم اللہ پڑھی اور بچا ہوا دودھ پی لیا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(506) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّ لَا خَيْرَ فِيهَا بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَغْشِيًا عَلَيَّ، فَبَجِئْتُ النَّجَاحِي، فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي، وَيَبْرِي أَيْ مَجْنُونٌ وَمَا بِي مِنْ جُنُونٍ، مَا بِي إِلَّا الْجُوعُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے اپنے بارے میں اچھی طرح یاد ہے میں نبی اکرم ﷺ کے منبر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان مدہوش پڑا ہوا تھا۔ ایک شخص میرے پاس آیا اس نے اپنا پاؤں میری گردن پر رکھا وہ سمجھا کہ میں پاگل ہوں حالانکہ مجھے کوئی جنون نہیں تھا صرف بھوک کی وجہ سے ایسا تھا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(507) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تُوْفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ فِي ثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ بیان کرتی ہیں۔ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے عوض میں گروی رکھی ہوئی تھی۔ (متفق علیہ)

(508) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ بِشَعِيرٍ، وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَبَرِ شَعِيرٍ وَاهَالَةَ سِنِيحَةٍ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "مَا أَصْبَحَ لَالٍ مُحَمَّدٍ صَاعٌ وَلَا أَمْسَى" وَأَنَّهُمْ لَيَسْعَةُ أَبْيَاتٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"الاهالة" بکسر الهمزة: الشحم الذائب. و"السنيحة" بالنون والخاء المعجمة: وهي المتغيرة. حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی زرہ کو جو کے عوض میں گروی رکھوایا ہوا تھا۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جو کی روٹی اور چربی لے کر حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ محمد کے گھر والوں کے پاس کبھی بھی صبح کے وقت یا شام کے وقت (انا ج کا) صاع نہیں ہوتا۔ (متفق علیہ) راوی بیان کرتے ہیں اس وقت نبی اکرم ﷺ کے نو گھر تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "الاهالة" میں ہمزہ پر کسرہ ہے۔ اس کا معنی ہے بکھلی ہوئی چربی، اور "السنيحة" میں

ان اور خاتمہ ہے اور اس کا مطلب ہے تبدیل کی ہوئی۔

(509) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ بَسِينَيْنِ مِنْ أَهْلِ الصُّفَةِ، مَا مِنْهُمَا عَلَيْهِ رَدَاءٌ، إِنَّمَا إِزَارٌ وَإِنَّمَا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوا فِي أَغْنَاهُمُ مِنْهَا مَا يَلْبَسُ السَّاقِيْنَ، وَمِنْهَا مَا يَلْبَسُ الْفَقِيرَ، فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةً أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اہل صفہ کے ستر افراد کو دیکھا ہے ان میں کوئی ایک بھی نہیں ہے جس کے پاس چادر ہو صرف تہبند ہوتا تھا اور ایک کپڑا سا ہوتا تھا جسے وہ اپنی گردن پر باندھ لیتے تھے جو ان پتلیوں تک پہنچتا تھا اور کسی کا ٹخنوں تک پہنچتا تھا وہ اسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کر رکھتا تاکہ اس کی شرمگاہ بے پردہ نہ جائے۔

(510) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَشْوَةً لَيْفٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کا بستر چمڑے سے بنا ہوا تھا جس میں بھجور کی چھان ہوئی تھی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(511) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَذْبَرَ الْأَنْصَارِيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْأَنْصَارِ، كَيْفَ أَخِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟" فَقَالَ: صَالِحٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مِنْكُمْ؟" فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، وَنَحْنُ بَضْعَةُ عَشَرَ، مَا عَلَيْنَا نِعَالَ، وَلَا خِفَافَ، وَلَا قَلَنْسُو، وَلَا قُمُصَ، فَبَدَأَ يَتَبَاخَخُ، حَتَّى جِئْنَاهُ، فَاسْتَأْخَرَ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتَّى دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ مَعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے دوران ایک انصاری صحابی وہاں آئے۔ آپ کو سلام کیا۔ وہ واپس جانے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا انصاری! ہمارے بھائی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کیسے ہیں؟ اس نے عرض کی: اچھے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: سے کون ان کی عیادت کے لیے جانا چاہے گا؟ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے، تو آپ کے ساتھ ہم لوگ بھی اٹھ کر ہماری تعداد دس سے کچھ زیادہ تھی۔ ہمارے پاس نہ جوتے موجود تھے۔ نہ ہی جرائیں تھیں۔ ٹوٹی یا قیص بھی موجود نہ تھی۔

509- أخرجه البخاری (2069) و (2508)

510- بخاری، احمد 9/24264 ابن حبان 6361

511- أخرجه مسلم (925)

(سخت گرمی کے موسم میں) پتھریلی زمین پر چلتے ہوئے ہم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ گئے، ان کے آس پاس موجود لوگ پیچھے ہٹ گئے اور نبی اکرم ﷺ اپنے ساتھ آنے والے اصحاب سمیت، ان کے قریب ہو گئے۔

(512) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخُصَّيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ" قَالَ عُمَرَانُ: فَمَا أَقْدَرَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا "ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يَسْتَشْهَدُونَ، وَيَعُولُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَتَذَرُونَ وَلَا يُؤْفُونَ، وَيُظْهَرُ فِيهِمُ الْيَسْمُنُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ ہے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے نہیں یاد نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ کے بعد یا تین مرتبہ کے بعد فرمایا: پھر اس کے بعد وہ لوگ ہوں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی گئی ہوگی اور وہ خیانت کریں گے اور انہیں امین مقرر نہیں کیا جائے گا وہ نذرانہیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے اور ان کے درمیان موٹا پاٹا ہر ہوگا۔

(513) وَعَنْ أَبِي أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ أَنْ تَبْدَلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ، وَأَنْ تُمَسِكَهُ شَرٌّ لَكَ، وَلَا تَلَامُ عَلَى كَفَافٍ، وَأَبْدًا بِمَنْ تَعُولُ" رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے آدم کے بیٹے! اگر تم اضافی مال خرچ کر دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم اسے روک کر رکھو تو یہ تمہارے لئے برا ہے اور ضرورت کے مطابق چیزیں رکھنے پر تمہاری ممانعت نہیں ہوگی اور جو لوگ تمہارے زیر کفالت ہوں ان سے (خرچ) آغاز کرو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(514) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحْصِنٍ الْأَنْصَارِيِّ الْخَطِيمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ أَمَّنًا فِي سِرْبِهِ، مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوَّةٌ يَوْمُهُ، فَكَأَنَّمَا حَبِيزٌ لَكَ الدُّنْيَا بِحَدِّ أَفْرِهَا" رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

"سِرْبِهِ": بِكَسْرِ السِّينِ الْمُهِمَلَةِ: أَيْ نَفْسِهِ، وَقِيلَ: قَوْمُهُ.

حضرت عبداللہ بن محسن انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص تم میں

512- أخرجه البخاری (2651) و مسلم (2535) والنسائی (3818)

513- ترمذی فی الزهد، مسلم فی الزکاة، احمد 8/22328

514- بخاری فی الادب المفرد 300، عبداللہ بن محسن مجہول ہے، ترمذی ابن ماجہ ابن حبان 671، حلیہ 5/249 فی سندہ

طبرانی فی الاوسط 1849

سے امن کی حالت میں ہو اور جسمانی طور پر تندرست ہو اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہو تو گویا اسے دنیا کی نعمتوں سمیت مل گئی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

”سربہ“ اس میں س پر زیر پڑھی جائے گی۔ اس سے مراد آدمی کی ذات ہے۔ اس روایت کے مطابق اس آدمی کی قوم ہے۔

(515) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّعَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى وَسَلَّمَ، قَالَ: ”قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا، وَقَنَعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص نے اسے ضرورت کے مطابق رزق عطا کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے اس (ملے ہوئے رزق) پر قناعت کرنے دیدے تو وہ شخص کامیاب ہو گیا۔

(516) وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”طُوبَى لِمَنْ هَدَى لِلْإِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“.

حضرت ابو محمد فضالہ بن عبد انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہیں: اس شخص کو مبارک ہو جسے اسلام کی ہدایت مل جائے اور اس کی زندگی ضروریات کے مطابق ہو اور وہ قناعت کرے۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(517) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ الْمُتَابَعَةِ طَاوِيًا، وَأَهْلُهُ لَا يَبْجِدُونَ عِشَاءً، وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْرِهِمْ خُبْرَ الشَّعْبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کئی راتیں بھوک کے عالم میں گزار دیا کرتے۔ آپ کے اہل خانہ کو رات کے وقت کھانے کے لئے کچھ نہیں ملتا تھا اور ان کی اکثر خوراک ”جو“ کی روٹی ہوتی تھی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(518) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا

515- مسلم 2/6583 'ترمذی ابن ماجہ ابن حبان 67 بیہقی 4/196

516- ترمذی ابن حبان 'حاکم 1/98 'مسند قضاعی 616 'احمد 9/23999 'طبرانی فی الکبیر 18/7861

517- ترمذی ابن ماجہ (جامع صغیر) مسلم 'احمد 1/2303 'ابن حبان 592 'طبرانی 11900

518- ترمذی فی الزہد 'ابن حبان 724 'طبرانی فی الکبیر 18/798 'حلیہ 2/17 'احمد 9/23993

بِالنَّاسِ، يَخْرُجَالٌ مِّنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ - وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ - حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ: هَذَا لَأَمْرٍ مَّجَانِبٍ. فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: ”لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى، لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزِدُوا فَاغَةً وَحَاجَةً“

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ صَحِيحٌ“.

”الْخَصَاصَةُ“: الْفَاقَةُ وَالْجُوعُ الشَّدِيدُ.

حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے تو نماز کے دوران بعض حضرات بھوک کی وجہ سے گر جایا کرتے تھے یہ اصحاب صفہ تھے یہاں تک کہ دیہاتی یہ کہا کرتے تھے یہ لوگ پاگل ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ نے ان کی طرف منہ کر کے فرمایا: اگر تمہیں پیٹ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی کیا حیثیت ہے تو تم یہ پسند کرو گے کہ تمہارے فاقے اور ضرورت میں اضافہ ہو جائے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

الخصاصة کا مطلب فاقہ اور شدید بھوک ہے۔

(519) وَعَنْ أَبِي كَرِيمَةَ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”مِمَّا مَلَكَ أَقْمِيَّ وَعَاءٌ شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أَكْلَاتٌ يُقْمَنُ صَلْبُهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَفُلْتُ لَطْعَامِهِ، وَكُلْتُ لِشَرَابِهِ، وَكُلْتُ لِنَفْسِهِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

”أَكْلَاتٌ“ أَيْ: لُقْمٌ.

حضرت ابو کریمہ مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آدمی پیٹ سے زیادہ برا برتن اور کوئی نہیں بھرتا۔ آدمی کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں لیکن اگر کسی نے ضرور کھانا ہو تو ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے رکھے۔ ایک تہائی پینے کے لئے رکھے اور ایک تہائی اپنی ذات کے لئے رکھے (یا شاید یہ مفہوم ہے سانس لینے کے لئے رکھے)۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہوئے لفظ ”أَكْلَاتٌ“ کا مطلب لقمے ہیں۔

(520) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِبْنِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ أَصْحَابُ

519- احمد 6/17186 'ترمذی نسائی فی الکبیر 4/2769 'ابن حبان 672 'حاکم 4/7139 'طبرانی الکبیر (20/244)

مسند الفضاعی 1340 'ابن ماجہ

520- ابو داؤد فی الترمذی 'ابن ماجہ فی الزہد 'حبیبی 357 'حاکم فی الايمان 1/18 'احمد فی الزہد 'ص 7 'مسند قضاعی

أعمال عراقی.



بَفْشِ الْمَيْمِ، وَ"الْخَبْطُ": وَرَقٌ شَجَرٍ مَعْرُوفٍ نَاكُلُهُ الْإِبِلُ. وَ"الْكَيْبُ": الثَّلُّ مِنَ الرَّمْلِ، وَ"الْوَقْبُ": بَفْشِ الْوَاوِ وَاسْكَانُ الْقَافِ وَبَعْدَهَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ وَهِيَ بَقْرَةٌ الْعَيْنِ. وَ"الْقَلَالُ": الْجَوَارُ. وَ"الْفِدْرُ": بِكْسِرِ الْفَاءِ وَقَسْحِ الدَّالِ: الْفِطْعُ. "رَحَلَ الْبَعِيرُ": بِتَخْفِيفِ الْحَاءِ: أَيْ جَعَلَ عَلَيْهِ الرَّحْلَ. "الْوَشَاقُ": بِالشَّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَالْقَافِ: اللَّحْمُ الَّذِي افْطَعُ لِيَقْدَرَ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَغْلَمُ.

✧ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر بھیجا اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا ہم نے قریش کے قافلے کا تعاقب کرنا تھا۔ ہم نے زور راہ کے طور پر کھجوروں کی بوریاں رکھ لیں۔ ہمیں ان کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ملی حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں ایک کھجور دیا کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا آپ اس ایک کھجور کے ذریعے گزارہ کیسے کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اسے یوں چوس لیا کرتے تھے جیسے بچہ چوس لیتا ہے اور اس کے بعد ہم پانی پی لیتے تھے۔ یہ اس دن میں رات تک ہمارے لئے کافی ہوتا تھا۔ ہم لوگ اپنی لائٹیوں کے ذریعے درخت کے پتے جھاڑ دیتے تھے اور پھر اسے پانی سے گھسیلا کر کھا لیا کرتے تھے۔ ہم چلتے ہوئے سمندر کے ساحل تک آگئے۔

سمندر کے ساحل پر ہمیں ایک بوے ٹیلے جیسی چیز نظر آئی جب ہم اس کے پاس آئے تو وہ ایک جانور (مچھلی) تھا جسے "عزیر" کہا جاتا تھا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ مردار ہے۔ (اس لئے ہم اسے نہیں کھائیں گے) پھر انہوں نے خود ہی کہا ہم اللہ کے رسول کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں ہیں تم لوگ حالت اضطراب میں ہو اس لئے تم اسے کھا لو۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہم نے وہاں ایک مہینہ قیام کیا (اور اس کا گوشت کھاتے رہے) ہماری تعداد تین سو تھی۔ ہم محنت مند ہو گئے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے ہم اس کی آنکھ کے سوراخ میں سے ڈول بھر کر چربی نکالتے تھے اور ہم اس کا گوشت یوں کاٹتے تھے جیسے تیل ہوتا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تیل جتنا گوشت کاٹتے تھے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا اور اس کی آنکھ کے سوراخ میں انہیں بیٹھا دیا پھر اس کی ایک پمپی کو لے کر کھڑا کیا اور ہمارے پاس موجود سب سے اونچے اونٹ پر پالان رکھا تو وہ اس پمپی کے نیچے سے گزر گیا ہم نے (مدینہ منورہ واپسی کے سفر میں) اس کا گوشت زور راہ کے طور پر کھڑے کر کے رکھ لیا جب ہم مدینہ آئے تو ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے نکالا ہے۔ تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت ہے تاکہ تم ہمیں بھی کھلاؤ ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس کا گوشت بھیجا تو آپ نے اسے کھا لیا۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "الجرب" سے مراد ہے چمڑے کا مشہور برتن، اور اس میں "ج" پر کسرہ اور فتح دونوں ہیں لیکن زیادہ فصیح "کسرہ" کے ساتھ ہے۔ اور ان کا یہ فرمانا "نمنصھا" اس میں م پر فتح ہے۔ اور "الخبط" ایک مشہور درخت کے پتے جو اونٹ کھاتے ہیں اور "الکئیب" ریت کا ٹیلہ، اور "الوقب" میں واؤ پر فتح اور قاف ساکن ہے اور اس کے بعد باء موحدہ ہے اور اس کا مطلب ہے آنکھ کا گڑھا۔ اور "الفلال" یعنی مکے۔ اور "القدار" میں فاء کسرہ کے اور وال فتح کے ساتھ ہے۔ یعنی کھڑا۔ "رحل البعیر" اس میں حاء تخفیف کے ساتھ ہے یعنی اونٹ پر کھادہ ڈالا۔ "الوشاق" ش مجتہ کے ساتھ اور "ق" کے ساتھ اس کا مطلب ہے وہ گوشت جو خشک کرنے کیلئے کاٹا جائے۔ واللہ اعلم۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَسْمَعُونَ؟ أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِبْنَانِ، إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِبْنَانِ يَعْنِي: النَّفْحَلُ. رَوَاهُ أَبُو "الْبَذَاذَةَ" - بِالنَّاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَالذَّالَيْنِ الْمُعْجَمَتَيْنِ - وَهِيَ رِثَاءَةُ الْهَبْنَةِ وَتَرْكُ فَاحِشِ اللَّبَاسِ "النَّفْحَلُ" فَبِالْفَافِ وَالْحَاءِ: قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: الْمُتَفَحِّلُ هُوَ الرَّجُلُ النَّبَاسُ الْجِلْدُ مِنْ خُشُونَةِ وَتَرْكِ التَّوَفُّهِ.

✧ حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ انصاری الحارثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے ایک کے سامنے دنیا کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم سنتے ہو کیا تم سنتے ہو عیش و عشرت کو ترک کرنا ایمان کا (راوی کہتے ہیں) اس سے مراد عیشت و زندگی ہیں۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "البذاذة" اس میں "ب" کے مرتبہ "ذ" آئی ہے۔ اس سے مراد رثاء ہے اور اس کو ترک کرنے سے مراد لباس فاخرانہ کو ترک کرنا ہے۔ لفظ "النفحل" اس میں "ق" ہے اور اس کے بعد "ح" ہے۔ اہل لغت فرماتے ہیں۔ "المنفحل" اس سے مراد وہ شخص ہے عیشت و عشرت اور خوشحالی کو چھوڑنے کی وجہ سے اس کی کھال کھینچ چکی تھی۔

(521) وَعَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، نَتَلَقَى عِبْرًا الْفَرِيشَ، وَزَوْدَنَا جِرَابًا مِّنْ تَمْرٍ لِّمِ الْغَبَرَةِ، فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بُعِثَ تَمْرَةً تَمْرَةً، فِقَبِلَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا؟ قَالَ: نَمَصُّهَا كَمَا نَمَصُّ الصَّبِي، ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ، فَتَكْفِينَا يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ، وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعَصِينَا الْخَبْطَ، ثُمَّ نَبْلُهُ بِأَفْئَادِهَا. قَالَ: وَأَنْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَرَفَعْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَيْبِ الضَّخْمِ، فَإِذَا هِيَ ذَابَّةٌ نُدْعَى الْعَنْبَرُ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: مَيِّتَةٌ، ثُمَّ قَالَ: لَا، بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ اضْطَرَرْنَا فَكُلُوا، فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا، وَنَحْنُ ثَلَاثُمِنَا حَتَّى سَمِنَا، وَلَقَدْ نَعْنَرْتُ مِنِّ وَقَبِ عَلَيْهِ بِالْفِلَالِ الْبُهْنِ وَنَفَطْعُ مِنْهُ الْفِدْرَ كَالنُّورِ أَوْ كَقَدْرِ النَّوْرِ، وَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو ثَلَاثَةِ عَشَرَ رَجُلًا فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَقَبِ عَلَيْهِ وَأَخَذَ صَلْعًا مِّنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا تَحْتَهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَاقِي، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرْنَا بِهِ لَهُ، فَقَالَ: "هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ، فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٍ فَنُطْعِمُوهُنَا؟" فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الجرب" : وَغَاءٌ مِّنْ جِلْدٍ مَّعْرُوفٍ، وَهُوَ بِكْسِرِ الْجِيمِ وَفَتْحِهَا وَالْكَسْرِ أَفْصَحُ. قَوْلُهُ: "نَمَصُّهَا"



(522) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ كُمْ قَمِيصِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّضْغِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

"الرُّضْغُ" بِالضَّادِ وَالرُّضْغُ بِالسِّينِ أَيْضًا: هُوَ الْمَفْصِلُ بَيْنَ الْكَفِّ وَالسَّاعِدِ.

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی قمیص کی آستینیں کلا یوں تک ہوتی تھیں۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "الررضع" یہ لفظ "رض" کے ساتھ آتا ہے اور لفظ رخ کے ساتھ بھی آتا ہے۔

مراد پھیلی اور بازو کا جوڑ ہے۔

(523) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّا كُنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَخْفِرُ، فَعَرَضَتْ كُذْبَةُ

فَجَاؤُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: هَلِمْ كُذْبَةُ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ. فَقَالَ: "أَنَا نَارُ

قَامَ، وَبَطْنُهُ مَغْضُوبٌ بِحَجَرٍ، وَلَيْسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَآخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَضْرَبَ قَعَادَ كَنْيَا أَهْلٍ أَوْ أَهْمٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَذَنُّ لِي إِلَى النَّبِيِّ، فَقُلْتُ لَأَمْرَأَتِي

بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْفًا مَا فِي ذَلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكَ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ، فَلَمَّا

الْعَنَاقُ وَطَحَنْتُ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْأَمْرُ

الْأَكْسَرُ، وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَنَافِي قَدْ كَادَتْ تَنْضِجُ، فَقُلْتُ: طَعِمْتُ لِي، فَقُمْتُ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَدَّ

رَجُلَانِ، قَالَ: "كَمْ هُوَ؟" فَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: "كَثِيرٌ طَيِّبٌ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ، وَلَا الْخُبْزَ مِنَ الشُّرُ

الْبَنِي" فَقَالَ: "قُومُوا"، فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ: وَيَحْيَاكَ قَدْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَمَنْ مَعَهُمْ! قَالَتْ: هَلْ سَأَلْتُكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: "إِذَا

تَضَاعَطُوا" فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ، وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ، وَيُخَيِّرُ الْبُرْمَةَ وَالشُّرُورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ، وَيَقْرُبُ

أَصْحَابَهُ ثُمَّ يَنْزِعُ، فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ وَيَعْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا، وَبَقِيَ مِنْهُ، فَقَالَ: "كُلُوا هَذَا وَاهْدُوا، فَإِنَّ

أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا، فَأَنْكَفَتُ

أَمْرَأَتِي، فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ فَبَدَأْتُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا

فَأَخْرَجْتُ إِلَيْ جَرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بِهِمَّةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنْتُ الشَّعِيرَ، فَفَرَسْتُ

فَرَاغِي، وَقَطَعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بَر

522- أخرجه أبو داود (4027) والترمذي (1765) ورجال السادة ثقات

523- أخرجه البخاري (3070) ومسلم (2039)

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ، فَجَنَّتْ فَسَارَزَتْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَبَحْنَا بِهِمَّةَ لَنَا، وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَقَرْتُ مَعَكَ، فَصَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ: إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّهَا بِكُمْ" فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُخْبِرْنَ عَجَبِيكُمْ حَتَّى آجِيءَ" فَجِئْتُ، وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَدِّمُ النَّاسَ، حَتَّى جِئْتُ أَمْرَأَتِي، فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ أَفَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتَ. فَأَخْرَجْتُ عَجَبِي، فَبَسَقَ فِيهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ: "ادْعِي خَابِرَةَ فَلْتُخْبِرْ مَعَكَ، وَأَفْذَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ، وَلَا تُنْزِلُوها" وَهُمْ أَلْفٌ، فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ لَا أَكَلُوا حَتَّى تَرُكُوهُ وَالْخَرَفُورُ، وَإِنْ بُرْمَتُنَا لَتَغِيظُ كَمَا هِيَ، وَإِنْ عَجَبِنَا لَيُخْبِرُ كَمَا هُوَ.

قَرَلُهُ: "عَرَضَتْ كُذْبَةُ" بِضَمِّ الْكَافِ وَاسْكَانِ الدَّالِ وَبِالْيَاءِ الْمُشَدَّةِ تَجَتْ، وَهِيَ قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ صُلْبَةٌ

مِنْ الْأَرْضِ لَا يَعْمَلُ فِيهَا النَّاسُ، وَ"الْكُذْبُ" أَصْلُهُ تَلُّ الرَّمْلَ، وَالْمُرَادُ هُنَا: صَارَتْ تَرَابًا نَاعِمًا، وَهُوَ

مَعْنَى "أَهْمِلْ". وَ"الْأَنَافِي": الْأَحْجَارُ الَّتِي يَكُونُ عَلَيْهَا الْقِدْرُ، وَ"تَضَاعَطُوا": تَزَاحَمُوا. وَ"الْمَجَاعَةُ":

الْجُوعُ، وَهُوَ يَفْتَحُ الْمِيمَ. وَ"الْخَمَصُ": يَفْتَحُ الْخَاءَ الْمُعْجَمَةَ وَالْيَمِيمَ: الْجُوعُ، وَ"الْكَفَاتُ": انْقَلَبَتْ

وَرَجَعَتْ. وَ"الْبِهِمَّةُ" بِضَمِّ الْبَاءِ، تَصْغِيرُ بِهِمَةٍ وَهِيَ، الْعَنَاقُ، يَفْتَحُ الْعَيْنَ. وَ"الدَّاجِنُ": هِيَ الَّتِي أَلْفَتْ

الْبَيْتَ: وَ"السُّورُ" الطَّعَامُ الَّذِي يُدْعَى النَّاسُ إِلَيْهِ، وَهُوَ بِالْفَارِسِيَّةِ. وَ"حَيَّهَا" أَيْ تَعَالَوْا. وَقَوْلُهَا "بِكَ

وَبِكَ" أَيْ خَاصَمْتُهُ وَسَبَّحْتُهَا، لِأَنَّهَا اعْتَقَدَتْ أَنَّ الَّذِي عِنْدَهَا لَا يَكْفِيهِمْ، فَاسْتَحْيَتْ وَخَفِيَ عَلَيْهَا مَا أَكْرَمَ

اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذِهِ الْمُعْجَزَةِ الظَّاهِرَةِ وَالْآيَةِ الْبَاهِرَةِ. "بَسَقَ" أَيْ:

بَصَقَ؛ وَيُقَالُ أَيْضًا: بَرَقَ، ثَلَاثَ لُغَاتٍ. وَ"عَمَدَ" يَفْتَحُ الْمِيمَ، أَيْ: قَصَدَ. وَ"أَفْذَحِي" أَيْ: اغْرِفِي؛

وَالْيَفْذَحَةُ: الْيَمْرِقَةُ. وَ"تَغِيظُ" أَيْ: لَغَلِيَانَهَا صَوْتُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ خندق کھود رہے تھے۔ ایک سخت چٹان سامنے آگئی لوگ نبی

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا خندق میں یہ چٹان سامنے آگئی ہے آپ نے فرمایا: میں نیچے اترتا ہوں پھر

آپ کھڑے ہوئے آپ نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا تھا۔ ہم لوگوں نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے

کدال پکڑی ضرب لگائی تو وہ پھر پھرے نیلے کی طرح ہوگئی میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے گھر جانے کی اجازت

دینے (گھر آکر) میں نے اپنی بیوی سے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسی کیفیت میں دیکھا ہے جس پر میری نہیں کیا جاسکتا۔ کیا

تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے اس نے جواب دیا: میرے پاس کچھ بچہ ہیں اور بکری کا بچہ ہے میں نے بکری کے

بچے کو ذبح کیا اور جوئیں لئے ہم نے گوشت ہڈیاں میں ڈالا پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آٹا گوندھا جا

چکا تھا اور ہڈیاں چوبے پر رکھی جا چکی تھیں وہ تیار ہونے والی تھیں میں نے عرض کی: میرے ہاں تھوڑا سا کھانا ہے یا رسول اللہ ﷺ

ایک یا دو صاحبان کے ساتھ تشریف لے چلیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا وہ کتنا ہے؟ میں نے آپ ﷺ کو بتایا آپ

نے فرمایا: بہت ہے اور پاکیزہ ہے تم اس عورت سے کہہ دو وہ ہڈیاں کو نیچے نہ اترارے اور تندور میں روٹی نہ لگائے جب تک میں

نہ آ جاؤں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (سب لوگ) چلو۔ تمام مہاجرین اور انصار اٹھ کھڑے ہوئے میں اپنی بیوی آیا اور بولا: تمہارے لئے خرابی ہے۔ نبی اکرم ﷺ مہاجرین اور انصار کے ساتھ آرہے ہیں اس نے دریافت کیا اکرم ﷺ نے آپ سے کچھ پوچھا تھا؟ میں نے جواب دیا ہاں!

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اندر آؤ لیکن ہجوم نہ کرو پھر نبی اکرم ﷺ روٹی کو توڑ کر اس پر گوشت رکھتے جب آپ تنور میں سے نکال لیتے تو اسے ڈھانپ لیتے پھر وہ کھانا اپنے ساتھیوں کے آگے کرتے آپ اسی طرح روٹی توڑتے نکالتے رہے یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا بھی بچ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے (میری بیوی سے) فرمایا تم اور تحفے کے طور پر بھیجو کیونکہ لوگ بھوک کا شکار ہیں۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب خندق کھودی گئی تو میں نے نبی اکرم ﷺ بھوک کے عالم میں پایا میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور پوچھا کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے کیونکہ میں اکرم ﷺ کو شدید بھوک کے عالم میں دیکھا ہے وہ ایک تھملا نکال کر میرے پاس لائی جس میں ایک صاع جو تھے۔ ہاں ایک بکری کا بچہ تھا میں نے اسے ذبح کیا اس عورت نے جو پیش لئے میرے فارغ ہونے تک وہ بھی فارغ ہو گئی گوشت کے ٹکڑے اس کی ہڈیاں میں ڈالے اور واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے مجھ سے کہا آپ اکرم ﷺ اور ان کے ساتھیوں کے سامنے شرمندگی کا شکار نہ کیجئے گا۔ نبی اکرم ﷺ کے پاس آکر میں نے سرگوشی کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیش لئے ہیں آپ اپنے کچھ ساتھیوں سمیت لے آئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں کہا: اے خندق والو! جابر نے کھانا تیار کیا ہے تم سب چلو! نبی اکرم ﷺ ہدایت کی جب تک میں نہیں آ جاتا تم اپنی ہڈیاں (جو لمبے سے نیچے) نہ اتارنا اور اپنے آٹے کی روٹی نہ پکانا میں اکرم ﷺ بھی لوگوں سے پہلے تشریف لے آئے میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ بولی آپ یہ اور آپ وہ۔ (یعنی ناراضگی) میں نے کہا: میں نے وہی کہا تھا جو تم نے کہا تھا۔ پھر اس عورت نے آنا نکالا نبی اکرم ﷺ نے اس میں لعاب دیا اور برکت کی دعا کی پھر آپ ہڈیاں کی طرف بڑھے۔ اس میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر آپ نے فرمایا کسی کو بلاؤ تاکہ وہ تمہارے ساتھ روٹیاں پکائے اور تم اپنی ہڈیاں میں سے میا لے میں سالن ڈالتی رہو۔ ہڈیاں کو نیچے نہ اتارنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان لوگوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ان سب نے کھا اور باقی کھانا چھوڑ کر چلے گئے جب کہ ہماری ہڈیاں پہلے کی طرح بھری ہوئی تھی اور ہمارے آٹے سے روٹیاں پکائی تھیں۔

”کُذِّبَتْ“ یہ سخت ٹکڑے کو کہتے ہیں جو زمین کے ساتھ ملا ہوا ہو اور اس پر کدال اثر نہ کرے۔ ”وَالْكَثِيبُ“ مطلب ریت کا ٹیلا ہے اور یہاں مراد اس کا نرم مٹی ہو جانا ہے اور لفظ ”انہیل“ کا بھی یہی مطلب ہے۔ ”وَالْاَكَاغِي“ جن پر ہڈیاں رکھی جاتی ہیں۔ ”تَضَاعَطُوا“ انہوں نے بھیڑ کر دی۔

”الْبَجَاعَةُ“ بھوک ”الْخَبْصُ“ میں مڑ گیا اور میں واپس آیا۔ ”بُهْمَةُ“ یہ لفظ ”بہمتہ“ کا اسم تھیں یہ بکر بچے کو کہتے ہیں ”عناق“ میں ”ع“ پر زبر پڑھی جائے گی۔

”الذَّاجِنُ“ یہ پالتو کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ”السُّؤْرُ“ وہ کھانا جس کے لئے لوگوں کو دعوت دی جائے یہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ ”حَيْهَلَا“ یعنی چلو ”بَكَ وَبَكَ“ یعنی اس نے ان کے ساتھ جھگڑا کیا اور انہیں برا کہا کیونکہ وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ ان کے پاس جو کچھ موجود ہے وہ ان لوگوں کے لئے کافی نہیں ہوگا اس لئے اسے شرمندگی محسوس ہوئی۔ اسے یہ پتہ نہیں چلا کہ اللہ تعالیٰ نے اس ظاہر ہونے والے معجزے اور واضح نشانی کے ذریعے اپنے نبی کی عظمت کو ظاہر کرنا ہے۔

”بَق“ یہ دراصل ”بَصَقَ“ ہے اور اسے ”بَرَقَ“ بھی پڑھا گیا ہے۔ اس کی تین لغات ہیں۔ (اس کا مطلب تھوک ڈالنا ہے)۔

”عَدَّ“ اس نے ارادہ کیا ”اَقْدَحِي“ یعنی تم چمچے سے ڈالو ”الْمَقْدَحُ“ چمچا ”تَغَطَّ“ ہانڈی کے جوش مارنے کی آواز۔

(524) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَأُمِّ سَلِيمٍ: قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَفَ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَقَّتِ الْخُبْزَ بَعْضُهُ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدْتَنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَهَبَتْ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَرْسَلْتَ أَبُو طَلْحَةَ؟“ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: ”الْطَّعَامُ؟“ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”قَوْمُوا“ فَاَنْطَلَقُوا وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمِّ سَلِيمٍ، قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعِمُهُمْ؟ فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَاَنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”هَلْ مَعِيَ مَا عِنْدَكَ يَا أُمِّ سَلِيمٍ“ فَأَنْتَ بِذَلِكَ الْخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سَلِيمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: ”أَنْذَنَ لِعَشْرَةٍ“ فَأَذَنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ”أَنْذَنَ لِعَشْرَةٍ“ فَأَذَنَ لَهُمْ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَمَا زَالَ يَدْخُلُ عَشْرَةً، وَيَخْرُجُ عَشْرَةً حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ، فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ، ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِنْهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَأَكَلُوا عَشْرَةً عَشْرَةً، حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ وَاهْلُ الْبَيْتِ، وَتَرَكُوا سُورًا.

وَفِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ أَفْضَلُوا مَا بَلَّغُوا جِيرَانَهُمْ.

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ

أَصْحَابِهِ، وَقَدْ عَصَبَ بَطْنَهُ، بِعَصَابَةٍ، فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ: لِمَ عَصَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهُ؟ فَقَالُوا: مِنَ الْجُوعِ، فَذَهَبْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ، وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ سَلِيمَ بِنْتِ مِلْحَانَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا طَلْحَةَ، رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعَصَابَةٍ، فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ، فَقَالُوا: الْجُوعُ. فَدَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى أُمِّي، فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، عِنْدِي كِسْرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمْرٍ، فَإِنْ جَاءَ نَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَهُ أَشْبَعْنَاهُ، وَإِنْ جَاءَ الْآخَرُ مَعَهُ قُلْ عَنْهُمْ. وَكَذَلِكَ الْحَدِيثُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ آواز میں کمزوری محسوس کی ہے۔ جس سے مجھے بھوک کا اندازہ ہوا کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر انہوں نے کچھ روٹیاں نکالیں پھر انہوں نے اپنی چادر لی اس چادر کے کچھ حصے میں ان روٹیاں لپیٹا اور پھر اسے میرے کپڑوں کے نیچے (بغل میں) رکھ دیا اور چادر کا کچھ حصہ مجھ پر ڈال دیا۔ پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا میں وہ لے کر آیا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں بیٹھے ہوئے پایا۔ آپ کے ساتھ کچھ تھے۔ میں ان کے پاس آکر کھڑا ہوا نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا کیا تمہیں ابوطحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! آپ نے دریافت کیا کیا کھانے کے لئے؟ میں نے عرض کی جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے (لوگوں سے) اٹھو وہ سب لوگ چل پڑے میں ان کے آگے چلتا ہوا حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو ابوطحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام سلیم! نبی اکرم ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں ہمارے پاس ان سب کو کھلانے کے لئے نہیں ہے۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں پھر حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ گئے (وہ راہ) نبی اکرم ﷺ سے ملے نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ آئے یہ دونوں اندر تشریف لائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے تمہارے پاس جو کچھ ہے اسے لے آؤ۔ وہ روٹیاں لے آئیں نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ان کے ٹکڑے کئے گئے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ڈبے میں سے گھی نچوڑ کر سالن بنالیا۔ پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس پر پڑھا پھر آہدایت کی دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو۔ حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اندر آنے کے لئے کہا انہوں نے کھانا سیر ہو کر چلے گئے پھر آپ نے ہدایت کی دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اندر آنے کے لئے کہا انہوں نے کھانا کھایا اور چلے گئے پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو (حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں) ان سب لوگوں نے کھانا کھایا اور سیر ہو گئے۔ ان کی تعداد ستر یا شاید آسی تھی۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ لوگ دس کی تعداد میں اندر آتے اور دس کی تعداد میں باہر جاتے ان میں سے اندر آیا اس نے کھانا کھایا اور سیر ہو گیا۔ سب لوگوں کے کھانا کھالینے کے بعد جب اس کھانے کو دیکھا گیا تو وہ اتنا ہی پہلے تھا)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان لوگوں نے 10، 10 کر کے کھانا کھایا یہاں تک کہ 80 افراد نے کھانا کھا

کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اور گھر والوں نے کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا بچ گیا۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے اتنا کھانا باقی چھوڑا جو پڑوسیوں کو بھی بھیجا گیا۔

ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ہیں: میں ایک دن نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے پایا۔ آپ نے اپنے پیٹ پر پٹکا باندھا ہوا تھا۔ میں نے آپ کے ایک ساتھی سے دریافت کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پیٹ پر پٹکا کیوں باندھا ہوا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: بھوک کی وجہ سے میں حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا یہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے۔ میں نے کہا ابا جان! میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے پیٹ پر پٹکا باندھا ہوا تھا میں نے آپ کے ساتھیوں سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا یہ بھوک کی وجہ سے ہے۔ حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ میری والدہ کے پاس آئے اور دریافت کیا کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میرے پاس کچھ روٹی کے ٹکڑے ہیں اور کچھ کھجوریں ہیں اگر نبی اکرم ﷺ تنہا ہمارے پاس تشریف لائے تو سیر ہو کر کھانا کھالیں گے۔ لیکن اگر آپ کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی آگئے تو کھانا تھوڑا ہو جائے گا۔ (ابام نؤی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

بَابُ الْقَنَاعَةِ وَالْعِفَافِ وَالْإِقْتِصَادِ فِي الْمَعِيشَةِ وَالْإِنْفَاقِ وَذِمَّ السَّوَالِ مِنْ غَيْرِ ضُرُورَةٍ  
باب 57: قناعت مانگنے سے بچنا تمام معاملات میں میانہ روی اختیار کرنا اور خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرنا اور ضرورت کے بغیر مانگنے کی مذمت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا﴾ (هود: 6)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور زمین پر موجود ہر جانور کا رزق اللہ کے ذمے ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعْقُفِ يَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا﴾ (البقرة: 273)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وہ غریب لوگ جنہیں اللہ کی راہ میں روک لیا گیا ہے وہ زمین میں سفر کر نیکی استطاعت نہیں رکھتے لاعلم شخص ان کے مانگنے سے بچنے کی وجہ سے انہیں خوشحال سمجھتا ہے تم انہیں ان کے چہرے سے پہچان لو گے وہ لوگ لوگوں سے چمٹ کر مانگتے نہیں ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا﴾ (الفرقان: 67)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو اس میں فضول خرچی نہیں کرتے اور کٹبوی بھی نہیں کرتے وہ

درمیانہ راستہ اختیار کرتے ہیں۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعَمُوا﴾

(الذاریات : ۵۷)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ وہ ہماری عبادت کریں میں ان کے رزق نہیں چاہتا اور میں ان سے یہ نہیں چاہتا کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں۔

وَأَمَّا الْآخَادِيَةُ، فَتَقَدَّمَ مُعْظَمُهَا فِي الْبَابَيْنِ السَّابِقَيْنِ، وَمِمَّا لَمْ يَتَقَدَّمْ.

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں دو اہم احادیث سابقہ بابوں میں گزر چکی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو ذکر نہیں ہوئی ہیں۔

(525) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَيْسَ الْغِنَى عَنْ

الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الْعَرَضُ“ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالرَّاءِ: هُوَ الْمَالُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خوشحالی سامان زیادہ ہونے کی وجہ سے ہوتی بلکہ اصل خوشحالی نفس کی بے نیازی ہے۔ (متفق علیہ)

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”العرض“ میں ع پر زبر پڑھی جائے گی اور ”ر“ پر بھی زبر پڑھی جائے گی اس سے مراد مال ہے۔

(526) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

”قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرَزَقَ كَفَافًا، وَقَنَعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص کامیاب ہو گیا مسلمان ہوا اسے ضروریات کے مطابق رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے عطا کیا اس پر قناعت کرنے کی اسے توفیق دی۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(527) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

فَاعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَاغْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَاغْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: ”يَا حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصَرٌ خُلُوْءٌ، فَمَنْ آتَاهُ

525- أخرجه أحمد (3/7320) والبخاری (6446) و مسلم (1051) والبیہقی (1207) وابن نعیم فی ”الحلیۃ“ 99/4

526- مسلم\* أحمد 2/6583 ترمذی\* ابن ماجہ (جامع صغیر) ابن حبان 670 بیہقی 4/196

527- بخاری فی الوصایا والجس والرقاق والزکاۃ ترمذی فی الزہد نسائی فی الزکاۃ والرقاق (اطراف) ابن حبان 3220 دار

1/388 عبد الرزاق 20041 طبرانی 3078 أحمد 5/15321 بیہقی 4/196

بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ يَأْشُرَافُ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى“ قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرَى أَحَدًا

بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ، فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ. فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، أَشْهَدُكُمْ

عَلَى حَكِيمٍ أَنِّي أَعْرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَهُ اللَّهُ لَهُ فِي هَذَا الْفَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ. فَلَمْ يَزَلْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”بَزْرًا“ بَرَاءٌ ثُمَّ زَايٌ ثُمَّ هَمْزَةٌ: أَيْ: لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا، وَأَصْلُ الرُّزْءِ: النُّقْصَانُ، أَيْ: لَمْ يَنْقُصْ أَحَدًا شَيْئًا بِأَخْذِهِ مِنْهُ، وَ”أَشْرَافُ النَّفْسِ“: تَطْلُعُهَا وَطَمَعُهَا بِالشَّيْءِ. وَ”سَخَاوَةُ النَّفْسِ“: هِيَ عَدَمُ

الْإِشْرَافِ إِلَى الشَّيْءِ، وَالطَّمَعُ فِيهِ، وَالْمَبَالَاةُ بِهِ وَالشَّرُّهُ.

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ مانگا۔ آپ نے وہ مجھے عطا کر دیا۔ میں نے پھر مانگا تو آپ نے عطا کر دیا۔ میں نے پھر مانگا تو آپ نے عطا کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے حکیم! یہ مال سرسبز اور بیٹھا ہے جو شخص نفس کی سخاوت کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا اس کیلئے اس میں برکت رکھی جائے گی اور جو شخص لالچ کے

بمراہ اسے حاصل کرے گا۔ اس کیلئے اس میں برکت نہیں ہوگی اور وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

حضرت حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے آپ کے بعد میں کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔ یہاں تک کہ میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔

راوی کہتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو بلوایا تاکہ انہیں عطیات دیں لیکن انہوں نے کچھ بھی لینے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلوایا تاکہ انہیں کچھ دیں تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ! میں حکیم کے بارے میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے انہیں ان کا وہ حق پیش کیا جو اللہ تعالیٰ نے اس مال غنیمت میں ان کیلئے طے کیا لیکن انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے بعد حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات تک کبھی کسی شخص سے کچھ نہیں مانگا۔ (متفق علیہ)

”بَزْرًا“ راء کے ساتھ پھر زاء ہے پھر ہمزہ ہے یعنی کسی سے کچھ نہیں لیا اور اصل میں ”الرُزْءُ“ سے مراد ہے نقصان یعنی کسی سے کچھ لے کر اس کا مال کم نہیں کیا۔ ”أَشْرَافُ النَّفْسِ“ یعنی کسی چیز کی طرف جھانکنا اور اس کی طمع رکھنا ہے۔ ”سَخَاوَةُ النَّفْسِ“ کا مطلب ہے کسی چیز کی طرف توجہ نہ کرنا اس کی لالچ اور طمع نہ رکھنا اور اس کی پرواہ نہ کرنا۔

(528) وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

528- أخرجه البخاری (4128) و مسلم (1816) وابن حبان 4734 والبیہقی (258/5)

مرخ اونٹ مل جائیں۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”الہلم“ شدید گھبراہٹ کا عالم اور اس سے مراد بے صبری اور بے قراری بھی ہے۔  
(530) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَأَبْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غَنَى، وَمَنْ يَسْتَغْفِرْ يُعْفَ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرْ يُعْفَ اللَّهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ، وَلَفْظُ مُسْلِمٍ أَخْصَرُ .

☆ حضرت حکیم بن حزام رحمہ اللہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (خرچ کرنے کا) آغاز تم ان سے کرو جو تمہارے زیر کفالت ہوں۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو ضروریات پوری ہونے کے بعد دیا جائے۔ جو شخص مانگنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور جو شخص (لوگوں سے) بے نیازی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) یہ بخاری کے الفاظ ہیں مسلم کے الفاظ زیادہ مختصر ہیں۔

(531) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا تُلِحُّوا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا، فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارَةٌ، فَيَبَارِكَ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆ حضرت ابو عبد الرحمن معاویہ بن ابوسفیان روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مانگنے میں پیچھے نہ پڑ جاؤ۔ اللہ کی قسم! اگر کوئی شخص مجھ سے کچھ مانگے اور مجھ سے کوئی چیز لے لے جبکہ مجھے وہ پسند نہ ہو تو جو میں نے اسے دیا ہوگا اس میں اسے برکت نصیب نہیں ہوگی۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(532) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْعَةً أَوْ ثَمَابِيَّةً أَوْ سَبْعَةً، فَقَالَ: ”أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ وَكُنَّا حَدِيثِي عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ، فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: ”أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ“ فَهَسَطْنَا أَبْدِينَا، وَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَامَ تُبَايِعُكَ؟ قَالَ: ”عَلَى أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَالصَّلَاةَ الْخَمْسَ وَتُطِيعُوا اللَّهَ“ وَأَسْرَ كَلِمَةً خَفِيفَةً، وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا“ فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أَوْلِيَاكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يَتَاوَلَهُ إِيَّاهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

530- أخرجه البخاری (1427) واللفظ له وأخرجه مسلم (1034)

531- أخرجه مسلم (1038) والنسائي (2529)

532- مسلم في الزكاة ابو داود نسائي في الصلاة ابن ماجه في الجهاد ابن حبان 3385 طبرانی كبير 18/67

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ، فَنَقَبْتُ أَقْدَامَنَا وَنَقَبْتُ قَدَمِي، وَسَقَطَ أَظْفَارِي، فَكُنَّا نَلْفُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخُرْقَ، فَسَمَّيْتُ غَزَاةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخُرْقَ، قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: فَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا الْحَدِيثِ. ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ، وَقَالَ: مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بَأَن أَدَّ أَقَالَ: كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

☆ حضرت ابو برداء رحمہ اللہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایسے غزوے میں شریک ہوئے جس میں چھ آدمیوں کے لئے ایک اونٹ تھا۔ اس پر ہم پاری پاری سوار ہوتے تھے۔ ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے۔ میرے بھی پاؤں زخمی ہوئے اور میرے ناخن گر گئے۔ ہم اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپیٹا کرتے تھے اسی اس ہم کا نام ”غزوہ ذات الرقاع“ رکھا گیا کیونکہ اس میں ہم نے اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپیٹے تھے۔

☆ حضرت ابو برداء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔ پہلے حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ نے یہ حدیث بیان کی۔ پھر اسے بیان کرنا پسند کیا اور بولے مجھے اس کا تذکرہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت ابو برداء رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ گویا انہیں یہ بات نا پسند کہ وہ اپنے عمل سے متعلق کسی (نامعلوم بات) کو افشاء کریں۔ (متفق علیہ)

(529) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ - بِفَتْحِ النَّاءِ الْمُشْتَاةِ فَوْقَ وَاسْكَانِ الْغَيْنِ الْمُفْجَمَةِ وَكَسْرِ اللَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتَى بِمَالٍ أَوْ سَبِيٍّ فَقَسَّمَهُ، فَأَعْطَى رَجُلًا، وَقَبُولًا رَجُلًا، فَلَمَّا بَلَغَهُ أَنَّ الَّذِينَ تَرَكَ عَتَبُوا، فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ أَتَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ”أَمَّا بَعْدُ، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَا أُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدْعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِي أَدْعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي، وَلَكِنِّي إِنَّمَا أُعْطِي أَقْوَامًا لَمَّا أَرَى فِي قُلُوبِهِمُ الْجَزَعَ وَالْهَلَعَ، وَأَكْبَلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمُ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ، مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ“ قَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ: فَوَاللَّهِ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرُ النَّعَمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . ”الْهَلَعَ“: هُوَ أَشَدُّ الْجَزَعَ، وَقِيلَ: الضَّجْرُ .

☆ حضرت عمرو بن تغلبہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ مال یا قیدی لائے گئے۔ آپ نے انہیں تقسیم کیا۔ آپ نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہیں دیا۔ پھر آپ کو پتہ چلا کہ آپ نے جنہیں نہیں دیا وہ ناراض ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا۔

”ابا بعد اللہ کی قسم میں ایک شخص کو کچھ دے دیتا ہوں اور دوسرے کو کچھ نہیں دیتا حالانکہ جسے میں نہیں دیتا وہ مجھے ان سے زیادہ محبوب ہوتا ہے جسے دیتا ہوں۔ میں کچھ لوگوں کو اس لیے دے دیتا ہوں کیونکہ ان کے دلوں میں مجھے گھبراہٹ اور چینی محسوس ہوتی ہے اور کچھ لوگوں کو میں اس کے سپرد کر دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں بے نیازی اور بھلائی رکھی ہے ان میں سے ایک عمرو بن تغلبہ ہے۔

☆ حضرت عمرو بن تغلبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے یہ پسند نہیں ہے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے عوض میں مجھے

529- أخرجه البخاری (923)



زیادہ کرنے کیلئے لوگوں سے مانگے گا وہ درحقیقت انکارہ مانگے گا اب اس کی مرضی ہے تھوڑا مانگے یا زیادہ مانگے۔ (متفق علیہ)  
**(536)** وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْمَسْأَلَةَ كَذَّ يَكْذُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ، إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

"الْكُذَّ": الْخَدَشُ وَنَحْوُهُ.

✧✧ سمرہ بن جندب بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مانگنا ایک خراش ہے جو آدمی اپنے چہرے پر ڈال لیتا ہے۔ آدمی صرف حاکم سے مانگے یا بہت مجبوری ہو تو پھر مانگے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "الکذ" یعنی خراش وغیرہ۔

**(537)** وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَصَابَتْهُ قَائِقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدِّ قَائِقَتُهُ، وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللَّهِ، فَيُوشِكُ اللَّهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

"يُوشِكُ" بِكَسْرِ الشَّيْنِ: آتَى يُسْرِعُ.

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو فاقہ لاحق ہو اور پھر وہ لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کرے تو اس کا فاقہ ختم نہیں ہو جائے گا اور جو شخص اللہ کے سامنے اسے رکھے تو اللہ اسے جلد یا بدیر رزق عطا کر دے گا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ "یوشک" اس میں "ش" پر ذریعہ جی جائے گی اس سے مراد جلدی ہے۔

**(538)** وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَكَفَّلَ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، وَأَتَكَفَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟" فَقُلْتُ: أَتَا، فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کون شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے

536- صحیح الاسنادہ أخرجه احمد (7/2040) و ابو داؤد (1739) والترمذی (681) واللفظ له والنسائي (2598) وابن حبان (3397) والطبرانی (6767) والبيهقي (197/4)

537- أخرجه احمد (2/3696) و ابو داؤد (1645) والترمذی (2333)

538- أخرجه احمد (8/22448) و ابو داؤد (1643) أخرجه احمد (5/15916) ومسلم (1044) وحبو داؤد (1640)

والنسائي (2578) والحسيني (819) والدارمي (396/1) وابن حبان (329) وابن خزيمة (2359) وابن الجارود (267)

والطبراني (955-947/18) والدارقطني (119/2) والبيهقي (73/6)

✧✧ حضرت ابو عبد الرحمن عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم نو آٹھ یا شاید سات افراد نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ اللہ کے رسول کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرو گے۔ ہم نے کچھ عرصہ بیعت کی تھی۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے۔ ہم نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور عرض کی: ہم پہلے آپ کی بیعت کر چکے ہیں۔ اب ہم کس بات پر آپ کی بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا: اس بات پر کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گے۔ کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔ پانچ روزہ ادا کرو گے۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو گے اور پھر آپ نے پست آواز میں کہا: لوگوں سے کچھ مانگو گے نہیں۔

راوی کہتے ہیں میں نے ان حضرات کو دیکھا اگر ان میں سے کسی کا کوڑا بھی زمین پر گر گیا تو اس نے کسی کو یہ نہیں دیا اس کو پکڑا دے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

**(533)** وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَزَالُ النَّاسُ بِأَحَدِكُمْ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةٌ لَحْمٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. "الْمُزْعَةُ" بَضْمُ الْمِيمِ وَاسْكَانُ الزَّايِ وَبِالْعَيْنِ الْمُهِمْلَةِ: الْقِطْعَةُ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مانگتا رہے گا جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "المزعة" میم پر ضم ہے اور زاء ساکن ہے اور صین مہملہ ہے۔ اس کا مطلب ہے: **(534)** وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَذَكَرَ الْكَافَ وَالْتَعَفُّ عَنِ الْمَسْأَلَةِ: "الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَالْيَدُ الْغُلْيَا هِيَ الْمُفْطِقَةُ، وَالسُّفْلَى السَّائِلَةُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آپ اس وقت منبر پر موجود تھے آپ صدقہ کر اور مانگنے سے بچنے کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے اوپر والا ہاتھ خرچ کر والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔ (متفق علیہ)

**(535)** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكْثُرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا؛ فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لْيَسْتَكْبِرْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (ضرورت کے بغیر اپنا مال)

533- أخرجه البخاري (1474) و مسلم (103/1040) والنسائي (2484)

534- بخاری و مسلم مالک فی الموطأ ابو داؤد نسائي ابن حبان 3364 بيهقي 1974 احمد 2/4474 دارمي 389

الشاب 231

535- أخرجه مسلم (1041) وابن ماجه (1838)



ہو۔ ”القائم“ میں ق پر کسرہ اور فتح دونوں، اس کا مطلب ہے: مال وغیرہ جس کے ساتھ انسان کا وقت صحیح گزرتا رہے۔  
”السداد“ س پر کسرہ کے ساتھ جو کسی ضرورت مند کی حاجت کو پہنچے اور اسے پورا کرے۔ ”الفاقة“ یعنی فقر، اور  
”الحجی“ یعنی عقل۔

(540) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَيْسَ  
الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللَّفْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي  
لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ، وَلَا يَفْظُنْ لَهُ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: غریب وہ نہیں ہوتا جو لوگوں کے گرد  
چکر لگاتا ہے اور ایک یا دو لقمے لے کر یا ایک یا دو کھجوروں لے کر واپس چلا جاتا ہے بلکہ غریب وہ آدمی ہوتا ہے جس کے پاس  
ضروریات کے لئے چیزیں نہ ہوں اور یہ پتہ بھی نہ چل سکے کہ اسے صدقہ ہی دے دیا جائے اور وہ خود بھی کھڑا ہو کر لوگوں  
سے مانگتا نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

## بَابُ جَوَازِ الْأَخْذِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا تَطْلِعَ إِلَيْهِ

باب 58: مانگنے یا لالچ کیے بغیر (مال) لینا جائز ہے

(541) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ:  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ الْعَطَاءَ، فَأَقُولُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي. فَقَالَ: ”خُذْهُ،  
إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ، فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ، فَإِنْ شِئْتَ كُلُّهُ، وَإِنْ شِئْتَ  
تَصَدَّقْ بِهِ، وَمَا لَا، فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ“ قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا، وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهِ .  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(مُشْرِفٌ): بِالشَّيْنِ الْمُفْجَمَةِ: أَيْ مُتَطَلِّعٌ إِلَيْهِ .

♦♦ حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ  
عین نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے کچھ عطا کیا میں نے عرض کی آپ یہ اسے دیں جس کو اس کی مجھ سے زیادہ  
ضرورت ہو آپ نے فرمایا: تم اسے لو! جب یہ مال تمہارے پاس آئے اور تمہیں اس کا لالچ نہ ہو اور تم نے اسے مانگا نہ ہو تو  
اسے لے لو اور اس سے اپنے مال میں اضافہ کر لو اگر چاہو تو خود استعمال کرو اور اگر چاہو تو اسے صدقہ کرو اور جو (مال) ایسا نہ  
ہو تم اس کے پیچھے نہ جاؤ۔

سالم بیان کرتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ مانگتے نہیں تھے اور جو انہیں دے دیا جاتا تھا اسے واپس نہیں

540- بحاری فی التفسیر، مسلم فی الزکاة، نسائی فی الزکاة، التفسیر (اطراف مری) موطا مالک 1713، احمد 3/9122، ابو داؤد

ابن حبان 3298، ابن خزيمة 2363، بیہقی 4/195

541- أخرجه البخاری (1473) والنسائی (2603) واحمد (1/100) والدارمی (1647) وابن خزيمة (2365) والبخاری (244)

گا کہ وہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا۔ تو میں اس کو جنت کی ضمانت دے دوں؟ (حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں عرض  
میں! (راوی کہتے ہیں) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(539) وَعَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَحَمَّلْتُ حِمَالَةَ فَاتَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا، فَقَالَ: ”أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَأَمَرُ لَكَ بِهَا“ ثُمَّ قَالَ: ”يَا  
إِبْنُ الْمَسْأَلَةِ لَا تَحْجِلُ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةً: رَجُلٌ تَحْمِلُ حِمَالَةً، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا، ثُمَّ يُمَسِّسُ  
وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ اجْتَنَحَتْ مَالَهُ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ - أَوْ قَالَ: سِدَادًا مِنْ  
عَيْشٍ - وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ، حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةً مِنْ ذَوِي الْحِجْلِيِّ مِنْ قَوْمِهِ: لَقَدْ أَصَابَتْ فَلَانًا فَاقَةٌ - فَحَلَّتْ  
لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ، أَوْ قَالَ: سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، فَمَا سِوَاهُنِ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَأْتِي  
سُخْتٌ، يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُخْتًا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

”الْحِمَالَةُ“ بِفَتْحِ الْحَاءِ: أَنْ يَقَعَ قِتَالٌ وَنَحْوُهُ بَيْنَ قَرَيْقَيْنِ، فَيُضْلِحُ إِنْسَانٌ بَيْنَهُمَا عَلَى مَالٍ  
وَيَلْتَزِمُهُ عَلَى نَفْسِهِ. وَ”الْجَانِحَةُ“ الْأَفَةُ تُصِيبُ مَالَ الْإِنْسَانِ. وَ”الْقَوْمُ“ بِكَسْرِ الْقَافِ وَفَتْحِهَا:  
يَقُومُ بِهِ أَمْرُ الْإِنْسَانِ مِنْ مَالٍ وَنَحْوِهِ. وَ”السِّدَادُ“ بِكَسْرِ السِّينِ: مَا يَسُدُّ حَاجَةَ الْمَعْوُزِ وَالْمُعْتَصِلِ  
وَ”الْفَاقَةُ“: الْفَقْرُ. وَ”الْحِجْلِيُّ“: الْعَقْلُ .

♦♦ حضرت ابو بشر قبصہ بن مخریق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے کچھ ادائیگی اپنے ذمے لے لی۔ میں نبی اکرم  
کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ اس سلسلے میں آپ سے کچھ مانگوں آپ نے فرمایا: تم ٹھہرو! جب ہمارے پاس صدقہ  
(مال) میں سے کوئی چیز آئے گی تو ہم تمہارے لیے حکم دے دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے قبصہ! مانگتا تین میں  
ایک شخص کے لئے جائز ہے۔ ایک وہ شخص جو کسی ادائیگی کو اپنے ذمے لے۔ اس کے لئے مانگنا جائز ہے۔ یہاں تک  
اسے ادا کر دے۔ اس کے بعد وہ اس سے ٹک جائے۔ ایک وہ شخص جس پر کوئی آفت آئے اور وہ اس کے مال (زرعی  
یا باغ) کو ضائع کر دے اس شخص کے لئے مانگنا جائز ہے یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات حاصل کر لے اور ایک وہ شخص  
فاقہ لاحق ہو اور اس کی قوم کے تین بھجھ دار آدمی یہ کہیں کہ فلاں شخص کو فاقہ لاحق ہے تو اس شخص کے لئے مانگنا جائز ہے۔  
تک کہ وہ اپنی ضروریات کو پوری کر لے اس کے علاوہ جو بھی شخص مانگے گا اے قبصہ! وہ حرام ہوگا اور اس کو کھانے والے  
کھانے والا ہوگا۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”الحمالۃ“ میں حاء پر فتح ہے۔ اس کا مطلب ہے جب دو لوگوں میں جھگڑا ہو جائے  
بندہ مال کی ادائیگی اپنے ذمے لے کر ان میں صلح کر دے۔ ”الجانیحۃ“ سے مراد ہے وہ آفت جو کسی آدمی کے مال کو

539- مسلم فی الزکاة، ابو داؤد نسائی فی الزکاة، احمد 5/15916، حیدری 819، دارمی 1/396، ابن حبان 3291، ابن خزيمة

2359، ابن الجارود 267، طبرانی کبیر 18، دارقطنی 2/119، بیہقی 6/73

کرتے تھے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”مشرف“ شین معجمہ کے ساتھ، یعنی اس کی طرف جھانکنے والا۔

بَابُ الْحَبِّ عَلَى الْأَكْلِ مِنْ عَمَلٍ يَدِيهِ وَالتَّعَقُّفُ بِهِ عَنِ السَّوَالِ وَالتَّعَرُّضُ لِلْإِبْطَالِ  
باب 59: اپنے ہاتھ کے ذریعے کما کر کھانے اور مانگنے سے بچنے کی ترغیب اور دوسروں کو  
کی ترغیب

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ﴾ (البقرة: 10)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب نماز مکمل ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کو تلاش کرو۔“

(542) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ: «لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ أَخْبَلَهُ ثُمَّ يَأْتِيَ الْجَبَلَ، فَيَأْتِي بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبْنِعُهَا، لِبَيْتِهَا وَجْهَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ، أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت عبد اللہ بن زبیر بن عوامؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص رسیاں پہاڑ پر جائے اور وہاں سے لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر لا کر فروخت کر دے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اسے مانگنے رکھے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے وہ لوگوں سے مانگے اور وہ چاہیں اسے دیں اور اگر چاہیں تو نہ دیں۔  
اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(543) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَخْتِطِبُ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا، فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے کسی ایک شخص کا اپنے پر لکڑیوں کا گٹھا لاد لینا اس سے زیادہ بہتر ہے وہ کسی سے مانگے اور وہ اسے دے یا نہ دے۔

(544) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «كَانَ دَاوُدُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ

542- أخرجه البخاری (1470) و مسلم (1047) و مالك في "الموطأ" (1883) و الترمذی (680) و النسائی (2588) و ابن حبان (1056) و ابن حبان (3387) و ابن ابی شیبہ (209/3) و احمد (3/10156)

543- بخاری في الزكاة 'مسلم' الترمذی في الزكاة 'قول مالك' 1883 'نسائی' 2588 'حمیدی' 1056 'ابن حبان' 3387

شیبہ 3/209 'احمد' 3/10156

544- بخاری في البيوع 'طبرانی صغير' ص 17 'داؤد' 1205 'ابن حبان' 6227

مخت کر کے کھایا کرتے تھے اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(545) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «كَانَ زَكَرِيَّا - عَلَيْهِ السَّلَامُ - نَجَّارًا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حضرت زکریا علیہ السلام بڑھی تھے۔  
اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(546) وَعَنْ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيكِرَب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت مقدم بن معدیکربؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی اپنے ہاتھ سے محنت کر کے جو کھاتا ہے اس سے زیادہ بہتر کھانا کبھی بھی کسی نے نہیں کھایا اور اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھایا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْكِرَمِ وَالْجُودِ وَالْإِنْفَاقِ فِي وُجُوهِ الْخَيْرِ ثَقَّةً بِاللَّهِ تَعَالَى

باب 60: کرم اور جود کا بیان بھلائی کے مختلف کاموں میں

اللہ تعالیٰ پر یقین کرتے ہوئے خرچ کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾ (سبا: 39)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم جو بھی خرچ کرو گے وہ اس کا بدلہ دے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَمَا تَسْأَلُونَ مِنْ خَيْرٍ فَلَا تُفْسِدُوا مَا أَنْفَقْتُمْ إِلَّا أَنْتَفَعُوا مِنْهُ وَاللَّهُ وَجْهَ الْخَيْرِ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُؤْتِكُمْ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَظْلُمُونَ﴾ (البقرة: 272)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم جو بھی بھلائی خرچ کرو گے وہ تمہارے لئے ہوگی اور اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرو گے تم کو جو بھی خرچ کرو گے تمہیں اس کا اجر ملے گا اور تمہارے ساتھ کوئی بھی زیادتی نہیں ہوگی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

545- أخرجه مسلم (2379) و احمد (3/7952) و النقط له

546- أخرجه البخاری (2072)

﴿وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (البقرہ: 273).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور تم جو بھی بھلائی خرچ کرو گے تو اللہ کو اس کا علم ہے۔"

(547) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا حَسَبَ الْاُنْتَيْنِ: رَجُلٌ اَتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَاسْلَطَهُ عَلَى هَلَكْتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ اَتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي وَيُعْلِمُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنَاهُ: يَتَّبِعِي أَنْ لَا يُعْطَى أَحَدٌ إِلَّا عَلَى اخْتِيارِ هَاتَيْنِ الْخَصْلَتَيْنِ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حد (رشک) صرف دو لوگوں پر ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور اسے حق کے راستے میں خرچ کرنے کی توفیق دی ہو دوسرا وہ اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے ان دو خصوصیات میں سے کسی ایک خصوصیت رکھنے والے پر چاہیے۔

(548) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيْكُم مَالٌ وَاوَدَّهِ أَحَدٌ مَالِهِ؟" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ. قَالَ: "فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالٌ وَاوَدَّهِ مَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ".

انہی سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے کون ہے جس کے نزدیک اس کے وارث کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے ہر ایک شخص کو اپنا ہی مال زیادہ محبوب ہوگا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی کا مال وہ آگے بھیجے اور جو وہ چھوڑ دے وہ اس کے وارث کا مال ہوگا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(549) وَعَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: النَّارُ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آگ سے بچنے کی کو کھجور کے ایک کڑے کے ذریعے ہو۔

(550) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

547- اخرجه احمد (2/3651) والبخاری (73) و مسلم (816) وابن ماجه (4208) وابن حبان (90) والبيهقي (10)

548- اخرجه البخاری (6442) والنسائي (3614)

549- بخاری' مسلم' طبرانی کبیر 17/207 طبرانی 1036 نسائي 2556 ابن حبان 472 احمد 6/18274

فَقَالَ: لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی تو آپ نے کبھی بھی "نہ" نہیں کہا۔ (متفق علیہ)

(551) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ يَوْمٍ يُضْبَحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ اَعْطِ مُنْسِكًا تَلَفًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب بھی بندے خرچ کرتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو مزید عطا فرما! دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! نہ خرچ کرنے والے مال کا مال ضائع کر دے۔

(552) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: اَنْفِقْ يَا ابْنَ اَدَمَ يَنْفِقْ عَلَيْكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تم خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(553) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آتَى الْإِسْلَامَ خَيْرٌ؟ قَالَ: "تَطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کون سا اسلام زیادہ بہتر ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کھانا کھانا ہر جانے والے اور انجان شخص کو سلام کرنا۔

(554) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْبَعُونَ خَصْلَةً: اَعْلَاهَا مَنِحَةُ الْعَفْرِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا: رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصَدِيقَ مَوْعُودِهَا، إِلَّا اَدْخَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا الْجَنَّةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ هَذَا الْحَدِيثِ فِي بَابِ بَيَانِ مَكْرَمَةِ طُرُقِ الْخَيْرِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چالیس خصوصیات ہیں جن میں سب سے

550- اخرجه البخاری (6034) و مسلم (2311)

551- اخرجه احمد (10505) والبخاری (4684) و مسلم (993) والترمذی (3045) وابن ماجه (197) وابن حبان (725)

552- بخاری و مسلم 1 ترمذی ابن ماجه ابن حبان 725 احمد 3/10505

553- اخرجه احمد (2/6592) والبخاری (12) و مسلم (39) وابو داود (5194) والنسائي (5010) وابن ماجه (3253) وابن حبان (505) و اخرجه البخاری في "الادب المفرد" وابو نعيم في "الحلية" (287/1)

554- بخاری في الهمزة ابو داود في الزكاة



ساری باقی بچ گئی ہے صرف کندھا باقی نہیں بچا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کا مطلب یہ ہے تم نے کندھے کے علاوہ اس کو صدقہ کر دیا تو وہ آخرت میں تمہارے لئے باقی رہ گیا صرف وہ کندھا باقی نہیں رہا۔

(562) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُؤْكِبِي قِيُوكِي اللَّهُ عَلَيْكَ".

وَفِي رِوَايَةٍ: "أَنْفِقِي أَوْ أَنْفِجِي، أَوْ أَنْضَحِي، وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَلَا تُؤْعِي قِيُوعِي اللَّهُ عَلَيْكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالْأَنْفِجِي بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ، وَهُوَ بِمَعْنَى "أَنْفِقِي" وَكَذَلِكَ "أَنْضَحِي".

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں رکاوٹ نہ ڈالو ورنہ تم پر (یعنی تمہارے رزق پر) رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم خرچ کرو، صرف کرو اور گن کر خرچ نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن کر عطا کرے گا اور روک نہیں ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے روک لے گا۔

لفظ "انفیجی" میں "ح" ہے اور اس کا مطلب "انفقی" (تم خرچ کرو) ہے "انضحی" کا بھی یہی مطلب ہے۔

(563) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ نُدْيِهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبْعَتْ - أَوْ وَفَرْثَ - عَلَى جَلْدِهِ حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانَهُ، وَتَغْفُو آثَرَهُ، وَأَمَّا الْبَخِيلُ، فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَرِقَتْ كُلُّ حَلْفَةٍ مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَسْعُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالْأَنْفِجِي بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ، وَهُوَ بِمَعْنَى "أَنْفِقِي" وَكَذَلِكَ "أَنْضَحِي".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کنجوسی کرنے والے اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جن پر لوہے کی زرہیں ہوں جو ان کے سینے سے لے کر گردن تک ہوں۔ خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو وہ اسی کی جلد پر کشادہ ہو جاتی ہے (اور پھسل کر) اس کے پوروں پر آ جاتی ہے اور اس کے قدموں کے نشان کو ڈھانپ لیتی ہے (یعنی نیچے گر جاتی ہے) اور کنجوس شخص جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر سٹ جاتا ہے وہ شخص اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کشادہ کر نہیں پاتا۔

562- أخرجه احمد (26978) والبخاری (1433) ومسلم (1029) والنسائي (2550) وابن حبان (3209) وعبد الرزاق (20056) والطبرانی في الكبير (337/24) والبيهقي (186/4)

563- أخرجه احمد (7488) والبخاری (1443) ومسلم (1012) والنسائي (2546) وابن حبان (3313) والحميدي (1064) والبيهقي (186/4)

يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ فِيهِ رَحْمَهُ، وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا، فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ - وَعَبْدُ رَزَقَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ يَزُقُّهُ مَالًا، فَهُوَ صَادِقُ النَّيَّةِ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهَوَ بَيْنَهُمَا، فَاجْرُهُمَا سَوَاءٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا، وَلَمْ يَزُقُّهُ عِلْمًا، فَهُوَ يَخْطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحْمَتُهُ يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا، فَهَذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ - وَعَبْدٌ لَمْ يَزُقُّهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا، فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهُوَ بَيْنَهُمَا، فَوَزُرُهُمَا سَوَاءٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرمایا: تم تین چیزوں کے بارے میں قسم اٹھاتا ہوں اور تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں کہ تم انہیں یاد رکھنا۔ صدقہ مال میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ جس بندے کے ساتھ زیادتی ہو اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ اور جو شخص مالگنا شروع کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے غربت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں شاید اس کی مانند کوئی استعمال کیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک اور بات بتا رہا ہوں اسے یاد رکھنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا دنیا میں چار طرح کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہو وہ اس کے بارے میں پروردگار سے ڈرتا ہو اور اس میں رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھتا ہو وہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کا علم قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے افضل مقام پر ہوگا۔ دوسرا وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو مگر مال نہ عطا کیا ہو نیت کا سچا ہو اور یہ کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح نیک عمل کرتا تو یہ اس کی نیت ہو دونوں کا اجر ایک جیسا ہوگا۔ تیسرا وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو لیکن علم عطا نہ کیا ہو وہ اپنے مال کو جہالت کی ضائع کرتا ہو اور اس کے بارے میں اپنے پروردگار سے ڈرتا نہ ہو اور رشتے داری کے حقوق کا خیال نہ رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ اس میں جو حق ہے۔ اس سے واقف نہ ہو تو یہ سب سے بُرے مقام پر ہوگا اور چوتھا وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال عطا اور نہ ہی علم عطا کیا ہو لیکن وہ یہ کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس میں فلاں شخص کی طرح (گناہ کا کام) کر اس کی نیت ہوگی تو ان دونوں کا وبال ایک جیسا ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(561) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَقِيَ مِنْهَا؟" قَالَتْ: مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَيْفِهَا. قَالَ: "بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَيْفِهَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ صَحِيحٌ". وَمَعْنَاهُ: تَصَدَّقُوا بِهَا إِلَّا كَيْفِهَا. فَقَالَ: بَقِيََتِ الْآخِرَةُ إِلَّا كَيْفِهَا.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگوں نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے کیا باقی بچا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس میں سے صرف کندھا باقی بچا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے کیا باقی بچا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”الْجَنَّةُ“ کا مطلب ذرہ ہے اور اس حدیث کا مفہوم یہ ہے خرچ کرنے والا جب خرچ کرے تو وہ پھل کر نیچے آجاتی ہے اور اس کے پاؤں اور قدموں کے نشانات کو چھپا دیتی ہے۔

(564) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدَلٍ تَصَرَّوَتْ مِنْ طَبِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِبِمَنْبِهِ، ثُمَّ يَرْبِّهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يَرْبِّي أَحَدُكُمْ فَلَوْلَا تَكُونُ مِثْلَ الْجَبَلِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”الْفَلَوُ“ بِفَتْحِ الْفَاءِ وَضَمِّ اللَّامِ وَتَشْدِيدِ الْوَاوِ، وَيُقَالُ أَبْصَا: بِكَسْرِ الْفَاءِ وَاسْكَانِ اللَّامِ وَتَشْدِيدِ الْوَاوِ: وَهُوَ الْمُهْرُ .

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پاکیزہ کمائی میں سے دینے والی صرف پاکیزہ چیز کو قبول کرتا ہے، ایک کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھتا ہے صدقہ کرنے والے کے لئے اسے بڑھاتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے کھجورے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ (کھجور جتنا صدقہ کی مانند ہو جاتا ہے۔

”الفلو“ میں فاء پر فتح اور لام پر ضم اور واؤ پر تشدید ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فاء پر کسرہ ہے اور لام ساکن ہے تخفیف ہے۔ اور اس کا مطلب ہے کھجور۔

(565) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِقَلْبَةٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ، اسْمِي حَدِيثُهُ فَلَانَ، فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابَ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ، فَإِذَا شَرِبَ نِلَكَ الشَّرَاحَ قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ، فَتَتَبَعَ الْمَاءَ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيثِهِ يَحْوِلُ بِمِسْحَاتِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فَلَانٌ لِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ، فَقَالَ لَهُ: اللَّهُ، لِمَ نَسَأْتَنِي عَنِ اسْمِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَأْوُهُ، يَقُولُ: اسْمِي فَلَانٌ لِاسْمِكَ، فَمَا نَصْنَعُ فِيهَا، فَقَالَ: أَمَا إِذْ قُلْتَ هَذَا، فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، فَاتَّصَدَّقْ بِالْأَكْلِ أَنَا وَعِيَالِي ثَلَاثًا، وَأَرَدُ فِيهَا ثَلَاثًا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

”الْحَرَّةُ“ الْأَرْضُ الْمُبْلَسَةُ حَجَارَةً سَوْدَاءَ . وَ”الشَّرْجَةُ“ بِفَتْحِ الشَّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَاسْكَانِ الِوَاوِ وَالْجِيمِ: هِيَ مَسْبِلُ الْمَاءِ .

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص جنگل میں جا رہا تھا اس نے ایک بادل میں یہ آواز سنی (اے بادل!) تم فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو وہ بادل ایک طرف ہٹ گیا اور اس

564- أخرجه البخاري (1410) ومسلم (1014) والترمذي (661) والنسائي (2524) وابن ماجه (1842) وابن أبي شيبة (380) والبيهقي (270) وابن حبان (1874) وابن خزيمة (3/7638) وأحمد (328) وصح (71) وفي (2426)

565- أخرجه مسلم (2984)

ایک پتھری زمین پر بارش برسائی وہ تمام پانی ایک نالے میں اکٹھا ہو گیا، وہ شخص اس پانی کے پیچھے چل پڑا وہاں ایک شخص اپنے بیلچے کے ذریعے اپنے باغ کو پانی لگا رہا تھا، پہلے شخص نے اس سے دریافت کیا، اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ ہے، یہ وہی نام تھا جو اس نے بادل میں سنا تھا، دوسرے نے دریافت کیا، تم نے میرا نام کیوں پوچھا ہے اس نے بتایا یہ پانی جس بادل کا ہے میں نے اس میں ایک آواز سنی تھی جس نے تمہارا نام لے کر یہ کہا تھا کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو تم اس باغ میں کیا عمل کرتے ہو اس نے جواب دیا: اب تم یہ کہہ رہے ہو (تو بتا دیتا ہوں) میں اس کی پیداوار کا خیال رکھتا ہوں، اس کا ایک تہائی حصہ صدقہ کر دیتا ہوں ایک تہائی حصہ میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں اور ایک تہائی حصہ میں اسی باغ پر لگا دیتا ہوں۔

”الحرة“ سے مراد ہے سیاہ پتھروں والی زمین، اور ”الشرجة“ میں شین پر فتح اور یہ معجمہ ہے۔ راء ساکن ہے اور جیم کے ساتھ ہے۔ اور اس کا مطلب ہے ”پانی“۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُخْلِ وَالشَّحِّ

### بَابُ 61: بَخْلٌ أَوْ كَنُجُوسٌ كِي مَمَانَعَتِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى﴾

(الليل: 8-11)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص بخل کا مظاہرہ کرے اور بے نیازی ظاہر کرے اور اچھائی کو جھٹلا دے تو ہم اسے دشواری میں مبتلا کریں گے اور اس کا مال اس کے کام نہیں آئے گا جب وہ ہلاکت کا شکار ہوگا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَمَنْ يُوقِ شَحْ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (التغابن: 16)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جس شخص کو لالچ سے بچالیا گیا وہ کامیابی حاصل کرے گی اور اس میں ہے۔“

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَتَقَدَّمَ جُمْلَةٌ مِنْهَا فِي الْبَابِ السَّابِقِ .

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو اس بارے میں احادیث سابقہ ابواب میں گزر چکی ہیں۔

(566) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”اتَّقُوا الظُّلْمَ؛ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ . وَاتَّقُوا الشَّحَّ؛ فَإِنَّ الشَّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحْلَوْا مَحَارِمَهُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور کنجوسی سے بچو کیونکہ کنجوسی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاکت کا شکار کیا اور اس نے انہیں (ایک

566- أخرجه مسلم (2578)



دوسرے کا) خون بہانے پر ابھارا اور انہوں نے حرام چیزوں کو حلال قرار دیا۔ (صحیح مسلم)

## بَابُ الْإِيثَارِ وَالْمَوَاسَاةِ

### باب 62: ایثار اور غم خواری کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (العنبر: 9)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود شدید ضرورت ہوتی ہے“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ (النعر: 8)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ اپنی خواہش ہونے کے باوجود غریب، یتیم اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں۔“

(567) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

إِنِّي مَجْهُودٌ، فَارْسَلْ إِلَيَّ بَعْضَ نِسَائِهِ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ أَرَسَتْ

أُخْرَى، فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ.

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ يُصِيفُ هَذَا اللَّيْلَةَ؟“ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَرْسَلَهُ

إِلَى رَحْلِهِ، فَقَالَ لِمَرْأَتِهِ: أَكْرِمِي صَيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لِمَرْأَتِهِ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: لَا، إِلَّا قُوْتُ صَبَّائِي. قَالَ: فَعَلِّلِيهِمْ بَشَنِي

أَرَادُوا الْعِشَاءَ فَنَوِيهِمْ، وَإِذَا دَخَلَ صَيفُنَا فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ، وَارِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ. فَفَعَلُوا وَآكَلَ الصَّيْفُ

طَاوِيئِينَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ”لَقَدْ عَجَبَ اللَّهُ مِنْ

بِضْفِكَمَا اللَّيْلَةَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں

ہوں، نبی اکرم ﷺ نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کو پیغام بھجوایا، انہوں نے کہا (یعنی جواباً پیغام بھجوایا) اس ذات کی قسم! جس

آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے، میرے پاس صرف پانی ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دوسری (زوجہ محترمہ) کو پیغام

انہوں نے بھی یہی جواب دیا: یہاں تک کہ ان تمام (ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) نے یہی جواب دیا۔ اس ذات کی قسم! جس

آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میرے پاس صرف پانی موجود ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا، آج رات کو ان

اپنا مہمان بنائے گا؟ ایک انصاری نے عرض کی: میں! یا رسول اللہ! وہ انصاری اس شخص کو ساتھ لے کر اپنے گھر چلا گیا اس

اپنی بیوی سے کہا نبی اکرم ﷺ کے مہمان کی عزت افزائی کرنا۔

567- أخرجه البخاری (3798) و مسلم (2054) والنسائی (6/11582) والترمذی (3304) وابن حبان (5286) والواقعی (281/4) والبيهقي (185/4)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس نے اپنی بیوی سے یہ دریافت کیا، کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے اس

نے جواب دیا: نہیں، صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے، اس نے کہا تم انہیں بہلا لینا اور جب وہ کھانا چاہیں تو انہیں سلا

دینا۔ جب ہمارا مہمان اندر آئے تو چراغ بجھا دینا اور یہ ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں، جب وہ لوگ کھانے کے لئے

بیٹھے تو مہمان نے کھانا کھا لیا اور وہ دونوں رات بھر بھوکے رہے اگلے دن جب وہ انصاری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم نے جو گزشتہ رات اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آیا۔

(568) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ

الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”طَعَامُ الْوَاحِدِ

يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي السَّمَاوِيَّةَ“.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو آدمیوں کا کھانا

تین کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی

ہوتا ہے دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے۔

(569) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ، فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصْرَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهَرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ، فَلْيُعْذِ بِهِ

عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ“ فَلَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے ایک

شخص اپنی سواری پر سوار آیا اس نے دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا (تاکہ کسی ضرورت مند کو اپنے پیچھے بٹھالے) نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: جس شخص کے پاس اضافی سواری ہو وہ اسے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس شخص کے پاس اضافی زاد

راہ ہو وہ اسے دے جس کے پاس زاد راہ نہ ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مال کی مختلف اصناف کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ ہم نے یہ سمجھا کہ ہم میں سے کسی

ایک کو بھی اضافی چیز رکھنے کا حق نہیں ہے۔

(570) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

568- بخاری مسلم و احمد و ترمذی نسائی من جابر احمد 5/151006 ابن ماجہ ابن حبان

5237 ابن ابی شیبہ 8/326

569- أخرجه مسلم (1728) و ابو داؤد (1663)

570- أخرجه البخاری (1277) و احمد (8/22888)

بِرُّدَةٍ مِّنْ سَوْجَةٍ، فَقَالَتْ: نَسَجْنَهَا بِيَدَيَّ لَا تَكْسُوْنَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارَةٌ، فَقَالَ فُلَانٌ: أَحْسِنُهَا مَا أَحْسَنَهَا أَفْقَالَ: "نَعَمْ" فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَّاهَا، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ: فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنَتْ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلْنَاهُ وَعَلِمْتُمْ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ لَأَلْبِسَهَا سَائِلَةً لِّتَكُونَ كَفَنِي. قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک خاتون بنی ہوئی چادر لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بنا ہے تاکہ اسے آپ کو پہننے کے لئے دوں، نبی اکرم ﷺ کو اس کی بھی تھی، آپ نے اسے لے لیا بعد میں آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے اسے تہبند کے طور پر پہنا ہوا تھا، ایک نے کہا یہ آپ مجھے دے دیں یہ کتنی اچھی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، آپ اس محفل میں تھوڑی دیر بیٹھے رہیں واپس تشریف لے گئے اور اس چادر کو لپیٹ کر اس شخص کو بھجوا دیا، حاضرین نے اس سے کہا تم نے اچھا نہیں کیا، نبی اکرم ﷺ نے اسے پہنا تھا اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی تم نے پھر بھی آپ سے مانگ لی، تمہیں پتہ ہے نبی اکرم ﷺ سائل کو کورا کرتے، اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے یہ آپ سے اس لئے نہیں مانگی کہ میں اسے پہن لوں میں نے یہ اس لئے مانگا تاکہ یہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ چادر اس شخص کا کفن بنی تھی۔

(571) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَشْعَرِيَّيْنِ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْعَزْوِ، أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِبَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ، جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَتَسْمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِيَّائِهِ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. "أَرْمَلُوا": فَرَعَ زَادُهُمْ أَوْ قَارَبَ الْفِرَاقَ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اشعر قبیلے کے لوگوں کا میں زادراہ کم ہو جائے یا مدینہ منورہ میں ان کے گھر والوں کی خوراک کم ہو جائے تو یہ لوگ اپنے پاس موجود سب کچھ کپڑے میں اکٹھا کرتے ہیں اور پھر اسے ایک برتن میں (حساب لگا کر) آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں وہ مجھ سے ہیں میں ان سے ہوں۔

"ارملوا" کا مطلب ہے ان کا زادراہ ختم ہو گیا یا ختم ہونے کے قریب ہو گیا۔

بَابُ التَّنَافُسِ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ وَالْإِسْتِغْثَارِ مِنْهَا يُتَبَرَّكُ بِهِ

باب 63: آخرت سے متعلق امور میں رغبت اختیار کرنا اور جن چیزوں سے برکت حاصل جاتی ہے انہیں بکثرت استعمال کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ﴾ (المطففين: 26)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اس بارے میں رغبت اختیار کر نیوالوں کو رغبت اختیار کرنا چاہئے۔"

(572) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ، وَعَنْ بَسَارِهِ الْأَشْبَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: "أَتَأْذُنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَذَا لَوْ لَا عَرَفْتُ؟" فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَا أُوْثِرُ بِنَاصِيَتِي مِنْكَ أَحَدًا. فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"تَلَّهُ" بِاللَّيْنِ الْمُشَافَةِ فَوْقَ: أَيْ وَضَعَهُ. وَهَذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا، آپ نے اسے پی لیا، آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا موجود تھا اور بائیں طرف بڑی عمر کے افراد تھے، آپ نے لڑکے سے دریافت کیا، کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں ان لوگوں کو (پہلے) دے دوں؟ وہ لڑکا بولا: نہیں اللہ کی قسم! میں آپ کی طرف سے ملنے والے اپنے حصے کے بارے میں کسی کے لئے ایثار نہیں کروں گا تو نبی اکرم ﷺ نے وہ مشروب اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

"تله" میں "ت" ہے یعنی اسے رکھ دیا، وہ لڑکا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

(573) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَيْنَا أَبُو بَرْزَةَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - يَغْتَسِلُ غُرْبَانًا، فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ أَبُو بَرْزَةَ يَبْحَثُ فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - : يَا أَبُوبَرْزَةَ، أَلَمْ أَكُنْ أَغْنِيْكَ عَمَّا نَرَى؟" قَالَ: بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ابوب علیہ السلام برہنہ ہو کر غسل کر رہے تھے ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنی شروع ہوئیں، حضرت ابوب علیہ السلام نے انہیں اپنے کپڑے میں ڈالنا شروع کیا، ان کے پروردگار نے ان سے کہا، اے ابوب! تم جو دیکھ رہے ہو کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کیا، انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تیری عزت کی قسم! میں خیری برکت سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔

بَابُ فَضْلِ الْغَنِيِّ الشَّاكِرِ وَهُوَ مَنْ أَخَذَ الْمَالَ مِنْ وَجْهِهِ وَصَرَفَهُ فِي وَجْهِهِ

الْبَامُورُ بِهَا

باب 64: شکر گزار مالدار شخص کی فضیلت یہ وہ شخص ہے جو اسے جائز طریقے سے حاصل کرے

اور اس طریقے سے خرچ کرے جس کا اسے حکم دیا گیا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَأَمَّا مَنْ آتَى وَآتَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ﴾ (البقرہ: 5-7)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ شخص جس نے دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اچھائی کی تصدیق کی تو ہم اسے فراہم کریں گے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَسَيَجْزِيهَا الْآتَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ

الْأَعْلَىٰ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ﴾ (البقرہ: 21-17)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ شخص جنہم سے الگ رکھا جائے گا جو پرہیزگار ہے جو اپنا مال دیتا ہے اور اس کا اثر ہے اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں ہے جس کی وہ جزا دی جائے وہ صرف اللہ کی رضا کا طلبگار ہے اور وہ عنقریب (اس) راضی ہو جائے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَبِعَمَلِهِمْ تَنْقَرُهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ

سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ (البقرہ: 271)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم نیکی کو اعلانیہ طور پر دینا بہت اچھی بات ہے لیکن اگر تم ان کو پوشیدہ رکھو اور غریبوں کو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (آل عمران: 92)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو جسے تم پسند کرتے

تم جو بھی چیز خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس چیز کا علم ہے۔“

وَالْآيَاتِ فِي فَضْلِ الْإِنْفَاقِ فِي الطَّاعَاتِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کی فضیلت کے بارے میں بہت سی آیات موجود ہیں۔

(574) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَسَدًا إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَسَلَطَهُ عَلَىٰ هَلَكَيْهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ

بِهَا وَيُعَلِّمُهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ قَرِيبًا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حسد (یعنی رشک) صرف دو چیزوں میں ہو سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور اسے حق کی راہ میں اس مال کو خرچ کرنے کی توفیق دی ہو اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرے اور اس کی تعلیم دے۔

اس حدیث کی شرح کچھ پہلے گزر چکی ہے۔

(575) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي

اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آثَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آثَاءَ اللَّيْلِ

وَالنَّهَارِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الْآثَاءُ": السَّاعَاتُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: صرف دو آدمیوں کے بارے میں رشک کیا جاسکتا

ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہو اور وہ رات بھر اور دن بھر اس کی تلاوت کرتا رہے، دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ

مال عطا کرے اور وہ رات بھر اور دن بھر اسے خرچ کرتا رہے۔ (مشفق علیہ)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "الآثاء" کا مطلب گھڑیاں ہیں۔

(576) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ آتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالْأَمْوَالِ الْعُلَىٰ، وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، فَقَالَ: "وَمَا ذَٰلِكَ؟" فَقَالُوا: يُصَلُّونَ

كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا تَتَصَدَّقُ، وَيَتَعَبُونَ وَلَا نَعْبُدُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَلَا أَعَلَّمْتُكُمْ شَيْئًا تَذَرُكُمْ بِهِ مِنْ سَبَقِكُمْ، وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ

أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟" قَالُوا: بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ

وَتَحْمَدُونَ، ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً، فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ.

"الدُّنُورُ": الْأَمْوَالُ الْكَثِيرَةُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں غریب مہاجرین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی:

ماردار لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت لے گئے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا وہ کیسے، انہوں نے عرض کی:

وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جیسے ہم لوگ ادا کرتے ہیں اور اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم لوگ روزے رکھتے

ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم لوگ صدقہ نہیں کرتے وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم لوگ غلام آزاد نہیں کرتے، نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز کی تعلیم نہ دوں جس کے ذریعے تم اس شخص تک پہنچ جاؤ جو تم سے آگے چلا گیا اس شخص سے آگے نکل جاؤ جو تم سے پیچھے ہے اور تم سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں ہوگا ماسوائے اس کے جو اسی طرح کرے جو تم نے کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھا کرو۔

پھر غریب مہاجرین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی یہ بات لی ہے جو ہم عمل کرتے ہیں تو وہ بھی اسی کی مانند عمل کرنے لگے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ چاہے عطا کرے۔ یہ (روایت مسلم کی ہے۔)

لفظ ”الدثور“ کا مطلب بہت زیادہ مال ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

### بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَقَصْرِ الْأَهْلِ

باب 65: موت کو یاد کرنا اور امید کا کم ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّقُونَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَمَن زُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَارَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ (آل عمران: 185)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ہر شخص نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور تمہیں تمہارا اجر قیامت کے دن مکمل دیا جائے گا اور شخص کو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیاوی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَمَا تَذَرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَذَرِي نَفْسٌ بَأْسَ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾ (نعمان: 34)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کماے گا اور کوئی یہ نہیں جانتا کہ اسے کس جگہ پر آئے گی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَإِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ لَا يَسْتَأْذِنُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ﴾ (الحمل: 61)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب ان کی موت آجائے گی تو اس میں ایک گھڑی پیچھے نہیں ہوگی اور ایک گھڑی آگے ہوگی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ الْخَاسِرُونَ وَأَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَّ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ

فَأَصْدَقَ وَاتَّكِن مِنَ الصَّالِحِينَ وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (المالکون: 9-11)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں جو ایسا کرے گا وہ خسارہ پانے والا ہوگا اور جو ہم نے تمہیں رزق عطا کیا ہے تو اسے خرچ کرو اس سے پہلے کے تم میں سے کسی ایک کو موت آجائے اور وہ کہے کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے تھوڑی سی اور مہلت کیوں نہیں دی تو میں بھی صدقہ کرتا اور میں بھی نیک لوگوں میں سے ہو جاتا جب کسی شخص کی موت آجائے تو اللہ تعالیٰ اسے مہلت نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِن وَرَآئِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَن خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ تَلَفُحٌ لَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ أَلَمْ تَكُنْ أَلْتُمِ الْيُسْرَىٰ تَتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی ایک شخص کے پاس موت آئی تو اس نے کہا اے میرے پروردگار تو مجھے واپس کر دے تاکہ میں نیک اعمال کروں اس چیز کے بارے میں جو میں نے چھوڑا ہے یہ صرف ایک بات ہے جو اس نے کہی ہے اور اس کے پیچھے برزخ ہے اور وہ اس دن تک وہاں رہے گا جب لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ پھر جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو ان کے درمیان اس دن کوئی نسی تعلیق نہیں ہوگا اور وہ ایک دوسرے سے مانگ نہیں سکیں گے اور جس شخص کا نامہ اعمال وزنی ہوگا وہ کامیابی حاصل کرنے والوں میں ہوگا اور جس کا نامہ اعمال ہلکا ہوگا وہ جہنم میں ہوگا یہ ان لوگوں میں ہوگا جن لوگوں نے اپنے آپ کو خسارے کا شکار کیا۔ یہ جہنم میں ہوں گے اور ہمیشہ وہاں رہیں گے ان کے منہ پر آگ کے شعلے نکلیں گے اور وہ اس میں منہ چڑاتے ہوئے ہوں گے کیا تمہارے سامنے میری آیات کی تلاوت نہیں کی گئی تھی اور تم نے انکو جھٹلایا تھا۔“

إِلَىٰ قَوْلِهِ تَعَالَى:

﴿كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِينَ قَالَ إِنَّ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَّوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ﴾ (المؤمنون: 99-115)

یہ آیت یہاں تک ہے ”تم زمین میں کتنے برس تک رہے وہ جواب دیں گے ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ تم گئے والوں سے سوال کرو اوہ کہے گا تم وہاں تھوڑا عرصہ رہے اگر تمہیں علم ہو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں فضول پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ  
الْكِتَابِ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾ (الحديد: 16)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد سے لرز جائیں  
حق نازل ہوا ہے اس کی وجہ سے اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو پہلے کتاب دی گئی اور ان کی مدت وراز ہونے  
کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر گنہگار ہیں۔“

وَالْآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

اس بارے میں آیات بہت زیادہ ہیں۔

(577) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ: ”كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ غَابِرُ سَبِيلٍ“.

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا  
الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے میرے دونوں کندھے پکڑے اور فرمایا: دنیا میں  
جیسے تم اجنبی ہو یا مسافر ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: جب شام ہو جائے تو صبح ہونے کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو  
انتظار نہ کرو اور اپنی بیماری سے پہلے صحت کو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(578) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَهُ شَيْءٌ  
فِيهِ، بَيْتٌ لِيَكْتَبِنَ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ“، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ”بَيْتٌ فَلَاكَ كَيْلَالٌ“ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مِّنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي.

ابن عمر سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی مسلمان کو اس بات کا حق  
اگر کسی کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کر سکتا ہو تو وہ گزر جائیں اور اس کی وصیت  
پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تین دن گزر جائیں۔

577-احمد 4467/2 بخاری 'ترمذی' ابن ماجہ 'ابن حبان' 698 'بیہقی' 369/3

578-اخرجه مالك في موطه (1492) واحمد 2/4902 والبخاری 2738 و مسلم 1627 و ابو داود 2862 و

974 والنسائي 3618 وابن ماجه 26599 والطيالسي 1841 وابن حبان 6024 والبيهقي 272, 271/6

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: میں نے جب سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان سنا ہے کوئی ایک رات بھی ایسی نہیں  
گزری کہ میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

(579) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا، فَقَالَ: ”هَذَا  
الْإِنْسَانُ، وَهَذَا أَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چند لکیریں کھینچی اور فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت  
ہے انسان اسی عالم میں رہتا ہے یہاں تک کہ قریب والی لکیر آ جاتی ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(580) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ  
خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطُوطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسْطِ،  
فَقَالَ: ”هَذَا الْإِنْسَانُ، وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطًا بِهِ - أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ - وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهَذِهِ الْخُطُوطُ  
الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَا هَذَا، نَهَشَهُ هَذَا، وَإِنْ أَخْطَا هَذَا، نَهَشَهُ هَذَا“  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَهَذِهِ صُورَتُهُ:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مربع شکل کی لکیر کھینچ دی اور پھر آپ نے  
درمیان میں مختلف لکیریں کھینچیں جو اس سے باہر نکل رہی تھیں، پھر آپ نے کچھ چھوٹی لکیریں کھینچی جو اس خط کی طرف چاروں  
تھیں جو درمیان میں ہے پھر آپ نے فرمایا یہ انسان ہے یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے۔ (راوی کو شک ہے یا  
شاید یہ الفاظ ہیں) جو اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور یہ چھوٹی لکیریں حادثات ہیں اگر ایک اس تک نہیں پہنچتا تو دوسرا پہنچ جاتا  
ہے۔ اگر یہ اس تک نہیں پہنچتا تو وہ اس تک پہنچ جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ (امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اس کی شکل یوں ہوگی۔

(581) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”بَادِرُوا  
بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا، كُلُّ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُّسِيئًا، أَوْ غِنًى مُّطْغِبًا، أَوْ مَرَضًا مُّفْسِدًا، أَوْ هَرَمًا مُّفْنِدًا، أَوْ مَوْتًا  
مُجْهِزًا، أَوْ الدَّلَّجَالَ، فَشَرُّ غَالِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوْ السَّاعَةِ وَالسَّاعَةِ أَذْهَبِي وَأَمْرًا“

579-اخرجه البخاری 6418 واخرجه احمد 12240 عن انس رضي الله عنه جميع اصابعه فوضعها على الارض فقال "هذا ابن  
آدم" ثم رفعها خلف ذلك قليلا وقال هذا اجله ثم رمى بيده امامه قال و ثم امله واخرجه الترمذی 2334 وابن حبان 2998  
بلفظ قريب واسناده قوي

580-اخرجه احمد 2/3652 والبخاری 6318

581-اخرجه الترمذی 2313 وفي اسناده محرز بن هارون قال البخاری منكر الحديث و كذا قال النسائي الكمال في العضاء لا  
بن عبدی 442/6 وذكر الذهبي في الميزان 6/1 عن ابن القطان قوله قال البخاری من من قلت فيه منكر الحديث فلا نحل  
الرواية عنه اد. والحديث اخرجه الحاكم 4/7906 باسناد فيه انقطاع.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سات اعمال جلدی کرلو۔ کیا غربت کا انتظار کر رہے ہو جو سب کچھ بھلا دے یا اس خوشحالی کا انتظار کر رہے ہو جو سرکش بنا دے یا اس بیماری کا انتظار کر رہے ہو جو خراب کر دے یا اس بڑھاپے کا انتظار کر رہے ہو جو حواس ختم کر دے یا اس موت کا انتظار کر رہے ہو جو ساتھ لے گی یا دجال کا انتظار کر رہے ہو جو سب سے بُری غیر موجود چیز ہے جس کا انتظار کیا جا رہا یا پھر قیامت کا انتظار کر رہے قیامت نہایت تکلیف دہ اور کڑوی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(582) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَٰذِهِ اللَّذَاتِ الْمَوْتِ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ لذات کو ختم کر والی چیز کو یاد کرو راوی بیان کرتے ہیں اس سے مراد موت ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(583) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ اللَّيْلُ قَامَ، فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، اذْكُرُوا اللَّهَ، جَاءَتْ الرَّاجِفَةُ، تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ" قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ، فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: "شِئْتُ" قُلْتُ: الرَّبُّعُ، قَالَ: "مَا شِئْتُ، فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ" قُلْتُ: فَالْبَيْضُ؟ قَالَ: "مَا شِئْتُ، زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ" قُلْتُ: فَالْأَشْيُنْ؟ قَالَ: "مَا شِئْتُ، فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ" قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ كُلَّهَا؟ قَالَ: "إِذَا تَكْفَى هَمَّكَ، وَيُغْفِرَ لَكَ ذَنْبَكَ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر جاتا تو نبی اکرم ﷺ ہوتے ہوئے فرماتے۔

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو قیامت آنے والی ہے اس کے پیچھے دوسرا جھکا ہوگا موت اپنی ہولناکیوں سمیت آئے گی"

582- حسن الاسناد. أخرجه احمد 3/7930 والترمذی 2314 والنسائی 1823 وابن ماجه 4258 وابن حبان 92

2994 والفضاعي في مسند الشهاب 669 والحاكم في الرافق 4/7909

583- أخرجه احمد 8/21300 مختصراً والترمذی 2465 واللفظ له. وإسناده حسن

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں آپ پر بکثرت درود بھیجتا ہوں میں آپ پر کتنا درود بھیجا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جتنا چاہو میں نے عرض کی: (اپنے وظائف کے اوقات میں سے) ایک چوتھائی بھیج دیا کروں۔ آپ نے فرمایا: جو تم چاہو لیکن اگر تم زیادہ کرلو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: (اپنے وظائف کا) نصف کرلوں۔ آپ نے فرمایا: جو تم چاہو اگر تم اور زیادہ کرلو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: دو تہائی کرلوں۔ آپ نے فرمایا: جو تم چاہو لیکن اگر تم زیادہ کرلو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: پھر میں اپنے تمام وقت میں آپ پر درود بھیجتا رہوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں یہ تمہاری ضروریات کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلرِّجَالِ وَمَا يَقُولُهُ الزَّائِرُ

باب 66: مردوں کے لئے قبروں کی زیارت کرنے کا مستحب ہونا اور جا کر کیا دعا پڑھے (584) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ: "فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَزُورَ الْقُبُورَ فَلْيَزُرْ؛ فَإِنَّهَا نَذِيرٌ لَنَا الْآخِرَةِ".

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کیا کرو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو قبروں کی زیارت کرنا چاہتا ہو وہ ان کی زیارت کرے کیونکہ یہ آخرت کو یاد کرواتی ہیں۔

(585) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَلَّمَا كَانَ لَيْلَتَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ، فَيَقُولُ: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَأَنَا كُمْ مَا تُوَعِّلُونَ، غَدًا تُوَجَّلُونَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَكُلِّ بَقِيعٍ الْغَرَقِدِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جس رات ان کے ہاں ہوتے تھے آپ رات کے آخری حصے میں تسبیح تشریف لے جاتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے۔

584- أخرجه مسلم 977 بإسناد منه. وأخرجه ابو داود 3235 والنسائی 2031 و 4441 و 5668 و 5669

585- أخرجه مسلم 974 والنسائی 2038 وفي عمل اليوم والليله 1092 واحد 9/3172 وابن ماجه 1546 وابن حبان

3172 وأبي الرزاق 6722 والبيهقي 79/4



”اے مسلمان قوم کی بستی والو! تم پر سلام ہو تم تک وہ چیز آگئی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا کل کا (یعنی قیامت طے شدہ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آ ملیں گے اے اللہ! بھیج غرقہ والوں کی مغفرت کر دے“

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(586) وَعَنْ بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُولَ قَائِلُهُمْ: ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَأَنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحِقُّونَ، أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ انہیں یہ تعلیم دیتے تھے جب لوگ قبرستان جا پڑھیں۔

”اے موتوں اور مسلمانوں کی بستی والو! تم پر سلام ہو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آ ملیں گے۔ ہم سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت مانگتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(587) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ، يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا بِالْآثَرِ“

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں قبرستان کے پاس سے گزرے اور اپنا رخ ان کی طرف کیا اور یہ دعا پڑھی:

”اے قبرستان والو! تم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ تمہاری اور ہماری مغفرت کرے تم ہم سے پہلے چلے گئے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آ رہے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ تَبَيُّنِ الْمَوْتِ بِسَبَبِ ضَرْ نَزَلَ بِهِ وَلَا بَأْسَ بِهِ لِخَوْفِ الْفِتْنَةِ فِي الْبَرِّ

باب 67: کسی لاحق ہوئی والی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا کرنا منع ہے۔

لیکن دین کے معاملے میں فتنے کے اندیشے کی وجہ سے اس میں کوئی حرج نہیں

586- اخرجہ احمد 9/23046 وابن ابی شیبہ 340/3 و مسلم 975 واللفظ له والنسائی 2039 و فی عمل الیوم 1901 وابن ماجہ 1547 وابن حبان 3173 وابن السنی فی عمل الیوم واللیلہ 594 والبیہقی 79/4

587- اخرجہ الترمذی 1055 و فی اسنادہ قابوس بن ابی طیبان و فیہ لین لکن یشہد له مائتقدہ من حدیث السیدۃ اللہ عنہا و حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ فہو من حسن بشواہدہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(588) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزِدَّادُ، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتَبُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ، وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ؛ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ، وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا“.

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص موت کی آرزو ہرگز نہ کرے اگر وہ نیک ہوگا تو اس کی نیکی میں اضافہ ہوگا اور اگر گنہگار ہوگا تو شاید توبہ کر لے۔ متفق علیہ اور یہ بخاری کے الفاظ ہیں۔

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص موت کی آرزو ہرگز نہ کرے اور اس کے آنے سے پہلے اس کے بارے میں دعا نہ کرے کیونکہ جب وہ مر جائے گا تو اس کا عمل منقطع ہو جائے گا۔ مومن کی عمر اس کی بھلائی میں اضافہ کرتی ہے۔

(589) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِضُرِّ أَصَابِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّيْنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی نازل ہوئی والی پریشانی کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر اس نے ضرور ایسا کرنا ہو تو یہ ہے۔

”اے اللہ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے مجھے زندہ رکھ۔ جب موت میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے موت دیدے۔“ (متفق علیہ)

(590) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خُبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَعُوذُهُ وَقَدْ اُكْتُوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا، وَلَمْ تَنْقُضْهُمْ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ. ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يُجْعَلُهُ فِي هَذَا

588- اخرجہ البخاری 7235 من حدیث سعد بن عبد الرحمن بن اذھر رضی اللہ عنہ ولبس من رواية ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کما جاء فی نسخ ریاض الصالحین وغیرہ۔ لنبہ لذلك اخذ الکریمر رخصت اللہ تعالیٰ اخرجہ مسلم 2682

589- اخرجہ احمد 4/12015 والبخاری 2671 و مسلم 2680 والترمذی 971 والنسائی 1820 وابو داؤد 3108 وابن حبان 2966 والقضاعي فی مسند الشہاب 1937 والبیہقی 3/ بالفاظ متقاربة

590- بخاری مسلم نسائی ابن حبان 2999 طبرانی کبیر 3632/4 بیہقی 377/3 احمد 32234/7 ترمذی مسند شہاب 1046 حاکم 5666/3

الشَّرَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

وَهَذَا لَفْظُ رَوَايَةِ الْبُخَارِيِّ.

✧ حضرت قیس بن ابوحازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں ہم حضرت خباب بن ارت رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے

ان کی عیادت کرنے کے لئے انہوں نے سات داغ لگوائے تھے۔ انہوں نے فرمایا ہمارے کچھ ساتھی گزر چکے ہیں۔

ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی اور ہمیں وہ چیزیں مل گئی ہیں جنہیں استعمال کرنے کے لئے صرف مٹی ملتی ہے۔

اکرم نبی ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کے لئے دعا کرتا۔

راوی بیان کرتے ہیں پھر جب ہم دوسری مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اس وقت اپنی دیوار بنا رہے

انہوں نے فرمایا: مسلمان جو چیز خرچ کرتا ہے اس پر اسے اجر ملتا ہے ماسوائے اس کے جسے وہ اس مٹی میں ڈالتا ہے۔

تعمیرات کرتا ہے)

### بَابُ الْوَرَعِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ

باب 68: پرہیزگاری اور مشتبہ چیزوں کو ترک کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّئًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ﴾ (النور: 15)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اسے ہلکا سمجھتے ہو حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ (الفجر: 14)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک تمہارا پروردگار (ان کے اعمال) کا نگران ہے۔“

(591) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

يَقُولُ: ”إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ، وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ،

الشُّبُهَاتِ، اسْتَبْرَأْ لِدِينِهِ وَعِزِّهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالزَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ

يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمَهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ

صَلَحَ الْجَسَدِ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَرَوَى

طُرُقٍ بِالْفَافِ مُتَّفَارِقَةٍ.

✧ حضرت نعمان بن بشیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جس کے بارے میں بہت سے لوگ

رکھتے تو جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچ جائے گا اس نے اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لیا اور جو شخص مشتبہ میں مبتلا ہوا وہ

بھی مبتلا ہو جائے گا اس چرواہے کی طرح جو سرکاری چراگاہ کے ارد گرد بکریاں چراتا ہے تو ممکن ہے اس کے جانور چراگاہ میں داخل ہو جائیں۔ ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں یا درکھنا! جسم میں گوشت کا ایک ٹوٹرا ہے اگر وہ ٹھیک رہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ یاد رکھنا وہ دل ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور دونوں حضرات نے اسے ایک دوسرے کے قریب الفاظ میں نقل کیا ہے۔

(592) وَعَنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ:

”لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت انس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے راستے میں ایک کھجور پائی تو فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا

کہ یہ صدقے کی ہو سکتی ہے تو میں اسے کھا لیتا۔ (متفق علیہ)

(593) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”الْبِرُّ: حُسْنُ

الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ: مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حَاكَ“ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْكَافِ: أَيْ تَرَدَّدَ فِيهِ.

✧ حضرت نواس بن سمعان رحمہ اللہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ

ہے جو تمہارے من میں کھلے اور تمہیں یہ ناپسند ہو کہ لوگ اس پر مطلع ہو جائیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

”حَاكَ“ میں حاء مہملہ اور کاف ہے۔ یعنی وہ اس کے دل میں تردد کے طور پر باقی رہے یا کھلے۔

(594) وَعَنِ أَبِيصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:

”جَنَّتْ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ؟“ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: ”اسْتَقْتِ قَلْبَكَ، الْبِرُّ: مَا أَطْمَأْنَنْتَ إِلَيْهِ النَّفْسُ، وَأَطْمَأَنَّ إِلَيْهِ

الْقَلْبُ، وَالْإِثْمُ: مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ، وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ، وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ“ حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي مُسْنَدَيْهِمَا.

✧ حضرت ابیصہ بن معبد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت کیا

تم نیکی کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے دل سے سوال کرو۔

نیکی وہ ہے جس سے تمہارا ضمیر مطمئن ہو اور تمہارا دل مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو تمہارے ضمیر میں کھلے اور تمہارے سینے میں اس کے بارے میں الجھن ہو اگرچہ لوگ اس کے بارے میں تمہیں جو بھی بتائیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔ اس کو امام احمد اور دارقانی نے اپنی اپنی ”مسند“ میں نقل کیا ہے۔

(595) وَعَنْ أَبِي سُرُوعَةَ - بَكْسِرِ السَّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحَهَا - عَقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ ابْنَةَ لَأَبِي إِيَّاهُ ابْنِ عَزِيزٍ، فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عَقْبَةَ وَالَّتِي قَدْ تَزَوَّجَ بِهَا لَهَا عَقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكَ أَرْضَعْتَنِي وَلَا أَخْبَرْتَنِي، فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”كَيْفَ؟ وَقَدْ قِيلَ“ فَفَارَقَهَا عَقْبَةُ وَتَكَفَّتْ زَوْجًا كَثِيرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”إِيَّاهُ“ بَكْسِرِ السَّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَ”عَزِيزٍ“ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَزَيٍّ مُكَرَّرَةٍ.

حضرت ابو سرود عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے ابو اہاب بن عزیز کی صاحب زادی کے شادی کر لی۔ ایک خاتون ان کے پاس آئی اور بولی میں نے عقبہ کو اور جس کے ساتھ اس نے شادی کی ہے اس لڑکی کو کو دودھ پلایا ہوا ہے۔ عقبہ نے اس خاتون سے کہا مجھے تو یہ علم نہیں ہے تم نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی مجھے تم نے پھر وہ سوار ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا اکرم ﷺ نے فرمایا: اب کیا ہو سکتا ہے جبکہ بات بتائی جا چکی ہے تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے علیحدگی اختیار اس خاتون نے کہیں اور شادی کر لی۔

”اہاب“ میں ہمزہ کسرہ کے ساتھ ہے۔ اور ”عزیز“ میں ع فتح کے ساتھ اور زاء مکرر ہے۔

(596) وَعَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ: ”دَعَا مَا يَرِيكَ إِلَيَّ مَا لَا يَرِيكَ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“.

معناه: اَتْرُكْ مَا تَشْكُ فِيهِ، وَخُذْ مَا لَا تَشْكُ فِيهِ.

امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان یاد رکھا ہے ”جو چیز تمہیں میں مبتلا کرے اسے چھوڑ کر اسے اختیار کرو جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے تم جو چیز کو ترک کر دو جس کے بارے میں تمہیں شک ہو اور اس چیز کو اختیار کرو جس کے بارے میں تمہیں شک نہ ہو۔

(597) وَعَنْ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غُلَامٌ لَهُ الْخِرَاجُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خِرَاجِهِ، فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ، فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: تَبَّ

595- بخاری فی العلم والبیوع والشہادات النکاح ابو داؤد ترمذی نسائی طبرانی کبیر 974/17 ابن حبان 4216 دارقانی 177/4 حمیدی 579 بیہقی 463/7

596- ترمذی احمد 1723/1 عبدالرزاق 4984 طبرانی کبیر 2711 ابویعلیٰ 6762 ابن حبان 722 نسائی 27 طحاوی 1178 حاکم 2169/2 دارمی 2532

597- اخرجه البخاری (3842)

مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكْهَنُ لِنَاسٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكَهَانَةَ، إِلَّا أَتَى خَدْعَتَهُ، فَلَقِيتُنِي، فَأَعْطَانِي لِذَلِكَ، هَذَا الَّذِي أَكَلْتُ مِنْهُ، فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”الْخِرَاجُ“: شَيْءٌ يَجْعَلُهُ السَّيِّدُ عَلَى عَبْدِهِ يُؤْذِنُهُ كُلَّ يَوْمٍ، وَبَاقِي كَسْبِهِ يَكُونُ لِلْعَبْدِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت ابو بکر صدیق کا ایک غلام تھا جو انہیں تاوان ادا کیا کرتا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کے تاوان میں سے خرچ کیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ کوئی چیز لے کر آیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے کھالیا۔ غلام نے ان سے کہا آپ جانتے ہیں یہ کہاں سے آئی ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہاں سے آئی ہے۔ اس نے جواب دیا: میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک آدمی کے لئے کہانت کی تھی حالانکہ مجھے کہانت کرنی نہیں آتی۔ میں نے صرف اسے دھوکہ دیا تھا۔ اب وہ مجھے ملا تو اس نے اس کے جواب میں مجھے یہ ہدیہ دیا ہے جو آپ نے کھالیا ہے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اندر داخل کیا اور پیٹ میں موجود ہر چیز قے کر دی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

”الخرائج“ رقم کا وہ حصہ جو آقا اپنے غلام پر یومیہ ادائیگی کیلئے مقرر کرتا ہے اور باقی ماندہ رقم غلام کی ہو جاتی ہے۔

(598) وَعَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ قَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَقَرَضَ لِأَنبِئِهِ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَمِئَةٍ، فَقِيلَ لَهُ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هَا جَرِيهَ أَبَوْهُ. يَقُولُ: كَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَا جَرَ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اولین کے لئے چار ہزار کا وظیفہ مقرر کیا اور اپنے صاحب زادے کے لئے ساڑھے تین ہزار کا وظیفہ مقرر کیا۔ ان سے دریافت کیا گیا یہ بھی تو مہاجرین میں شامل ہیں آپ انہیں کم ادائیگی کیوں کر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کے باپ نے اسے ہجرت کروائی تھی گویا وہ یہ کہنا چاہتے تھے یہ اس شخص کی مانند نہیں ہے جس نے بذات خود ہجرت کی تھی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(599) وَعَنْ عَطِيَّةِ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ، حَلَرًا وَمَا بِهِ بَأْسٌ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

حضرت عطیہ بن عمرو سعدی صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ اس وقت تک پرہیزگار لوگوں میں شامل نہیں ہوتا جب تک اس چیز کو نہ چھوڑ دے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس چیز سے بچا رہے جس

598- اخرجه البخاری (3912)

599- اخرجه العزمی (2459) وابن ماجہ (4215)

میں حرج ہوتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعَزَلَةِ عِنْدَ فَسَادِ النَّاسِ وَالزَّمَانِ أَوْ الْخَوْفِ مِنْ فِتْنَةٍ فِي الدِّينِ وَدُفُوعِ حَرَامٍ وَشُبُهَاتٍ وَنَحْوِهَا

باب 69: لوگوں اور زمانے کے فساد کے وقت یا دین کے بارے میں کسی آزمائش کے خوف وجہ سے یا حرام یا مشتبہ چیزوں وغیرہ میں مبتلا ہونے کے اندیشے کی وجہ سے گوشہ نشینی اختیار کرنے کا مستحب ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَقَرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ﴾ (الذاریات: 50)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اللہ تعالیٰ کی طرف آ جاؤ بے شک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے واضح طور پر ڈر والا ہوں۔“

(600) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ النَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيُّ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَالْمُرَادُ بـ ”الغني“ غِنَى النَّفْسِ، كَمَا سَبَقَ فِي الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ. حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بیشک اللہ پرہیزگار بے نیاز (یعنی قناعت پسند) پوشیدہ رہنے والے (یعنی اپنی حالت کو پوشیدہ رکھنے والے) بندے کو پسند کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں غنا سے مراد نفس کا غنا (یعنی قناعت پسندی) ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث یہ بات جگہ ہے۔

(601) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ مَجَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ”ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعَابِ الشَّعَابِ يَعْزُدُ رُكَّةً“.

وَفِي رَوَايَةٍ: ”يَتَّقِي اللَّهَ، وَيَكْدُعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

600- أخرجه مسلم 2965 واحد 1/1441 وابن أبي 734 والبيهقي في شعب الإيمان 10370 وأبو نعيم في الحلية 4/1

601- أخرجه أحمد 4/1322 والبخاري 2786 ومسلم 1888 واللفظ له والترمذي 2660 والنسائي 3105 وأبو داود

2485 وابن ماجه 3978 وابن حبان 4599 والبيهقي 159/9

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ مومن شخص جو اپنی ذات اور مال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔ اس نے دریافت کیا پھر کون سا شخص۔ آپ نے فرمایا: وہ شخص ہے جو کسی گھائی میں الگ رہ کر اپنے پروردگار کی عبادت کرے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچالے (متفق علیہ) (602) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَقْرُبُ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

و”شَعَفُ الْجِبَالِ“: أَغْلَاظُهَا.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب ایسا وقت آئے گا جب آدمی کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں ساتھ لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش نازل ہونے کے مقامات (یعنی جنگلات میں) چلا جائے گا وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے بھاگے گا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

”شعف الجبال“ یعنی پہاڑوں کی چوٹیاں۔ (603) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ“ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ قَالَ: ”نَعَمْ، كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِ بَطْلٍ لَأَهْلِ مَكَّةَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا اس نے بکریاں چرائی ہیں۔ آپ کے اصحاب نے دریافت کیا آپ نے بھی؟ آپ نے فرمایا: میں نے چند قیراط کے عوض میں اہل مکہ کے لئے بکریاں چرائی ہیں۔

(604) وَعَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: ”مَنْ خَبِرَ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ قَرِيبِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَطِيرُ عَلَى مَنِيهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً، طَارَ عَلَيْهِ يَتَّبِعُ الْقَتْلَ، أَوْ الْمَوْتَ مَطْلَانَهُ، أَوْ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفِ، أَوْ بَطْنٍ وَإِدْ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ، يَقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ، لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”يَطِيرُ“: أَيْ يُسْرِعُ. ”مَنْسَةً“: ظَهْرُهُ. ”وَالْهَيْعَةُ“: الصَّوْتُ لِلْحَرْبِ. ”وَالْفَرْعَةُ“: نَحْوُهُ. ”وَمَنْظَانُ الشَّيْءِ“: الْمَوَاضِعُ الَّتِي يَظُنُّ وَجُودَهُ فِيهَا. ”وَالْغَنِيمَةُ“: بَضْعُ الْغَنِيِّ: تَصْغِيرُ الْغَنَمِ. ”وَالشَّعْفَةُ“

602- أخرجه البخاري 19 ومالك في موطه 1811 والنسائي 5051 وابن ماجه 3980 وأبو داود 4267

603- أخرجه البخاري 2262 وابن ماجه 2149 والبيهقي في الشكوة 2983

604- أخرجه مسلم 1889 وابن ماجه 3977

بِفَتْحِ الشَّيْنِ وَالْعَيْنِ: هِيَ اَعْلَى الْجَبَلِ .

☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں میں سب سے بہترین زندگی شخص کی ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں تھام لیتا ہے۔ وہ جب بھی کسی بیت ناک یا خوفزدہ کرنے والی کو سنتا ہے تو اس کی پشت پر سوار ہو کر پہنچ جاتا ہے۔ وہ اس پر سوار ہو کر جاتا ہے تاکہ جنگ میں حصہ لے اور موت کے مقابلہ تلاش کرتا ہے یا پھر وہ شخص ہے جو اپنی چند بکریوں کے ساتھ کسی پہاڑ کی چوٹی پر چلا جاتا ہے یا کسی داوی کے دامن میں آتا ہے وہ وہاں نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے موت آتی ہے۔ یہ لوگ باقی لوگوں کے مقابلے میں بھلائی میں ہیں۔

”یطير“ یعنی وہ تیزی کرتا ہے۔ ”متنه“ یعنی اسکی پشت، ”والهيعة“ وہ پکار جوڑائی کیلئے ہو۔ ”والفرعة“ یعنی کیلئے پکارنا۔ ”مظان الشبي“ وہ جگہ جہاں کسی شے کے ملنے کا گمان ہو۔ ”والغنيمة“ غ پر ضم کے ساتھ اس کا مطلب تھوڑی بکریاں اور یہ غنم کی تصغیر ہے۔ ”والشفعة“ شین پر فتح اور عین کے ساتھ اور اس سے مراد ہے پہاڑ کی چوٹی۔

بَابُ فَضْلِ الْاِخْتِلَاطِ بِالنَّاسِ وَحُضُورِ جَمْعِهِمْ وَجَمَاعَاتِهِمْ وَمَشَاهِدِ النُّحُورِ وَمَجَالِسِ الدِّكْرِ مَعَهُمْ وَعِيَادَةِ مَرِيضِهِمْ وَحُضُورِ جَنَائِزِهِمْ وَمَوَاسِقِ مُحْتَاجِهِمْ وَإِرْشَادِ جَائِلِيهِمْ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ مَصَالِحِهِمْ لِمَنْ قَدِرَ عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَقَبَعَ نَفْسَهُ الْاِذْنَاءَ وَصَبَرَ عَلَى الْأَذَى

باب 70: لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھنے ان کے اجتماعات میں اور جماعتوں میں شریک ہونے اور بھلائی کے موقعوں پر شریک ہونے ذکر کی محافل میں ان کے ساتھ شریک ہونے ان کے بیماروں کی عیادت کرنے، ان کے جنازوں میں شریک ہونے، ان کے محتاج لوگوں کی غم خواری کرنے، ان کے ناواقف لوگوں کی رہنمائی کرنے اور ان کے علاوہ ان کے دیگر فوائد وغیرہ میں شریک ہونے کی فضیلت اس شخص کے لئے جو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روک پر قدرت رکھتا ہو اور اپنے آپ کو دوسروں کو ایذا پہنچانے سے روک سکتا ہو اور دوسروں کی اذیت پہنچانے پر صبر کرتا ہو۔ اَعْلَمُ أَنَّ الْاِخْتِلَاطَ بِالنَّاسِ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي ذَكَرْتُهُ هُوَ الْمُخْتَارُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَائِرُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ، وَكَذَلِكَ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ، وَمِنْ بَعْدَهُمُ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعِينَ، وَمِنْ بَعْدَهُمْ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَأَخْيَارِهِمْ، وَهُوَ مَذْهَبُ أَكْثَرِ التَّابِعِينَ وَمِنْ بَعْدَهُمْ، وَبِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَكْثَرُ الْفُقَهَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ .

یہ بات یاد رکھیں لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھنے کی صورت جس کا میں نے ذکر کیا ہے یہ مختار ہے اور نبی اکرم ﷺ اور تمام انبیاء کرام کا یہی معمول رہا ہے ان کے بعد خلفائے راشدین اور ان کے بعد صحابہ و تابعین ان کے بعد والے مسلمانوں علماء اور ان کے نیک لوگوں کا یہی طریقہ رہا ہے۔ اکثر تابعین اور ان کے بعد آنے والوں کا یہی مذہب ہے امام شافعی

امام احمد رحمہ اللہ اور اکثر فقہاء نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾ (المائدة: 20)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔“

وَالْآيَاتِ فِي مَعْنَى مَا ذَكَرْتُهُ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ .

جو مفہوم میں نے بیان کیا ہے۔ اس کے بارے میں بہت سی آیات ہیں جو معلوم شدہ ہیں۔

بَابُ التَّوَاضُّعِ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ لِلْمُؤْمِنِينَ

باب 71: عاجزی اختیار کرنا اور اہل ایمان کے لئے نرمی کے پروں کو بچھا دینا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الشعراء: 215)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو مومن تمہارے پیروکار ہیں ان کے لئے نرمی کے پروں کو بچھا دو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى

الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ (المائدة: 54)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین کو چھوڑ جائے تو اللہ تعالیٰ ان کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہے اور جو اس سے محبت کرتے ہیں وہ مومنوں کے لئے نرم ہو گئے اور کفار کے لئے سخت ہوں گے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ

اتِّقَاكُمْ﴾ (الحجرات: 12)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے لوگوں! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے مختلف قبیلے اور

شاخیں بنائی ہیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، بے شک اللہ کی بارگاہ میں تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب

سے زیادہ پرہیزگار ہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَلَا تَرْكُؤْا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى﴾ (النجم: 32)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے آپ کو پاکیزہ قرار نہ دو وہ زیادہ بہتر جانتا ہے کون پرہیزگار ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَنَادَى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَ نَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ

تَسْتَكْبِرُونَ أَهْلًا لِأَلَدَيْنِ أَفَسَمْتُمْ لَا بِنَالِهِمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ أَدْخَلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ

(الأعراف: 49)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اعراف میں رہنے والے لوگ دوسروں کو آواز دیں گے جنہیں وہ جانتے ہو گئے جنہیں انکے چہروں سے پہچانیں گے اور وہ کہیں گے تمہاری جماعت تمہارے کیا کام آئی وہ چیز جس پر تم تکبر کیا کرتے تھے کیا سبکی لوگ ہیں جنکے بارے میں تم نے قسم کھائی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان تک نہیں پہنچ سکے گی اب تم لوگ جنت میں داخل ہو اب تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی تم غمگین ہو گے۔“

(605) وَعَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ الْأَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرُ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَتَّبِعُ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ..

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی ہے ”تم عاجزی اختیار کرو۔ کوئی شخص دوسرے کے مقابلے میں فخر نہ کرے اور کوئی شخص کسی دوسرے کے ساتھ زیادتی نہ کرے۔“ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(606) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَا تَصَدَّقَ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ..

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صدقہ مال میں کوئی کمی نہیں کرتا معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اختیار کرتا اللہ تعالیٰ اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔  
(607) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صَبِيَّانٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا، وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعَلُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ کچھ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ان بچوں کو سلام اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا (متفق علیہ)

(608) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذَ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

605- اخرجہ مسلم 64/2765

606- اخرجہ مسلم 2588 واحد 3/9018 والترمذی 2036 وابن حبان 3248 وابن خزيمة 2438 والبيهقي 4-87 والدارمي 396/1 والبخاري في المشكوة 1889

607- اخرجہ البخاری 4247 و مسلم 2168 وابو داؤد 5202 و الترمذی 2705 والنسائي في عمل اليوم والليل 331 وابن ماجه 3700 والدارمي 276/2 وابن حبان 459 والزار 2007 وابو نعيم في الحلية 291/6

608- اخرجہ البخاری في الادب 6072 تعليقاً

فَنَسْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءْتُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے: مدینہ منورہ کی کوئی بچی نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک تھام کر آپ کو جہاں چاہتی تھی ساتھ لے جاتی تھی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔  
(609) وَعَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سُنْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْضَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ - يَعْنِي: خِدْمَةِ أَهْلِهِ - فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا نبی اکرم ﷺ گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ گھر کے کام کاج کر رہے ہوتے تھے جب نماز کا وقت ہو جاتا تھا تو آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(610) وَعَنْ أَبِي زُرَّاءَ تَمِيمِ بْنِ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْتَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخُطْبٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ، فَأَنَى بِكُرْسِيِّ، فَقَعَدَ عَلَيْهِ، وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ، ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَاتَمَّ أَحْرَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ..

حضرت ابو زرقاعہ تميم بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ایک انجمنی آدمی اپنے دین کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آیا ہے۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا دین کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے اپنا خطبہ ترک کر دیا۔ میرے پاس آئے۔ ایک کرسی لائی گئی آپ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے مجھے ان چیزوں کا علم دینا شروع کیا جن کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے۔ پھر آپ خطبہ دینے کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے بقیہ حصے کو مکمل کیا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(611) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا، لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ. قَالَ: وَقَالَ: ”إِذَا سَفَطْتُ لُفْمَةً أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى، وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ“ وَأَمَرَ أَنْ تُسَلَّتِ الْقُصْعَةُ، قَالَ: ”فَانْكُمُ لَا تَذَرُونُ فِيَّ أَحَدًا طَعَامَكُمْ الْبَرَكَةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ..

609- اخرجہ البخاری 676

610- اخرجہ مسلم 876 والنسائي 5392

611- اخرجہ احمد 4/12815 و مسلم 2034 وابو داؤد 3845 والترمذی 1803 والنسائي في الكبرى 4/6865 وابن حبان 5249 وغيرهم



اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبَرِ وَالْاِعْجَابِ

باب 72: تکبر اور خود پسندی کا حرام ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ (القصص: 83)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم نے ان لوگوں کے لئے بنایا ہے جو زمین میں تکبر نہیں کرتے اور فساد نہیں کرتے اور بہتر انجام پر ہمیزگار لوگوں کے لئے ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا﴾ (الاسراء: 37)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور زمین میں اتراتے ہوئے نہ چلو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلَا تُصَغِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ﴾ (النفسان: 18)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اپنا رخسار لوگوں کے لئے ٹیڑھا نہ کرو اور زمین میں اکڑ کر نہ چلو، بے شک اللہ کسی بھی تکبر کرنے والے اور اترانے والے کو پسند نہیں کرتا۔“

وَمَعْنَى ”تُصَغِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ“: اَيْ تُمِيلُهُ وَتُعْرِضُ بِهِ عَنِ النَّاسِ تَكْبُرًا عَلَيْهِمْ.

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اپنے رخسار کو ٹیڑھا کرنے سے مراد یہ ہے تم ان سے ہٹو نہیں اور تم ان سے اعراض نہ کرو ان پر تکبر کرنے کی وجہ سے

وَالْمَرَحُ: التَّبَخُّرُ.

المرح کا مطلب اکڑ کر چلنا ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنْ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى فَبَغَى عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءَ بِالْعُصْبَةِ أُولَى الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ﴾ (القصص: 76-81)، إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ﴾ الْآيَاتِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک قارون کا تعلق موسیٰ کی قوم سے تھا اس نے ان لوگوں کے ساتھ زیادتی کی ہم نے اس کو اتنے خزانے عطا کئے تھے ان کی چابیوں کو طاقتور لوگوں کی ایک جماعت اٹھاتی تھی جب اسکی قوم نے اس سے کہا کہ تم اکڑ کر نہ چلو بے شک اللہ تعالیٰ اکڑنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“ یہ آیت یہاں تک ہے ”تو ہم نے اسے زمین میں دھنسا دیا اس کے گھر سمیت۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی چیز کھاتے تھے تو آپ تین انگلیوں کو چاٹا کرتے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو وہ اس پر لگی ہوئی چیز کو صاف کرے اور اسے کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور آپ نے یہ حکم دیا ہے پیالے کو اچھی طرح صاف کیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں تم لوگ جانتے کہ تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(612) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَا بَعَثَ اللَّهُ إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ“ قَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: ”نَعَمْ، كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِ بَطْلٍ لِكُلِّ مَكَّةَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا اس بکریاں چرائی ہیں۔ آپ کے اصحاب نے دریافت کیا آپ نے بھی۔ آپ نے فرمایا: ہاں میں نے چند قیراط کے عوض اہل مکہ کے لئے بکریاں چرائی ہیں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(613) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ لَأَجَبْتُ، أَهْدَى إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبَلْتُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے (بکری کے) ایک پائے یا ایک کی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر مجھے ایک پایہ یا دسی تھپے میں دی جائے تو میں اسے قبول کروں گا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(614) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ نَافَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُضْبَاءَ تُسَبِّقُ، أَوْ لَا تَكْذُ تُسَبِّقُ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ، فَسَبَقَهَا، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى عُرِفَ فَقَالَ: ”حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْتَفَعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی عضباء سے آگے نہیں نکل سکتا تھا اور کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک دیہاتی اپنی اونٹنی پر آیا اور اس سے آگے نکل گیا۔ یہ بات مسلمانوں کو بہت بری لگی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو پہچان لیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ لازم ہے وہ دنیا میں جس کو سر بلند کرے اسے بھی کر دے۔

612-بخاری ابن ماجہ بغوی في الشككة 2983

613-بخاری في الهبة والنكاح نسائي في الوليعة احمد 10216/3 ابن حبان 5291 ببهيقي 169/6 بغوی في الشككة 827

614-بخاری في الجهاد ابو داود في الجهاد احمد 12010/4 نسائي 3590 ابن حبان 703 الميزان 3694 ببهيقي 10

مسند شهاب 1009 ابو الشيخ 153

(615) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ!" فَقَالَ رَجُلٌ: "إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا، وَحَسَنَةً؟" قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ وَيُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبَرُ: يَطْرُقُ الْحَقِيقَ وَيَغْمُطُ النَّاسَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. "يَطْرُقُ الْحَقِيقَ": دَفَعُهُ وَرَدَّهُ عَلَى قَائِلِهِ، وَ"غَمَطُ النَّاسِ": اخْتِفَارُهُمْ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کے دل میں ایک ذرہ کے وزن کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک شخص نے سوال کیا: انسان کی یہ خواہش ہوتی اس کا لباس عمدہ ہو اس کے جوتے بہترین ہوں تو آپ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے یہ ہے حق کا انکار کیا جائے اور دوسروں کو حقیر سمجھا جائے۔

"بطر الحق" یعنی حق کو رد کرنا، "غمط الناس" یعنی لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

(616) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: "كُلْ بِيَمِينِكَ" قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ: "لَا اسْتَطَعْتُ" مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ. قَالَ: رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ کر بائیں ہاتھ سے کھانے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے عرض کی: میں نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا: تم کبھی نہیں سکو گے نے تکبر کی وجہ سے انکار کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں وہ شخص اپنا دایاں ہاتھ پھر منہ تک نہیں لے جاسکا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(617) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ: كُلُّ غُلَّيٍّ جَوَاطِئُ مُسْنَكِبٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ فِي بَابِ ضَعْفَةِ الْمُسْلِمِينَ. حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کیا تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں۔ ہر بد زبان بد دماغ متکبر شخص (جہنی ہے) (متفق علیہ) اس سے پہلے اس کی شرح کمزور مسلمانوں کے باب میں گزر چکی ہے۔

(618) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اخْتِجَبُوا"

615- مسلم کتاب الایمان، ابو داؤد کتاب اللباس، ترمذی باب البر والصلة، نسائی ان تمام کی سند احسن عن ابراہیم الخضری (الاطراف للمزی) احمد 3789/2 ابو داؤد 4091 ابن ماجہ 4173 طبرانی کبیر 92/10

616- مسلم باب الاطعمه، احمد 16499/5 ابن حبان 6516 طبرانی 6235 اصابہ 153/1 دارمی 97/2 بیہقی 7/7 دلائل 238/6

617- بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ

618- مسلم، احمد 11740/4

الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، فَقَالَتِ النَّارُ: فِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ. وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فِي ضِعْفَاءِ النَّاسِ وَمَسَاكِينِهِمْ، فَقَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا: إِنَّكَ الْجَنَّةُ رَحِمْتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءُ، وَأَنْتِ النَّارُ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ، وَلِكُلِّكُمَا عَلَى مَلُؤَهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جنت اور جہنم کے درمیان بحث ہو گئی۔ جہنم نے کہا میرے اندر صاحب حیثیت اور متکبر لوگ ہیں۔ جنت نے کہا میرے اندر کمزور اور غریب لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کیا: اے جنت! تم میری رحمت ہوتی ہو اے جہنم! میں تمہارے ذریعے جس کو چاہوں گا عذاب کروں گا۔ تم دونوں کو بھرنا میرے ذمے لازم ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(619) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ يَطْرُقًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا جو تکبر کے طور پر اپنے تہنہ کو گھسیٹ کر چلے گا۔ (متفق علیہ)

(620) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يَكْتُمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، وَلَا يَزَكِّيهِمْ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابُ الْيَمِّ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَمْلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. "العائل": الْفَقِيرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین طرح کے لوگوں کے ساتھ کلام نہیں کرے گا اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا (اور ایک روایت میں مزید یہ الفاظ ہیں) ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، یوزہا زانی، جھوٹا حکمران اور متکبر غریب۔ "العائل" یعنی فقیر۔

(621) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: الْغُرُورُ أَرَى، وَالْكِبَرُ يَأْزِدَانِي، فَمَنْ يُنَازِعُنِي فِي وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَقَدْ عَذَّبْتُهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے عزت میرا زار ہے۔ کبریا کی میری چادر ہے جو ان میں سے کسی ایک معاملے میں بھی میرے ساتھ مقابلہ کرے گا میں اسے

619- اخرجه احمد 4/9014 والبخاری 5791 و مسلم 2087 ومالك في موطه 1697

620- مسلم كتاب الایمان، نسائی في الوجد، طبرانی في الكبير 17/184 والصغير 21/2 احمد 9600/3

621- مسلم في اللباس، ابو داؤد في الزهد، ابن ماجہ في السنن، بزاز ملخصاً الاحاديث القدسية للعلانی

عذاب دوز گاہ۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(622) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي خَلْقِ نَفْسِهِ، مُرَجِّلٌ رَأْسَهُ، يَخْتَالُ فِي مَشْيِهِ، إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ."

"مُرَجِّلٌ رَأْسَهُ": آئی مُعْشِطُهُ، "يَتَجَلَّجَلُ" بِالْجِيمَيْنِ: آئی يَغُوصُ وَيَنْزِلُ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص اپنے علم اور تکبر کرتے ہوئے چل رہا تھا۔ اس نے اپنے بال سنوارے ہوئے تھے اور اس کی چال میں تکبر تھا تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنسا رہے گا۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "مرجل داسہ" یعنی بالوں میں گنگھی کی ہوئی۔ "یتجلجل" دو جیموں کا مطلب ہے وہ غوطہ کھائے گا اور اترتا جائے گا۔

(623) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَحْوَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ، فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

"يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ": آئی: يَرْفَعُ وَيَتَكَبَّرُ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ خود پسندی میں یہاں تک کہ اسے تکبر کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے اور اسے بھی وہی عذاب لاحق ہوگا جو انہیں لاحق ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

"يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ" یعنی وہ خود کو بڑا سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے۔

## بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ

### باب 73: اچھے اخلاق کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَنْتَ لَعَلَى خُلُقِي عَظِيمٌ﴾ (ن: 4).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "بے شک تم عظیم اخلاق کے مالک ہو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالْكَافِرِينَ الْغَائِبِينَ عَنِ النَّاسِ﴾ (آل عمران: 134) الْآيَةُ.

622- اخرجہ احمد 3/9075 و البخاری 5798 و مسلم 2088 و 50/2088 وابن حبان 5684

623- ترمذی فی البر والصلة فی اسنادہ ضعف

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور غصے کو پی جائیو اے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے۔"

(624) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سب سے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔

(متفق علیہ)

(625) وَعَنْهُ، قَالَ: مَا مَسَسْتُ دِيَسَاجًا وَلَا خَرِبْرًا أَلَيَّ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا شَعْمَتٍ رَاحَةٍ قَطُّ أَطْبَبَ مِنْ رَاحَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ خَدَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي قَطُّ: أَفٍّ، وَلَا قَالَ لِي شَيْءٌ فَعَلْتُهُ: لِمَ فَعَلْتُهُ؟ وَلَا لَشَيْءٍ لَمْ أَفْعَلْهُ: أَلَا فَعَلْتُ كَذَا؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کی پھیلی سے زیادہ نرم کسی دیاج اور حریر کو نہیں چھوا اور میں نے نبی اکرم ﷺ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کسی خوشبو کو نہیں سونگھا۔ میں نے دس برس نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی۔ آپ نے کبھی بھی مجھے اف نہیں کہا اور نہ ہی کسی کام کے بارے میں جو میں نے کیا ہو یہ فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور نہ ہی کسی ایسے کام کے بارے میں جو میں نے نہ کیا ہو یہ فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

(626) وَعَنْ الصَّغْبِ بْنِ جَثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَهْدَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِمَارًا وَخَشِيَاءَ فَرَدَّ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ، قَالَ: "إِنَّا لَمُ نَرُدُّهُ عَلَيْكَ إِلَّا لَأَنَّا حُرْمٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک نیل گائے کا (گوشت) تحفے کے طور پر پیش کیا تو آپ نے اسے مجھے واپس کر دیا۔ جب آپ نے میرے چہرے پر مال کے آثار دیکھے تو فرمایا میں نے تمہیں یہ گوشت اس لیے واپس کیا ہے کیونکہ ہم حالت احرام میں ہیں۔ (متفق علیہ)

(627) وَعَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

624- اخرجہ احمد 4/12200 و البخاری 6129 و فی الادب المفرد 269 و اخرجہ مسلم 2144 و الترمذی 333 و النسائی فی عمل اليوم والليلة 334 وابن حبان 2308 و البيهقي 2035 بالفاظ متعاربة و بعضهم يزيد على بعض

625- الرواية الأولى اخرجها البخاری 3561 و مسلم 2330 و الرواية الثانية اخرجها احمد 4/13676 و البخاری 2768 و مسلم 2309 و ابو داود 4773 و الترمذی 201 وابن حبان 2893 و الدارمی 31/1 و عبد الرزاق 17946 و البخاری فی الادب المفرد 277 وابن المبارك فی الزهد 616 و غيره من الة الحديث الشريف بالفاظ متعاربة.

626- بخاری و مسلم فی الحج والعمرة ترمذی النسائی ابن ماجه فی الحج ابو داود ابن حبان 136 عبد الرزاق 8322 الادب المفرد 277 ابن المبارك فی الزهد 616 طبرانی كبير 7436 بيهقي 191/5 احمد 16687/5

627- مسلم فی البر والصلة ترمذی الادب المفرد 295 ابن حبان 397 دارمی 2789 احمد 17650/6 حاكم 2172

بيهقي 192/10

الْبِرِّ وَالْإِيمَانِ، فَقَالَ: "الْبِرُّ: حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِيمَانُ: مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ".  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے سینے میں کھلے اور تمہیں یہ ناپسند ہو کہ لوگ اس مطلع ہو جائیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(628) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: "إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ بد زبان اور بد مزاج نہیں تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو زیادہ اچھے اخلاق کا مالک ہو۔ (متفق علیہ)

(629) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مِنْ قَوْمٍ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْعَمَلِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَإِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ".  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

"الْبَذِيءُ": هُوَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِالْفُحْشِ وَرَدِيءُ الْكَلَامِ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بندے کے نامہ اعمال میں قیام کے دن اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ برے اخلاق کے مالک بے ہودہ گفتگو کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

"الْبَذِيءُ" اس سے مراد وہ شخص ہے جو فحش اور بے کار گفتگو کرتا ہو۔

(630) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ بُدْخِلِ النَّاسِ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: "تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ"، وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، فَقَالَ: "الْقَمَمُ وَالْقُرْجُ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

628-بخاری باب الادب وصفه النبي صلى الله عليه وسلم 'مسلم في الفضائل' ترمذی فی البر' ابن حبان 477 طرابلسی 246 ابن ابی شیبہ 514/8

629-ترمذی فی البر والصلة' رواه احمد 27587/10 ابو داود عن ابی الدرداء اس میں یہ لفظ زائد ہیں۔ وان صاحب الحسن لیبلغ به درجة صاحب الصور والصلاة' ابن حبان 481

630-ترمذی باب البر والصلة' احمد 9107 ابن ماجہ 4246 حاکم 324/2 ابن حبان 476

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کون سی چیز اکثر لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھا اخلاق آپ سے دریافت کیا گیا کون سی چیز اکثر لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی۔ آپ نے فرمایا: منہ اور شرم گاہ۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(631) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخَيْرُهُمْ خَيْرُهُمْ لِنِسَائِهِمْ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

انہی سے یہ روایت بھی مقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کے اعتبار سے کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہو اور تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیویوں کے معاملے میں بہتر ہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(632) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَذُرُّكَ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور نوافل پڑھنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(633) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رِبْضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ، وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبَيْتٍ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكُذْبَ، وَإِنْ كَانَ مَارِحًا، وَبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَنَ خُلُقُهُ".

حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

"الزَّعِيمُ": الضَّامِنُ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں اس شخص کو جنت کے اطراف میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود لڑائی کو ترک کر دے اور اس شخص کو جنت کے درمیان میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو جھوٹ کو ترک کر دے اگرچہ وہ مذاق کی صورت میں ہو اور اس شخص کو جنت کے بلند حصے میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔

جس کا اخلاق اچھا ہو۔

631-ترمذی 'مسندك' احمد 7406/3 ابو داؤد ابن حبان 479 ابن ابی شیبہ 515/8 الحاکم فی الافتتاح

632-ابو داؤد ابن حبان 480 (جامع صغير) احمد 24649/9 حاکم 199/1

633-اسنادہ صحیح أخرجه ابو داؤد 4800 و فی الباب عن انس رضی اللہ عنہ الترمذی 1994 وابن ماجہ 51

یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

”الزَّعِيمُ“: اس سے مراد ضمانت دینے والا ہے۔

(634) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ، وَأَفْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ، أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْعَدَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدُكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَمَةِ، الْفَرَّارُونَ وَالْمُنْتَفِهِقُونَ“ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ عَلِمْنَا ”الْفَرَّارُونَ وَالْمُنْتَفِهِقُونَ“، فَمَا ”الْمُتَكَبِّرُونَ“؟ قَالَ: ”الْمُتَكَبِّرُونَ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”عَدِثٌ حَسَنٌ“.

و”الْفَرَّارُ“: هُوَ كَثِيرُ الْكَلَامِ تَكَلُّفًا. و”الْمُنْتَفِهِقُ“: الْمُتَطَاوِلُ عَلَى النَّاسِ بِكَلَامِهِ، وَتَكَلُّمُهُ بِمَلْعٍ فِيهِ تَفَاضُحٌ وَتَعْظِيمٌ لِكَلَامِهِ، وَ”الْمُنْتَفِهِقُ“: أَصْلُهُ مِنَ الْفَهْقِ وَهُوَ الْأَمِيلَاءُ، وَهُوَ الَّذِي بَمَلْعِهِ بِالْكَلَامِ وَيَتَوَسَّعُ فِيهِ، وَيُغَرِّبُ بِهِ تَكَبُّرًا وَارْتِفَاعًا، وَظَهَارًا لِلْفَضِيلَةِ عَلَى غَيْرِهِ.

وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي تَفْسِيرِ حُسْنِ الْخُلُقِ، قَالَ: ”هُوَ طَلَا الْوَجْهِ، وَبَذَلَ الْمَعْرُوفَ، وَكَفَّ الْأَذَى“.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ قیامت کے دن تم میں سے میرے نزدیک زیادہ محبوب اور زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہوگا اور قیامت کے دن تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور وہ شخص ہوگا جو تکلف کے ساتھ منہ کھول کر کلام کرے اور تکبر کے طور پر بات کرے اور ”الْمُنْتَفِهِقُونَ“ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ”الْفَرَّارُونَ وَالْمُنْتَفِهِقُونَ“ اس کا تو ہمیں پتہ چل گیا ہے ”الْمُنْتَفِهِقُونَ“ اس سے کیا مراد ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تکبر کرنے والے لوگ۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

”الفرثار“ اس سے مراد وہ شخص ہے جو بکثرت بناوٹی گفتگو کرتا ہو۔ ”والمنتفہق“ یعنی وہ شخص ہے جو لوگوں کے سامنے طویل گفتگو کرتا ہو اور اپنے کلام کو عظیم اور اہم سمجھتے ہوئے منہ بھر کر بات کرتا ہو۔ ”والمنتفہق“ یہ لفظ الفہقی ہے جس کا مطلب کسی چیز کو بھر دینا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو کلام کے ذریعے اپنے منہ کو بھرا رکھے اور اس بارے میں منہ کو وسعت دے اور تکبر خود نمائی اور اپنی شخصیت کے اظہار کے طور پر عجیب و غریب باتیں کرے تاکہ اس کی دوسروں پر فضیلت ظاہر ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں اچھے اخلاق سے مراد خندہ پیشانی سے ملنا نہ کسی کو پھیلا نا اور کسی کو تکلیف پہنچانے سے بچنا ہے۔

## بَابُ الْحِلْمِ وَالْأَنَاقَةِ وَالرَّفْقِ

### باب 74: حلم برداری اور نرمی کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ (آل عمران: 134) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ (الاعراف: 199)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم معافی کو اختیار کرو بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَسْتَوِ الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ﴾ (صافات: 34-35)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور نیکی اور برائی برابر نہیں ہو سکتے۔ تم اس کو اچھے طریقے سے دور کرو پھر وہ شخص جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے وہ (تمہارے) گہرے دوست کی مانند ہو جائے گا۔ اور یہ (خوبی) صرف انہی لوگوں کو دی جاتی ہے جو صبر سے کام لیتے ہیں اور (ایسے شخص کو صرف یہ خوبی نہیں بلکہ) بڑا عظیم حصہ ملتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾ (النور: 43)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو شخص صبر سے کام لے اور معاف کر دے تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہے۔“

(635) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَشَجَّ عَبْدٍ الْقَيْسِ: ”إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَاقَةُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: آپ نے عبدالقیس قبیلے کے وفد کے سربراہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا:

”تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں اور اللہ تعالیٰ ان دونوں کو پسند کرتا ہے ایک بردباری اور دوسری سمجھ بوجھ۔“

(636) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

(637) وَعَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطَى عَلَى

الرِّفْقُ، مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْعُنفِ، وَمَا لَا يُعْطَى عَلَى مَا سِوَاهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ رفیق ہے اور نرمی کو پسند اور نرمی کے نتیجے میں وہ ثواب عطا کرتا ہے۔ جو سختی یا نرمی کے علاوہ دیگر کسی چیز پر عطا نہیں کرتا۔

اس کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(638) وَ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَالَهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

✧ انہی سے یہ حدیث بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نرمی جس چیز میں بھی ہوگی اسے آسانی دے گی اور جس چیز سے الگ کی جائے گی اسے بدنام کر دے گی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(639) وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”دَعُوهُ وَارْتَفَعُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ، يُعْتَمُّ مَيْسَرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

”السَّجَلُ“ بِفَتْحِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَاسْكَانِ الْجِيمِ: وَهِيَ الذَّلْوُ الْمُمَعْلَنَةُ مَاءً، وَكَذَلِكَ الذَّنُوبُ۔

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اسے مارنے اٹھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ تم لوگوں کو آسانی فراہم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے تنگی کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”السجل“ میں سین مہملہ فتح کے ساتھ ہے اور جیم ساکن ہے اور اس کا معنی ہے سے بھرا ہوا ڈول اور اسی طرح ”الذنوب“ کا بھی مطلب ہے۔

(640) وَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”يَسِيرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تَتَقَرَّوْا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آسانی فراہم کرو تنگی نہ کرو۔ خوشخبری سناؤ نہ کرو۔ (متفق علیہ)

(641) وَ عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

638- أخرجه مسلم 2594 والبخاری في الادب المفرد 469

639- أخرجه البخاری 220

640- أخرجه البخاری 69 و مسلم 1732

641- أخرجه احمد 7/19372 و مسلم 2582 و ابو داود 4809 واللفظ له و أخرجه ابن ماجه 3687 والبخاری في

المفرد 463 وابن حبان 548 وابن ابی شیبہ 510/8 والطبرانی في الكبير 2449

يَقُولُ: ”مَنْ بُخِرِمَ الرِّفْقُ، بُخِرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

✧ حضرت جبریل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ ہر طرح کی بھلائی سے محروم رہا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(642) وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِي. قَالَ: ”لَا تَغْضَبُ“، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: ”لَا تَغْضَبُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: تم غضبناک نہ ہونا! اس نے چند مرتبہ یہ سوال دہرایا تو آپ نے یہی فرمایا: تم غضبناک نہ ہونا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(643) وَ عَنْ أَبِي بَعْلَى شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قُتِلْتُمْ فَاحْسِنُوا الْفِتْلَةَ، وَإِذَا ذُبِحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ، وَلِإِحْسَانِكُمْ شَفْرَتُهُ، وَلِئِيْرَحِ ذَبْحَتُكُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

✧ حضرت ابو بعلی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے بارے میں اچھائی کرنا لازم قرار دیا ہے۔ اگر تم کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو (یعنی اذیت دے کر قتل نہ کرو) اور جب کسی کو ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور اپنی چھری کو تیز کر لو اور اپنے دُشمن کو آرام پہنچاؤ۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(644) وَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قُطِّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا، كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ. وَمَا أَنْتَقِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا أَنْ تَنْتَهَكَ حُرْمَةَ اللَّهِ، فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ تَعَالَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کو جب بھی کبھی دو معاملات کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے زیادہ آسان کو اختیار کیا جبکہ وہ کوئی گناہ نہ ہو۔ اگر وہ گناہ ہوتا تو آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہتے تھے اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام نہیں لیا تھا۔ البتہ اگر اللہ تعالیٰ کی کسی حرمت کو پامال کیا جاتا تو آپ اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے انتقام لیا کرتے تھے۔

642- باب الصبر کے تحت گزر چکی

643- أخرجه احمد 6/17116 و مسلم 1955 و ابو داود 2815 و الترمذی 1409 والنسائی 4418 وابن ماجه 3170

644- أخرجه مالك في موطه 1671 و احمد 9/24089 و البخاری 3560 و مسلم 2327 و ابو داود 4785 والدارمی

147/2 وابن حبان 488 و الترمذی في الشمائل 341 و البيهقی 192/10



(645) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ؟ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ تَحْرُمُ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ، هَيِّنٍ، كَلِينٍ، سَهْلٍ" رَوَاهُ ابْنُ مَزْدِي، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کس شخص جہنم حرام ہوگی۔ جہنم ہر اس شخص پر حرام ہوگی جو نرمی کرنے والا آسانی اختیار کرنے والا ہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

### بَابُ الْعَفْوِ وَالْإِعْرَاضِ عَنِ الْجَاهِلِينَ

#### باب 75: جاہلوں سے گریز کرنے اور عفو سے کام لینے کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ (الاعراف: 199)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم معافی کو اختیار کرو بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ﴾ (الحجر: 85)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اچھی طرح سے درگزر سے کام لو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ﴾ (التور: 22)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "وہ معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں کیا یہ تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ (آل عمران: 134)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور لوگوں کو معاف کرنے والے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ الْأُمُورِ﴾ (الشوری: 43)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور جو صبر سے کام لے اور معاف کر دے تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہے۔"

وَالْآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

اس موضوع پر بہت سی آیات ہیں جو معلوم ہیں۔

(646) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ آتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ أَحَدٍ؟ قَالَ: "لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ، وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقِيقَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ بَالِيلِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِهِ، فَلَمْ أَتَّفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ النَّعَالِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، وَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَطْلَتْنِي، فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا فِيهَا جَبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -، فَسَادَانِي، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ. فَتَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبِّي إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ، فَمَا شِئْتَ، إِنْ شِئْتَ أَطَبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبِينَ". فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يُعْبُدُ اللَّهَ وَخَدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الْأَخْشَبَانِ": الْجِبَلَانِ الْمُحِيطَانِ بِمَكَّةَ. وَالْأَخْشَبُ: هُوَ الْجَبَلُ الْعَلِيزُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: کیا غزوہ احد سے زیادہ شدید دن بھی آپ پر آیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہاری قوم کی طرف سے مجھے وہ دن بھی دیکھنا پڑا جو اس دن سے زیادہ شدید تھا جو عقبہ کے دن مجھے ان کی طرف سے دیکھنا پڑا تھا۔ یہ اس دن کی بات ہے جب میں نے ابن عبدیالیل بن عبد کلال کو دعوت دی اس نے میری پسند کے مطابق جواب نہیں دیا میں جا رہا تھا اور میرے چہرے پر غم کے آثار تھے ابھی میں قرن ثعالب ہی پہنچا تھا۔ میں نے سر اٹھایا تو وہاں ایک بادل تھا جس نے مجھ پر سایہ کیا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا تو اس میں جبریل موجود تھے۔ انہوں نے مجھے آواز دی اور بولے اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا آپ کو دیا جانے والا جواب سن لیا ہے جو انہوں نے آپ کو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے۔ آپ اسے جو چاہیں ان لوگوں کے بارے میں حکم دے سکتے ہیں پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے آواز دی اور مجھے سلام کیا اور بولا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا آپ کو دیا جانے والا جواب سن لیا ہے میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں میرے پروردگار نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ اپنے معاملے میں مجھے کوئی حکم دیں جو آپ چاہیں اگر آپ چاہیں تو میں ان پر یہ پہاڑ اتار دیتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے گا جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "الأخشبان" سے مراد ہے مکہ کے ارد گرد کے دونوں پہاڑ، "والأخشب" یہ سخت اور بڑے پہاڑ کو کہتے ہیں۔

(647) وَ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا أَمْرًا خَادِمًا، إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَا يَبْلُ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَسْتَقِيمُ مِنْ صَاحِبِهِ، إِلَّا أَنْ يُتْهَكَ شَيْءٌ مَحَارِمِ اللَّهِ تَعَالَى، فَيَسْتَقِيمُ لِلَّهِ تَعَالَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆ انہی سے یہ روایت بھی مقول ہے وہ یہ بات بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی کسی کو اپنے ذریعے نہیں مارا نہ کسی بیوی کو اور نہ ہی کسی خادم کو البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے کے دوران (دشمنوں کو اپنے سے قتل کیا ہے) اور جب بھی آپ کو کوئی اذیت پہنچائی گئی تو آپ نے اذیت پہنچانے والے سے انتقام نہیں لیا البتہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کی پامالی کی گئی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے انتقام لیا ہے۔

(648) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُودِ نَجْرَانِي غُلَيْظَ الْحَاشِيَةِ، فَأَذْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبَذَةً شَدِيدَةً، فَتَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبَذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَرَّ لِي بِاللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ، فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا۔ آپ نے مولے کنارہ نجرانی چادر اوڑھی ہوئی تھی ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا۔ اس نے آپ کی چادر کو زور سے کھینچا میں نے نبی اکرم ﷺ کی گردن کی جلد پر دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے چادر کے کنارے کا نشان پڑ گیا ہے۔ پھر وہ بولا اے محمد! کا جو مال آپ کے پاس موجود ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ دینے کا حکم دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف نظر اٹھایا اور مسکرا دیئے پھر آپ نے اسے کچھ دینے کا حکم دیا۔ (متفق علیہ)

(649) وَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ، ضَرْبَةً قَوْمَهُ فَأَذْمُوهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي؛ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں گویا میں اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے ایک نبی کے بارے میں یہ بات بیان کی جن کی قوم نے انہیں مارا تھا اور انہیں خون آلود کر دیا تھا اور ان کے چہرے سے خون صاف کر رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ نہیں جانتے (کہ میرا اللہ تعالیٰ سے ہے)۔

(650) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ

647- أخرجه احمد 9/24089 و مسلم 2328 و ابو داود 4786 و الترمذی في الشانل 342

648- أخرجه البخاری 3149 و مسلم 1057 و ابن ماجه 3553

649- أخرجه احمد 3/3611 و البخاری 3477 و مسلم 1792 و ابن ماجه 4025 و ابویعلیٰ 5205 و ابن حبان 6576

650- أخرجه احمد 6/17064 و البخاری 90 و مسلم 466 و ابن ماجه 984

الشَّدِيدُ بِالْصَّرْعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: طاقتور وہ نہیں ہے جو (کسی کو) پچھاڑ دے طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے۔

## بَابُ احْتِمَالِ الْأَذَى

باب 76: (کسی کی طرف سے ملنے والی) اذیت برداشت کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ (آل عمران: 134)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ غصے کو پینے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾ (الشوری: 43)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "جو صبر سے کام لے اور معاف کر دے تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہے۔"

وَفِي الْبَابِ: الْأَحَادِيثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ.

اس باب میں وہ احادیث بھی ہوں گی جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہیں۔

(651) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصْلَهُمْ وَيَقْطَعُونَنِي، وَأُخْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسُونَنِي إِلَيَّ، وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ أَفَقَالَ: "لَيْنَ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، لَكَائِمًا تُسْفِهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهُ فِي بَابِ صَلَاةِ الْأَرْحَامِ.

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے کچھ رشتے دار ہیں میں ان کے ساتھ رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھتا ہوں اور وہ لا تعلقی اختیار کرتے ہیں میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں میں ان کے ساتھ بردباری سے کام لیتا ہوں وہ میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو تم کہہ رہے ہو اگر ایسا ہی کرتے ہو تو گویا تم ان کے اوپر راکھ پھینکتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا جب تک تم ایسا کرتے رہو گے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اس سے پہلے رشتے داری کے حقوق کا پہلے باب میں ذکر کیا جا چکا ہے۔

بَابُ الْغَضَبِ إِذَا انْتَهَكْتَ حُرْمَاتِ الشَّرْعِ وَالْإِنْتِصَارَ لِذِيَنِ اللَّهِ تَعَالَى

باب ۷: جب شرعی احکام کی حرمت کو پامال کیا جائے تو غضب کا اظہار کرنا اور اللہ تعالیٰ دین کی مدد کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَمَنْ يَعْظَمْ حُرْمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِنْدَ رَبِّهِ﴾ (الحج : ۳۵)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے قابل احترام قرار دی جانے والی چیزوں کی تعظیم یہ اس کے پروردگار کی بارگاہ میں اس شخص کے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾ (محمد : ۷)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اگر تم اللہ کی مدد کرو تو وہ تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔“

وَفِي الْبَابِ حَدِيثُ عَائِشَةَ السَّابِقِ فِي بَابِ الْعَفْوِ -

اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بھی ہے جو ”معاف کرنے“ کے باب میں گزر چکی ہے۔

(652) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَقِبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْبَذَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي لَا تَأْخُرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، أَلَمَّا رَأَيْتُ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ مِنْكُمْ

فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُؤْجِزْ؛ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيرَ وَالصَّغِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ عقبہ بن عمرو البذری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں

بولا: میں صبح کی نماز میں فلاں شخص کی وجہ سے شریک نہیں ہوتا کیونکہ وہ ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ راوی بیان

میں نے وعظ و نصیحت کرتے ہوئے اس دن نبی اکرم ﷺ کو جتنا غضبناک دیکھا ہے۔ اس سے زیادہ غضبناک

دیکھا۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کو متفر کرتے ہیں جس شخص نے لوگوں کو نماز پڑھانی ہو وہ

پڑھائے کیونکہ اس کے پیچھے بڑی عمر کے لوگ بھی ہوتے ہیں چھوٹے بھی ہوتے ہیں اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں

(علیہ)

(653) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

652- بخاری: مسلم: احمد: نسائی: ابن ماجہ: ابن الجارود: ابن حبان: طبرانی: اساعیلی: ابو عوانہ: براقانی: ابو نعیم:

(الاحکام قلنشدی)

653- اخرجه البخاری 5954 و مسلم 92/2107 و النسائی 5371

سَرَتْ سَهْوَةً لِي يَقْرَأَ فِيهِ تَمَائِيلُ، فَلَمَّا رَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهَ وَتَلَوْنَ وَجْهَهُ، وَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ، أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهَوْنَ بِخُلُقِي اللَّهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

”السَّهْوَةُ“: كَالصُّفَةِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ - و”الْقِرَامُ“: بِكُسْرِ الْقَافِ: سِتْرٌ رَقِيقٌ، وَ”هَتَكَهَ“:

أَفْسَدَ الصُّورَةَ الَّتِي فِيهِ -

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے میں نے ایک لگایا تھا

جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں نبی اکرم ﷺ نے جب اسے دیکھا تو اسے پھاڑ دیا۔ آپ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا۔

آپ نے فرمایا اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ شدید عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی

خلق کے بارے میں اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”اسہوۃ“ گھر کے درمیان میں واقع چہرہ یا دیوڑھی، ”القرام“ قاف پر کسرہ کے

ساتھ اس کا مطلب ہے باریک پردہ۔ ”وہتکہ“ اس میں تصویر تھی جسکو یگاڑ دیا۔

(654) وَعَنْهَا: أَنَّ قَرِيشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْرُومَةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يَكْلِمُ فِيهَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوا: مَنْ يَجْتَرِءُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ؟ فَكَلَّمَهُ أَسَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اتَّشَفَعُ فِي حَدِّ مَنْ حُدِّدَ اللَّهُ تَعَالَى؟» ثُمَّ

قَامَ فَاسْتَطَبَّ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ

الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَإِنَّمَا اللَّهُ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

انہی سے یہ روایت منقول ہے قریش ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت پریشان ہوئے جس نے چوری کر

لی تھی، انہوں نے کہا اس عورت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کون بات کرے گا پھر ان میں سے بعض لوگوں نے کہا یہ

جرات صرف اسامہ بن زید کر سکتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے محبوب ہیں۔ اسامہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں بات

کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کی حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو، پھر آپ کھڑے ہوئے آپ نے خطبہ دیا اور

فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے کیونکہ جب ان میں کوئی بڑے خاندان کا شخص چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ

دیتے تھے اور جب کمزور شخص چوری کرتا تھا تو اس پر حد جاری کرتے تھے۔

اللہ کی قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ نے چوری کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کٹا دیتا۔ (متفق علیہ)

(655) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُحَامَةً فِي الْفَلَيْدَةِ، فَشَقَّ

654- اخرجه البخاری 3475 و مسلم 1688 و ابو داؤد 4373 و الترمذی 1430 و النسائی 4914 و ابن ماجہ 2547 و ابن

حبان 4402

655- اخرجه احمد 5/12809 و البخاری 241 و مسلم 551 و عبد الرزاق 1692 و ابن حبان 2267 و ابن ابی شیبہ 364/2

والحمیدی 1219 و البيهقي 255/1

ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُؤِيَ فِي وَجْهِهِ : فَقَالَ : "إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يَنَاجِي رَبَّهُ وَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ، فَلَا يَزُقُّ أَحَدُكُمْ قَبْلَ الْقِبْلَةِ ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ " ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَّقَ فِيهِ ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ : "أَوْ يَفْعَلْ هَكَذَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَالْأَمْرُ بِالْبَصَاقِ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ هُوَ فِيمَا إِذَا كَانَ فِي غَيْرِ الْمَسْجِدِ ، فَلَمَّا فِي الْمَسْجِدِ فَيَبْصُقُ إِلَّا فِي قُرْبِهِ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : نبی اکرم ﷺ نے قبلہ کی سمت میں مسجد کی دیوار پر تھوک لگا ہوا دیکھا یہ باب آپ کو بہت گراں گزری۔ یہاں تک کہ اس کا اثر آپ کے چہرے پر محسوس ہوا آپ اٹھے اور آپ نے اپنے دست مبارک سے اسے صاف کیا اور فرمایا : جب کوئی شخص نماز کی حالت میں ہوتا ہے تو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے اس کا پروردگار اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے تو کوئی بھی شخص قبلہ کی سمت میں ہرگز نہ تھو کے بلکہ بائیں طرف تھو کے پاؤں کے نیچے تھو کے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کا پلو پکڑا اس میں تھوکا اور پھر اسے مل دیا اور پھر فرمایا : یا پھر اس طرح کر لیا کرتے (متفق علیہ)

بَابُ أَمْرِ وَلَاَةِ الْأُمُورِ بِالرَّفْقِ بِرَعَايَاهُمْ وَنَصِيحَتِهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَالنَّهْيِ عَنْ عَشْيِهِمْ وَالتَّشْدِيدِ عَلَيْهِمْ وَإِهْبَالِ مَصَالِحِهِمْ وَالْغَفْلَةِ عَنْهُمْ وَعَنْ حَوَائِجِهِمْ

باب 78: حکمرانوں کو اپنی رعایا کے ساتھ نرمی سے پیش آنے اور خیر خواہی رکھنے اور ان کے ساتھ شفقت کا سلوک کرنے کا حکم اور انہیں دھوکہ دینے، ان پر سختی کرنے ان کی مصلحتوں میں کوتاہی کرنے اور ان کی ضروریات کے بارے میں غفلت کا شکار ہونے کی ممانعت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ وَخَفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ (النساء : 215) ،

ارشاد باری تعالیٰ ہے : "اور تم اپنے پروں کو ان کے لئے جھکا دو جو مومنین تمہاری پیروی کریں۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴾ (الحل : 90)

ارشاد باری تعالیٰ ہے : "بے شک اللہ تعالیٰ انصاف احسان اور رشتہ داروں کو ادائیگی کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور اور سرکشی سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔"

(656) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ

656- أخرجه احمد 2/4495 والبخاری 893 مسلم 1829 و ابو داود 2928 والترمذی 1705 وابن حبان 4489 والبيهقي

"كُلُّكُمْ رَاعٍ ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ : الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا ، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے : تم میں سے ہر شخص گمران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی گمرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ آدمی اپنے گھروالوں کے بارے میں گمران ہے اس سے اس کی گمرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی گمران ہے اور اس سے اس کی گمرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا گمران ہے اس سے اس کی گمرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ تم میں سے ہر شخص گمران ہے اور اس سے اس کی گمرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(657) وَعَنْ أَبِي يَعْلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : "مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَةً ، يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٍ لِرَعِيَّتِهِ ، إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رَوَايَةٍ : "فَلَمْ يَحْطُهَا بِنُصْحِهِ لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ" .

وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : "مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أُمُورَ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ ، إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ" .

حضرت ابویعلیٰ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے : اللہ تعالیٰ جس بھی بندے کو حکمران مقرر کرتا ہے اور وہ اس حالت میں مرے کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام قرار دے گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں : وہ ان کے ساتھ خیر خواہی کا سلوک نہیں کرتا تو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں : جو امیر مسلمانوں کے امور کا گمران بنے اور پھر ان کے لئے کوشش نہ کرے اور پھر ان کے لئے خیر خواہی نہ کرے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(658) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ فِي بَيْتِي هَذَا : "اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ ، فَاشْفُقْ عَلَيْهِ ، وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ ، فَارْفُقْ بِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے میرے گھر میں فرمایا تھا اے اللہ ! جو میری امت کے کسی معاملے کا گمران بنے اور ان پر سختی کرے تو اس پر سختی کر اور جو میری

657- أخرجه البخاری 6150 و مسلم 142

658- أخرجه مسلم 1828

امت کے کسی معاملے کا نگران بنے اور ان پر نرمی کرے تو اس پر نرمی کر۔  
اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(659) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَانَ إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَبْكُونِ بَعْدِي فَبَكَرُونَ" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: "أَوْفُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَلَا أَوَّلَ، ثُمَّ أَعْطَوْهُمْ خُطْبًا وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْإِدْنَى لَكُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ سَأَلَهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل میں یکے بعد دیگرے انبیاء آتے رہے جب ایک نبی کا انتقال ہوتا تو اس کے پیچھے دوسرے نبی آ جاتے تھے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں میرے بعد خلفاء ہوں گے اور وہ زیادہ بھی ہوں گے۔ (یعنی ایک وقت میں زیادہ لوگ خلافت کے دعویدار ہو سکتے ہیں) نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا جس کی پہلے بیعت کی گئی ہو اس کی بیعت کو اور ان کا حق دو۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کا سوال کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جس چیز کا نگران مقرر کیا ہے اس کا حساب لے گا۔ (متفق علیہ)

(660) وَعَنْ عَصِيدِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْخَطَمَةُ" فَبَالَكَ أَنْ تَكُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عاصد بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس آئے اور ان سے کہا میرے بیٹے! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے برا حکمران ظالم ہوگا تو تم اس بات کو تم ان میں شامل ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

(661) وَعَنْ أَبِي مَرْثَمٍ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ، فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَوَقَفَرِهِمْ، احْتَجَبَ اللَّهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّيْتِهِ وَفَقَرِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ" فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ: رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابو مرثم الازدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ

659-اخرجه احمد 2/7965 والبخاری 3455 ومسلم 1842 وابن ماجه 2871 وابن حبان 3555 والبيهقي 4/1448  
660-مسلم في المغازی 'احمد' مزی ویسوی نے بخاری کا نام ذکر نہیں کیا مختصر جامع الاصول میں دینے کے لئے اس کی طرف نسبت کی ہے۔ پس نہ ہوئی۔ نووی سے قلم زد ہوگئی۔

661-صحيح الاسناد اخرجه ابو داود 2948 والترمذی 1332 والحاكم 4/7027 وفي الباب عن معاذ رضي الله عنه عند وغيره

یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مسلمانوں کا حکمران بنے اور ان کی ضروریات اور مجبوریوں اور غربت سے پردے میں رہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ضرورت، مجبوری اور غربت سے پردے میں رہے گا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک شخص کو مقرر کیا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ الْوَالِي الْعَادِلِ باب 79: عادل حکمران

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ﴾ (النحل: 90، الآية)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ (الحجرات: 9)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "انصاف سے کام لو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

(662) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ تَعَالَى، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلِّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ فُخْرًا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ، وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ نَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاخْشَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالَهُ مَا تُنْفِقُ بِمَنْبِهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاضَتْ عَيْنَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سات طرح کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنا خاص سایہ رحمت عطا کرے گا۔ اس دن جس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ایک عادل حکمران دوسرا وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو۔ ایک وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہتا ہو اور وہ افراد جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں اسی حالت میں اکٹھے ہوتے ہوں اور اسی حالت میں جدا ہوتے ہوں اور ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور ایک وہ شخص جو صدقہ کرتے ہوئے اسے اتنا خفیہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے اور ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

662-اخرجه احمد 2/6502 ومسلم 1827 والنسائي 5394 والحميدي 588 وابن حبان 4484 والحاكم 4/7006 والبيهقي في الكبرى 88/87/10 وفي الاسماء والصفات والأجری في الشريعة

بَابُ وَجُوبِ طَاعَةِ وَلَائِ الْأَمْرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمِ طَاعَتِهِمْ فِي الْبَعْصِيَةِ  
باب 80: حاکم وقت کی فرمانبرداری کا واجب ہونا جبکہ وہ گناہ کے کام میں نہ ہو  
اور گناہ کے کام میں ان کی فرمانبرداری کا حرام ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ﴾ (النساء: 59)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو رسول کی اطاعت کرو اور اپنے ”اولی الامر“ (حکمرانوں) کی اطاعت کرو“۔

(666) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ، إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، مسلمان شخص پر اطاعت و فرمانبرداری لازم ہے اس معاملے میں جو اسے پسند ہو یا ناپسند ہو ماسوائے اس کے کہ اسے گناہ کا حکم دیا جائے تو کوئی اطاعت اور فرمانبرداری نہیں ہوگی۔ (متفق علیہ)۔

(667) وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، يَقُولُ لَنَا: ”فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے جب ہم نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اطاعت اور فرمانبرداری کی بیعت کی تو آپ نے ہم سے فرمایا اپنی گنجائش کے مطابق (تم اطاعت اور فرمانبرداری کرو گے) (متفق علیہ)

(668) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةِ لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ، وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .  
وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ: ”وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ مُفَارِقٌ لِلْجَمَاعَةِ، فَإِنَّهُ يَمُوتُ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً“  
”الْمِيتَةُ“ بِكَسْرِ الْمِيمِ .

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

666- أخرجه البخاری 7144 و مسلم 1839 و ابو داؤد 2626 و الترمذی 1713 و النسائی فی الکبریٰ 5/8720 و ابن ماجہ

2864

667- بخاری فی الاحکام 'مسلم فی المغازی' عن عبد الله بن دينار 'ترمذی فی السیر' نسائی فی السیر والبیعة (اطراف مزی)

668- أخرجه البخاری 7202 و مسلم 1867 و الترمذی 1593 و النسائی 4198

(663) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ الْمُفْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ: الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَارَدَهُ مُسْلِمٌ“ .

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ انصاف کرنے والے لوگ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے عہدے اور اپنے گھروالوں اور جس کے بھی وہ نگران ہوں گے ان سب میں انصاف سے کام لیتے ہوں گے۔  
اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(664) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”خِبَارُ أَمَتِكُمْ الَّذِينَ تَحِبُّونَهُمْ وَبِحُبِّكُمْ، وَتَصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ. وَشِرَارُ أَمَتِكُمُ الَّذِينَ تَبْغِضُونَهُمْ وَتُبْغِضُونَهُمْ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ“ قَالَ: فَلَنَّا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا تَنَابِذُهُمْ؟ قَالَ: ”لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ. لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .  
قَوْلُهُ: ”تُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ“: تَدْعُونَ لَهُمْ .

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تمہارے سب سے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں تم ان کے لئے دعائے رحمت کرو اور تمہارے لئے دعائے رحمت کریں اور تمہارے سب سے برے حکمران وہ ہوں گے جنہیں تم ناپسند کرو اور وہ تمہیں پسند کریں۔ تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم انہیں پناہ دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ تمہارے درمیان نماز قائم کرتے رہیں۔  
اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”تصلون علیہم“ یعنی تم ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔  
(665) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”أَهْلُ الْبَيْتِ ثَلَاثَةٌ: دُو سُلْطَانٍ مُفْسِطٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَجِبٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَوَسِيلٍ، وَغَنِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ دُو عِبَالٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اہل تین طرح کے لوگ ہوں گے۔ ایک وہ حاکم جو انصاف کرنے والا ہو اور اسے نیکی کی توفیق ملی ہو ایک وہ شخص جو مہربان ہو نرم مالک ہو ہر رشتے دار کے لئے اور ہر مسلمان کے لئے اور تیسرا وہ پاکدامن شخص جو صاحب عیال ہو اور مانگنے سے بچے۔

663- أخرجه اصنًا 24036/9 و مسلم 1855 وابن حبان 4589 و البيهقي 158/8

664- جزء من حديث طويل أخرجه مسلم 2865



ہے: جو شخص اطاعت سے ہاتھ کھینچ لے گا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے پاس کوئی حجت ہوگی اور جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس کی گردن میں بیعت نہ ہو تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

(669) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنْ اسْتَعْمَلْ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، كَانَ رَأْسَهُ زَبِيئَةً"، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اطاعت و فرمانبرداری سے کام لو۔ اگر تم پر ایک حبشی شخص کو حاکم مقرر کیا جائے جس کا سر انگوڑی کا مانند (چھوٹا) ہو۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(670) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَيْكَ السَّيِّئَةُ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ، وَمَنْ شِطَّتْكَ وَمَكْرَهَكَ، وَأَثَرَةُ عَلَيْكَ"، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم پر اطاعت و فرمانبرداری لازم ہوگی اور آسانی کے عالم میں پسندیدگی اور ناپسندیدگی کے عالم میں اور اپنے ساتھ ترجیحی سلوک کے عالم میں (ہر حالت میں لازم ہے)۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(671) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَسَزَلْنَا مَنَزِلًا، فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِيَابَهُ، وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ، وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ، إِذْ نَادَى مُنَادٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرٍ مَا بَعَلَّمَهُ لَهُمْ، وَيُنْذِرَهُمْ شَرًّا مَا يَنْتَضِلُّ لَهُمْ. وَإِنْ أَمَنَكُمْ هَذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا، وَسَبَبُ الْآخِرَةِ بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكَرُونَهَا، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ بُرْءًا بَعْضُهَا بَعْضًا، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ بِقَوْلِ الْمُؤْمِنِ: هَذِهِ مُهْلِكِي، ثُمَّ تَنْكَشِفُ، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ بِقَوْلِ الْمُؤْمِنِ: هَذِهِ هَلِيهِ. فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْخُزَ عَنِ النَّارِ، وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَلْيَأْتِهِ مَنَبَّةٌ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ. وَمَنْ بَاتَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةً يَدِهِ، وَتَمَرَةً قَلْبِهِ، فَلْيَطِغْهُ إِنْ

669-بخاری کتاب الصلاة والاحکام ابن ماجہ فی الجہاد

670-اخرجه مسلم 1836 والنسائی 4166

671-اخرجه مسلم 1844 و ابو داؤد 4248 والنسائی 4202 وابن ماجہ 3956

اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ الْخَوْبُ نَارُغَةً فَاصْرَبُوا غَنَقَ الْآخِرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: "يَنْتَضِلُ" أَيْ: يُسَابِقُ بِالرَّمْيِ بِالْبَلِّ وَالنَّشَابِ. وَ"الْجَشَرُ": بِفَتْحِ الْجِيمِ وَالشَّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالضَّرَاءِ، وَهِيَ: الدَّرَابُ الَّتِي تَرَعَى وَتَبِيْتُ مَكَانَهَا. وَقَوْلُهُ: "يُرْفِقُ بَعْضُهَا بَعْضًا" أَيْ: يَصِيرُ بَعْضُهَا بَعْضًا رَفِيفًا: أَيْ خَفِيفًا لِعِظَمِ مَا بَعْدَهُ، فَالثَّانِي يُرْفِقُ الْأَوَّلَ. وَقَبْلَ مَعْنَاهُ يُشَوِّقُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ بِتَحْسِينِهَا وَتَسْوِيلِهَا، وَقِيلَ: بُشِبَهُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے۔ ہم نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا ہم میں سے کسی نے اپنا خیمہ درست کرنا شروع کر دیا۔ کسی نے تیر ٹھیک کرنا شروع کر دیئے کسی نے اپنے جانور چرانے شروع کر دیئے۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ کے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ نماز کھڑی ہو نیوالی ہے۔ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اکٹھے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا مجھ سے پہلے جو بھی نبی گزرا اس پر یہ لازم تھا کہ وہ اپنی امت کی ہر اس بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرے جو وہ ان کے لئے جانتا ہے۔ انہیں ہر اس چیز کے شر سے ڈرائے جو وہ ان کے بارے میں جانتا ہے اور تمہاری یہ امت اس کی عافیت اس کے ابتدائی حصے میں ہے اور اس کے آخری حصے میں آزمائش ہوگی اور وہ امور ہوں گے جو تمہیں برے لگیں ایک فتنہ آئے گا جس کے پیچھے دوسرا فتنہ ہوگا۔ ایک فتنہ آئے گا تو بندہ مومن یہ کہے گا یہ مجھے ہلاک کر دے گا۔ پھر وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر دوسرا فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا یہ اور یہ تو جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسے جہنم سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو جب اس کی موت آئے تو وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور وہ لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرے جس کی اسے خواہش ہو کہ لوگ اس کے ساتھ وہ سلوک کریں اور جو شخص کسی امام کی بیعت کر لے اور اپنا ہاتھ اس کو دیدے اور اپنا دل بھی اسے دیدے تو اسے اس حاکم کی اطاعت کرنی چاہیے جہاں تک اس کے لئے ممکن ہو اور اگر کوئی دوسرا شخص آ کر اس حاکم کا مقابلہ کرے تو دوسرے شخص کی گردن اڑا دو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اور یہ قول "ينتضل" یعنی تیر اندازی میں مقابلہ کرنا۔ "والجشر" میں جیم پر فتح اور شین معجمہ اور راء ہے اور اس کا معنی ہے جانوروں کو چرانا اور ان کے لئے راستہ بنانا۔ یرق بَعْضُهَا بَعْضًا یعنی بعد میں آنے والا فتنہ پہلے آنے والے فتنے سے ہلکا ہوگا اور بعض نے کہا کہ اس کا معنی ہے کہ ایک فتنہ دوسرے کا شوق پیدا کر دے گا اور اس کے لئے دلوں کی ترمیم کرے گا اور بعض نے کہا ہے کہ ہر فتنہ ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہوگا۔

(672) وَعَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ وَابْنِ أَبِي حَبْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتِ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ بَسَّالُونَا حَقَّهُمْ، وَبَمَنْعُونَا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حَقَلُوا، وَعَلَيْكُمْ مَا حَمَلْتُمْ"، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

672-اخرجه مسلم 1846 والترمذی 2199

﴿ حضرت ابو سعید بن مسعود رضی اللہ عنہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلمہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا اور بولے اے اللہ کے نبی! آپ کے خیال میں اگر ہمارے اوپر ایسے حکمران آجائیں جو ہم سے اپنے حق کا سوا کچھ نہیں لیں ہمارا حق نہ دیں تو آپ ہمیں کیا حکم دیں گے۔ انہوں نے پھر یہی سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اطاعت و فرمانبرداری سے کام لو کیونکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کے پابند ہیں اور تم اپنی ذمہ داریوں کے پابند ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(673) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهَا سَنَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تَنْكُرُونَهَا" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَذَرَكَ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: "تَوَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرے بعد (تمہارے ساتھ) ترجیحی سلوک کیا جائے گا اور کچھ ایسے معاملات ہونگے جو تمہیں برے لگیں گے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم میں جو شخص اسے پالے تو آپ اسے کیا حکم دیں گے۔ آپ نے فرمایا: تم اس حق کو ادا کرو جو تمہارے ذمے لازم ہے اور اپنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرو۔ (متفق علیہ)

(674) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَطَاعَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعِصِ الْأَمِيرَ عَصَانِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس شخص نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(675) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيُصْبِرْ، فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شَيْئًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو اپنے امیر کی کوئی بات بری لگی ہو تو وہ صبر سے کام لے کیونکہ جو شخص سلطان سے ایک بالشت الگ ہو گا وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

(676) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

673-بخاری فی علامات فی النبوة، مسلم فی المغازی، ترمذی فی الفتن

674-اخرجه احمد 3/8513، والبخاری 7137، ومسلم 1835، وابو داود 2624، والعزمی 1762، والنسائی 204

والطیالسی 2577، وابن حبان 4556، وابن ابی شیبہ 212/12، وعبد الرزاق 20679، وابو عوانہ 109/2، والبیہقی 55/8

وابن ماجہ 3

675-اخرجه البخاری 7053، ومسلم 1849

"مَنْ أَهَانَ السُّلْطَانُ أَهَانَ اللَّهَ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثٌ كَثِيرَةٌ فِي الصَّبْرِ. وَقَدْ سَبَقَ بَعْضُهَا فِي أَبْوَابٍ.

﴿ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص سلطان کو رسوا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اس بارے میں بہت سی احادیث ہیں جو مستند ہیں۔ ان میں سے کچھ اس سے پہلے کے ابواب میں نقل کی جا چکی ہیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ سُؤَالِ الْأَمَارَةِ وَاخْتِيَارِ تَرْكِ الْوَلَايَاتِ إِذَا لَمْ يَتَّعِينَ عَلَيْهِ أَوْ تَدْعُ حَاجَةً إِلَيْهِ

باب 81: حکومت کی طلب کی ممانعت اور جب کسی شخص کو اس پر متعین نہ کیا گیا ہو یا کوئی شخص اس کا ضرورت مند ہو تو حکومت کو ترک کر دینا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ يَلِكُ الدَّارِ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴾

(القصص: 83)

"یہ آخرت کا گھر ہے جو ہم ان لوگوں کو دیں گے کہ جو غلو نہیں کرتے اور زمین میں فساد نہیں پھیلاتے اور عاقبت پرہیزگاروں کے لئے ہے۔"

(677) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، لَا تَسْأَلِ الْأَمَارَةَ؛ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلْتُ إِلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى بَيْعٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَإِنَّ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرٌ عَنْ يَمِينِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿ حضرت ابو سعید عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبد الرحمن بن سمرہ! تم حکومت نہ مانگنا کیونکہ اگر یہ تمہیں مانگے بغیر دی گئی تو اس معاملے میں تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر مانگنے کے نتیجے میں دی گئی تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور جب تم کوئی قسم اٹھاؤ اور اس کے برعکس کام کو بہتر سمجھو تو وہ کام کرو جو زیادہ بہتر ہو

676-اخرجه احمد 7/20577، والعزمی 2231، واللفظ له. واسناده حسن

677-بخاری فی الايمان والاحكام، مسلم فی الايمان والنذور، ابو داود فی الاخراج مختصراً، ترمذی فی النذور والايمان، نسائی فی القضاء

والسور والايمان والنذور-

اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔ (متفق علیہ)

(678) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَبَا ذَرٍّ، إِيَّاكَ ضَعِيفًا، وَإِيَّاكَ أَحَبُّ لَكَ مَا أَحَبُّ لِنَفْسِي. لَا تَأْمُرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ، وَلَا تَوَكِّلَنَّ مَالَ يَتِيمٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں اور میں تمہارے لیے وہی بات پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ تم دو آدمیوں پر بھی امیر ہرگز نہ بننا اور یتیم کے مال پر نگران نہ بننا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(679) وَعَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تَسْتَعِيلُنِي؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي، ثُمَّ قَالَ: أَبَا ذَرٍّ، إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ حِزْبِي وَنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَأَدَّى إِلَيَّ فِيهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے سرکاری کیوں نہیں مقرر کرتے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے کندھے پر مارا اور فرمایا: اے ابو ذر! تم کمزور ہو اور یہ امانت ہے اور یہ قیامت میں رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگی۔ البتہ جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے اور اس بارے میں اس پر جواز لازم ہے اسے ادا کرے۔ (وہ رسوا نہیں ہوگا)

(680) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْأَمَارَةِ، وَتَسْتَكُونُونَ نَدَامَةَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: غنقریب تم حکومت کا لالچ کرو گے یہ بات تمہارے لئے قیامت کے دن ندامت کا باعث ہوگی۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

بابُ حَثِّ السُّلْطَانِ وَالْقَاضِي وَغَيْرِهِمَا مِنْ وُكَلَاءِ الْأُمُورِ عَلَى اتِّخَاذِ وَزِيرٍ صَالِحٍ وَتَحْذِيرِهِمْ مِنْ قُرْنَاءِ السُّوءِ وَالْقَبُولِ مِنْهُمْ

باب 82: سلطان اور قاضی اور دیگر حضرات کو اس بات کی ترغیب دینا کہ وہ سرکاری اہل کار ایسے لوگوں کو مقرر کریں جو اس لائق ہو اور انہیں برے ہم نشینوں سے بچانا اور ان کی بات

678- أخرجه مسلم 1826 و ابو داؤد 2868 والنسائي 3669 وابن حبان 5564 والبيهقي 129/3

679- أخرجه مسلم 1825

680- الحديث بتابعه أخرجه البخاري 7148 وكذا أخرجه احمد 3/9798 والنسائي 4222 وابن حبان 4482 والبيهقي 129/3

ماننے سے بچنے کی تلقین

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الْأَخْلَاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ﴾ (الزخرف: 67) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے البتہ پرہیزگار لوگ ایسے نہیں ہوں گے۔“ (681) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ، وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ: بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحْضُرُهُ عَلَيْهِ، وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالنَّهْيِ وَالْمَعْصُومِ مِنْ عَصَمِ اللَّهِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا یا جس بھی شخص کو خلیفہ مقرر کیا اس کے ساتھ دو ساتھی ہوتے ہیں ایک ساتھی اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور اس کی ترغیب دیتا ہے اور دوسرا ساتھی اسے برائی کا حکم دیتا ہے اور اس کی ترغیب دیتا ہے اور وہ شخص محفوظ رہتا ہے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(682) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا، جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا صَدِيقًا، إِنْ نَسِيَ ذِكْرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ، وَإِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا سَوِيًّا، إِنْ نَسِيَ لَمْ يَذْكُرْهُ، وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعْنَهُ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَلَى شَرِّطِ مُسْلِمٍ. سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے بہترین وزیر عطا کر دیتا ہے۔ وہ امیر اگر بھول جائے تو وہ وزیر اسے یاد کروا دیتا ہے۔ اگر اسے یاد ہو تو وہ کام کرنے میں اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اس کے برعکس ارادہ کرتا ہے تو اسے برا وزیر دے دیتا ہے۔ وہ امیر اگر بھول جائے تو وہ وزیر اسے یاد نہیں کراتا اور اگر اس امیر کو یاد ہو تو یہ اس کی مدد نہیں کرتا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اچھی اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے جو امام مسلم رحمہ اللہ کی شرائط کے مطابق ہیں۔

بابُ النَّهْيِ عَنْ تَوَلِّيَةِ الْأَمَارَةِ وَالْقَضَاءِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْوَلَايَاتِ لِمَنْ سَأَلَهَا أَوْ حَرَصَ عَلَيْهَا فَعَرَضَ بِهَا

681- أخرجه البخاري 6611 واحمد 4/11342 والنسائي 4213 وابن حبان 6192 و ابو يعلى 1228 والبيهقي 111/10 وأخرجه في الادب المفرد 256 ضمن حديث طويل. وأخرجه العرمذى 2369 وابن حبان 6191 بلفظ ما من لبي الاوله بطائعتان بطانة تأمره بالمعروف وتنهيه عن المنكر و بطانة لا تألوه خبالاً فمن وفي شرها فقد وفي ومعنى لا تألوه خبالاً أى لا تقصر فى الساد امره وهو اقتباس من قوله تعالى لا تتخذوا بطانة من دونكم لا يآلؤكم خبالاً والله تعالى اعلم 682- صحيح الاسناد أخرجه ابو داؤد 2932 والنسائي 4215 مختصراً

**باب 83:** حکومت اور قضاء اور دیگر عہدوں پر ایسے شخص کو نگران مقرر کرنا منع ہے جو اس کا طلبگار ہو یا اس کا لالچ رکھتا ہو اور خود کو اس کام کے لئے پیش کرے

(683) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِيٍّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّكَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - وَالْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَ: "إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُؤَلِّي هَذَا الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ، أَوْ أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.   
 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں اور میرے ساتھ دو چچا زاد بھائی تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمیں امیر مقرر کر دیں دوسرے نے بھی اسی طرح کی بات کہی۔ تو انہوں نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم! ہم اس کام کا نگران کسی ایسے شخص کو نہیں بنائیں گے جو اس کا مطالبہ کرے یا کسی بھی ایسے شخص کو کریں گے جو اس کا لالچ رکھے۔

## کتاب الادب

### ادب کا بیان

بَابُ الْحَيَاءِ وَفَضْلِهِ وَالْحِثِّ عَلَى التَّخَلُّقِ بِهِ

**باب 84:** حیا اس کی فضیلت اور حیا کو اختیار کرنے کی ترغیب

(684) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعْطُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعُهُ، فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں سمجھا رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ (متفق علیہ)   
 (685) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.   
 وَلَمْ يَرْوِ إِلَّا لِمُسْلِمٍ: "الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ" أَوْ قَالَ: "الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ".

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، حیا صرف بھلائی لاتی ہے۔ (متفق علیہ)

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حیا مکمل طور پر بھلائی ہے۔

راوی کو شک ہے یا یہ الفاظ ہیں: حیا پوری کی پوری بھلائی ہے۔

(686) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بَضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً: فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ،

684- أخرجه مالك في موطأ 1679 وأحمد 2/4554 والبخاری 24 و مسلم 36 و أبو داود 4795 والترمذی 2615 وابن

ماجه 58 وابن حبان 610 والبيهقي 625 والنسائي 5048 وابن منده في الايمان 174 وغيرهم من ائمة الحديث الشريف.

685- أخرجه البخاری 6117 و مسلم 37 و أبو داود 4796

686- بخاری مسلم

وَالْحَبَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”الْبُضْعُ“ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَيَجُوزُ فَتَحُهَا : وَهُوَ مِنَ الصَّالِحَةِ إِلَى الْعَشْرَةِ .

وَالشُّعْبَةُ : الْفِطْعَةُ وَالْخَصْلَةُ . وَالْإِمَاطَةُ : وَالْإِزَالَةُ . وَالْأَذَى : مَا يُؤْذِي كَجَحْرِ وَشَوْكٍ وَرَمَادٍ وَقَدَرٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں (شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں۔ اس میں سے سب سے زیادہ فضیلت والی شاخ اس بات کا اعتقاد ہے اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں اور سب سے کم تر (شاخ) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کا ایک شاخ ہے (امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”البضع“ میں باء کسرہ کے ساتھ ہے اور فتح کے ساتھ بھی ٹھیک ہے اس کا معنی سے اس تک کے اعداد۔ ”والشعبۃ“ یعنی ٹکڑا، عادت۔ ”الاماطۃ“ یعنی ازالہ۔ ”والاذی“ تکلیف دہ چیزیں یعنی کا مٹی، راکھ، گندگی اور اسی قسم کی اور چیزیں۔

(687) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَبَاءً مِنَ الْعُدْرَاءِ فِي خِدْرِهَا ، فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفَنَاهُ فِي وَجْهِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ پر دے میں رہنے والی کنواری لڑکیوں سے زیادہ والے تھے۔ جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو ناپسند ہوتی تھی تو ہمیں آپ کے چہرے سے اندازہ ہو جاتا تھا۔ (متفق) قَالَ الْعُلَمَاءُ : حَقِيقَةُ الْحَبَاءِ خُلُقٌ يَبْعَثُ عَلَى تَرْكِ الْقَبِيحِ ، وَيَمْنَعُ مِنَ التَّفْصِيرِ فِي حَقِّ ذِي الْعِلْمِ وَرَوَيْنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْجَنْدِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ ، قَالَ : الْحَبَاءُ : رُؤْيَا الْآلَاءِ - أَيْ الْيَعْمِ - وَرُؤْيَا التَّفْصِيرِ ، بَيْنَهُمَا حَالَةٌ تُسَمَّى حَبَاءً . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

علماء فرماتے ہیں حیا کی حقیقت ایسے اخلاق ہیں جو قبیح چیز کو ترک کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ اور حق دار کے حق کوتاہی کے ارتکاب سے روکتے ہیں۔ ہم نے امام ابو القاسم جندی بغدادی کا یہ قول نقل کیا ہے۔ ایک نعمتوں کا جائزہ لینا اور ایک کوتاہیوں کا جائزہ لینا ہے۔ ان دونوں کے درمیان جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اسے حیا کہتے ہیں۔

## بَابُ حِفْظِ السِّرِّ

### باب 85: راز کی حفاظت کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ﴾ (الاسراء: 34)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں حساب ہوگا۔“

(688) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى الْمَرْأَةِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا“

687- أخرجه البخاری 3562 و مسلم 2320 وابن ماجه 4180

688- أخرجه مسلم 1437 و ابو داود 4870 وفي اسنادہ بن حمزة العبري متکلم فيه

## رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے برا وہ شخص ہوگا جو کسی عورت کے پاس جائے اور وہ عورت اپنا آپ اس کے حوالے کر دے اور پھر وہ اس عورت کے راز کو ظاہر کر دے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(689) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جِئَ فَاكْتُمْتُ بَنَتَهُ حَفْصَةَ ، قَالَ : لَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ ، فَقُلْتُ : إِنْ شِئْتَ أَنْكَحُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ ؟ قَالَ : سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي . فَلَقِيتُ لُبَّالِي ثُمَّ لَقِيتُ ، فَقَالَ : قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا . فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، فَقُلْتُ : إِنْ شِئْتَ أَنْكَحُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ ، فَصَمَّتْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا أَفَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ ، فَلَقِيتُ لُبَّالِي ثُمَّ خَطَبَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْكَحَهَا أَبَاهُ . فَلَقِيتُ أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ : لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ جِئَ عَرَضْتُ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتُ عَلَيَّ إِلَّا إِلَيَّ كُنْتُ عَلِيمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهَا ، فَلَمْ أَكُنْ لِأَفْشِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَوْ تَرَكَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيلَتْهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

”فَاكْتُمْتُ“ أَيْ : صَارَتْ بِلاَ زَوْجٍ ، وَكَانَ زَوْجُهَا تُوْفِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . ”وَجَدْتُ“ : غَضِبْتُ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ان کی صاحبزادی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عثمان رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے انہیں حفصہ سے شادی کرنے کی پیشکش کی۔ میں نے کہا اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپ کی شادی حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا میں اس معاملے کا جائزہ لوں گا۔ کچھ دن گزر گئے وہ پھر مجھ سے ملے۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے ابھی یہ مناسب لگ رہا ہے میں ابھی شادی نہ کروں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی شادی حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے ان پر عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ غصہ آیا۔ کچھ دن گزر گئے تو نبی اکرم ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے لئے شادی کا پیغام بھیجا تو میں نے حفصہ کی شادی نبی اکرم ﷺ سے کر دی۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور فرمایا: تم نے جب مجھے حفصہ کے بارے میں پیشکش کی تھی تو تمہیں مجھ پر غصہ آیا تھا کیونکہ میں نے تمہیں جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے جواب نہیں دیا کیونکہ جب تم نے مجھے پیشکش کی تھی تو میں یہ جانتا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ ارادہ ہے تو میں نبی اکرم ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر نبی اکرم ﷺ اسے ترک کر دیتے تو میں اسے قبول کر لیتا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "تایست" یعنی بیوہ ہو جانا اور ان کے شوہر وفات پا چکے تھے۔ "وجدت" تم ناراض ہو گئے۔

(690) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ فَأَقْبَلْتُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَمْشِي، مَا تُخْطِئُ مَشْيُهَا مِنْ مَشْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهَا رَحَّبَ بِهَا، وَقَالَ: "مَرْحَبًا بِابْنَتِي"، ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَهَا فَبَكَتْ شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا، سَارَهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسَّرَارِ، ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ أَفَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا: مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَفْهَمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَوَقَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ، لَمَّا حَدَّثَنِي قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ، أَمَّا حِينَ سَارَنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، وَأَنَّهُ عَارِضُهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ، وَلَئِنِّي لَا أَجَلُ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ، فَاتَّقَى اللَّهُ وَاصْبِرِي، فَإِنَّهُ نَعَمْ السَّلَفُ أَنَا لَكَ، فَبَكَتُ بَكَائِي الَّذِي وَكَيْتُ، فَلَمَّا جَزَعَنِي سَارَنِي الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: "بَا فَاطِمَةُ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْأُمَمِ؟" فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی ازواج رضی اللہ عنہن آپ کے پاس موجود تھیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ان کی چال بالکل نبی اکرم ﷺ کی چال کے مشابہ تھیں۔ جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو خوش ہو کر فرمایا میری بیٹی کو خوش آمدید۔ پھر آپ نے انہیں دائیں یا شاید بائیں طرف بٹھالیا اور پھر ان سے آہستہ آواز کوئی بات کی تو وہ بہت زیادہ روئیں۔ جب نبی اکرم ﷺ نے ان کو روتے دیکھا تو پھر آہستہ آواز میں کوئی بات کہی تو وہ لگی۔ میں نے ان سے دریافت کیا نبی اکرم ﷺ نے آپ کو بطور خاص راز کی بات بتائی، اپنی ازواج رضی اللہ عنہن کی موجودگی پر آپ رونے لگیں پھر جب نبی اکرم ﷺ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے ان سے دریافت کیا نبی اکرم ﷺ نے آپ کو کیا تھا۔ تو جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے کہا میں آپ کو قسم دیتی ہوں کہ آپ پر جو میرا حق ہے آپ بتائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو کیا کہا تھا۔ انہوں نے فرمایا اب میں بتا سکتی ہوں۔ جب نبی اکرم ﷺ نے پہلی مرتبہ آواز میں بات کہی تھی تو آپ نے مجھے بتایا تھا جبرائیل ہر سال ایک مرتبہ میرے ساتھ قرآن کا ورد کرتے تھے۔ اس میں انہوں نے دو مرتبہ ورد کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے میری موت کا وقت قریب آچکا ہے تم اللہ سے ڈرنا اور صبر سے کام لینا۔ میں تمہارے لیے بہترین پیش رو ہوں تو میں رونے لگی جو آپ نے بھی دیکھا جب نبی اکرم ﷺ نے میرے رونے کی طرف دیکھا

تو آپ نے دوسری مرتبہ آہستہ آواز میں کہا اے فاطمہ! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام مومن خواتین کی سردار بن جاؤ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس امت کی تمام خواتین کی سردار بن جاؤ تو میں ہنس پڑی جب آپ نے مجھے ہنسنے ہوئے دیکھا۔

(691) وَعَنْ قَابِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى عَلِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا الْعَبُّ مَعَ الْعِلْمَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَبَعَثَنِي إِلَى حَاجَةٍ، فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي. فَلَمَّا جِئْتُ، قَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ فَقُلْتُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ، قَالَتْ: مَا حَاجَتُهُ؟ قُلْتُ: إِنَّهَا بَسْرٌ. قَالَتْ: لَا تُخْبِرَنَّ بَسْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا، قَالَ أَنَسُ: وَاللَّهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَخَدَّتُكَ بِهِ يَا قَابِ.

رواہ مسلم وروی البخاری بغضہ مختصراً۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ نے ہمیں سلام کیا۔ پھر آپ نے مجھے کام سے بھیج دیا۔ میں اپنی والدہ کے پاس تاخیر سے پہنچا جب میں آیا تو انہوں نے فرمایا تم دیر سے کیوں آئے ہو۔ میں نے کہا مجھے نبی اکرم ﷺ نے کسی کام سے بھیج دیا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا نبی اکرم ﷺ کو کیا کام تھا۔ میں نے جواب دیا: یہ ایک راز کی بات ہے۔ انہوں نے کہا تم نبی اکرم ﷺ کے راز کے بارے میں کسی کو نہ بتانا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر میں نے وہ راز کسی کو بتانا ہوتا تو اسے ثابت! تمہیں بتا دیتا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کا بعض حصہ مختصر طور پر روایت کیا ہے۔

## بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَإِنْ جَازَ الْوَعْدُ

باب 86: عہد کو پورا کرنا اور وعدے کو پورا کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا﴾ (الابراء: 34).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں حساب ہوگا۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ﴾ (النحل: 91).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کرو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾ (المائدہ: 1).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو! معاہدوں کو پورا کرو۔"



وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقَفًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴾ (الصف)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم پورا نہیں کرتے؟ اللہ کی بارگاہ میں یہ بات ناپسندیدہ ہے تم وہ بات کہو جو تم نہیں کرتے۔“

(692) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”أَيُّهُ الْمُنَافِقُ ثَلَاثٌ : إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

رَوَاهُ فِي رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ : ”وَأَنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ“ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے جب وہ وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے اور جب اسے ائین بنایا جائے تو خیا کرتا ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو روزے رکھتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ وہ مسلمان ہے۔

(693) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ عَلَى الْإِتِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا : إِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چار خصلتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی خصلت ہوگی۔ یہاں تک اسے چھوڑ دے جب اسے ائین بنایا جائے تو وہ خیانت کرے۔ جب بولے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو وعدہ کرے۔ جب لڑائی کرے تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے۔

(694) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”لَوْ قَدْ جَاءَ مَا الْبَحْرَيْنِ أَغَطَيْنَاكَ هَكَذَا وَهَكَذَا“ فَلَمْ يَجِءْ مَا الْبَحْرَيْنِ حَتَّى فُيَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَا الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَنَادَى : مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا، فَاتَيْنَاهُ وَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، فَحَتَّى حَتِيَّةً فَعَدَدْتُهَا، فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِئَةٍ، فَقَالَ لِي : خُذْ مِثْلَهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

692- أخرجه احمد 3/9169 والبخاری 33 و مسلم 59 والترمذی 2631 والنسائی 5036 وابن حبان 257 وابن ماجة 288/6 والبیہقی 288/6

693- أخرجه احمد 2/6782 والبخاری 34 و مسلم 58 والترمذی 2632 والنسائی 2035 وابن حبان 254 وابن ماجة 230/9 والبیہقی 230/9

694- أخرجه البخاری 2296 و مسلم 2314

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اگر بحرین سے مال آیا تو میں تمہیں اتنا اور اتنا اور اتنا دوں گا پھر بحرین سے مال آنے سے پہلے ہی نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا۔ جب بحرین سے مال آیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص کا نبی اکرم ﷺ سے کوئی وعدہ ہو یا اس نے آپ سے قرض لینا ہو تو وہ ہمارے پاس آ جائے۔ میں ان کے پاس آیا۔ میں نے ان سے کہا نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ جب بحرین سے مال آ یگا تو میں تمہیں اتنا اور اتنا دوں گا تو انہوں نے دونوں لب بھر کر مجھے دیئے۔ میں نے انہیں گنا تو وہ پانچ سو تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اس کے دو گنا اور لے لو۔

بَابُ الْمَحَافَظَةِ عَلَى مَا اعْتَادَهُ مِنَ النِّحْيِ

باب 87: جس کام کو بھلائی سمجھ کر کیا جا رہا ہو اس کی پابندی کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغَيِّرُ مَا بَقِيَ حَتَّى يَغْيُرُوا مَا بَانْفُسِهِمْ ﴾ (الرعد: 11)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ اس قوم کی حالت کو تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو تبدیل نہیں کرتے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَقَصَتْ غَزْلُهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةِ أَنْكَاثًا ﴾ (النحل: 92)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جو سوت کاتے سخت سے اور پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے۔“

وَالْأَنْكَاثُ : جَمْعُ نَكِثٍ، وَهُوَ الْغَزْلُ الْمَنْقُوضُ .

امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: الانکاث یہ نکت کی جمع ہے اور اس سے مراد ٹوٹا ہوا سوت ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ﴾ (الحديد: 16)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان کی مدت پس ہو گئی اور ان کے دل سخت ہو گئے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ﴾ (الحديد: 27)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور انہوں نے اسے اس طرح نہیں نبھایا جیسے اس کا حق تھا۔“

(695) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

695- أخرجه البخاری (1152) و مسلم (185/1159) والنسائی (1762) وابن ماجة (1331)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَبْدَ اللَّهِ، لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.  
 حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبد اللہ فُلان کی مانند نہ ہو جانا جو رات کے وقت نفل پڑھا کرتا تھا پھر اس نے رات کے وقت نفل پڑھنے ترک کر دیے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَيْبِ الْكَلَامِ وَطَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْإِقَاءِ  
 باب 88: اچھی گفتگو اور ملاقات کے وقت خندہ پیشانی سے ملنے کا استحباب

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ خِفَضَ بِجَنَاحِكَ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ (العنبر: 88)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اپنے پروں کو اہل ایمان کے لئے جھکائے رکھو۔"  
 وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِظَ الْقَلْبُ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ﴾ (آل عمران: 159)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اگر تم سخت مزاج اور تنگ دل ہوتے تو وہ تمہارے ارد گرد اکٹھے نہ ہوتے۔"

(696) وَعَنْ عِدَى بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "النَّارُ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِي كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم سے بچنے کی کوشش کرو خواہ

کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی ہو اور جس شخص کو یہ بھی نہ ملے تو وہ اچھی بات کے ذریعے بچنے کی کوشش کرے۔

(697) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "وَالْكَلِمَةُ الصَّادِقَةُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهُوَ بَعْضُ حَدِيثِ تَقْدِيمِ بَطُولِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اچھی بات صدقہ ہے۔

یہ اس حدیث کا بعض حصہ ہے جو پہلے پوری گزر چکی ہے۔

(698) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحْقِرْ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنَّ تَلَقَّى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو۔ خواہ

تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ بَيَانِ الْكَلَامِ وَإِضَاحِهِ لِلْمُخَاطَبِ وَتَكْرِيزِهِ لِيُفْهَمَ إِذَا لَمْ يَفْهَمْ إِلَّا بِذَلِكَ  
 باب 89: کلام کو بیان کرنا، مخاطب کے لئے اسے واضح کرنے کا استحباب اور اس کو دہرانا تاکہ

اس کی سمجھ آجائے جب کہ کسی شخص کو اس کے بغیر سمجھ نہ آتی ہو

(699) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى يَفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب بات کرتے تھے تو اپنے الفاظ تین مرتبہ دہرایا کرتے

یہاں تک کہ بات اچھی طرح سمجھ میں آجائے اور جب آپ لوگوں کے پاس تشریف لاتے تھے تو انہیں تین مرتبہ سلام کرتے

تھے۔

(700) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا فَضْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ يَسْمَعُهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کا کلام واضح ہوتا تھا آپ کی بات سننے والا ہر شخص اسے سمجھ

لیتا تھا اس حدیث کو امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

بَابُ إِصْغَاءِ الْجَلِيسِ لِحَدِيثِ جَلِيسِهِ الَّذِي لَيْسَ بِحَرَامٍ وَاسْتِنْصَاتِ الْعَالِمِ وَالْوَاعِظِ حَاضِرِي مَجْلِسِهِ

باب 90: اپنے ساتھی کی بات کو غور سے سننا جبکہ حرام نہ ہو ہر عالم شخص یا وعظ کہنے والے کا مجلس

میں موجود لوگوں کو خاموش ہونے کے لئے کہنا

(701) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: "اسْتَنْصِتِ النَّاسَ" ثُمَّ قَالَ: "لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا: لوگوں کو

خاموش کرو۔ پھر آپ نے فرمایا: میرے بعد زمانہ کفر کی طرح ایک دوسرے کو قتل کرنا نہ شروع کر دینا۔

بَابُ الْوَعْظِ وَالْإِقْتِصَادِ فِيهِ

باب 91: وعظ کرنا اور اس بارے میں میانہ روی اختیار کرنا

699- أخرجه البخاری (94) والترمذی (2723) والحاكم (4/7716)

700- أخرجه البخاری (121) ومسلم (65) والنسائي (4142) وابن ماجه (3942)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (النحل: 125)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے پروردگار کے راستے کی طرف حکمت اور اچھے وعظ کے ذریعے دعوت دو۔“

(702) وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُذَكِّرُنَا فِي خَمِيسٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، لَوْ دِدْتُ أَنَّكَ ذَكَرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ أَلْسِي أَكْرَهُ أَنْ أُمْلِكُكُمْ، وَإِنِّي أَخَوْتُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ، كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّنَا مِنْ خَفَاةِ السَّامَةِ عَلَيْنَا، مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

”يَتَخَوَّنَا“: يَتَعَهَّدُنَا.

حضرت ابوداؤد شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کے دن ہمیں وعظ کرتے تھے۔ ایک دن ایک شخص نے کہا اے ابو عبد الرحمن! میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ روزانہ ہمیں وعظ کیا کریں۔ انہوں نے فرمایا میں اس وجہ سے ایسا نہیں کرتا کیونکہ میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ تمہیں اکٹھا ہٹ کا شکار کروں اور میں وعظ کے بارے میں تمہارا خیال رکھتا ہوں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ کے بارے میں ہمارا خیال رکھتا کرتے تھے کہیں ہم اکٹھا ہٹ کا شکار نہ جائیں۔

(703) وَعَنْ أَبِي الْيُقْطَانَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ، وَقَصْرَ خُطْبَتِهِ، مِثْنَةٌ مِنْ فَقْهِهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”مِثْنَةٌ“: بِمِثْمٍ مَفْتُوحَةٍ ثُمَّ هَمْزَةٌ مَكْسُورَةٌ ثُمَّ نُونٌ مُشَدَّدَةٌ، آتَى: عَلَامَةٌ دَالَّةٌ عَلَى فَقْهِهِ.

حضرت ابویقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آدمی کا طویل نماز ادا کرنا اور مختصر خطبہ دینا اس کے سمجھدار ہونے کی نشانی ہے اس لیے تم نماز طویل پڑھا کرو اور خطبہ مختصر کرو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”مِثْنَةٌ“ میم مفتوحہ کے ساتھ اور ہمزہ مکسورہ کے ساتھ پھر نون مشددہ کے ساتھ اور اس سے مراد ہے ایسی علامت جو اسکی سمجھ داری پر دلالت کرے۔

(704) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ أَفَقُلْتُ وَأَتَكَلَّمُ أَمِيئَةً، مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ؟ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ يَصْمَتُونَ نِيَّيَ

702- اخرجہ احمد (2/4060) والبخاری (68) و مسلم (2821) والترمذی (2855) وابن حبان (2524)

703- مسلم جامع صغیر میں اس روایت کے ساتھ ان کن البیان لحرر کا اضافہ ہے۔ احمد

704- اخرجہ مسلم (537) و ابو داؤد (930)

لِكُنِّي سَكْتُ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيَامِي هُوَ وَأَمِّي، مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنِّي، فَوَاللَّهِ مَا كَهَرَنِي، وَلَا ضَرَبَنِي، وَلَا شَتَمَنِي. قَالَ: ”إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ، وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ“، أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي حَدِيثٌ عَهْدٌ بِجَاهِلِيَّةٍ، وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ؟ قَالَ: ”فَلَا تَأْتِيهِمْ“ قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ؟ قَالَ: ”ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّونَهُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”الْكُلُّ“ بِضَمِّ الْقَاءِ الْمُثَلَّثَةِ: الْمُصِيبَةُ وَالْفَجِيعَةُ. ”مَا كَهَرَنِي“ آتَى: مَا نَهَرَنِي.

حضرت معاویہ بن حاکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر رہا تھا۔ حاضرین میں سے ایک شخص کو چھینک آگئی۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ کچھ لوگوں نے میری طرف غور سے دیکھا۔ میں نے کہا تمہاری ماں تمہیں روئے تم اس طرح مجھے کیوں دیکھ رہے ہو۔ انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے زانوں پر مارنے شروع کر دیئے جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرنے کی کوشش کر رہے تھے تو میں خاموش ہو گیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے زیادہ اچھا تعلیم دینے والا نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! آپ نے مجھے ڈانٹا نہ مارا اور نہ ہی برا بھلا کہا۔ آپ نے فرمایا: یہ نماز ہے اس میں لوگوں کے کلام کی طرح بات چیت نہیں کرنی چاہئے۔ اس میں تسبیح ہوتی ہے تکبیر ہوتی ہے اور قرآن پڑھا جاتا ہے یا جیسے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں زمانہ جاہلیت کے قریب ہوں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نعمت عطا کی ہے۔ ہم میں سے بعض وہ لوگ بھی ہیں جو کانہوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ میں نے دریافت کیا ہم میں سے بعض لوگ ہیں جو قال نکالتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جس کے بارے میں ان کے ذہن میں کچھ خیال ہے لیکن یہ چیز انہیں تقدیر کے لکھے سے نہیں ہٹا سکتی۔ یہ حدیث امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”الْكُلُّ“ ثناء مثلاً ضمہ کے ساتھ۔ اس کا مطلب ہے ناگہانی آفت۔ ”ما کھرنی“ یعنی مجھے نہیں ڈانٹا۔

(705) وَعَنْ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلْتُ مِنْهَا الْقُلُوبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَدْ سَبَقَ بِكَمَالِهِ فِي بَابِ الْأَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ، وَذَكَرْنَا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ، قَالَ: ”إِنَّهُ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“.

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ دریافت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وعظ کیا ایسا وعظ جس کے ذریعے دل دہل گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

اس کے بعد انہوں نے حدیث ذکر کی ہے جو اس سے پہلے ”سنت پر مخالفت کے حکم“ کے باب میں مکمل نقل کی جا چکی

705- باب فی الامر بالمحافضة على السنة وآدابها میں گزر چکی۔

ہے ہم نے یہ بات ذکر کی ہے امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### بَابُ الْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ

#### باب 92: وقار اور سکینت کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا﴾ (الفرقان: 63)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور رجمان کے بندے وہ ہیں جب وہ زمین پر چلتے ہیں تو نرمی سے چلتے ہیں اور جب چاہیں انہیں مخاطب کرتے ہیں تو وہ یہ جواب دیتے ہیں سلام ہو۔“

(706) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْجَبًا

قَطُّ صَاحِبًا حَتَّى تُرَى مِنْهُ لَهَوَانُهُ، إِنَّمَا كَانَ بَنَسَمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”اللَّهَوَاتُ“ جَمْعٌ لَهَاوٍ: وَهِيَ اللَّحْمَةُ الَّتِي فِي أَفْصَى سَقْفِ الْقِمِّ .

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی بھی منہ پھاڑ کر پستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آخر کا کو نظر آجائے۔ آپ صرف مسکرایا کرتے تھے۔

لفظ ”اللَّهَوَاتُ“ لفظ لَهَاوٍ کی جمع ہے یہ اس گوشت کو کہتے ہیں جو منہ کے آخری کنارے میں ہوتا ہے۔

بَابُ النَّدْبِ إِلَى إِيْتِيَانِ الصَّلَاةِ وَالْعِلْمِ وَتَحْوِهِمَا مِنَ الْعِبَادَاتِ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ

باب 93: نماز، علم اور اس جیسی دیگر عبادات کے لئے سکون اور وقار کے ساتھ

چل کر آنے کا مستحب ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَمَنْ يُعْظِمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ (الحج: 32) .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا تو یہ دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے۔“

(707) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

”إِذَا أُفْسِمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَأْتَوْهَا وَأَنْتُمْ نَسْعَوْنَ، وَأَتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ، وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَاكُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاكُمْ فَأَنْتُمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

رَأَى مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةِ لَهُ: ”فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ“ .

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب نماز قائم ہو

جائے تو تم دوڑتے ہوئے اس کے پاس نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے اس کی طرف آؤ اور سکون سے آؤ اور جو نماز ملے اسے ادا کرلو اور جو گزر چکی ہے اسے بعد میں ادا کرلو۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: کوئی شخص نماز کی طرف جائے تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔

(708) . وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ رَجْرًا شَدِيدًا وَضَرْبًا وَصَوْنًا لِلْإِبِلِ، فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ، وَقَالَ: ”يَا أَيُّهَا

النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَإِنَّ الْبَيْرَ لَيْسَ بِالْإِبْضَاعِ“

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ .

”الْبَيْرُ“: الطَّاعَةُ . وَ”الْإِبْضَاعُ“ بِضَاءٍ مُعْجَمَةٍ قَبْلَهَا بَاءٌ وَهَمْزَةٌ مَكْسُورَةٌ، وَهُوَ: الْإِسْرَاعُ .

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں وہ عرفہ کے دن نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پیچھے اونٹوں کو ڈانٹنے مارنے اور اونٹوں کی آواز سننے تو آپ نے اپنی چھری کے ذریعہ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اے

لوگو! اطمینان سے چلو کیونکہ تیز چلنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”الْبَيْرُ“ یعنی نیکی، اور ”الْإِبْضَاعُ“ میں ضد معجرت ہے اور اس سے پہلے یاء ہے اور ہمراہ

کسرہ کے ساتھ ہے اور اس کا معنی ہے، تیزی۔

### بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ

#### باب 94: مہمان کی تکریم کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ

فَرَاغَ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا نَأْكُلُونَ﴾ (الذاریات: 24-27) .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی اطلاع آئی ہے جب وہ اس کے پاس آئے تو

بولے تمہیں سلام ہو اس نے کہا سلام ہو تم لوگ اجنبی محسوس ہو رہے ہو پھر وہ اپنے گھر کی طرف بڑھے اور ایک موٹا بچھڑا لے

کر آئے۔ انہوں نے ان کے آگے کیا پھر بولے کیا تم کھاتے نہیں ہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَجَاءَهُ قَوْمُهُ مُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزَوْنَ فِي ضَيْفِي الْكَسَى مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ﴾ (هود: 78)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ان کے پاس ان کی قوم کے افراد دوڑتے ہوئے آئے اور وہ اس سے پہلے ہی اس طرح کے

﴿فَبَشِّرْ عِبَادَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ﴾ (الزمر: 17-18).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور تم میرے اُن بندوں کو بشارت دو جو قول (قرآن) کو غور سے سنتے ہیں اور اس کی اچھائی کی پیروی کرتے ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ﴾ (العنق: 21).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اُن کے پروردگار نے انہیں اپنی طرف سے (ملنے والی) رحمت، رضامندی اور ان جنتوں کی خوشخبری دی جن میں دائمی نعمتیں ہوں گی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَأَبَشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ﴾ (فصلت: 30).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم خوشخبری حاصل کرو جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَبَشِّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ﴾ (الصافات: 101).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے انہیں سمجھدار بیٹے کی بشارت دی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى﴾ (هود: 69).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ہمارے فرشتے خوشخبری کے ہمراہ حضرت ابراہیم کے پاس آئے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَأَمْرَاتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ﴾ (هود: 71).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اس کی بیوی کھڑی ہوئی تھی وہ ہنس پڑی ہم نے اسے اسحاق اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خوشخبری دی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَى﴾ (آل عمران: 36).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تو فرشتوں نے اسے پکارا وہ اس وقت محراب میں کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ﴾ (آل عمران: 45)، آیت،

مُرے کام کیا کرتے تھے۔ اس نے کہا اے میری قوم یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے بارے میں مجھے رسوائی کا شکار نہ کرو کیا تم میں کوئی بھی شریف آدمی نہیں ہے۔“

(709) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَصِلْ رَحْمَةً، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقِلْ خَبْرًا أَوْ لِيَصُمْتُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(710) وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرِو الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ“ قَالُوا: وَمَا جَائِزَتُهُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ”يَوْمُهُ وَلَبَنَتُهُ، وَالضَّيْفَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ: ”لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْتِمَهُ“ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَفَى يَوْمُهُ؟ قَالَ: ”يَقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ بِقُرْبِهِ بِهِ“.

حضرت ابو شریح خویلید بن عمرو الخزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی جائزہ (کے طور پر) مہمان نوازی کرے۔ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! جائزہ سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک دن اور ایک رات (اہتمام ساتھ دعوت کرنا) اور تین دن عام مہمان نوازی کرنا۔ اس کے بعد (اگر وہ مہمان نوازی کرے) تو یہ اس کی طرف سے (مہمان) کے لئے صدقہ ہوگا۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ اپنے بھائی کے پاس اتنا رہے کہ اسے گنہگار کر دے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ اسے گنہگار کیسے کرے گا۔ آپ نے فرمایا وہ اس کے پاس رہے یہاں تک کہ اس میزبان کے پاس کوئی ایسی چیز نہ رہے کہ جو اس کے سامنے پیش کر سکے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبَشِيرِ وَالتَّهْنِئَةِ بِالْخَيْرِ

باب 95: خوشخبری دینے اور نیکی کے کام میں مبارک باد دینے کا مستحب ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی طرف سے آنے والے کلمے کی خوشخبری ہے جس کا نام مسیح ہوگا۔“

وَالْآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَّعْلُومَةٌ۔

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں۔

وَأَمَّا الْآحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ جِدًّا وَهِيَ مَشْهُورَةٌ فِي الصَّحِيحِ، مِنْهَا:

اس بارے میں احادیث بھی بہت سی ہیں ان میں سے کچھ مشہور صحیح احادیث یہ ہیں۔

(711) عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، وَيُقَالُ: أَبُو مُحَمَّدٍ، وَيُقَالُ: أَبُو مُعَاوِيَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ صَحَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

”الْقَصَبُ“: هُنَا اللَّؤْلُؤُ الْمَجُوفُ - ”النَّصَبُ“: الصِّيَاحُ وَاللَّعْطُ - ”النَّصَبُ“: التَّعَبُ۔

حضرت ابو بکر عظیم نے ایک قول کے مطابق ابو محمد ایک قول کے مطابق ابو معاویہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ نے سیدہ خدیجہ کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک گھر کی بشارت دی تھی جس میں کوئی شوریہ نہیں ہوگا۔ ”النَّصَبُ“ سے یہاں مراد اندر سے کھوکھلا موتی ہے۔ ”النَّصَبُ“: جِيج وِیکَار، ”النَّصَبُ“ پریشانی۔

(712) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: لَا تَزَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا، فَجَاءَ الْمَسْجِدَ، فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا وَجَّهَ هَاهُنَا، قَالَ: فَخَرَجْتُ عَلَى آثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ، حَتَّى دَخَلَ بَيْتُ أَبِي رَيْسٍ، فَجَلَسْتُ الْبَابَ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّأَ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ بَيْتُ أَبِي رَيْسٍ وَتَوَسَّطَ قَفَّهَا، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبُئْرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انصَرَفْتُ، فَجَلَسْتُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: لَا تَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَلَّ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا بَكْرٌ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ”الَّذِينَ لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ“ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ الْقَفِّ، وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبُئْرِ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، ثُمَّ رَجَعَ وَجَلَسْتُ، وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ - يُرِيدُ أَخَاهُ - خَيْرًا يَأْتِيهِ فَإِذَا الْإِنْسَانُ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ، ثُمَّ جِئْتُ إِلَيْهِ

711- بخاری فی الفضائل مسلم فی الفضائل نسائی فی المناقب

712- بخاری فی الفضائل والنسائی مسلم فی الفضائل نسائی فی المناقب

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: هَذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ؟ فَقَالَ: ”الَّذِينَ لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ“ فَجِئْتُ عُمَرَ، فَقُلْتُ: إِذِنْ وَبَشِيرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبُئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا - يَعْنِي أَخَاهُ - يَأْتِي بِهِ، فَجَاءَ الْإِنْسَانُ فَحَرَّكَ الْبَابَ - فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ، وَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ”الَّذِينَ لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلَوَى تَصِيئُهُ“ فَجِئْتُ، فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَبَشِيرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلَوَى تَصِيئِكَ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقَفَّ قَدْ مَلِئَ، فَجَلَسَ وَجَاهَهُمْ مِنَ الشَّقِ الْأَخِيرِ. قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأَوَلَّتْهَا قُبُورُهُمْ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَرَأَدْتُ فِي رِوَايَةٍ: وَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ الْبَابِ - وَفِيهَا: أَنَّ عُثْمَانَ جِئَ بِبَشِيرَةِ حَمِيدَةَ اللَّهِ تَعَالَى، ثُمَّ قَالَ: ”اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ۔“

وَقَوْلُهُ: ”وَجَّهَ“ بِفَتْحِ الْوَاوِ وَتَشْدِيدِ الْجِيمِ - آتَى: تَوَجَّهَ. وَقَوْلُهُ: ”بَيْتُ أَبِي رَيْسٍ“ هُوَ بَفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَكُسْرِ الرَّاءِ وَبَعْدَهَا يَاءٌ مُشَدَّاةٌ مِنْ تَحْتِ سَاكِنَةٍ ثُمَّ سَيْنٌ مُهْمَلَةٌ وَهُوَ مَصْرُوفٌ وَمِنْهُمْ مَنْ مَنَعَ صَرْفَهُ، وَ”الْقَفُّ“ بِضَمِّ الْقَافِ وَتَشْدِيدِ الْفَاءِ: وَهُوَ الْمَمْنِيُّ حَوْلَ الْبُئْرِ. وَقَوْلُهُ: ”عَلَى رِسْلِكَ“ بِكُسْرِ الرَّاءِ عَلَى الْمَشْهُورِ، وَقِيلَ: بِفَتْحِهَا، آتَى: ارْفُقْ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر نکلے اور بولے آج میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہوں گا۔ آج کا دن میں آپ کے ساتھ گزاروں گا پھر وہ مسجد میں آئے اور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا آپ اس طرف تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں آپ کے پیچھے چل پڑا تا کہ آپ کو ڈھونڈوں۔ نبی اکرم ﷺ ”بئر اریس“ میں تشریف لے گئے۔ میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی حاجت مکمل کر لی تو آپ ”بئر اریس“ کے ایک کنارے پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ اس کے منڈیر پر بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا لیا اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا لئے۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔ پھر میں واپس آ گیا پھر میں دروازے کے پاس بیٹھ گیا اور سوچا آج میں نبی اکرم ﷺ کے دربان کے فرائض سرانجام دوں گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے دریافت کیا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ابو بکر میں نے کہا آپ یہی ٹھہریں۔ میں گیا اور میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے اجازت دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو۔ میں واپس آیا اور میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا اور آپ اندر آ جائیے۔ نبی اکرم ﷺ آپ کو جنت کی خوشخبری دے رہے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر آئے اور نبی اکرم ﷺ کے دائیں طرف آپ کے ساتھ منڈیر پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکا لیے۔ انہوں نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا لیا۔ پھر میں واپس آیا اور بیٹھ گیا۔ میں نے اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑا تھا۔ اس نے مجھ سے آ کر ملنا تھا۔ میں



نے سوچا اگر اللہ تعالیٰ نے فلاں شخص (ان سے مراد ان کا بھائی تھا) کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا تو اسے بھی لے آئے گا۔ اسی دوران کسی نے دروازے کو حرکت دی۔ میں نے دریافت کیا کون ہے؟ انہوں نے کہا عمر بن خطاب۔ میں نے کہا آپ یہی ٹھہریں۔ پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو سلام کیا اور عرض کی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے اندر آنے کی اجازت دو اسے جنت کی خوشخبری دو۔ میں نے ان سے واپس آکر کہا آپ اندر آ جائیں اور نبی اکرم ﷺ نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔ وہ اندر آئے اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منڈیر پر بائیں طرف بیٹھ گئے۔ انہوں نے بھی اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکالے۔ پھر میں واپس آیا اور بیٹھ گیا۔ میں نے کہا اگر اللہ تعالیٰ نے فلاں شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا۔ ان کی مراد ان کے بھائی تھے تو اسے بھی لے آئے گا۔ پھر ایک شخص آیا اس نے دروازے کو حرکت دی۔ میں نے دریافت کیا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: عثمان بن عفان۔ میں نے ان سے کہا آپ یہی ٹھہریں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا اسے اندر آنے کی اجازت دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو۔ اس ایک آزمائش کے ساتھ جو اسے لاقح ہوگی۔ میں نے واپس آکر کہا آپ اندر آ جائیں نبی اکرم ﷺ نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔ ایک آزمائش کے ساتھ جو آپ کو لاقح ہوگی۔ وہ اندر آئے۔ انہوں نے منڈیر کو دیکھا تو وہ بھر چکا تھا۔ وہ ان حضرات کے مقابلے میں دوسری طرف بیٹھ گئے۔ حضرت سعید مسیب بیان کرتے ہیں میں نے اس کی ”تاویل“ ان کی قبروں سے کی ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ مجھے دروازے کی حفاظت کرنے کا حکم دیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو انہوں نے بتا دی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر بولے: اللہ ہی سے مدد مل سکتی ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) یہ قول کہ ”وجہ“ اس میں واؤ پر فتح اور جیم پر شد ہے اس کا معنی ہے متوجہ ہوئے اور قول کہ ”بئیر اریس“ اس میں ہمزہ پر فتح اور راء پر کسرہ اور اس کے بعد یاء مثناة ہے۔ پھر سین مھملۃ ہے اور بعض اسے منصرف اور بعض غیر منصرف کہتے ہیں اور یہ مدینہ منورہ کے ایک کنویں کا نام ہے۔ ”والقف“ میں قاف پر ضمہ اور فاء پر شدہ ہے کنویں کے ارد گرد کی دیوار کو کہتے ہیں۔ اور یہ قول کہ ”علی رسلک“ اس میں راء کسرہ کے ساتھ ہے اور یہی مشہور ہے البتہ بھی کہا گیا ہے کہ راء فتح کے ساتھ ہے اور اس سے مراد ہے ”ذرا رک جاؤ“۔

(713) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي نَفَرٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَتَانَا عَلَيْنَا، وَخَشِينَا أَنْ نَقْطَعَ دُونَنَا وَفَرَعْنَا فُقْمَنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَعَ، فَخَرَجْتُ أَبْتِغِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَارِ، فَذَرْتُ بِهِ هَلْ أَجِدُ لَهُ بَابًا؟ فَلَمْ أَجِدْ إِلَّا دَارَ رِبْعٍ بَدَأَ فِي حَوْفٍ حَائِطٍ مِنْ بَنِي خَارِجَةَ - وَالرَّبِيعُ: الْجَدُولُ الصَّغِيرُ - فَاحْتَفَرْتُ، فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ”أَبُو هُرَيْرَةَ؟“ فَقُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ”مَا شَأْنُكَ؟“ قُلْتُ: كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُمْتُ فَأَبْطَأْتُ عَلَيْنَا، فَخَشِينَا أَنْ نَقْطَعَ دُونَنَا، فَفَرَعْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَعَ، فَأَتَيْتُ هَاجِلًا

الْحَائِطُ، فَاحْتَفَرْتُ كَمَا يَخْتَفِرُ الثَّغْلَبُ، وَهُوَ لَاءِ النَّاسِ مِنْ وَرَائِي. فَقَالَ: ”يَا أَبَا هُرَيْرَةَ“ وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ، فَقَالَ: ”إِذْ هَبْ بِنَعْلَيْ هَاتَيْنِ، فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ، فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ...“ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”الرَّبِيعُ“: النَّهْرُ الصَّغِيرُ، وَهُوَ الْجَدُولُ - بِفَتْحِ الْجِيمِ - كَمَا فَسَّرَهُ فِي الْحَدِيثِ. وَقَوْلُهُ: ”وَاحْتَفَرْتُ“ رُوِيَ بِالرَّاءِ وَالزَّاءِ وَمَعْنَاهُ بِالزَّاءِ: تَصَاغَرْتُ وَتَصَاغَرْتُ حَتَّى امْتَكَنِي الدُّخُولُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے حاضرین میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے اچانک نبی اکرم ﷺ اٹھے اور ہمارے درمیان سے تشریف لے گئے کافی دیر تک جب آپ واپس تشریف نہ لائے تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ شاید آپ ﷺ کسی تکلیف کا شکار ہو گئے ہیں اسی اندیشے کے پیش نظر ہم سب وہاں سے اٹھے میں سب سے پہلے گھبراہٹ کا شکار ہو کر آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا اور بنو نجار سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری کے باغ تک آ پہنچا میں نے پورے باغ کے گرد چکر لگایا لیکن مجھے داخلے کا دروازہ نظر نہیں آیا اچانک میری نظر ایک نالے پر پڑی جو باغ کے باہر موجود ایک کنویں سے نکل کر باغ میں جا رہا تھا میں لومڑی کی طرح خود کو گھسیٹ کر (اس نالے کے ذریعے) اندر داخل ہوا تو نبی اکرم ﷺ کے سامنے خود کو پایا آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کی: جی یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی آپ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے اور پھر تشریف لے گئے جب خاصی دیر تک آپ ﷺ واپس تشریف نہ لائے تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا آپ ﷺ کسی تکلیف کا شکار ہو گئے ہیں یہی سوچ کر میں وہاں سے اٹھا اور اس باغ تک آ پہنچا اور پھر لومڑی کی طرح خود کو گھسیٹ کر میں اس کے اندر پہنچا ہوں دیگر حضرات بھی آپ ﷺ کی تلاش میں مصروف ہیں۔ آپ نے اپنے نعلین شریفین مجھے دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میرے یہ نعلین لے جاؤ اور اس باغ سے باہر تمہیں جو بھی ایسا شخص ملے جو پورے یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہو اسے جنت کی خوشخبری دے دو۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”الرَّبِيعُ“ چھوٹی نہریا نالی جیسا کہ اسکی تفصیل گزر چکی ہے۔ ”احتفرت“ راء اور زاء دونوں کے ساتھ مروی ہے اور اس کا معنی ہے ”میں سمٹ گیا یہاں تک کہ گزرنے یا داخل ہونے کے قابل ہو گیا“۔

(714) وَعَنْ أَبِي سَمْسَةَ، قَالَ: حَضَرْنَا عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي سَبَاقَةِ الْمَوْتِ، فَبَكَى طَوِيلًا، وَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ: يَا أَبَتَاهُ، أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا نَعُدُّ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقِ ثَلَاثٍ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُعْضًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي، وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ فِدَا اسْمِكَ مِنْهُ فَقُلْتُهُ،

قُلُوْهُمُ عَلَىٰ تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فِي قُلُوبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: ابْسُطْ بِيَمِينِكَ فَلَا بَأْسَ بِكَ، فَبَسَطَ يَمِينَهُ فَقَبَضْتُ يَدِي، فَقَالَ: "مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟ قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْرِيكَ، قَالَ: "تَشْتَرِي مَاذَا؟" قُلْتُ: أَنْ تُغْفِرَ لِي، قَالَ: "أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِي مَنْ كَانَ قَبْلَهُ، وَأَنَّ الْهَجْرَةَ تَهْدِي مَنْ كَانَ قَبْلَهَا، وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِي مَنْ كَانَ قَبْلَهُ؟" وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَجَلٌ لِي عِنْدَ مَنْهُ وَمَا كُنْتُ أَطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنِي مِنْهُ؛ إِنْ جَلَلْتُ وَلَا كُنْتُ سَأَلْتُ أَنْ أَصْفَهُ مَا أَطَقْتُ، لَا تَبْنِي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنِي مِنْهُ، وَلَوْ كُنْتُ عَلَىٰ تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ أَكْبَرُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ وَلَبَسْنَا أَشْيَاءَ مَا أَذْرَى مَا خَالِي فِيهَا؟ فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبُنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَإِنْ دَفَنْتُمُونِي، فَشَنُّوا عَلَيَّ التُّوَابَ شَنًّا، ثُمَّ أَفْتُمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا نُنْحَرُ جُزُورًا، وَيَقْسَمُ لَحْمُهَا، حَتَّىٰ أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ، وَأَنْظُرَ مَا أُرَاجِعُ بِهِ رَسُولَ رَبِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: "شَنُّوا" رَوَى بِالشَّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَالْمُهْمَلَةِ، أَيْ: صُبُّهُ قَلِيلًا قَلِيلًا، وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ.

ابن شامہ بیان کرتے ہیں جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مرض الموت کا شکار ہوئے تو ایک دن ہم عیادت کے لیے گئے آپ دیوار کی طرف رخ کر کے خاصی دیر روتے رہے۔ آپ کے صاحبزادے نے عرض جان! آپ کیوں رورہے ہیں؟ کیا نبی اکرم ﷺ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی؟ کیا نبی اکرم ﷺ نے آپ کو بشارت نہیں دی؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف رخ کر کے کہا ہمارے نزدیک سب سے افضل عمل اللہ وحدانیت اور نبی اکرم ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا ہے۔ میری زندگی تین بڑے ادوار پر مشتمل ہے۔ ایک وہ ادوار جب مجھے سب سے زیادہ نفرت (معاذ اللہ) نبی اکرم ﷺ سے تھی اور میری سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ میں کسی طرح آپ (ﷺ) کو شہید کر دوں اگر میں اسی حالت میں مرجاتا تو جہنمی ہوتا جب اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی تو دی تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ پھیلائیں تاکہ میں اسے قبول کروں۔ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ نے پوچھا: اے عمرو! کیا ہوا؟ نے کہا میں کچھ شرائط طے کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے پوچھا: کیا شرائط طے کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی میرے معاف ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے اسلام سابقہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور ہجرت سابقہ تمام گناہوں کو ختم کر دیتی ہے حج بھی سابقہ تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

(حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اس وقت کوئی بھی شخص میرے نزدیک نبی اکرم ﷺ سے زیادہ محبوب نہیں تھا اور نظر میں کوئی شخص آپ سے زیادہ معزز نہیں تھا اگر مجھ سے آپ (کے چہرہ مبارک) کی تعریف کے لیے کہا جائے تو ایسا نہیں کر سکوں گا کیونکہ میں کبھی نبی آپ ﷺ کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکا اگر میں اسی حالت میں انتقال کر جاتا تو امید ہے میں جنتی ہوتا۔ پھر اس کے بعد مجھے بعض (ریاستی اور سرکاری) امور کا نگران مقرر کیا اب مجھے اندازہ نہیں اس بارے میں میرا انجام کیا ہوگا؟ جب میں مرجاؤں تو میرے جنازے کے ہمراہ آگ یا نوحہ کرنے والی عورتیں نہ

جانا اور جب مجھے دفن کرنے کے بعد تم میرے اوپر مٹی ڈال کر فارغ ہو جاؤ تو اتنی دیر تک میری قبر کے پاس رُکے رہنا جتنی دیر میں ایک اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ تمہاری وجہ سے میری انیت برقرار رہے اور میں اپنے پروردگار کے بھیجے ہوئے فرشتوں کے سوالات کا جواب دے سکوں۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) یہ قول کہ "شَنُّوا" شین مجتہ کے ساتھ ہے اور مہملہ ہے۔ یعنی تھوڑی تھوڑی کر کے مٹی ڈالو، واللہ اعلم۔

بَابُ وَدَاعِ الصَّاحِبِ وَوَصِيَّتِهِ عِنْدَ فِرَاقِهِ لِسَفَرٍ وَغَيْرِهِ وَالْدُّعَاءُ لَهُ وَطَلَبُ الدُّعَاءِ مِنْهُ  
باب 96: اپنے ساتھی کو رخصت کرنا اور سفر کی وجہ سے اس کی جدائی کے وقت اسے نیکی کی تلقین کرنا اس کے لئے دعا کرنا اور اسے دعا کے لئے کہنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمْ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾  
اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ اِلَهَكَ وَاِلَهَ اَبَائِكَ اِبْرَاهِيمَ وَاسْمَاعِيلَ وَاسْحَاقَ اِلَهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَكَ مُسْلِمُونَ ﴿البقرة: 132-133﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے بھی اسی بات کی نصیحت کی اے میرے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین کو منتخب کر لیا ہے جب مرد تو مسلمان ہی رہنا کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کے پاس موت آئی اس نے اپنے بیٹوں سے کہا میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم تو آپ کی اور آپ کے آباء ابراہیم اسماعیل اور اسحاق کے پروردگار کی عبادت کریں گے جو ایک معبود ہے اور ہم ای کے فرمانبردار ہیں۔" وَأَمَّا الْآخَاذِيثُ فَمِنْهَا:

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

(715) حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - الَّذِي سَبَقَ فِي بَابِ إِكْرَامِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَنَّا خُطْبَيَا، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعِظَ وَذَكَرَ، ثُمَّ قَالَ: "أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَبْهَأَ النَّاسُ، إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبُ، وَأَنَا قَارِئُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، أَوْ لَهْمَا: كِتَابُ اللَّهِ، فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ"، فَحَقَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ، وَرَعَبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: "وَأَهْلُ بَيْتِي، أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي" رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَقَدْ سَبَقَ بِطَوِيلِهِ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سے پہلے اہل بیت نبی ﷺ کے عزت و احترام کے باب میں گزر چکی

ہے۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کر پھر آپ نے فرمایا: اما بعد اے لوگوں میں انسان ہوں۔ عنقریب میرے رب کا فرشتہ میرے پاس آ جائے گا اور مجھے اس بات کو قبول کرنا ہوگا۔ میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے اس کتاب کو حاصل کر لو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اللہ کی کتاب کی ترغیب دی اور اس بارے میں ابھارا۔ آپ نے فرمایا: اور میرے اہل بیت ﷺ میں تمہیں اہل بیت ﷺ کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث اس سے پہلے مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

(716) وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَنَحْنُ شَبَابٌ مُتَقَارِبُونَ، فَاقْتَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَظَنَّ أَنَا قَدِ اشْتَفْنَا أَهْلَنَا، فَسَأَلْنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا، فَأَخْبَرَنَا، فَقَالَ: "ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِكُمْ، فَاقْبِسُوا فِيهِمْ، وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، وَصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينَ كَذَا، وَصَلُّوا كَذَا فِي حِينَ كَذَا، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤْمِكُمْ أَكْبَرُكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

زَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةِ لَهُ: "وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي".

وَقَوْلُهُ: "رَحِيمًا رَفِيقًا" رُوِيَ بِغَايَةِ وَفَافٍ، وَرُوِيَ بِغَايَةِ.

☆ حضرت ابوسلمان مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نوجوان تھے اور ہم عمر تھے۔ ہم آپ کے پاس بیس دن ٹھہرے۔ نبی اکرم ﷺ بڑے مہربان اور نرم دل تھے۔ آپ نے یہ بیان کیا کہ ہمیں اپنے گھروالوں سے دوری شاق گزر رہی ہے تو آپ نے ہم سے دریافت کیا کہ تم نے گھروالوں کے لئے چھوڑا ہے تو ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: تم اپنے گھروالوں کے پاس واپس چلے جاؤ اور وہیں قیام کرو اور انہیں تعلیم اور حکم و اور نماز ادا کرو۔ اس وقت میں جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور جو شخص تم میں سیدہ ہو وہ تمہاری امامت کروائے۔

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں اسی طرح نماز ادا کرو جیسے تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) یہ قول "رحیمًا رَفِیقًا" فاء کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے اور دو قاف کے ساتھ بھی لیکن دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔

(717) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ، فَأَذِنَ، وَقَالَ: "لَا تَنْسَانَا يَا أَخِي مِنْ دُعَائِكَ" فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الْبَلَدُ.

716- أخرجه أحمد (5/15601) والبخاری (628) ومسلم (674) وأبو داود (589) والترمذی (205) والنسائی (633) وابن ماجه (979)

717- أخرجه أحمد (2/4524) والترمذی (3442) والنسائی (506) وابن ماجه (2826) وابن حبان (2693) وأبو داود (2600) والبيهقی (173/9)

وَلَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: "أَشْرِكْنَا يَا أَخِي فِي دُعَائِكَ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت دے دی اور فرمایا: اے میرے بھائی! تم اپنی دعا میں ہمیں نہ بھولنا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ایسی بات ارشاد فرمائی کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے اس کے عوض میں مجھے ساری دنیا مل جائے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میرے بھائی! مجھے اپنی دعا میں شامل رکھنا۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(718) وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا: أَذْنُ مِثْنَى حَتَّى أَوْدَعَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُودِعُنَا، فَيَقُولُ: "اسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ، وَأَمَانَتَكَ، وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

☆ ابوسالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس شخص کو جس نے سفر کا ارادہ کیا ہو یہ کہا کرتے تھے تم میرے قریب آ جاؤ تاکہ میں تمہیں اس طرح الوداع کروں جس طرح نبی اکرم ﷺ ہمیں کیا کرتے تھے اور فرمایا: کرتے تھے میں تمہارے دین، سلامتی، امانت اور اختتامی اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے۔

(719) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَّابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَدِّعَ الْجَبَشَ، قَالَ: "اسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ، وَأَمَانَتَكُمْ، وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ" حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

☆ حضرت عبد اللہ بن یزید خطیبی رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہیں بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب کسی لشکر کو الوداع کہتے تھے تو فرمایا کرتے تھے میں تمہارے دین، امانت اور اختتامی اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

یہ حدیث صحیح ہے اسے امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور دیگر نے صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

(720) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا، فَرَوِّدْنِي، فَقَالَ: "رَوِّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى" قَالَ: زِدْنِي قَالَ: "وَعَفَرَ ذَنْبَكَ" قَالَ:

718- أخرجه أحمد

719- أخرجه أبو داود (2601) وابن السني (504)

720- أخرجه الترمذی (3444) والحاكم (2/2477) والبيهقي (3201)

زَدْنِي، قَالَ: "وَيَسِّرْ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ"

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں آپ مجھے زاو راہ عنایت کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تمہیں تقویٰ کا زاو راہ دیا ہے اس نے عرض کی: آپ مجھے مزید عنایت کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بخش دے۔ اس نے عرض کی: مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا تعالیٰ تمہیں بھلائی نصیب کرے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

### بَابُ الْأَسْتِخَارَةِ وَالْمَشَاوَرَةِ

باب 97: استخارہ کرنا اور مشورہ کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (آل عمران: 159)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور معاملے میں ان سے مشورہ کر لیا کرو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَأْمُرْهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ (الشوری: 38)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور ان کا کام ان کے درمیان مشورے کے نتیجے میں ہوتا ہے۔"

أَيُّ: يَتَشَاوَرُونَ بَيْنَهُمْ فِيهِ.

اس سے مراد یہ ہے وہ کام کے معاملے میں آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔

(721) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُنَا الْأَسْتِخَارَةَ

فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: "إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ، فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ

ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا

أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ

وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ" أَوْ قَالَ: "عَاجِلِ أَمْرِیْ وَآجِلِهِ، فَاقْدُرْهُ لِیْ وَيَسِّرْهُ لِیْ، ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِيْهِ. وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ

هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ" أَوْ قَالَ: "عَاجِلِ أَمْرِیْ وَآجِلِهِ، فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ

وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ،

721- بخاری ابواب صلاة الليل والدعوات ابو داؤد في الصلاة ترمذی في الصلاة نسائي في النكاح والعقود في اليوم والليل

(اطراف)

وَأَقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَان، ثُمَّ ارْضِنِي بِهِ" قَالَ: "وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں تمام امور میں استخارے کی اسی طرح تعلیم دیا کرتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: جب کسی شخص کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو وہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت ادا کرے۔ پھر یہ دعا کرے: "اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے مطابق تیری مدد طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے میں نہیں جانتا تو غیب کا علم رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو یہ جانتا ہے یہ معاملہ میرے حق میں میرے دین میں میری زندگی میں اور میری آخرت میں بہتر ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے جلد یا بدیر انجام کے اعتبار سے بہتر ہے تو اس کو میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے اور اس میں میرے لیے برکت رکھ دے اور اگر تو جانتا ہے یہ میرے حق میں میرے دین میں میری زندگی میں اور میرے انجام کے حق میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے معاملے کے جلد یا بدیر انجام میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور مجھے بھلائی نصیب کر دے جہاں کہیں بھی ہو اور مجھے اس سے راضی کر دے۔

راوی بیان کرتا ہے پھر وہ شخص اپنی حاجت کا تذکرہ کرے۔

### بَابُ اسْتِحْبَابِ الدَّهَابِ إِلَى الْعِيْدِ وَعِيَادَةِ الْبَرِيْضِ وَالْحَجِّ وَالْعَزْوِ وَالْجَنَازَةِ

وَنَحْوَهَا مِنْ طَرِيقٍ، وَالرَّجُوعِ مِنْ طَرِيقٍ الْخَرِّ لِكَثْرَةِ مَوَاضِعِ الْعِبَادَةِ

باب 98: عید کے لئے بیماری عیادت کے لئے حج کے لئے جنگ کے لئے جنازے کے لئے

اور اس جیسے دیگر کاموں کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا تاکہ

عبادت کے مقامات زیادہ ہو جائیں مستحب ہے

(722) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ

الطَّرِيقَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَوْلُهُ: "خَالَفَ الطَّرِيقَ" يَعْنِي: ذَهَبَ فِي طَرِيقٍ، وَرَجَعَ فِي طَرِيقٍ الْخَرِّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عید کے دن دوسرے راستے سے واپس آیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) یہ قول "خالف الطريق" یعنی ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس آتے۔

(723) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ

722- اخرجه البخاری (986)

723- اخرجه البخاری (1575) و مسلم (1257) و ابو داؤد (1868)

طَرِيقِ الشَّجَرَةِ، وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ، وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ، دَخَلَ مِنَ النَّبِيِّ الْعُلْيَا، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّبِيِّ السُّفْلَى - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ درخت کے راستے سے اندر داخل ہوئے۔ جب آپ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ اور آپ کی گھائی کی طرف سے داخل ہوئے اور جب آپ مکہ سے باہر نکلے تو بیچے والی گھائی کی طرف سے باہر نکلے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ الْيَمِينِ فِي كُلِّ مَا هُوَ مِنْ بَابِ التَّكْرِيمِ

باب 99: ہر معزز کام میں دائیں حصے کو پہلے کرنا مستحب ہے

كَمَا لَوْ ضُوءُ وَالْغُسْلُ وَالْتِمَامُ، وَلَبَسَ الثَّوْبَ وَالنَّعْلَ وَالسَّرَاوِيلَ، وَدُخُولِ الْمَسْجِدِ، وَالسَّوَاكِ، وَالْأَكْحَالِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، وَقَصِّ الشَّارِبِ، وَتَنْفِثِ الْإِنْبِطِ، وَحَلْقِ الرَّأْسِ، وَالسَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ، وَالْأَكْلِ، وَالشَّرْبِ، وَالْمُصَافَحَةِ، وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ، وَالْخُرُوجِ مِنَ الْخَلَاءِ، وَالْأَخْذِ وَالْإِعْطَاءِ، وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا هُوَ فِي مَعْنَاهُ. وَيُسْتَحَبُّ تَقْدِيمُ الْيَسَارِ فِي ذَلِكَ، كَالْمِخَاطِ وَالْبَصَاقِ عَنِ الْيَسَارِ، وَدُخُولِ الْخَلَاءِ، وَالْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَخَلْعِ النَّعْلِ وَالسَّرَاوِيلِ وَالْثَّوْبِ، وَالْإِسْتِجَاةِ وَفَعْلِ الْمُسْتَقْدِرَاتِ وَأَشْبَاهِ ذَلِكَ.

جیسے وضو، غسل، تیمم، کپڑے پہننا، جوتے پہننا، موزے پہننا، شلوار پہننا، مسجد میں داخل ہونا، مسواک کرنا، سرمہ لگانا، ناخن تراشنا، مونچھیں چھوٹی کرنا، بغلوں کے بال صاف کرنا، سرمہ ڈالنا، نماز کے بعد سلام پھیرنا، کھانا پینا، مصافحہ کرنا، حجرِ اسود کو بوسہ دینا، بیت الخلاء سے باہر آنا، کچھ دینا اور لینا اس جیسے دیگر کام جو اسی حیثیت کے مالک ہوں۔

اور جو کام ان کے برعکس ہوں ان میں بائیں سمت کو پہلے کرنا مستحب ہے جیسے ناک صاف کرنا، بائیں طرف تھوکرنا، بیت الخلاء میں داخل ہونا، مسجد سے باہر آنا، موزے اتارنا، جوتے اتارنا، شلوار اتارنا، کپڑے اتارنا، استنجاء کرنا اور آلودگی سے متعلق وہ تمام کام جو اس سے مشابہت رکھتے ہوں۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَوْتِيَ كِتَابَهُ بِعَمَلِهِ فَيَقُولُ هَذَا مَا أَقْرَأُ أَوْ كِتَابِيهِ﴾ (الحاقة: 19) الْآيَاتِ،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جس شخص کو دائیں ہاتھ میں نائے اعمال دیا گیا تو وہ کہے گا: اُد اور اس کتاب کو پڑھ لو۔“

وَقَالَ تَعَالَى:

﴿فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ﴾ (الزَّالِزَةِ: 8-9)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور دائیں طرف والے لوگ دائیں طرف والے لوگ کون ہیں؟ بائیں طرف والے لوگ بائیں طرف والے لوگ کون ہیں؟“۔

(724) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْيَمِينُ

فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ: فِي طُهُورِهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَتَنَعُّلِهِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو ہر کام دائیں طرف سے کرنا پسند تھا۔ آپ وضو کرنے میں کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں۔ (دائیں طرف سے آغاز کو پسند کرتے تھے)

(725) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنَى لَطُهُورِهِ وَطَعَامِهِ، وَكَانَتْ الْيُسْرَى لِحَلَاكِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَدَى.

حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

﴿﴾ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے: نبی اکرم ﷺ کا دائیں ہاتھ وضو کرنے اور کھانے کے لئے تھا اور بائیں ہاتھ قضاء حاجت کے لئے اور گندگی والی چیزوں کے لئے تھا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور دیگر محدثین نے بھی دیگر اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(726) وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِي غَسْلِ أَيْتِهِ زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "إِنِّدَانُ بِمَيَامِينِهَا، وَمَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴾ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو غسل دینے والی خواتین سے یہ فرمایا تھا دائیں طرف سے آغاز کرو اور اعضاء وضو سے آغاز کرو۔

(727) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشَّامَلِ - لِيَكُنَ الْيُمْنَى أَوَّلَ مَا تَنْعَلُ، وَآخِرَ مَا تَنْزَعُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جوتا پہنے تو دائیں طرف سے آغاز کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے آغاز کرے۔ (دایاں پاؤں پہنتے وقت پہلے ہو اور اتارتے وقت بعد میں ہو۔)

(728) وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِينَهُ لَطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَنِيَابِهِ، وَيَجْعَلُ يَسَارَهُ لِمَا يَسُوءُ ذَلِكَ.

724- أخرجه احمد (9/25602) والبخاری (168) و مسلم (628) و ابو داؤد (4140) والترمذی (608) وابن ماجه (401) وابن حبان (5456)

726- أخرجه البخاری (167) و مسلم (42/939) وابن حبان (3032) و ابو داؤد (4146)

727- أخرجه مالك (1701) واحمد (3/7353) والبخاری (5856) و مسلم (2097) و ابو داؤد (4139) والترمذی (1779)

وابن حبان (5455) والبيهقي (432/2)

728- ابو داؤد، ترمذی، احمد کے حوالے سے جامع صغیر نے ذرا الفاظ کے اختلاف سے روایت نقل کی۔

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ .

حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ دائیں ہاتھ کو کھانے پینے اور پہننے کے لئے استعمال کرتے تھے اور بائیں ہاتھ کو دیگر امور کے لئے استعمال کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

(729) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ : " إِذَا لَبَسْتَ إِذَا نَوَضَّائِمُ، فَإِنَّهُ أَوْ يَمْنًا مِنْكُمْ " .

حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم لباس پہنو اور جب وضو

دائیں طرف سے آغاز کرو۔

یہ حدیث صحیح ہے اسے امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(730) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مِنًى، فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَاقِي : " خُذْ " وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْآبَسِرِ، ثُمَّ بَعْطِئِهِ النَّاسَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ : لَمَّا رَمَى الْجُمُرَةَ، وَنَحَرَ نُسْكَهَ وَحَلَقَ، نَازَلَ الْحَلَاقِي شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ دَعَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَازِلَهُ الشَّقَّ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ : " اخْلُقْ "، فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ طَلْحَةَ، فَقَالَ : " أَفِئْسَمُهُ بَيْنَ النَّاسِ " .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ منی تشریف لائے پھر آپ جمرہ تشریف لائے۔ پھر اکرم ﷺ نے انہیں کنکریاں ماریں۔ پھر آپ منی میں اپنی جگہ پر تشریف لائے اور وہاں آپ نے قربانی کی۔ پھر آپ حجام سے کہا۔ " اماروا " آپ نے اپنے دائیں طرف اشارہ کیا پھر آپ نے بائیں طرف کیا پھر انہوں نے وہ بال لوگوں کو عطا کر دیئے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب آپ نے شیطان کو کنکریاں ماری اور اپنی قربانی کو قربان کر لیا اور سر منڈوانے حجام آپ کے دائیں پہلو کی طرف بڑھا اور اس کو مونڈ دیا۔ پھر آپ نے حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں وہ عطا کیا پھر آپ نے بائیں طرف سر کیا اور فرمایا: اسے مونڈ دو۔ حجام نے اسے مونڈ دیا تو آپ نے وہ بال حضرت ابو طلحہ کو عطا کیے اور فرمایا: " اسے لوگوں کے درمیان تقسیم کر دو "۔

729- أخرجه أحمد (3/8660) و أبو داود (4141) وابن حبان (1090) وابن خزيمة (176) وابن ماجه (402)

730- أخرجه البخاري (170) ومسلم (1305) وأبو داود (1981) والترمذي (912)

## 2- کتاب آداب الطعام

### کھانے کے آداب کا بیان

#### بَابُ التَّسْمِيَةِ فِي أَوَّلِهِ وَالْحَمْدُ فِي آخِرِهِ

باب 100: کھانے کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا اور آخر میں الحمد للہ پڑھنا

(731) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " سَمِ اللَّهَ، وَكُلْ بِسْمِئِكَ، وَكُلْ مِمَّا بَلَيْكَ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

(732) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى، فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فِي أَوَّلِهِ، فَلْيَقُلْ : " بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ " .

رواہ ابو داؤد و الترمذی، وقال: " حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ " .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کچھ کھائے تو اللہ کا نام لے اگر وہ شروع میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو درمیان میں بسم اللہ اولہ و آخرہ (اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں) اس کے شروع میں بھی اور آخر میں بھی پڑھ لے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(733) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : " إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ دُخُولِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ لِأَصْحَابِهِ : لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ : أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ ؟ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ

731- أخرجه أحمد (10/26148) و أبو داود (3767) والترمذي (1858) والسنائي (6/10112) وابن حبان (5214)

والطيالسي (1566) والحاكم (4/7087) والبيهقي (276/7)

732- أخرجه أحمد (5/14735) ومسلم (2018) وأبو داود (3765) وابن ماجه (3887)

733- مسلم في الاطعمه أبو داود ترمذي نسائي عن أبي جريح عن أبي الزبير عن جابر



تَعَالَى عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَيْتَ وَالْعَشَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرے اور کھاتے ہوئے اللہ کا ذکر کرے تو شیطان اپنے ساتھیوں کو کہتا ہے۔ اس گھر میں نہ تمہیں رہنے کے لئے جگہ ملے گی اور نہ ہی کھانا ملے گا اور جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے تو شیطان یہ کہتا ہے تمہیں اس گھر میں رہنے کے لئے جگہ مل گئی ہے اور کھانا بھی مل گیا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(734) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا، لَمْ نَضَعْ أَيْدِينَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ، وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا، فَبَجَانَتْ جَارِيَةٌ كَانَتْهَا تُدْفَعُ، فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ، فَآخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا، ثُمَّ جَاءَ أَغْرَابِيُّ كَانَتْهَا يُدْفَعُ، فَآخَذَ بِيَدِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ جَاءَ بِهِدِهِ الْجَارِيَةُ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا، فَآخَذْتُ بِيَدِهَا، فَجَاءَ بِهِدِ الْأَعْرَابِيُّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ، فَآخَذْتُ بِيَدِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدَيْهِمَا" ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى وَآكَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ کسی کھانے میں شریک ہوتے تھے تو ہم اس وقت تک ہاتھ کھانے میں نہیں ڈالتے تھے جب تک نبی اکرم ﷺ کھانے کا آغاز نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم آپ کے ساتھ ایک کھانے میں شریک ہوئے۔ ایک بچی بہت تیزی سے آئی۔ وہ آئی اور اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنے لگی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ پھر ایک دیہاتی شخص بہت تیزی سے آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ بھی تھام لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شیطان کے لئے کھانا حلال ہو جاتا ہے اگر کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ یہ بچی آئی تھی تاکہ کھانے کو اس پر حلال کر دے تو میں نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ پھر یہ دیہاتی آیا تاکہ اس کے لئے کھانے کو حلال کر دے تو میں نے اس کا ہاتھ بھی تھام لیا۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ ان دونوں کے ہاتھ کے ہمراہ شیطان کا ہاتھ بھی میرے ہاتھ میں تھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اللہ کا نام لیا اور کھانا شروع کیا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(735) وَعَنْ أُمِّهِ بْنِ مَخْشِي الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، وَرَجُلٌ يَأْكُلُ، فَلَمْ يَسْمِ اللَّهَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ، فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ، قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: "مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا ذَكَرَ

734- أخرجه مسلم (2017) وأبو داود (3766)

735- أخرجه أبو داود (3768) والحاكم (47089)

اسم الله استقاء ما في بطنه

رواه أبو داود والبيهقي

حضرت امیہ بن بخش رضی اللہ عنہ نے جو صحابی رسول میں بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اس نے شروع میں اللہ کا نام نہیں لیا تھا جب ایک لقمہ باقی رہ گیا اس نے وہ منہ کی طرف لے جانے کی طرف اٹھایا تو یوں اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں اس کے شروع میں بھی اور آخر میں بھی۔ نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: شیطان اس کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا لیکن جب اس نے اللہ کا نام

لیا تو شیطان کے پیٹ میں جو تھا وہ اس نے قے کر دیا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد بیہقی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(736) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ أَغْرَابِيُّ، فَأَكَلَهُ بِلِقْمَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَمَى لَكَفَأَكُم"

رواه الترمذی، وقال: "حديث حسن صحيح"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ چھ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ کھانا کھا رہے تھے ایک دیہاتی آیا اور اس نے دونوں میں کھانا کھالیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے "بسم اللہ" پڑھ لی ہوتی تو یہ کھانا تم سب کے لئے کافی ہوتا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(737) وَعَنْ أَبِي أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ، قَالَ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَبِيبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُؤَدِّعٍ، وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ رَبَّنَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھالیا جاتا یعنی جب آپ کھانا کھا لیتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے "ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے جو حمد بہت زیادہ ہو یا کمزور ہو اس میں برکت موجود ہو اور (وہ حمد ایسی نہ ہو) جو کفایت نہ کرے اور نہ ہی اسے (اس کے حال پر) چھوڑا گیا ہو اور نہ ہی ہمارا پروردگار اس سے بے نیازی اختیار کرے"۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(738) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَكَلَ طَعَامًا، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

736- أخرجه الترمذی (1858) وابن ماجه (3264) وابن حبان (5214)

737- أخرجه احمد (8/22364) والبخاری (5458) وأبو داود (3849) والترمذی (3456)

738- أخرجه الترمذی (3458) والحاكم (47409) وابن ماجه (3285) وأخرجه أبو داود (4023)

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

✧ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھانا کھائے تو پڑھے۔

"ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا ہے اور میری کسی ذاتی کوشش اور طاقت کے بغیر یہ رزق عطا کیا ہے۔"

تو اس کے گزشتہ تمام گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ لَا يَغِيْبُ الطَّعَامَ وَاسْتِحْبَابُ مَذْجِهِ

باب 101: کھانے میں عیب نہ نکالنا اور اس کی تعریف کرنا مستحب ہے

(739) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ، إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا جو آپ کو ناپسند تھا آپ اسے چھوڑ دیتے تھے۔

(740) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأَذْمَ، فَقَالُوا: عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ، فَدَعَاهُ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ، وَيَقُولُ: "نِعْمَ الْأَذْمُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْأَذْمُ الْخَلُّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گھر والوں سے سالن مانگا تو انہوں نے کہا ہمارے صرف سرکہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے منگوایا آپ نے اسے کھانا شروع کیا اور فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔ سرکہ سالن ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُهُ مَنْ حَضَرَ الطَّعَامَ وَهُوَ صَائِمٌ إِذَا لَمْ يُفْطَرْ

باب 102: جس شخص کے سامنے کھانا پیش کیا جائے اور وہ روزہ دار ہو

اور اس نے روزہ نہ توڑنا ہو تو وہ کیا کہے

(741) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دُعِيَ

739- أخرجه البخاری (3563) و مسلم (2064) و ابو داؤد (3763) و الترمذی (2031) و ابن ماجہ (3259) و ابن خزيمة (6436)

740- أخرجه احمد (5/14229) و مسلم (2052) و ابو داؤد (3821) و الترمذی (1839) و ابن ماجہ (3317)

741- أخرجه مسلم (1431)

أَخَذَكُمْ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطَرًا فَلْيَطْعَمْ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَى "فَلْيُصَلِّ": فَلْيُذَكِّرْ، وَمَعْنَى "فَلْيَطْعَمْ": فَلْيَأْكُلْ.

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کر لے۔ اگر وہ روزہ دار ہو تو دعا کر دے اور اگر اس نے روزہ نہ رکھا ہو تو کھا لے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) علماء نے فرمایا ہے "فلیصل" کا معنی ہے دعا کرنا اور "فلیطعم" کا معنی ہے کہ اسے چاہئے کہ کھا لے۔

بَابُ مَا يَقُولُهُ مَنْ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ فَتَبِعَهُ غَيْرُهُ

باب 103: جس شخص کو کھانے کے لئے بلایا جائے اور اس کے ساتھ دوسرا شخص بھی چلا جائے تو وہ کیا کہے

(742) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطْعَامٍ صَنَعَهُ لَهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَتَبِعَهُمْ وَجُلٌّ، فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ هَذَا تَبِعْنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذِنَ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ رَجَعْ" قَالَ: بَلْ أَذِنَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے کھانے کی دعوت کی۔ وہ کھانا اس نے نبی اکرم ﷺ سمیت پانچ لوگوں کے لئے تیار کیا۔ ایک اور شخص بھی ساتھ چلا گیا۔ جب آپ دروازے پر پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ شخص ہمارے پیچھے آ گیا ہے اگر تم چاہو تو اسے اجازت دو اور اگر چاہو تو یہ واپس چلا جائے تو اس نے کہا عرض کی نہیں یا رسول اللہ! میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ وَوَعْظُهُ وَتَأْذِينُهُ مِنْ يُسَيِّءُ أَكَلَهُ

باب 104: اپنے آگے سے کھانا اس بارے میں نصیحت کرنا

اور جو شخص صحیح طریقے سے کھانا نہ کھاتا ہو تو اسے ادب سکھانا

(743) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حَيْثُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّخْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا غُلَامُ، سَمِعَ اللَّهُ تَعَالَى، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ: "تَطِيشُ" بِكَسْرِ الطَّاءِ وَبَعْدَهَا يَاءٌ مُشَاقَّةٌ مِنْ تَحْتِ، مَعْنَاهُ: تَنَحَّرْكَ وَتَمَتَّعْ إِلَى نَوَاحِي

742- أخرجه مسلم (1431)

743- بخاری و مسلم

الصَّخْفَةِ .

﴿ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی زیر تربیت لڑکا تھا۔ میرے ہاتھ میں گردش کر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لے کر کھاؤ! دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور آگے سے کھاؤ۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ان کا یہ فرمانا "تطیش" اس میں طاء پر کسرہ ہے اور اسکے بعد یاء مثناة ہے۔ مطلب ہے: برتن کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک گھومنا۔

(744) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ بِشَمَالِهِ، فَقَالَ: "كُلْ بِيَمِينِكَ" قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ: "لَا أَسْتَطِيعُ" أَمَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ أَفْعَمَا إِلَى فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا میں نہیں کھا سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم کربھی گے۔ (راوی کہتے ہیں) اس نے صرف تکبر کی وجہ سے انکار کیا تھا تو اس کے بعد وہ اپنا دایاں ہاتھ اپنے منہ تک کبھی نہ لے جا سکا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَانِ بَيْنَ تَمَرَتَيْنِ وَنَحْوِهِمَا إِذَا أَكَلَ جَمَاعَةٌ إِلَّا بِأَذْنِ رَأْسِهِ

باب 105: دو بھجوریں اور اس طرح کی دیگر چیزیں اکٹھی کھانے کی ممانعت، جبکہ لوگ مل کر کھا رہے ہوں البتہ اگر اپنے ساتھیوں سے اجازت لی جائے (تو ایسا کرنا جائز ہے)

(745) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُهَيْمٍ، قَالَ: أَصَابَنَا عَامٌ سَنَةِ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ؛ فَرَزَقْنَا تَمْرًا، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ، فَيَقُولُ: لَا تَقَارِنُوا، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الْقِرَانَ، ثُمَّ يَقُولُ: إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿ حضرت جبلہ بن سہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک سال ہمیں قحط سالی لاحق ہوگئی۔ یہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے کی بات ہے تو ہمیں بھجوریں کھانے کے لئے ملا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس گزرے۔ اس وقت ہم بھجوریں کھا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا دو بھجوریں ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں کھانے سے منع کیا ہے اور فرمایا: ہے البتہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی سے اجازت لے (تو وہ دو بھجوریں ایک ساتھ کھا رہے)۔

744- مسلم فی الاشربة

745- بخاری و مسلم فی الاطعمہ فی بخاری فی النظام والشركة ابو داؤد ترمذی نسائی فی الولیمة ابن ماجہ فی الاطعمہ ترمذی

بَابُ مَا يَقُولُهُ وَيَفْعَلُهُ مَنْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

باب 106: جو شخص کھانے کے باوجود سیر نہ ہوتا ہو اسے کیا پڑھنا چاہئے اور کیا کرنا چاہئے

(746) عَنْ وَخْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ؟ قَالَ: "فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ" قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: "فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، يَبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

﴿ حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ہم کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شاید تم الگ الگ کھاتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اکٹھے ہو کر کھایا کرو اور اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو۔ اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْأَكْلِ مِنْ جَانِبِ الْقُصْعَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ وَسْطِهَا

باب 107: پیالے کے ایک طرف سے کھانا کھانے کا حکم اور درمیان میں سے کھانے کی ممانعت

فِيهِ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ كَمَا سَبَقَ .

اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد موجود ہے آپ نے فرمایا: "اپنے آگے سے کھاؤ"۔ (متفق علیہ) جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

(747) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْبِرْكَةُ تَنْزِلُ وَسْطَ الطَّعَامِ؛ فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ، وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" .

﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ برکت کھانے کی چیز کے درمیان میں نازل ہوتی ہے۔ اس لئے تم اسے کناروں کی طرف سے کھاؤ۔ درمیان میں سے نہ کھاؤ۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(748) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُصْعَةٌ يُقَالُ

746- اخرجہ احمد (5/6078) وابو داؤد (3764) وابن ماجہ (3268) وابن حبان (5224)

747- اخرجہ احمد (1/2439) وابو داؤد (3772) والترمذی (1805) وابن ماجہ (3277) وابن حبان (5245) الحاكم (4/7118) والحمیدی (529) والبيهقي (632)

748- اخرجہ ابو داؤد (3773) وابن ماجہ (3663) والبيهقي (283/7)

لَهَا: الْغَرَاءُ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ؛ فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الصُّحَىٰ أُتِيَ بِبَلْكَ الْقَصْعَةِ؛ يَعْنِي وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا، فَالْتَفَوْا عَلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرُوا جَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا، وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا"، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُوا مِنْ حَوْلِهَا، وَدَعُوا ذُرْوَتَهَا يُبَارِكُ فِيهَا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

"ذُرْوَتُهَا": أَخْلَاكُهَا بِكَسْرِ الدَّالِّ وَصَمَمُهَا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا ایک پیالہ تھا جس کا نام "غراء" تھا اس کو چار آدمی اٹھایا کرتے تھے۔ جب چاشت کا وقت ہو جانا اور لوگ چاشت کی نماز ادا کر لیتے تو اس پیالے کو لایا جاتا تھا۔ اس میں "ثرید" تیار کیا گیا ہوتا تھا۔ لوگ اس کے ارد گرد بیٹھ جایا کرتے تھے۔ جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جاتی تھی تو نبی اکرم ﷺ گھٹنے موڑ کر بیٹھ جاتے۔ ایک دیہاتی بولا یہ بیٹھنے کا کیا طریقہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے مہربان شخص بنایا ہے۔ مجھے سرکش اور جبار نہیں بنایا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو ارد گرد سے کھاؤ اور اس کے درمیان والے حصے کو نہ بنے دو اس میں برکت ہوگی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے جید اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "ذروتھا" ذال کسرہ اور ضمہ دونوں کے ساتھ ٹھیک ہے اس کا مطلب ہے اسکی چوٹی۔

### بَابُ كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مُتَكِنًا

#### باب 108: ٹیک لگا کر کھانا کھانے کی کراہت

(749) عَنْ أَبِي جَحْفَةَ وَهَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا أَكُلُ مُتَكِنًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْخَطَّابِيُّ: الْمُتَكِّنُ هَاهُنَا: هُوَ الْجَالِسُ مُعْتَمِدًا عَلَى وَطْءٍ تَحْتَهُ، قَالَ: وَأَرَادَ أَنَّهُ لَا يَقْعُدُ عَلَى الْوُطْءِ وَالْوَسَائِدِ كَيْفَ فَعَلْ مَنْ يُرِيدُ الْإِكْتَارَ مِنَ الطَّعَامِ، بَلْ يَقْعُدُ مُسْتَوِزًا لَا مُسْتَوِطًا، وَيَأْكُلُ بُلْغَةً. هَذَا كَلَامُ الْخَطَّابِيِّ، وَأَشَارَ غَيْرُهُ إِلَى أَنَّ الْمُتَكِّنَ هُوَ الْمَائِلُ عَلَى جَنْبِهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

امام خطابی فرماتے ہیں: "المتکني" سے مراد وہ شخص ہے جو نیچے بچھے ہوئے گدے پر ٹیک لگا کر بیٹھے۔ اس سے مراد یہ ہوا کہ آپ ﷺ تک یہ لگا کر نہیں بیٹھتے تھے جس طرح کہ زیادہ کھانے والے بیٹھتے ہیں بلکہ آپ ﷺ سٹ کر بیٹھتے۔

749- أخرجه أحمد (6/18779) والبخاری (5398) و أبو داود (3769) والترمذی (1830) وابن ماجه (3262) والبیہقی (891) والدارمی (106/2) وابن حبان (5240) و أبو یعلیٰ (888) والبیہقی (49/7)

گدے پر ٹیک نہ لگاتے اور بقدر ضرورت کھاتے، یہ خطابی نے فرمایا ہے اور دیگر علماء فرماتے ہیں: "المتکني" کا معنی ہے: ایک پہلو کی طرف جھک جانا۔ واللہ اعلم.

(750) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"المُقْعِي": هُوَ الَّذِي يُلْصِقُ أَلْبَتِيَهُ بِالْأَرْضِ، وَيَنْصِبُ سَاقِيَهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو اکڑوں بیٹھ کر کھجور کھاتے ہوئے دیکھا ہے

"المقعي" اس کا مطلب سرین کو زمین پر رکھ کر دونوں پنڈلیوں کو کھڑا کرنا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْأَكْلِ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ وَاسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْأَصَابِعِ، وَكَرَاهَةِ مَسْحِهَا قَبْلَ لَعْقِهَا وَاسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْقَصْعَةِ وَأَخْذِ اللَّقْمَةِ الَّتِي تَسْقُطُ مِنْهُ وَأَكْلِهَا وَمَسْحِهَا بَعْدَ اللَّعْقِ بِالسَّاعِدِ وَالْقَدَمِ وَغَيْرِهَا

باب 109: تین انگلیوں کے ساتھ کھانا مستحب ہے، انگلیوں کو چاٹنا مستحب ہے انہیں چاٹنے سے پہلے انہیں پونچھنا مکروہ ہے پیالے کو چاٹنا مستحب ہے اور جو لقمہ گر گیا ہو اسے اٹھا کر کھا لینا مستحب ہے اور چاٹنے کے بعد انگلیوں کو کلائی یا پاؤں یا اس کے علاوہ کسی اور چیز سے پونچھ لینا جائز ہے

(751) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا، فَلَا يَمْسَحْ أَصَابِعَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اس وقت تک اپنی انگلیوں کو صاف نہ کرے جب تک انہیں چاٹ نہ لے یا پھر کسی سے چٹوانہ لے۔

(752) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ، فَإِذَا فَرَغَ لَعَقَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا ہے جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے انہیں چاٹ لیا۔

(753) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ

750- أخرجه مسلم (2044) و أبو داود (3771)

751- أخرجه البخاری (5456) و مسلم (2031) و ابن ماجه (3269) و احمد (1/1924)

752- مسلم في الاطعمه 'ابو داود' ترمذی في السائل 'ناسانی' في التوبه

753- أخرجه أحمد (5/14943) و مسلم (2033) و الترمذی (1802) و ابن ماجه (3279) و ابن حبان (5253) و ابن اثیر

شعبة (297/8)

وَالصَّحْفَةَ، وَقَالَ: "إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي آتِي طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے انگلیوں اور برتن کو چاٹنے کا حکم دیا ہے۔

آپ نے فرمایا: تم نہیں جانتے تمہارے کھانے میں کس جگہ میں برکت ہے۔

(754) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةٌ أَحَدَكُمْ، فَلْيَأْخُذْهَا قَلِيمًا مِمَّا كَانَ بِيَمَانِهِ أَدَى، وَلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ، وَلَا يَمْسَحَ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي فِي آتِي طَعَامِهِ الْبَرَكَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اسے اٹھا لے اور اس پر جو کچھ لگا ہوا ہے صاف کر لے اور اسے کھالے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے اس وقت تک صاف نہ کرے جب تک انگلیوں کو چاٹ نہ لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ کھانے میں کس جگہ میں برکت ہے۔

(755) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ شَيْءٍ مِّنْ شَأْنِهِ، حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ، فَإِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدَكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا قَلِيمًا مِمَّا كَانَ بِيَمَانِهِ أَدَى، ثُمَّ لْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي فِي آتِي طَعَامِهِ الْبَرَكَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: شیطان تم میں سے ہر شخص کے ہر کام میں شریک ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس کے کھانے میں بھی اس کے ساتھ شریک ہوتا ہے جب کسی کا لقمہ نیچے گر جائے تو وہ اسے لے اور اس پر جو کچھ لگا ہوا ہے صاف کر لے اور اسے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب وہ فارغ ہو جائے اپنی انگلیوں کو چاٹ لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے میں کس جگہ میں برکت ہے۔

(756) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا، أَصَابِعُهُ الثَّلَاثَ، وَقَالَ: "إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدَكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا، وَلْيَمِطْ عَنْهَا الْأَدَى، وَلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدْعُ لِلشَّيْطَانِ" وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُكَ الْقَضْعَةَ، وَقَالَ: "إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي آتِي طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب کچھ کھا لیتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے آپ فرماتے تھے: جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے وہ اسے اٹھا لے اس پر جو کچھ لگا ہوا ہے صاف کر لے اور اسے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ آپ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ پیالے کو بھی صاف کیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں تم لوگ یہ نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے میں کس جگہ میں برکت ہے۔

754- مسلم في الاطعمة ابن ماجه في الاطعمة بغير ذلر اللحق

755- اخرجه مسلم (135/2033)

756- اخرجه احمد (4/12815) و مسلم (2034) والترمذي (1803) وابو داود (3845) وابن حبان (5249) والدارقطني (96/2) والنسائي (4/7865)

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(757) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، فَقَالَ: لَا، قَدْ كُنَّا زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا، فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ، لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلٌ إِلَّا أَكْفَنَاءُ، وَسَوَاعِدُنَا، وَأَقْدَامُنَا، ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا تَوَضُّأَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت سعید بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہمیں اس طرح کا کھانا بہت کم ملا کرتا تھا اور جب ہم اسے پالیتے تھے تو ہمارے پاس رومال نہیں ہوتے تھے۔ صرف ہماری ہتھیلیاں ہوتی تھیں یا کلابیاں ہوتی تھیں یا پاؤں ہوتے تھے۔ پھر ہم نماز ادا کیا کرتے تھے اور (از سر نو) وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

### بَابُ تَكْثِيرِ الْأَيْدِي عَلَى الطَّعَامِ

باب 110: زیادہ ہاتھوں کا کھانے پر ہونا (زیادہ افراد کا مل کر کھانا)

(758) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْارْبَعَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو کا کھانا تین آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔

(759) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْارْبَعَةِ، وَطَعَامُ الْارْبَعَةِ يَكْفِي السَّمَاوِيَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آسمان کے لئے کافی ہوتا ہے۔

### بَابُ أَكْبِ الشَّرْبِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْاِثْنَاءِ وَكَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِيْنَاءِ

وَاسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْاِثْنَاءِ عَلَى الْاِثْنَيْنِ قَالَايْنِ بَعْدُ الْبَيْتَيْنِ

باب 111: پینے کے آداب برتن سے باہر تین مرتبہ سانس لینا مستحب ہے

برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور برتن کو دائیں طرف والے لوگوں کو پہلے دینا مستحب ہے

757- اخرجه البخاري (5457)

758- اخرجه مالك (1726) والبخاري (5392) ومسلم (2058)

759- اخرجه احمد (5/15106) و مسلم (2059) والترمذي (1820) والدارمي (100/2) وابن ماجه (3254) وابن حبان (5237) وابن ابى شيبة (322/8)

دیہاتی کو دیا اور پھر فرمایا دائیں طرف والے کا حق پہلے ہے۔

(764) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ،

فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: "أَتَأْذُنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ؟" فَقَالَ

الْغُلَامُ: لَا وَاللَّهِ، لَا أَوْثَرُ بَصِيصِي مِنْكَ أَحَدًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شروب پیش کیا گیا آپ کے دائیں

طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بڑی عمر کے لوگ موجود تھے۔ آپ نے دائیں طرف والے لڑکے سے کہا تم مجھے اجازت دو

گے کہ میں پہلے ان لوگوں کو دے دوں۔ اس لڑکے نے عرض کی: نہیں اللہ کی قسم! میں آپ کی طرف سے آنوالے حصے میں کسی

کے لئے ایثار نہیں کروں گا تو نبی اکرم ﷺ نے وہ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

قَوْلُهُ: "تَلَّةٌ" أَيْ وَضَعَهُ. وَهَذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

"تَلَّةٌ" یعنی اسے رکھ (پکڑا) دیا وہ لڑکے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الشَّرْبِ مِنْ فَمِ الْقُرْبَةِ وَلِحَوْهَا وَيَبَّانِ أَنَّهُ كَرَاهَةٌ تَنْزِيهِ لَا حَرَامٌ

باب 112: مشکیزے کے منہ سے یا اس طرح کی کسی اور چیز کے منہ سے پینا مکروہ ہے

اس بات کی وضاحت کہ ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے مکروہ تحریمی نہیں ہے

(765) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ. يَعْنِي: أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا، وَيُشْرَبَ مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مشکیزہ کو منہ لگانے سے منع کیا ہے۔ اس کا

مطلب یہ ہے اس کے منہ کو توڑ دیا جائے اور اس سے منہ لگا کر پی لیا جائے۔

(766) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ

فِي الْبَيْقَاءِ أَوْ الْقَرْيَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مشکیزہ کو منہ لگا کر پینے سے منع کیا ہے۔

(767) وَعَنْ أُمِّ ثَابِتٍ كَبْشَةَ بِنْتِ ثَابِتِ أُخْتِ حَسَنَاتِ بِنْتِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ

764- أخرجه أحمد (4/11642) والبخاری (5625) ومسلم (2023) وأبو داود (3720) والترمذی (1890) وعبد البرزاق

(19599) وابن حبان (5317) والبيهقي (285/7)

765- أخرجه البخاری (2463) ومسلم (1609) وأحمد (3/7706) وأبو داود (3634) والترمذی (1353) وابن ماجه

(2335) وابن حبان (515) والبيهقي (6)

766- أخرجه أحمد (10/27518) والبيهقي (354) والترمذی (1899) وابن ماجه (3423) والطبرانی (8/25)

767- أخرجه مالك (1718) وأحمد (4/11654) والترمذی (1894) وابن حبان (5326) والحاكم (4/7208) والدارمی

(760) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ فَإِذَا

ثَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

يَعْنِي: يَتَنَفَّسُ خَارِجَ الْإِنَاءِ. یعنی برتن سے باہر سانس لیتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

(761) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَشْرَبُوا

وَاحِدًا كَشَرْبِ الْبَعِيرِ، وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَتْنِي وَثَلَاثَ، وَسَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ بِشَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پیو

ایک یا دو سانسوں میں پیو اور بسم اللہ پڑھ لیا کرو جب تم پی لو تو الحمد للہ پڑھا کرو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(762) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

يَعْنِي: يَتَنَفَّسُ فِي نَفْسِ الْإِنَاءِ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع کیا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) یعنی "برتن میں سانس لینا"۔

(763) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَا

وَعَنْ يَمِينِهِ أَغْرَابِيٌّ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَشَرِبَ، ثُمَّ أُعْطِيَ الْأَعْرَابِيُّ، وَقَالَ: "الْأَعْرَابِيُّ

فَالْأَيْمَنُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ: "شِيبَ" أَيْ: خُلِطَ. "شِيبَ" کا مطلب ہے "مل گیا"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا۔

آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی موجود تھا اور بائیں طرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انہوں نے اسے پی لیا اور پھر

760- أخرجه أحمد (4/121194) والبخاری (5631) ومسلم (2028) والترمذی (1891) وأبو داود (3727) وابن ماجه

(3416) وابن حبان (5329) والبيهقي (284/7)

761- ترمذی نے اس کو حسن فریب کہا ہے۔ مصنف سے حسن کا لفظ سہواً لکھا گیا ہے۔ (نکذا قال الحافظ في الفتح)

762- أخرجه أحمد (8/22710) وعبد البرزاق (19584) والبخاری (153) ومسلم (267) والترمذی (1889) والنسائي (47)

والنسائي (4228) وابن أبي شيبة (8) والبيهقي (5)

763- أخرجه مالك في موطئه (1723) وأحمد (4/12122) والبخاری (2571) ومسلم (2029) وأبو داود (726)

والترمذی (1893) وابن ماجه (3425) وابن حبان (5333) والبيهقي (285/7)



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِي فِرْزَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا، فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

وَأَمَّا قَطْعُهَا: لِنَحْفَظَ مَوْضِعَ قِمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَتَبَرَّكَ بِهِ، وَنَصُونَهُ عَنِ الْإِسْذَالِ. وَهَذَا الْحَدِيثُ مَحْمُولٌ عَلَى بَيَانِ الْجَوَازِ، وَالْحَدِيثَانِ السَّابِقَانِ لِبَيَانِ الْأَفْضَلِ وَالْأَكْمَلِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

✧ سیدہ ام ثابت کبشہ بنت ثابت رضی اللہ عنہا جو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ نے لکھے ہوئے مشکیزے کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا میں اٹھ کر اس مشکیزے کی طرف بڑھی اور میں نے اس کے اس حصے کو کاٹ دیا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔  
(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اس خاتون نے اس کو اس لئے کاٹ دیا تھا تاکہ نبی اکرم ﷺ کے منہ لگنے کی جگہ کو محفوظ کر لے اور اسے عام استعمال سے بچالے یہ حدیث اس معنی پر مذکور ہوگی تو ایسا کرنا جائز ہے۔ اس سے پہلے جو حدیثیں گزر چکی ہیں وہ زیادہ فضیلت اور زیادہ کامل ہونے کے مفہوم کے بارے میں ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

### بَابُ كَرَاهَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

باب 113: پینے کی چیز میں پھونک مارنا مکروہ ہے

(768) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ، فَقَالَ رَجُلٌ: الْقَدَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ؟ فَقَالَ: "أَهْرِفْهَا". قَالَ: إِنِّي لَا أَرُودُ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ. قَالَ: "قَابِلِ الْقَدَحَ إِذَا عَنِ فَيْكُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع کیا ایک شخص نے عرض کی: اگر برتن میں شکر وغیرہ نظر آئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اس کو بہادوا وہ شخص بولا میں ایک گھونٹ کے ذریعے سیراب نہیں ہوتا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پیالہ اپنے منہ سے دور کر لیا کرو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(769) وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُنْفَخَ فِي الْإِنَاءِ

768- أخرجه الترمذی (1895) وأبو داود (3728) وأحمد (1/1907) والبيهقي (525) والدارمي (2134) وابن أبي

(8) وابن ماجه (3429) وأبو يعلى (2402) والبيهقي (284/7) في شعب الإيمان (2004)

769- أخرجه أحمد (1/1838) والبيهقي (1637) ومسلم (2027) والترمذی (1889) والنسائي (2964) وابن

(3422) وابن حبان (3838) وأبو يعلى (2406) والبيهقي (147/5)

أَوْ يَنْفَخَ فِيهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے برتن میں سانس لیا جائے یا اس میں پھونک ماری جائے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ بَيَانِ جَوَازِ الشُّرْبِ قَائِمًا وَبَيَانِ أَنَّ الْأَكْمَلَ وَالْأَفْضَلَ الشُّرْبُ قَاعِدًا

فِيهِ حَدِيثُ كَبْشَةَ السَّابِقِ

باب 114: کھڑے ہو کر پینا جائز ہے اس بات کی وضاحت کہ زیادہ کامل اور افضل طریقہ بیٹھ

کر پینا ہے اس بارے میں حضرت کبشہ بنت ثابت رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جو پہلے گزر چکی ہے  
(770) وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو آب زم زم پلایا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھڑے ہو کر پیا۔

(771) وَ عَنْ السَّوَالِ بْنِ سَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَابَ الرِّخِيَةِ، فَشَرِبَ فَإِنَّمَا، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧ حضرت زوال بن سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کھلے میدان میں تشریف لائے۔ آپ نے کھڑے ہو کر پانی پیا اور فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے جو تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(772) وَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُ وَنَحْنُ نَمِشِي، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ چلتے پھرتے ہوئے کھا لیا

770- أخرجه البخاری (5619) وأحمد (1/583) والترمذی (210) وأبو داود (3718) وابن حبان (1057) والبيهقي (75/1)

والنسائي (130)

771- أخرجه البخاری (5619)

772- أخرجه أحمد (2/5879) والترمذی (1887) وابن ماجه (2301) وابن حبان (5322) وابن أبي شيبة (8) والدارمي

(120/2)

کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے۔

(773) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیتے دیکھا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(774) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ لَهِيَ أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا. قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنَا لَأَنَسٍ: فَلَا تَكُلْ؟ قَالَ: ذَلِكَ أَشْرُ - أَوْ أَخْبَثُ -

رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے آدی کو کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا ہے۔

قنادہ بیان کرتے ہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کھانے کا کیا حکم ہے تو انہوں نے فرمایا یہ زیادہ بڑا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زیادہ خبیث ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے پر ڈانٹا ہے۔

(775) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَشْرَبُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کھڑا ہو کر ہرگز نہ پیے اور جو بھول کر ایسا کرے وہ غے کر دے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ سَاقِي الْقَوْمِ أَخْرَهُمْ شُرْبًا

باب 115: پلانے والے کا سب سے آخر میں خود پینا مستحب ہے

(776) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "سَاقِي الْقَوْمِ أَخْرَهُمْ شُرْبًا"

773- أخرجه الترمذی (1890) وابن ماجه (2301)

774- أخرجه احمد (4/12186) ومسلم (2024) والترمذی (1886) وداود داود (3717) وابن ماجه (3424) والدارمی

(120/2) وابن حبان (5321) والبيهقی (281/7)

775- أخرجه مسلم (2026)

776- أخرجه احمد (8/22640) ومسلم (681) والترمذی (1901) وداود داود (3725) والنسائی (4/6867) وابن حبان

(5338) وابن ماجه (3434) وابن ابی شیبہ (231/8)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں ہوگا، یعنی سب سے آخر میں پینے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ جَوَازِ الشَّرْبِ مِنْ جَمِيعِ الْأَوَانِي الطَّاهِرَةِ غَيْرِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَجَوَازِ الْكَرْعِ - وَهُوَ الشَّرْبُ بِالْقَمِ مِنْ التَّهْرِ وَغَيْرِهِ بِغَيْرِ إِنَاءٍ وَلَا يَدٍ - وَتَحْرِيمُ اسْتِعْمَالِ إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

فِي الشَّرْبِ وَالْأَكْلِ وَالطَّهَارَةِ وَسَائِرِ وُجُوهِ الاسْتِعْمَالِ

باب 116: سونے اور چاندی کے علاوہ ہر طرح کے برتن میں پینا جائز ہے

نہر وغیرہ میں ہاتھ ڈالے بغیر منہ لگا کر پینا جائز ہے جبکہ کوئی برتن استعمال نہ کیا گیا ہو اور ہاتھ کو استعمال نہ کیا گیا ہو۔

سونے اور چاندی کے برتن پینے، کھانے، طہارت اور ہر طرح کے استعمال کے لئے حرام ہیں۔

(777) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَخْضَبٍ مِنْ جِجَارَةٍ، فَصَغَرَ الْمَخْضَبُ أَنْ يَسْطِفَ فِيهِ كَفَّهُ،

فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ. قَالُوا: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، هَذِهِ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِمُسْلِمٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا يَنَاءً مِنْ مَاءٍ، فَأَتَى بِقَدَحٍ رَحْوٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ. قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَخَزَوْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعَيْنِ إِلَى الثَّمَانِينَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نماز کا وقت ہو گیا جن لوگوں کے گھر قریب تھے وہ اپنے گھر چلے گئے کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پھر کا ایک پیالہ پیش کیا گیا وہ پیالہ چھوٹا تھا۔ آپ کی ہتھیلی اس میں نہیں آ سکتی تھی

(آپ کی انگلیوں سے پانی جاری ہوا) تو تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ لوگوں نے دریافت کیا آپ لوگ کتنے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: 80 سے کچھ زیادہ تھے۔ یہ امام بخاری رحمہ اللہ کی روایت ہے۔

بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آپ کی انگلیوں میں سے پانی پھوٹتے

ہوئے دیکھا تو میں نے وضو کرنے والوں کی گنتی کی تو وہ ستر سے اسی کے درمیان تھے۔

(778) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَنَا لَهُ

777- أخرجه البخاری (169) ومسلم (2279) والترمذی (3631) والنسائی (76)

778- أخرجه البخاری (197)

مَاءٌ فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرِ قَتْرَصًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”الْصُّفْرُ“: بَضْمُ الصَّادِ وَيَجُوزُ كَسْرُهَا، وَهُوَ النَّحَاسُ، وَ”التَّوْرُ“: كَالْقَذْحِ، وَهُوَ بِالنَّاءِ الْمُشَدَّةِ

فَوْقِ.

✧ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے آپ کی خدمت

میں پیتل کے برتن میں پانی پیش کیا تو آپ نے وضو کیا۔

”الصفدر“ اس میں ص پر پیش پڑھی جائے گی اور زیر پڑھنا بھی درست ہے۔ یہ پیتل کو کہتے ہیں۔ ”السود“ سیاہ

کہتے ہیں۔

(779) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ

الْأَنْصَارِ، وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَلِيلُهُ

فِي شَنَةِ وَلَا كَرَعْنَا“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”الشَّنُ“: الْقِرْبَةُ.

✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک انصاری کے پاس تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ

کے ایک ساتھی بھی تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تمہارے پاس ایسا پانی موجود ہو جو مشکیزے میں موجود ہو تو ٹھیک

ہم (منہ لگا کر) پی لیتے ہیں۔

”الشَّن“ کا مطلب ہے ”مشکیزہ“۔

(780) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الشَّرْبِ

وَالدِّيْبَاجِ، وَالشَّرْبِ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: ”هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ“

عَلَيْهِ.

✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ریشم، دیباج پہننے اور سونے اور چاندی کے برتن میں

سے منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ان کفار کیلئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہوں گے۔

(781) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”الَّذِي يَشْرَبُ

فِي آيَةِ الْفِضَّةِ، إِنَّمَا يَجْرُجُ فِي بَطْنِهِ نَارًا جَهَنَّمَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

779- أخرجه أحمد (5/14526) والبخاری (5613) وأبو داود (3724) وابن ماجه (3432) والدارمی (120/2) وابن حبان (5314) وابن ابی شیبہ (8) والبیہقی (284/7)

780- أخرجه أحمد (9/3424) والدارمی (121/2) والبخاری (5426) ومسلم (2067) وأبو داود (3723) والترمذی (2641) وابن حبان (5339) وعبد الرزاق (19928)

781- أخرجه مالك في موطه (1717) وأحمد (26630) والبخاری (5634) ومسلم (2065) والطحاوی (1601) والدارمی (271/1)

(121/2) وابن ماجه (4313) والطبرانی (23) وابن حبان (5341) والبیہقی (27/1)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ”إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ“.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ”مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، فَإِنَّمَا يَجْرُجُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ“.

✧ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص چاندی کے برتن میں پیے گا وہ اپنے

پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالے گا۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”بے شک وہ شخص جو چاندی یا سونے کے برتن میں کھاتا ہے یا پیتا ہے۔“

مسلم ہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کچھ پیے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ

ڈالتا ہے۔

### (3) کتاب اللباس

#### لباس کا بیان

بَابُ اسْتِحْبَابِ الثَّوْبِ الْاَبْيَضِ، وَجَوَازِ الْاَحْمَرِ وَالْاَخْضَرِ وَالْاَسْوَدِ، وَجَوَازِهِ قُطْنٌ وَكَتَّانٌ وَشَعَرٌ وَصُوفٌ وَغَيْرُهَا إِلَّا الْحَرِيرَ

باب 117: سفید کپڑے کو پہننا مستحب ہے اور سرخ، سبز (زر) یا سیاہ کپڑے کو پہننا جائز اور ہاں، کتان کے بالوں سے بنے یا اس طرح کے اور کسی کپڑے کو پہننا جائز ہے البتہ ریشم کو پہننا جائز نہیں ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُؤَارِي سَوَآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَى ذَٰلِكَ خَيْرٌ﴾ (الاعراف)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے بنی آدم! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا تمہاری آرائش کے لئے ہے اور پرہیزگاری کا لباس زیادہ بہتر ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَجَعَلْ لَكُمْ سَرَائِیلَ تَقِیْكُمْ الْحَرَّ وَسَرَائِیلَ تَقِیْكُمْ بَاسَكُمْ﴾ (المحل: 81)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اس نے تمہارے لئے پہناوے بنائے ہیں تاکہ تم گرمی سے بچو اور کچھ پہناوے بنا تاکہ تم اپنی حفاظت کرو۔“

(782) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”الْبَسُوا لِبَاسَكُمْ الْبَيَاضَ؛ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفُّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ“

782- أخرجه احمد (1/2219) وعبد الرزاق (6200) و ابو داود (3878) والترمذی (994) وابن ماجه (1472) وابن

(5423) والبيهقي (245/3)

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(783) وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الْبَسُوا الْبَيَاضَ؛ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفُّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ“

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتَّحَاكُمُ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ صَحِيحٌ“

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سفید لباس پہنا کرو کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور صاف ہوتا ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

اس حدیث کو امام نسائی رحمہ اللہ نے اور حاکم نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

(784) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ درمیانے قد کے مالک تھے۔ میں نے آپ کو سرخ حلتے میں دیکھا ہے میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا۔

(785) وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ وَهَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ لَهُ حُمْرَاءَ مِنْ آدَمَ، فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوئِهِ، فَمِنْ نَاضِحٍ وَنَازِلٍ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ سَاقَيْهِ، فَتَوَضَّأَ وَأَذَّنَ بِلَالٌ، فَجَعَلْتُ أَتَّبِعُ فَأَهْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، يَقُولُ يَجِئْنَا وَشِمَالًا: حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ رُكُوتٌ لَهُ عَنَزَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ لَا يَمْنَعُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الْعَنَزَةُ“ بِفَتْحِ النُّونِ: نَحْوُ الْعُكَاظَةِ.

حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو مکہ میں دیکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ ”ابح“ کے مقام پر چڑھنے کے لئے ہوئے سرخ خیمے میں موجود تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر آئے کسی کو وہ پانی مل گیا کسی کو اس کی ٹھیسیں ملیں۔ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ نے سرخ حلتہ پہنا ہوا تھا۔

783- أخرجه احمد (7/20221) والترمذی (2819) والنسائی (1895) وابن ماجه (3567) والحاكم (1/1309)

784- بخاری باب اللباس مسلم في فضائل النبي صلى الله عليه وسلم ابو داود الترمذی نسائی

785- أخرجه احمد (6/18787) والبخاری (187) ومسلم (503) و ابو داود (520) والترمذی (197) والنسائی (3953) وابن

حبان (2394) والبيهقي (387) والحاكم (1/725) وعبد الرزاق (1806).

آپ کی پتلیوں کی سفیدی کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ آپ نے وضو کیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو انہوں نے جی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہتے ہوئے اپنے منہ کو دائیں اور بائیں طرف گھمایا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے سامنے گاڑ دیا گیا۔ آپ آگے بڑھے تو اس نیزے کے دوسری طرف سے کتے اور گدھے گزر رہے تھے۔ انہیں روکا نہیں جا رہا تھا۔ ”العنزة“ اس میں ان پر زبر پڑھی جائے گی۔ یہ چھوٹے نیزے کو کہتے ہیں۔

(786) وَعَنْ أَبِي رَمْثَةَ رَفَاعَةَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت ابو رمثہ رفاعہ تمیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے سبز لباس پہن رکھا تھا اس حدیث کو امام ابو داؤد، ترمذی اور ترمذی نے صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

(787) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعِمَامَةً سَوْدَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ باندھا ہوا تھا۔

(788) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءَ، قَدْ أَرَخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَفَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءَ.

حضرت ابو سعید عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں گویا میں اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔

نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اور اس کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا یا ہوا تھا۔

اس کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(789) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ بَيَاضٍ سَحْرُوتٍ مِّنْ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهَا قِمِصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

786- أخرجه أحمد (2/7131) وأبو داود (4206) والتِّرْمِذِيُّ (2821) والنسائي (1571) وابن حبان (5995) وابن أبي شيبة (770) والدارمي (199/2) والطبرانی (22) والبيهقي (27/8).

787- أخرجه أحمد (10/26008) والبخاري (1264) ومسلم (5/14910) وشمس (322/8) وابن أبي شيبة (422/8) والبيهقي (177/5).

788- أخرجه أحمد (6/18759) ومسلم (1359) وأبو داود (4077) والنسائي (5361).

789- أخرجه أحمد (10/26008) والبخاري (1264) ومسلم (941) وأبو داود (3151) والتِّرْمِذِيُّ (996) والنسائي (1898) وابن ماجه (389) وابن حبان (3037) والطحاوي (1435) والبيهقي (4495) وعبد الرزاق (6171) والبيهقي (3).

”السَّحْرُوتِ“ بَفَتْحِ السَّيْنِ وَضَمِّهَا وَضَمِّ الْفَحَاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ: ثِيَابٌ تُنْسَبُ إِلَى سَحْوَلٍ: قَرْيَةٍ بِالْيَمَنِ وَالْكَرْسُفُ: الْقَطَنُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کو روئی سے بنے ہوئے تین سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں قمیص اور عمامہ شامل نہیں تھا۔

”السَّحْوَلِيَّةُ“ اس میں ”س“ پر زبر اور پیش دونوں پڑھے جاسکتے ہیں۔ جبکہ ”ح“ پر پیش پڑھی جائے گی۔ یہ وہ کپڑا ہے جسے ”یمن“ کی ایک بستی ”سحول“ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

”الکرسف“ کا مطلب روئی ہے۔

(790) وَعَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ، وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرَحَلٌ مِّنْ شَعْرِ أَسْوَدَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”المِرْطُ“ بِكَسْرِ الْمِيمِ: وَهُوَ كِسَاءٌ وَالْمَرَحَلُ بِالْفَحَاءِ الْمُهْمَلَةِ: هُوَ الَّذِي فِيهِ صُورَةُ رِحَالِ الْإِبِلِ، وَهِيَ الْأَكْوَارُ.

انہی سے یہ روایت بھی مقول ہے ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ نے سیاہ رنگ کی ڈیزائن والی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

”المِرط“ میں ”م“ پر زبر پڑھی جائے گی یہ چادر کو کہتے ہیں۔

”المرحل“ اس میں ”ح“ ہے اور یہ اس چیز کو کہتے ہیں جس میں اونٹوں کے پالان کی شکل بنی ہوئی ہو یعنی ڈیزائن ہوا ہو۔

(791) وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي مَسِيرٍ، فَقَالَ لِي: ”أَمْعَلُكَ مَاءً؟“ قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنِّي رَأْسُهُ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى فِي سَوَادِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَعْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوفٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعِيهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَعَسَلَ ذِرَاعِيهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْتَوَعُ خَفِيهِ، فَقَالَ: ”دَعَهُمَا فَإِنِّي أَذْخُلُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ“ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ حَقِيقَةُ الْكُمَيْنِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ هَذِهِ الْقَضِيَّةَ كَانَتْ فِي غَزْوَةِ بَنُو كَلْبٍ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک رات سفر میں شریک تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس پانی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں آپ اپنی سواری سے اترے اور چلے گئے۔ یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں چھپ گئے۔ آپ واپس آئے۔ میں نے برتن میں سے آپ پر پانی اٹھایا۔ آپ نے اپنے چہرے کو دھویا۔ آپ نے اونٹنی

790- أخرجه أحمد (9/20350) ومسلم (2081) وأبو داود (4032) والتِّرْمِذِيُّ (2813).

791- أخرجه أحمد (6/18214) والبخاري (182) ومسلم (274) وأبو داود (151) والنسائي (82) وابن ماجه (389).

جبہ پہن رکھا تھا۔ آپ اپنی کلاں اس میں سے باہر نہیں نکال سکے۔ آپ نے اپنے چپے کے نیچے سے اسے باہر نکالا پھر آپ نے اپنے دونوں بازوؤں کو دھویا اور سر کا مسح کیا۔ میں آگے بڑھا تاکہ آپ کے موزے اتاروں۔ آپ نے فرمایا انہیں نہ کیونکہ میں نے انہیں وضو کی حالت میں ان موزوں میں داخل کیا تھا۔ پھر آپ نے ان دونوں موزوں پر مسح کر لیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں آپ نے نشای جبہ پہن رکھا تھا جس کی آستین تنگ تھی۔  
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ واقع غزوہ تبوک کا ہے۔

### بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَمِيصِ

#### باب 118: قمیص پہننا مستحب ہے

(792) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ.

القميص -

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو لباس میں سب سے زیادہ قمیص پسند تھی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ صِفَةِ طَوْلِ الْقَمِيصِ وَالْكَفِّ وَالْإِذَا رَافِطُ الْعِمَامَةِ وَتَحْرِيمِ إِسْبَالِ شَيْءٍ

ذَلِكَ عَلَى سَبِيلِ الْخِيَلَاءِ وَكَرَاهَتِهِ مِنْ غَيْرِ خِيَلَاءٍ

#### باب 119: قمیص کی لمبائی کا بیان اس کی آستین، تہبند، عمامے کے کنارے کا بیان

ان میں سے کسی بھی چیز کو تکبر کے طور پر لٹکانا حرام ہے اور تکبر کے بغیر لٹکانا مکروہ ہے

(793) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ كُمٌ قَمِيصِ رَسُولِ اللَّهِ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسُفِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(794) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ

سیدہ اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی قمیص کی آستینیں کلائی تک تھیں۔

792- أخرجه ابوداؤد (4025) والترمذی (1762)

793- باب فضل الجوع وخشوع العيش في كربلاء

لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ" فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ إِذَا رَأَى يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ اتَّعَاهَدَهُ؛ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّكَ لَنْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خِيَلَاءٌ".  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکائے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا تہبند بھی لٹک جاتا ہے اگر میں اس کا خاص خیال رکھوں (تو ہی اس سے بچا جاسکتا ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔

(795) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَنْظُرُ اللَّهُ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی

طرف نظر رحمت نہیں کرے گا جو اپنے تہبند کو تکبر کے طور پر لٹکائے گا۔

(796) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُفَّينِ مِنَ الْإِذَا رَافِطٍ فِي النَّارِ"

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنہوں سے نیچے جو کپڑا ہو گا وہ جہنم میں ہو گا۔

(797) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُرَحِّمُهُمْ، وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٌ" قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا! مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَانُ،

وَالْمُنْفِقُ سَلْعَتَهُ بِالْخَلْفِ الْكَاذِبِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ كُهُ: "الْمُسْبِلُ إِذَا رَافَ".

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے ساتھ کلام نہیں کرے گا ان کی طرف نظر رحمت

794- أخرجه احمد (2/5377) والبخاری (3665) ومسلم (2058) وابوداؤد (4085) والترمذی (1783) والسنائی (5342) وابن ماجه (3572)

وابن حبان (5444) والبيهقي (243/2)

795- أخرجه احمد (3/9014) والبخاری (5788) ومسلم (2087)

796- أخرجه احمد (3/39941) والبخاری (5787)

797- أخرجه احمد (8/21376) ومسلم (106) وابوداؤد (4087) والترمذی (1211) والسنائی (2526) وابن حبان (4907) والدارقطني

(267/2) والطحاوي (467) وابوعوانه (40/1)



نہیں کرے گا، ان کا تزکیہ نہیں کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یہ تو بڑی بد قسمت لوگ ہیں یہ کون ہیں؟ یا رسول اللہ! آپ نے جواب دیا: (تکبر کے طور پر کھڑا) لٹکانے والا احسان جتانے اور جھوٹی قسم اٹھا کر مال فروخت کرنے والا۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اپنے تہبند کو لٹکانے والا۔

(798) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْإِسْبَالُ الْإِزَارُ، وَالْقِمِيمُص، وَالْعِمَامَةُ، مَنْ جَرَّ شَيْئًا خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اسباب تہبند اور شلوار سب میں ہوتا ہے اور جو تکبر کے طور پر اسے لٹکائے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت نہیں کرے گا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(799) وَعَنِ أَبِي جُرَيْجٍ بَنِ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ، يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ - مَرَّتَيْنِ - قَالَ: "لَا تَقُلْ: عَلَيْكَ السَّلَامُ، عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى، قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ" قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: "أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضَرْفٌ فَدَعْوَتُهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِذَا أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعْوَتُهُ أَنْتَبَهَتْكَ لَكَ، وَإِذَا كُنْتَ بَارِضٍ فَقَفِرٍ أَوْ فَلَاحٍ فَصَلَّتْ رَا حِلَّتْكَ، فَدَعْوَتُهُ رَفَعَهَا عَلَيْكَ" قَالَ: قُلْتُ: أَغْهَذَا إِلَيَّ. قَالَ: "لَا تَسْبُنْ أَحَدًا" قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ خُرًّا، وَلَا عَبْدًا، وَلَا بَعِيرًا، وَلَا شَاةً، وَلَا تَحْفِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ، إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَارْقَعْ إِذَا رَكَ إِلَى بَصِيفِ السَّاقِ، فَإِنْ أَكْبَتَ قَالِي الْكُعْبَيْنِ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيَلَةِ. وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيَلَةَ؛ وَإِنْ أَمُرُؤُ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تَعْيِرُهُ بِمَا تَعْلَمُ فَإِنَّهَا وَتَالِ ذَٰلِكَ عَلَيْكَ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت ابو جریج بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی رائے کے مطابق عمل کرتے تھے وہ شخص جو بھی بات کہتا تھا لوگ اس کے مطابق عمل کرتے تھے میں نے دریافت کیا یہ کون صاحب ہیں انہوں نے بتایا یہ رسول اللہ کے رسول ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! علیک السلام یہ بات میں نے دوسرے کہاں سے سنی ہے تو فرمایا: علیک السلام نہ کہا کرو یہ مردوں کو سلام کرنے کا طریقہ ہے تم السلام علیکم کہا کرو وہ صاحب بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی:

کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس اللہ کا کہ جب تمہیں کوئی پریشانی لاحق ہو تم اس سے دعا کرو تو وہ اس کو ختم کر دے گا اور جب تمہیں قحط سالی لاحق ہو تم اس سے دعا کرو تو وہ اسے ختم کر دے گا اور جب تم بے آب و گیاہ جگہ پر ہو اور تمہاری سواری گم ہو جائے تو تم اس سے دعا کرو وہ تمہاری سواری تمہارے پاس واپس لے آئے گا وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کسی کو برا نہ کہنا۔ راوی بیان کرتے ہیں اس کے بعد میں نے کسی آزاد یا غلام کو کسی بکری یا اونٹ کو برا نہیں کہا (نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ہدایت کی)۔

تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا اور اپنے بھائی کیساتھ یوں بات کرنا کہ تمہارا چہرہ اس کی طرف کھلا ہوا ہو یہ بات نیکی کا حصہ ہے اور اپنے تہبند کو نصف چٹلی تک رکھنا اگر یہ نہ کر سکو تو ٹخنوں تک رکھنا اور کپڑے کو لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہے اور اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے یا اس چیز کے ہمراہ عار دلانے جس کا اسے علم ہے تو جو چیز تمہیں معلوم ہے اس کے بارے میں اسے عار نہ دلانا کیوں کہ اس کا وبال اُسی پر ہوگا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(800) وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلَ إِزَارِهِ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَذْهَبَ قَتَوَضًا" فَذَهَبَ قَتَوَضًا، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: "أَذْهَبَ قَتَوَضًا" فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَ عَنْهُ؟ قَالَ: "إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلَ إِزَارِهِ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا اس نے اپنے تہبند کو لٹکایا ہوا تھا نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا جاؤ اور وضو کرو وہ شخص گیا اور اس نے وضو کیا پھر وہ آیا تو نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ وضو کرو۔ ایک دوسرے شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو وضو کا حکم دیا ہے پھر آپ خاموش بھی رہے تب نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تہبند لٹکا کر نماز ادا کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جو (تکبر کے طور پر تہبند) لٹکا کر نماز پڑھتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے جو امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط کے مطابق ہیں۔

(801) وَعَنِ قُتَيْبِ بْنِ نَاسِرٍ التَّغْلِبِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي - وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ - قَالَ: كَانَ بَدْمَشَقٌ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ سَهْلٌ بَنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا قَلَمًا يُجَالِسُ النَّاسَ، إِنَّمَا هُوَ صَلَاةٌ، فَإِذَا فَرَغَ فَإِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَتَكْبِيرٌ حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلَهُ، فَمَرَّ بِنَا وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ. قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَقَدِمَتْ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِي يَجْلِسُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَقَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ: لَوْ رَأَيْتَنَا حِينَ التَقَيْنَا نَحْنُ وَالْعَدُوُّ، فَحَمَلْنَا فُلَانًا وَطَعَنَ، فَقَالَ: خُذْهَا مِنِّي، وَأَنَا  
الْعُغْلَامُ الْعِفَّارِيُّ، كَيْفَ تَرَى فِي قَوْلِهِ؟ قَالَ: مَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ بَطَلَ أَجْرُهُ. فَسَمِعَ بِذَلِكَ الْآخَرَ، فَقَالَ: مَا أَرَى  
بِذَلِكَ بَأْسًا، فَتَنَارَعَا حَتَّى سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللَّهِ؟ لَا بَأْسَ أَنْ يُوجَعَ  
وَبُحْمَةً" فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سَرَّ بِذَلِكَ، وَجَعَلَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَيْهِ، وَيَقُولُ: "أَنْتَ سَمِعْتَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَتَقُولُ: نَعَمْ، فَمَا زَالَ يُعِيدُ عَلَيْهِ حَتَّى آتَى لِأَقُولُ كَيْسَرُ كُنَّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، قَالَ: فَمَنْ  
بَيْنَا يَوْمًا الْآخَرَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
:"الْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ، كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالْصَّدَقَةِ لَا يَقْبُضُهَا"، ثُمَّ مَرَّ بَيْنَا يَوْمًا الْآخَرَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً  
تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نِعْمَ الرَّجُلُ خَرِيمُ الْأَسَدِيِّ! لَوْ لَا طَوْلُ  
جُمُحِهِ وَاسْبَالُ إِزَارِهِ" فَبَلَغَ ذَلِكَ خُرَيْمًا فَعَجَلَ، فَآخَذَ شَفْرَةً فَطَعَّ بِهَا جُمُحَتَهُ إِلَى أَذُنَيْهِ، وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى  
أَنْصَافِ سَاقَيْهِ. ثُمَّ مَرَّ بَيْنَا يَوْمًا الْآخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ، فَاصْلِحُوا رِحَالَكُمْ، وَاصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ حَتَّى  
تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَحْشَ وَالْتَفَحُّشَ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ يَسْتَدِ حَسَنًا، إِلَّا قَبَسَ بَنَ بَشَرٍ فَاسْتَخْلَفُوا فِي تَوْفِيقِهِ وَنَضْعِيفِهِ، وَقَدْ رَوَى لَهُ مُسْلِمٌ...  
حضرت قیس بن بشر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے وہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے  
ہم جلس تھے۔ وہ فرماتے ہیں و مشق میں ایک صحابی رسول موجود تھے ان کا نام ہل بن حنظلہ تھا۔ وہ تہا رہنا پسند کرتے تھے اور  
بہت کم لوگوں سے ملا جلا کرتے تھے۔ وہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب اس سے فارغ ہو جاتے تو تسبیح پڑھتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ  
ہمارے پاس سے گزرے ہم اس وقت حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ حضرت ابودرداء نے کہا آپ ہمیں کوئی ایسی  
بات بتائیں جس سے ہمیں فائدہ ہو اور اس سے آپ کو کوئی نقصان نہ ہو۔

تو انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی جب وہ واپس آئی تو ان میں سے ایک شخص آیا اور اس محفل میں  
بیٹھ گیا جس میں نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اس نے اپنے ساتھ موجود دوسرے شخص سے کہا آپ نے سنا جب ہمارا اور  
دشمن کا سامنا ہوا تو تلاں شخص نے نیزہ اٹھایا اور دشمن کو زخمی کر دیا اور بولا: اسے میری طرف سے سنبھالو میں غفاری لڑکا ہوں۔  
آپ اس کے اس قول کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ تو دوسرے نے کہا میرے خیال میں اس کا اجر ضائع ہو گیا ہے۔  
یہی بات ایک اور صاحب نے سنی تو انہوں نے کہا میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان دونوں کے درمیان بحث  
چھڑ گئی یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سنی تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ! اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر اس شخص کو اجر  
دیا جائے اور اس کی تعریف کی جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ یہ سن کر بہت خوش  
ہوئے اور انہوں نے اپنا سر ان کی طرف بڑھا دیا اور دریافت کیا "کیا آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ مسلسل ان سے یہی بات پوچھتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ سوچا کہ  
کہیں یہ ان کے گھٹنوں پر سوار نہ ہو جائیں۔

وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ وہی صحابی ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ ہمیں کوئی  
ایسی بات بتائیں جس سے ہمیں فائدہ ہو اور وہ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔

انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا۔ گھوڑے پر خرچ کرنے والا شخص اپنے ہاتھ کو صندوق کی طرف بڑھانے  
کے مانند ہے جو ہاتھ کو پیچھے نہیں کھینچتا۔ پھر ایک مرتبہ وہ ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ہمیں  
کوئی ایسی بات بتائیے جو ہمیں فائدہ دے اور آپ کو کوئی نقصان نہ دے تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:  
سب سے بہترین آدمی خرم الاسدی ہے۔ اگر اس کے بال لمبے نہ ہوں اور اس کا تہبند لٹکا ہوا نہ ہو اس بات کی اطلاع حضرت  
خریم رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے چھڑی پکڑی اور اس کے ذریعے اپنے بال کاٹ کر کانوں تک کر لیے اور اپنے تہبند کو نصف  
پنڈلیوں تک اونچا کر لیا۔

ایک مرتبہ پھر وہی صحابی ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں کوئی ایسی بات  
بتائیں جس سے ہمیں فائدہ ہو اور آپ کو کوئی نقصان نہ ہو تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا  
ہے: تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس جا رہے ہو۔ تم اپنی سواریوں کو درست کر لو اور اپنے لباس کو درست کر لو۔ یہاں تک کہ تم  
لوگوں کے درمیان یوں ہو جیسے تل ہوتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بد زبانی اور بد تمیزی کو پسند نہیں کرتا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے حسن اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے البتہ اس میں قیس بن بشر نامی راوی کے مستند یا  
غیر مستند ہونے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔

(802) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
"إِزْدَةُ الْمُسْلِمِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، وَلَا حَرَجَ - أَوْ لَا جَنَاحَ - فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، فَمَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ  
الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَمَنْ جَرَّ إِزَارَهُ يَطُرًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ"  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ يَسْتَدِ صَحِيحًا -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: مسلمان کا تہبند اس کی نصف پنڈلی تک  
ہوتا ہے اور نصف پنڈلی سے لے کر ٹخنوں تک کوئی حرج نہیں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) کوئی گناہ نہیں ہے لیکن جو  
ٹخنوں سے نیچے ہو گا وہ جہنم میں ہو گا اور جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکائے گا اللہ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔  
اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(803) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي  
إِزَارِي إِسْبَرُخَاءَ، فَقَالَ: "بَا عَيْدَ اللَّهِ، أَرْفَعُ إِزَارَكَ" فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ: "زِدْ" فَرَدَدْتُ، فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ -  
802 - اخرجہ مالک (1699) و احمد (4/11028) وابوداؤد (4093) و ابن ماجہ (3573) و الطحاوی (2228)

فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: إِلَى آيِن؟ فَقَالَ: إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا میرا تہبند لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اپنے تہبند کو اوپر کرو۔ میں نے اسے اوپر کیا آپ نے فرمایا: اور کرو! میں نے اور کیا۔ اس کے بعد میں ہمیشہ اس کا خیال رکھتا ہوں۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا آپ نے کہاں تک اس کو اوپر کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: نصف پنڈلیوں تک۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(804) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ" فَقَالَتْ أُمُّ سَكَمَةَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُبُورِ لِهِنَّ؟ قَالَ: "يُزَحِّينَ شِبْرًا" قَالَتْ: إِذَا تَنَكَّشَفَ أَقْلَامُهُنَّ. قَالَ: "فَيَرْحِمُهُ ذَرَاعًا لَا يَزِيدُ". رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

انہی سے یہ روایت منقول ہے جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکائے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: خواتین اپنے دامن کے بارے میں کیا کریں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایک بالشت لٹکا سکتی ہیں سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس صورت میں ان کے قدم ظاہر ہو جائیں گے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایک بالشت تک لٹکا سکتی ہیں لیکن زیادہ نہ کریں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْكِ التَّرْفَعِ فِي اللِّبَاسِ تَوَاضَعًا

باب 120: لباس میں تواضع اختیار کرتے ہوئے عمدگی کو ترک کرنا مستحب ہے

قَدْ سَبَقَ فِي بَابِ فَضْلِ الْجَوْعِ وَخُشُوعِ الْعَيْنِ جَمْلٌ تَعَلَّقَ بِهَذَا الْبَابِ. اس سے پہلے بھوک کی فضیلت سے متعلق باب میں خشوعِ زندگي کو ترک کرنے کی فضیلت سے متعلق کچھ چیزیں گزری ہیں جو اس باب سے تعلق رکھتی ہیں

(805) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضَعًا لِلَّهِ، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ، دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ مِنْ آيِ حُلٍّ أَوْ يُنَازَلَ شَاءَ بَلْبَسَهَا".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تواضع

804- اخرج ماكب (11700) وجامع (10/26594) والبوداؤد (4117) والترمذی (1737) والنسائی (5351) وابن حبان (5451) والطبرانی (23)

کی خاطر اچھا لباس ترک کرے گا حالانکہ وہ اسے پہن سکتا ہو تو اللہ تعالیٰ سب لوگوں کی موجودگی میں اسے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ وہ ایمان کا جو بھی حلد چاہے اسے پہن سکتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّوَسُّطِ فِي اللِّبَاسِ وَلَا يَقْتَصِرُ عَلَى مَا

يُزِدُّهُ بِهِ لِيُغَيِّرَ حَاجَةً وَلَا مَقْصُودَ شَرْعِيٍّ

باب 121: درمیانے درجے کے لباس پہننا مستحب ہے اور اس بارے میں ایسے لباس کو نہیں

پہننا چاہئے جس کی ضرورت نہ ہو اور نہ ہی شریعت میں اس کی اجازت ہو

(806) عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ قول نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے اس نے اپنے بندے پر جو نعمت کی ہے اس کا اثر دکھائی دے۔

اس حدیث کو ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ لِبَاسِ الْحَرِيرِ عَلَى الرِّجَالِ، وَتَحْرِيمِ جُلُوسِهِمْ عَلَيْهِ وَاسْتِنَادِهِمْ إِلَيْهِ وَجَوَازِ لِبْسِهِ لِلنِّسَاءِ

باب 122: ریشمی لباس پہننا مردوں کے لئے حرام ہے اس پر بیٹھنا بھی حرام ہے اور اس کے

ساتھ ٹیک لگانا بھی حرام ہے جبکہ خواتین کے لئے اسے پہننا جائز ہے

(807) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ؛ فَإِنَّ مَنْ لَبَسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ریشم نہ پہنو کیونکہ جو شخص دنیا میں اسے پہنے گا آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

805- اخرج احمد (5/15621) والترمذی (2489) والحاكم (7372)

806- اخرج الترمذی (2828)

807- اخرج البخاری (5828) ومسلم (2069) والترمذی (2826) والنسائی (5320)

(808) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَقَ لَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ لِلْبَخَارِيِّ: "مَنْ لَا خَلَقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ".

قَوْلُهُ: "مَنْ لَا خَلَقَ لَهُ" أَيْ: لَا نَصِيبَ لَهُ

✧ انہی سے یہ روایت منقول ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص ریشم (دنیا میں) پہن لے گا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اسے دنیا میں وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں آخرت میں کوئی خلاق نہ ہونے کا مطلب کوئی حصہ نہ ہونا ہے۔

(809) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص دنیا میں ریشم پہن لے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔

(810) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا، فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ، وَكَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے ریشمی کپڑا پکڑا اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور سونے کے اسے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھا اور پھر فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں۔

اس حدیث کو ابوداؤد رحمہ اللہ نے حسن اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(811) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "حَرَّمَ لِبَاسَ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي، وَأَحْلَلَّ لِأَنَائِهِمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ریشمی کپڑا پہننا اور سونا پہننا

808- اخرج البخاری (5835) ومسلم (2068) وداود (2/4713) والبیہقی (3591) وابن حبان (5439) وعبد الرزاق (19929) والبیہقی (422/2)

809- اخرج البخاری (5832) ومسلم (2073) وداود (4/13994) والبیہقی (3930) وابن ابی شیبہ (345/8) وابن حبان (5429) وابن ماجہ (3588) والبیہقی (422/2)

810- اخرج احمد (1/935) والبیہقی (4057) والسنائی (5159) وابن ماجہ (3595) وابن حبان (5434) وابن ابی شیبہ (3561/8)

811- اخرج احمد (7/19664) والترمذی (1762) والسنائی (5163) والطحاوی (506) والبیہقی (251/4) والبیہقی (275/3)

میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہے اور عورتوں کے لئے حلال کیا گیا ہے۔

اس حدیث کو ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(812) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي الزَّيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا، وَعَنْ لُبَسِ الْحَرِيرِ وَالذَّبَّاجِ، وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے ہم سونے یا چاندی کے برتنوں میں پی لیں اور ان میں کھائیں اور آپ نے ہمیں ریشم اور دباج پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ جَوَازِ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِمَنْ بِهِ حَاجَةٌ

باب 123: جس شخص کو خارش ہو اس شخص کو ریشم پہننا جائز ہے

(813) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحَاجَةٍ كَانَتْ بِهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ریشم پہننے کی اجازت دی تھی کیونکہ ان دونوں حضرات کو خارش تھی۔ (متفق علیہ)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ افْتِرَاشِ جُلُودِ النَّمُورِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا

باب 124: چیتے وغیرہ کے چمڑے پر بیٹھنا یا اس پر سوار ہونے کی ممانعت

(814) عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَرَكُّبُوا الْحَزَّ وَلَا الْبَمَارَ"

حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

✧ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ریشمی کپڑے اور چیتے کے چمڑے کے

اوپر سوار نہ ہو۔

یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اور دیگر علماء نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(815) وَعَنْ أَبِي الْمَلِیحِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ

812- اخرج البخاری (5426)

813- اخرج احمد (4/12863) والبخاری (2919) ومسلم (2073) والبیہقی (4056) والترمذی (1722) والسنائی (5325) وابن ماجہ (3588)

ابن حبان (5430) وابن ابی شیبہ (345/8) والطحاوی (1972) والبیہقی (3930) والبیہقی (627/3)

814- اخرج ابوداؤد (4129) وابن ماجہ (3656)

جُلُودِ الْمَسْبَاحِ .

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحَاحٍ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ : نَهَى عَنْ جُلُودِ الْمَسْبَاحِ أَنْ تُفْتَرَشَ .

✦ حضرت ابوالخیرؒ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے درندوں کے چمڑوں (پر لباس) کے طور پر پہننے سے منع کیا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ، ترمذی رحمہ اللہ اور امام نسائی رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

ترمذی شریف کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے درندوں کے چمڑوں کو بچھونے پر استعمال کریں۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا أَوْ نَعْلًا أَوْ نَحْوَهُ

باب 125: جب کوئی شخص نیا لباس یا نیا جوتا پہنے یا کوئی اور نئی چیز پہنے تو کیا پڑھے

(816) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَاءَ بِاسْمِهِ - عِمَامَةً، أَوْ قَمِيصًا، أَوْ رِدَاءً - يَقُولُ: "اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ، أَتَى خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

✦ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تھے تو اس کا نام لے

تھیں یا چادر پہ دعا کیا کرتے تھے۔  
”اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے تو نے ہی مجھے یہ پہننے کے لئے دیا ہے میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے اس کو بنایا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے اس کے شر اور جس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِبْتِدَاءِ بِالْيَمِينِ فِي اللِّبَاسِ

هَذَا الْبَابُ قَدْ تَقَدَّمَ مَقْصُودُهُ وَذَكَرْنَا الْآحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ فِيهِ .

باب 126: لباس میں دائیں طرف سے آغاز کرنا مستحب ہے

اس باب کا مقصود پہلے گزر چکا ہے اور ہم نے اس میں صحیح احادیث ذکر کر دی ہیں

815- أخرجه ابوداؤد (4132) والترمذی (1777)

816- أخرجه احمد (12248) وابوداؤد (4020) والترمذی (1773) والحاكم (7408) وابن حبان (5420)

## 4- کتاب آداب النوم

وَالْأَضْطِجَاعُ وَالْقُعُودُ وَالْبَحْلِسُ وَالْبَحْلِسُ وَالرُّؤْيَا

سوئے، لیٹنے، بیٹھنے، ہم نشینی اور خواب سے متعلق آداب

بَابُ مَا يَقُولُهُ عِنْدَ النَّوْمِ

باب 127: سوتے وقت کیا پڑھے؟

(817) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فَرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: "اللَّهُمَّ اسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَنَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ"

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِهَذَا اللَّفْظِ فِي كِتَابِ الْأَدَبِ مِنْ صَحِيحِهِ .

✦ حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تھے تو دائیں پہلو کی طرف لیٹتے تھے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے ”اے اللہ! میں اپنی ذات تیرے سپرد کرتا ہوں اور میں نے اپنا رخ تیری طرف کر لیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تیری طرف تکیہ کر لیا (تیری رحمت کی طرف) رغبت کرتے ہوئے اور تیری (بے نیازی) سے ڈرتے ہوئے۔ تیرے علاوہ اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جس کو تو نے مبعوث کیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو انہی الفاظ میں کتاب ”الادب“ میں نقل کیا ہے۔

(818) وَكَعْنَهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَصُوبْكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، وَقُلْ وَذَكَرْ نَحْوَهُ، وَفِيهِ: "وَأَجْعَلْهُنَّ الْخَيْرَ مَا تَقُولُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو وضو کرو جیسے نماز

817- أخرجه احمد (6/8611) والبخاری (427) ومسلم (2710) وابوداؤد (5046) والترمذی (3394) والتسائي (773) وابن ماجه (3876) وابو

يعلى (1668) وابن حبان (5527)

کے لئے وضو کرتے ہو۔ پھر دائیں پہلو کے بل لیٹو اور پھر یہ دعا پڑھو (راوی بیان کرتے ہیں اس کے بعد انہوں نے مذکور دعا نقل کی) اور اس میں یہ الفاظ ہیں: ”تم ان کلمات کو اپنی آخری بات بنا لو“۔ (متفق علیہ)

(819) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً، فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اصْطَبَحَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَجِيءَ الْقَمَرُ فَيُؤَدِّلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆ ☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ رات کے وقت گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ جب صبح صادق ہو جاتی تو دو مختصر رکعات ادا کیا کرتے تھے پھر دائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ موزن آگیا آپ کو بلاتا۔

(820) وَعَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَدَهُ اللَّيْلُ وَصَنَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: ”اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا“ وَإِذَا اسْتَقْبَلَ قَالَ: ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ الشُّعُورُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

☆ ☆ ☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت اپنے بستر پر آتے تھے تو اپنا دست مبارک اپنے رخسار کے نیچے رکھتے تھے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تیرے نام سے برکت حاصل ہوئے مرتا (سوتا) اور زندہ ہوتا (بیدار ہوتا) ہوں۔

جب آپ بیدار ہوا کرتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے ”ہر طرح کی حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں موت کے بعد ہمیں زندگی دی ہے (یعنی نیند کے بعد بیدار کیا) اور اس کی بارگاہ میں اکٹھے ہونا ہے۔“

(821) وَعَنْ يَعِيشَ بْنِ طَخْفَةَ الْغَفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ أَبِي: بَيْنَمَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرَجْلِهِ، فَقَالَ: ”إِنَّ هَذِهِ صُجْعَةٌ تُبْغِضُهَا اللَّهُ“، قَالَ: فَتَنَظَّرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

☆ ☆ ☆ حضرت یعیش بن طخفہ غفاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میرے والد نے یہ بات بتائی ہے ایک مرتبہ میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کسی شخص نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے حرکت دی اور بولا یہ لیٹنے کا طریقہ وہ ہے جسے اللہ پسند کرتا ہے وہ بیان کرتے ہیں جب میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ نبی اکرم ﷺ تھے۔

819- أخرجه أحمد (9/25063) والبخاری (626) ومسلم (736) والدارقطني (337/1) وأبو داود (1335) والترمذي (440) والنسائي (1) وابن أبي شيبة (264) وابن حبان (2467) والبيهقي (44/3)

820- بخاری فی الدعوات مسنن الاربعہ ابو داؤد فی الادب والترمذی فی الدعوات والشمائل نسائی فی الیوم واللیلۃ ابن ماجہ فی الدعاء

821- أخرجه أحمد (15543) وأبو داود (5040) وابن ماجہ (3722) وقد أخرجه أحمد (3/7867) والترمذی (2777) والحاكم (7709) وابن حبان (5549)

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(822) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى تِرَةٌ، وَمَنْ اصْطَبَحَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةٌ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

☆ ☆ ☆ ”التيرة“: بكتسر التاء الممثلة من فوق، وهي: النقص، وقيل: التبعة.

☆ ☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص کسی محفل میں بیٹھے اور اللہ کا ذکر نہ کرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اس کے لئے گناہ ہوگا اور جو شخص لیٹ جائے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اس میں اس کے لئے گناہ ہوگا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے حسن اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”التيرة“ اس میں ت پر زیر پڑھی جائے گی۔ اس کا مطلب کسی چیز کا کم ہونا ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا مطلب گناہ ہے۔

بَابُ جَوَازِ الْإِسْتِعْلَاقِ عَلَى الْقَفَا وَوَضْعِ إْحْدَى الرَّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا لَمْ يَخَفِ انْكِشَافَ الْعُورَةِ وَجَوَازِ الْقُعُودِ مُتَرَبِّعًا وَمُخْتَبِئًا

باب 128 گدڑی کے بل چٹ لیٹنا اور دو پاؤں میں ایک کو دوسرے پر رکھنا جبکہ شرمگاہ کے بے پردہ ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور چوکڑی مار کر یا اکڑوں بیٹھنے کا جواز

(823) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَأْيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَأَضْعَا إْحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆ ☆ ☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں چٹ لیٹے ہوئے دیکھا ہے آپ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

(824) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنَاءً. حَدِيثٌ صَحِيحٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحَةٍ.

822- أخرجه الحميدي (11/58) وأبو داود (4865) وأخرج أحمد (3/9850)

823- بخاری فی الصلاة (475) مسلم فی اللباس (2100) ابو داؤد فی الادب (4866) ترمذی فی الاستیذان (2765) نسائی فی الصلاة (720) وابن حبان (5552) والدارقطني (282/2) والحميدي (414)

824- أخرجه ابو داود (4850) ومسلم (680)



## باب 129: محفل اور ہم نشینی کے آداب

(828) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ رَجُلًا مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ، وَلَكِنْ تَوَسَّعُوا وَتَفَسَّحُوا" وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ سے خود وہاں نہ بیٹھ جائے بلکہ تم وسعت اور کشادگی اختیار کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے جب کوئی شخص ان کے لئے اپنی جگہ سے اٹھتا تھا تو آپ وہاں نہیں بیٹھتے تھے۔ (متفق علیہ)

(829) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی جگہ سے اٹھے اور پھر واپس آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(830) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي -

رواہ ابو داؤد و الترمذی، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ" -

حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم لوگ جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے تو جس شخص کو جہاں جگہ ملتی تھی وہاں بیٹھ جاتا تھا۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے بھی روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

(831) وَعَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ، وَيَكْثُرُ مِنْ دُحْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبٍ

828- أخرجه احمد (2/5629) والبخاری (911) ومسلم (2177) والترمذی (2750) وعبد الرزاق (19806) وابن حبان (586) وابن أبي شيبة (584/8) والدارقطني (281/2) والبخاری (1140) والبيهقي (150/6)

829- أخرجه احمد (3/8517) والدارقطني (282/2) ومسلم (2179) وعبد الرزاق (19792) وابو داؤد (4853) وابن حبان (588) وابن ماجه (3717) والبيهقي (233/3)

830- أخرجه احمد (7/20983) والطحاوي (780) بخاری (1141) وابو داؤد (4825) والترمذی (2734) وابن حبان (6433) والبيهقي (231/3)

831- أخرجه احمد (7/23786) والبخاری (883) والدارقطني (362/1) وابن ماجه (1097) وابن حبان (2776) وابن خزيمة (1763)

حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو اپنی محفل میں بار کر بیٹھ جاتے تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا تھا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور دیگر حضرات نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(825) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُفْيَةَ مُحْتَبِيًا يَبْدُوهُ هَكَذَا، وَوَصَفَ يَبْدُوهُ الْأَخْيَاءَ، وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو خانہ کعبہ کے صحن میں دیکھا کہ آپ نے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اس طرح "اُخْبَاء" کیا ہوا تھا اس کے بعد انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے "اُخْبَاء" کے دکھایا۔ (راوی کہتے ہیں) اس سے مراد گھٹنوں کے بل بیٹھنا ہے۔

(826) وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدَ الْقُرْفُصَاءِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ ارْعَدْتُ مِنَ الْفَرْقِ -

رواہ ابو داؤد و الترمذی -

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے میں نے نبی اکرم ﷺ کو بیٹھنے کے دوران اتنی عاجزی سے دیکھا تو میں خوف سے کانپ اُٹھی۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(827) وَعَنْ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ هَكَذَا، وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِي الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي، وَاتَّكَأْتُ عَلَى أَلْيَةِ يَدِي، فَقَالَ: "اتَّقَعْدُ الْمَقْضُوبَ عَلَيْهِمْ" -

رواہ ابو داؤد بإسنادٍ صحيح -

حضرت شریذ بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے میں اس طرح سے تھا کہ میں نے اپنا بائیں ہاتھ اپنی پشت پر رکھا ہوا تھا اور اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنی پیٹھ پر ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان لوگوں کے طریقے سے بیٹھے ہوئے ہو جن پر غضب نازل ہوا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

825- أخرجه ابو داؤد (4847) والترمذی (3070) والبيهقي (2833)

826- أخرجه ابو داؤد (4847) والترمذی (3070) والبيهقي (2833)

827- أخرجه ابو داؤد (4848) والترمذی (3070) والبيهقي (2833)

827- أخرجه ابو داؤد (4848) والترمذی (3070) والبيهقي (2833)

بَيْنَهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يَفْرُقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يَنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✽ حضرت ابو عبد اللہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ممکن ہو اچھی طرح سے پاکیزگی حاصل کرے اور تیل لگائے اور اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے اور پھر نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان علیحدگی کروا کے (درمیان میں نہ بیٹھے) اور پھر (نفل) نماز ادا کرے جو اس کے نصیب ہو۔ پھر وہ خاموش رہے جب امام کلام کر رہا ہو تو اس کے اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں۔

(832) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَفْرُقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ". وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ: "لَا يَجْلِسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا".

✽ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ دو آدمیوں کے درمیان آکر بیٹھ جائے البتہ اگر ان سے اجازت لے (تو ایسا کر سکتا ہے)

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھے البتہ اگر ان سے اجازت لے تو ایسا کر سکتا ہے۔

(833) وَعَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ جُلُوسَ وَسَطِ الْحَلَقَةِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي مِجَلٍّ: أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسَطَ حَلَقَةٍ، فَخَلَفَهُ حُدَيْفَةُ: مَلْعُولٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَعَنَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلَقَةِ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✽ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے وہ جو محفل کے درمیان میں آکر بیٹھے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

832- أخرجه أحمد (2/7018) وأبو داود (4845) والترمذي (2761)

833- أخرجه أبو داود (4826) والترمذي (2762) وأحمد (9/23436)

امام ترمذی رحمہ اللہ حضرت ابو جحزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص محفل کے درمیان آکر بیٹھ گیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص نبی اکرم ﷺ کی زبانی ملعون ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی زبانی اس شخص پر لعنت کی ہے جو حلقے کے درمیان میں بیٹھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(834) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

✽ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: سب سے بہتر مجلس وہ ہے جس میں گنجائش زیادہ ہو۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے جو بخاری کی شرائط کے مطابق ہے۔

(835) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ، فَكَثُرَ فِيهِ لَعْنُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں فضول گفتگو زیادہ ہوتی ہو اور پھر اٹھتے سے پہلے یہ دعا پڑھے

"تو پاک ہے اے اللہ حمد تیرے لئے ہے میں یہ گواہی دیتا ہوں تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔"

تو اس شخص نے اس محفل میں جو بھی غلطی کی ہوگی وہ بخش دی جائے گی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(836) وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأَخْرَجَهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ" فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ لَتَقُولُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا مَضَى؟ قَالَ: "ذَلِكَ كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ"

834- أخرجه أحمد (4/1137) والبخاري (1136) وأبو داود (4820) والحاكم (7704)

835- أخرجه أحمد (3/10420) والترمذي (3444) وابن جبان (594) والحاكم (1/1969) وابن أبي (447) وأبو داود (4858)

836- أخرجه أبو داود (4859) والدارقطني (283/2) والحاكم (1/1971)

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فِي 'الْمُسْتَدْرَكِ' مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَقَالَ "صَحِيحُ الْإِسْنَادِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب کسی محفل سے اٹھنے لگتے تھے تو یہ الفاظ ادا کیا کرتے تھے: "تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے میں گواہی دیتا ہوں تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں مگر تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔"

ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے آج وہ کلمہ پڑھا جو اس سے پہلے آپ نے نہیں پڑھا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس محفل میں جو کچھ ہوا اس کا کفارہ ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اس کو امام ابو عبد اللہ نے مستدرک میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کیا ہے اور فرمایا: ہے اس کی اسناد صحیح ہیں۔

(837) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: "اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَمَعَاذِكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تَبْلِغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ، وَمِنْ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ عَلَيْنَا مَصَالِبَ الدُّنْيَا، اللَّهُمَّ مَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا، وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا، وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا، وَلَا تَبْلُغْ عَلَيْنَا، وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب کسی محفل سے اٹھا کرتے تھے تو اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: "اے اللہ! اپنے خوف میں سے ہمیں بھی کچھ حصہ عطا کر جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان رکاوٹ بن جائے اپنی فرمانبرداری سے بھی حصہ عطا کر جو ہمیں جنت میں لے جائے اور یقین میں سے بھی حصہ عطا کر جو ہمارے لئے دنیاوی مصیبتوں کو آسان کر دے اے اللہ! ہماری سماعتوں کو بصیرت کو اور ہماری قوت کو جب تک ہم زبردہ رہیں طاقت ور رکھنا اور ہمارے طرف سے وارث بنا دینا اور ہمارا انتقام ان لوگوں تک رکھنا جنہوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے اور جو شخص ہمارے خلاف دشمنی رکھے اس کے لئے ہمارے ساتھ مدد رکھنا اور ہمارے دین کے معاملے میں ہمیں کسی مصیبت میں مبتلا نہ کرنا اور دنیا کو ہماری سب سے بڑی خواہش نہ بنا دینا اور ہمارا مبلغ علم نہ بنا دینا اور ہمارے اوپر اس شخص کو مسلط نہ کرنا جو ہم پر رحم نہ کرے۔"

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(838) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ، إِلَّا قَامُوا عَنْ مَثَلِ جِنْفَةِ حِمَارٍ، وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةٌ"

837- أخرجه الترمذی (3513) والسنائی (404) والحاکم (1/1934)

838- ابو داؤد (4855) والحاکم (1808) وجامع (3/10827)

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی لوگ کسی محفل میں بیٹھیں اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کریں جب وہ اٹھتے ہیں تو یوں اٹھتے ہیں جیسے مردار گدھے کے پاس سے اٹھے ہیں اور یہ محفل ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(839) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مَجْلَسٌ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ، وَلَمْ يَصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ فِيهِ، إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تَوْرَةٌ، فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ، وَإِنْ شَاءَ عَفَّرَ لَهُمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

انہیں سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو لوگ کسی محفل میں بیٹھے ہوں اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کریں اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں تو یہ ان کے لئے گناہ کا باعث ہوگی اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے گا اور اگر چاہے تو بخش دے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(840) وَعَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَوْرَةٌ، وَمَنْ اضْطَجَعَ مُضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَوْرَةٌ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَقَدْ سَبَقَ قَرِيبًا، وَهَرَحْنَا "التَّوْرَةَ" فِيهِ.

انہی کے حوالے سے یہ روایت بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی جگہ پر بیٹھے اور اللہ کا ذکر نہ کرے تو یہ اس کے لئے گناہ ہوگا اور جو شخص لیٹے اور اللہ کا ذکر نہ کرے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے گناہ ہوگا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اس سے کچھ پہلے یہ حدیث گزر چکی ہے اور ہم نے وہاں اس میں استعمال ہوئی والے لفظ "التَّوْرَةَ" کی وضاحت کر دی ہے۔

بَابُ الرُّؤْيَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

باب 130: خواب اور اس سے متعلق جو کچھ منقول ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ (الزُّمَر: 23)

839- أخرجه الترمذی (3391) وجامع (3/9771)

840- ابو داؤد فی آداب التوبہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کے وقت سونا ہے۔“

(841) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”لَمْ يَنْقُ مِنَ النَّبُوءَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ“ قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: ”الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: نبوت میں سے صرف خوشخبری دینے والی چیزیں باقی رہ گئی ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا خوشخبری دینے والی چیزوں سے مراد کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: سچے خواب۔

(842) وَعَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكُذُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ كَذِبٌ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ نَّبِيٍّ وَأَرْبَعِينَ جُزْأً مِّنْ النَّبُوءَةِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وفی روایت: ”أَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا، أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا“ .  
انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب زمانہ قریب آ جائے گا تو مومن کے خواب جھوٹے نہیں ہوں گے اور مومن کا خواب نبوت کا 46 واں حصہ ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سب سے زیادہ سچے خواب اس کے ہوں گے جو سب سے زیادہ سچا ہوگا۔  
(843) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِيرَانِي فِي الْيَقَظَةِ - أَوْ كَأَنَّمَا رَأَى فِي الْيَقَظَةِ - لَا يَتِمُّ الشَّيْءُ بِي“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری کے عالم میں دیکھ لے گا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) گویا اس نے مجھے بیداری کے عالم میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

(844) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا بُحْبَهَا، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى، فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا، وَلْيَحْدِثْ بِهَا وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَا يُحَدِّثُ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا، وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ؛ فَإِنَّهَا لَا نَصْرَةَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اور اسے اللہ کی حمد بیان کرنی چاہئے اور اس خواب کو بیان کر دینا چاہئے۔

841- اخرج البخاری (6990) .

842- اخرج البخاری (7017) ومسلم (2663) والبوداؤد (5019) والترمذی (2270)

843- اخرج البخاری (710) ومسلم (6266) والبوداؤد (5023) وابن حبان (6051) واحمد (3/7556)

844- اخرج البخاری (6985) والترمذی (3464) والنسائی (899) ومسلم (4/2261)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ خواب صرف اس کے سامنے بیان کرنا چاہئے جو شخص اسے پسند ہو اور جب اس کے برعکس خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہوگا۔ اسے اس کے شر سے پناہ مانگی چاہئے اور اس کا تذکرہ کسی سے نہیں کرنا چاہئے وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(845) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ - وَفِي رِوَايَةٍ: الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ - مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُتْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَوَعَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ؛ فَإِنَّهَا لَا نَصْرَةَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”النَّفْتُ“: نَفَخَ لَطِيفٌ لَا رِبْقَ مَعَهُ .  
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سچے خواب اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور بُرے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں جو کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو وہ اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے اسے شیطان کے شر سے پناہ مانگی چاہئے تو یہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔  
”النَّفْتُ“ ایسی ہلکی پھونک جس کے ساتھ تھوک نہ ہو۔

(846) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيُصْطِقْ عَنْ بَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اگر کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دینا چاہئے اور شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی تین مرتبہ پناہ مانگی چاہئے اور جس پہلو کے بل وہ سو رہا تھا اسے تبدیل کر لینا چاہئے۔

(847) وَعَنْ أَبِي الْأَسْفَعِ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْفَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفَرَى أَنْ يَدْعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ يُرَى عَيْنُهُ مَا لَمْ تَرَ، أَوْ يَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت ابواسقع وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بڑا جھوٹا الزام یہ ہے: کوئی شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب کرے یا اپنی آنکھ کو وہ چیز دکھائے جو اس نے نہیں دیکھی (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے) یا اللہ کے رسول کے بارے میں وہ بات بیان کرے جو انہوں نے ارشاد نہیں فرمائی۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

845- اخرج مالك (1874) واحمد (8/22646) والبخاری (3292) ومسلم (2261) وابن حبان (6059) والدارمی (124/2) والحمیدی (418)

والنسائی (987)

846- اخرج مسلم (2262) والبوداؤد (5025) وابن حبان (3905)

847- اخرج احمد (5/16008) والبخاری (3509) وابن حبان (32) والحاكم (4/8204)

## (5) کتاب السلام

## سلام کا بیان

## بَابُ فَضْلِ السَّلَامِ وَالْأَمْرِ بِإِفْشَائِهِ

## باب 131: سلام کی فضیلت اور اسے عام کرنے کا حکم

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا﴾ (النور: 27)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! ایسے گھروں میں جو تمہارے گھر نہ ہوں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لو (اور اجازت لیتے ہوئے) انہیں سلام نہ کرو۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى النَّفْسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً﴾ (النور: 61)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور جب تم گھر میں داخل ہو تو اپنے اوپر سلام کرو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحیت ہوگی جو برکت والی اور پاکیزہ ہوگی۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا﴾ (النساء: 86)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور جب تم سلام کرو تو جواب میں اس سے بہتر (سلام کا جواب) دو یا وہی دے دو۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿هَلْ أَتَاكَ خَبْرٌ حَنِيْفٌ إِبْرَاهِيْمَ الْمُكَرَّمِ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ﴾

(الداریات: 24-25)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس ابراہیم کے پاس معزز مہمانوں کی خبر نہیں آئی جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے: سلام ہو اس نے جواب دیا: (تمہیں بھی) سلام ہو۔

(848) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

848- أخرجه احمد (2/6592) والبخاری (12) ومسلم (39) والرواد (5194) والسنائي (5015) وابن ماجه (3253) وابن حبان (505)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: "تَطْعُمُ الطَّعَامِ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کسی شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کون سا اسلام بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارا کھانا کھانا اور ہر واقف اور ناواقف شخص کو سلام کرنا۔

(849) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَذْهَبَ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ فَهَرَمَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمَعَ مَا يَحْيَوْنَكَ؛ فَإِنَّهَا تَحْيِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ. فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَوَازِدُهُ: وَرَحْمَةُ اللَّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق کر دیا تو فرمایا جاؤ ان کو سلام کرو۔ یہ حکم ان فرشتوں کے بارے میں تھا جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور تم وہ سننا جو وہ تمہیں جواب دیں گے یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا جواب دینے کا طریقہ ہوگا۔ آدم نے اسلام علیکم کہا تو ان فرشتوں نے کہا: علیکم السلام ورحمة اللہ علیہ۔ ان فرشتوں نے رحمة اللہ علیہ کا اضافہ کر دیا۔

(850) وَعَنْ أَبِي عُمَارَةَ الْبُرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَنَصْرِ الضَّعِيفِ، وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِنْرَارِ الْمُقْسِمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، هَذَا لَفْظُ أَحْمَدَ رَوَايَاتُ الْبُخَارِيِّ.

﴿﴾ حضرت ابو عمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا۔ بیمار کی عیادت کرنا جنازے کے ساتھ جانے کا چھینکنے والے کو جواب دینا کمزور کی مدد کرنا مظلوم کی مدد کرنا سلام پھیلانے کا اور قسم پوری کروانا (متفق علیہ) یہ الفاظ بخاری کی ایک روایت کے ہیں۔

(851) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدْخُلُوا الْبَيْتَ حَتَّى تَوَسَّلُوا، وَلَا تَوَسَّلُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوْ لَا أَذْلكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابُّتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو کیا میں تمہاری ایسی چیز کی طرف رہنمائی کروں اگر تم وہ کر لو گے تو آپس میں محبت ہو جائیگی تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ۔

849- أخرجه احمد (3/8177) وابن عبد الرزاق (19435) والبخاری (3326) ومسلم (2841) وابن حبان (6162)

850- باب تعظیم حرمت المسلمین کے تحت خرچ آجلی

851- باب فضل الحب فی اللہ والحق علیہ کے تحت خرچ گزرجلی

(852) وَعَنْ أَبِي يُونُسَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامًا، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ"

☆ حضرت ابو یوسف عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا "اے لوگو اسلام کو پھیلاؤ، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کے حقوق کا خیال رکھو اور اس وقت نماز ادا کرو جب لوگ سو رہے ہوں تو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔"

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے۔

(853) وَعَنْ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي نَجْفٍ: أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، فَيَعْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوقِ، قَالَ: فَإِذَا عَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ، لَمْ يَمُرْ عَبْدَ اللَّهِ عَلَى سَقَاطٍ وَلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ، وَلَا مَسْكِينٍ، وَلَا أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ، قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا، فَاسْتَبَعْنِي إِلَى السُّوقِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا تَصْنَعُ بِالسُّوقِ، وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ، وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السَّلْعِ، وَلَا تَسُومُ بِهَا، وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ؟ وَأَقُولُ: أَجْلِسُ بِنَاهُنَا نَتَحَدَّثُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَطْنٍ - وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ - إِنَّمَا نَعْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ، فَتُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِينَاهُ.

رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

☆ حضرت طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ انہیں ساتھ لے کر بازار کی طرف چلے جاتے تھے جب ہم بازار کی طرف جاتے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جس بھی کباڑیے یا کسی چیز کو فروخت کرنیوالے یا کسی غریب کے پاس سے گزرتے یا جس شخص کے پاس سے بھی گزرتے اسے سلام کرتے تھے۔ طفیل کہتے ہیں ایک دن میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ مجھے ساتھ لے کر بازار کی طرف جانے لگے تو میں نے ان سے کہا بازار میں آپ کیا کرتے ہیں آپ نہ کسی فروخت کرنیوالے کے پاس ٹھہرتے ہیں نہ کوئی سامان خریدتے ہیں نہ کوئی سودے بازی کرتے ہیں نہ بازار کی کسی محفل میں بیٹھتے ہیں میں نے کہا آپ یہیں بیٹھیں ہم بات چیت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: اموٹے راوی بیان کرتے ہیں حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کا جسم موٹا تھا ہم اس لئے جاتے ہیں تاکہ ہم ہر اس شخص سے سلام کریں جس سے ہماری ملاقات ہوتی ہے۔

اس حدیث کو امام مالک نے "موطاء" میں صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

## بَابُ كَيْفِيَّةِ السَّلَامِ

### باب 132: سلام کا طریقہ

يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَ الْمُبْنِيءُ بِالسَّلَامِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. فَيَأْتِ بِصَمِيرِ الْجَمْعِ، وَإِنْ كَانَ الْمُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَاحِدًا، وَيَقُولُ الْمُجِيبُ: وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَيَأْتِي بِوَاحِدٍ الْغُفْ فِي قَوْلِهِ: وَعَلَيْكُمْ

یہ بات مستحب ہے سلام میں آغاز کرنے والا اسلام و علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ کہے یعنی وہ جمع کا صیغہ استعمال کرے اگرچہ جس کو سلام کیا جا رہا ہے وہ اکیلا شخص ہو جواب دینے والا شخص یہ کہے علیکم سلام ورحمت اللہ وبرکاتہ یعنی وہ یہاں علیکم میں عطف کے لئے "و" استعمال کرے گا۔

(854) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَشْرٌ" ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: "عَشْرُونَ" ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: "ثَلَاثُونَ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ"

☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور السلام علیکم کہا نبی اکرم ﷺ نے اسے جواب دیا: پھر وہ بیٹھ گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے دس نیکیاں ملی ہیں پھر ایک اور صاحب آئے انہوں نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا نبی اکرم ﷺ نے اسے بھی جواب دیا: وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں ملی ہیں پھر ایک اور صاحب آئے اور انہوں نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا نبی اکرم ﷺ نے اسے جواب دیا: اور جب وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تیس نیکیاں ملیں گی۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(855) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَذَا جِبْرِيلُ يُقَرِّأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ" قَالَتْ: قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَكَذَا وَقَعَ فِي بَعْضِ رَوَايَاتِ الصَّحَابَةِ: "وَبَرَكَاتُهُ" وَفِي بَعْضِهَا بِحَذْفِهَا، وَزِيَادَةُ الْيَقَةِ مَقْبُولَةٌ.

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: یہ جبریل تمہیں سلام کہہ رہے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے جواب دیا: علیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (متفق علیہ)

854- أخرجه أبو داود (5196) والترمذی (2689) والبخاری (986) والترمذی (2706) والشافعی (10200) والحمیدی (1162) وابن حبان (403)

855- أخرجه البخاری (3217) ومسلم (2447) وأبو داود (5232) والترمذی (2693) وابن ماجه (3696)

852- أخرجه احمد (9/23845) والترمذی (2493) وابن ماجه (1334) والحاكم (3/4283) والدارمی (1460)

853- أخرجه مالک (1793)



صحیحین کی بعض روایات میں اسی طرح منقول ہے۔ و برکاتہ اور بعض روایات میں یہ منقول نہیں ہے تاہم ثقہ راوی کا اضافہ مقبول ہوتا ہے۔

(856) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَهَذَا مَحْمُولٌ عَلَى مَا إِذَا كَانَ الْجَمْعُ كَثِيرًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب کوئی بات کرتے تھے تو اسے تین مرتبہ دہرایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کی بات اچھی طرح سمجھ میں آ جاتی تھی اور جب آپ کسی قوم کے پاس تشریف لاتے تھے تو انہیں تین مرتبہ سلام کیا کرتے تھے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس صورت پر محمول ہوگا جب حاضرین کی تعداد زیادہ ہو۔

(857) وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ، قَالَ: كُنَّا نَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهُ مِنَ اللَّبَنِ، فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا، وَيَسْمَعُ الْيَقْظَانَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اپنی طویل حدیث میں یہ بات بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے لئے آپ کے حصے کا دودھ رکھا کرتے تھے۔ آپ رات کے وقت تشریف لایا کرتے تھے اور آپ سلام کیا کرتے تھے۔ اس طرح کہ کسی سوئے ہوئے کو بیدار نہیں کیا کرتے تھے اور بیدار لوگوں کو آواز پہنچا دیا کرتے تھے پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ نے اسی طرح سلام کیا جس طرح آپ کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(858) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَرْبُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا، وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ، فَأَلْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

وَهَذَا مَحْمُولٌ عَلَى أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَمَعَ بَيْنَ اللَّفْظِ وَالْإِشَارَةِ، وَيُؤَيِّدُهُ أَنَّ فِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ایک دن مسجد میں سے گزرے وہاں کچھ خواتین بیٹھی ہوئی تھیں آپ نے اپنے ہاتھ کے اشارے کے ذریعے انہیں سلام کیا۔

856- أخرجه البخاري (94) والترمذي (2723)

857- أخرجه مسلم (2055) والترمذي (2719) والنسائي (325)

858- أخرجه أبو داود (5204) والترمذي (2697) وابن ماجه (3701) والبخاري (1074)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) یہ اس صورت پر محمول ہوگی کہ آپ ﷺ نے لفظ اور اشارے دونوں سے سلام کیا۔

(859) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ". وَقَدْ ذَكَرَ بَعْدَهُ. حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے بہترین اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے بھی اسی طریقے سے نقل کیا ہے اور یہ فرمایا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

(860) وَعَنْ أَبِي جُرَيْجٍ الْهَجَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: "لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ، فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ تَحِيَّةَ الْمَوْتَى"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ"، وَقَدْ سَبَقَ بِطَوِيلِهِ. حضرت ابو جریج ہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: علیک السلام یا رسول اللہ آپ نے فرمایا: علیک السلام نہ کہو کیونکہ علیک السلام مردوں کو سلام کرنے کا طریقہ ہے۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس سے پہلے یہ حدیث مفصل طور پر گزر چکی ہے۔

## بَابُ آدَابِ السَّلَامِ

### باب 133: سلام کے آداب کا بیان

(861) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يُسَلِّمُ الرَّابِّكَ عَلَى الْمَاشِيِّ، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَبِيرِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: "وَالصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سوار شخص پیدل کو سلام کرے اور پیدل شخص بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: چھوٹا شخص بڑے کو سلام کرے۔

860- کتاب اللباس میں خرچ گزر چکی۔

861- أخرجه احمد (370629) والبخاري (6231) ومسلم (2160) وأبو داود (5198) والترمذي (2703) وابن حبان (497)

(882) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ صَدِّيقِ بْنِ عَجَلَانَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ؟ قَالَ: "أَوَّلَاهُمَا بِاللَّهِ تَعَالَى" قَالَ التِّرْمِذِيُّ: "هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ".

✧ حضرت ابوامامہ صدیق بن عجلان الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔"

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے جید اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے، عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! شخص ملے ہیں ان دونوں میں سے کسے سلام کرنا چاہئے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِعَادَةِ السَّلَامِ عَلَى مَنْ تَكَرَّرَ لِقَاؤُهُ عَلَى قُرْبِ بَأْنٍ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْحَالِ، أَوْ حَالَ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ وَنَحْوُهَا

باب 134: سلام کی تکرار مستحب ہے، اس شخص کے لئے جس سے دوبارہ ملاقات ہو خواہ جلدی ہو جائے، یعنی وہ اندر جائے اور پھر باہر آجائے یا وہ تھوڑی دیر پہلے اندر گیا ہو یا ان دونوں کے درمیان درخت یا کوئی اور چیز آڑ بن گئی ہو

(863) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ الْمُسَيَّرِ صَلَاتِهِ: أَنَّهُ جَاءَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: "ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" قَرَّبَ جَعْلَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز میں غلطی کر نیوالے کی حدیث میں یہ بات روایت کرتے ہیں۔ وہ آیا اس نے نماز کی پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اسے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: تم واپس جاؤ اور

862- اخرج ابو داؤد (5197) الترمذی (2703)

863- اخرج البخاری (757) ومسلم (397) وابو داؤد (856) والنسائی (883) وابن ماجہ (1060) والترمذی (303) وابن حبان (1890) والبیہقی (590) والعمشی (122/2)

نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی وہ واپس گیا۔ اس نے نماز ادا کی پھر آیا نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا۔ یہاں تک کہ اس نے ایسا تین مرتبہ کیا۔ (متفق علیہ)

(864) وَعَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ حَالَ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ، أَوْ حِجَارٌ، أَوْ حَجَرٌ، ثُمَّ لَقِيَهُ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا پتھر آجائے اور وہ پھر اسے ملے تو پھر اسے سلام کرے۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

باب 135: جو شخص اپنے گھر میں داخل ہو اس کے لئے سلام کرنا مستحب ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةٌ طَيِّبَةٌ﴾ (النور: 61).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے آپ کو سلام کرو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعا ہے جو برکت والی ہے اور پاکیزہ ہے۔"

(865) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا بُنَيَّ، إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ، فَسَلِّمْ، يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ، وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! جب تم اپنے گھر میں جاؤ تو

سلام کرو یہ تمہارے لئے برکت کا باعث ہوگا اور تمہارے گھر والوں کے لئے بھی برکت کا باعث ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب 136: بچوں کو سلام کرنا

(868) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صَبْيَانٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

864- اخرج ابو داؤد (5200)

865- اخرج الترمذی (2707)

866- اخرج البخاری (6247) ومسلم (2168) والترمذی (2705) والنسائی (330) وابو داؤد (5202) وابن ماجہ (3700) وابن حبان (459)

والدارمی (276/2)

اللہ علیہ وسلم یفعلہ . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ .

﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ بچوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کیا اور یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

بَابُ سَلَامِ الرَّجُلِ عَلَى زَوْجَتِهِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ مَحَارِمِهِ وَعَلَى أَجْنَبِيَّةٍ وَأَجْنَبِيَّاتٍ لَا يَخَافُ الْفِتْنَةَ بِهِنَّ وَسَلَامِهِنَّ بِهَذَا الشَّرْطِ

باب 137: آدمی کا اپنی بیوی کو یا عورت کا اپنے محرم رشتے دار کو یا اجنبی عورت کو یا اجنبی عورتوں کو سلام کرنا جبکہ فتنے کا اندیشہ نہ ہو اسی طرح ان خواتین کا اسی شرط کے ہمراہ سلام کرنا

(867) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ فَيْنَا امْرَأَةٌ - وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ - تَأْخُذُ مِنْ أَصُولِ السِّلْقِ فَتَطْرُقُهُ فِي الْقَدْرِ، وَتُكْرِكُ حَبَاتٍ مِنْ شَعِيرٍ، فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ، وَانْصَرَفْنَا نُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَتَقْدِمُهُ إِلَيْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. قَوْلُهُ: "تُكْرِكُ" أَيْ: تَطْعَنُ.

﴿ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمارے درمیان ایک خاتون تھیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ہمارے درمیان ایک بوڑھی عورت تھی جو چتدر کی شاخیں لے لیا کرتی تھی اور انہیں ہنڈیا میں ڈال دیتی تھی اور اس میں کچھ جو کے دانے کر ڈال دیتی تھی۔ جب ہم جمعہ پڑھ کر واپس آتے تھے تو اسے سلام کیا کرتے تھے تو وہ کھانا ہمارے آگے رکھ دیا کرتی تھی۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

"تکریک" یعنی وہ اسے پیش لیتی تھی۔

(868) وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ فَاخْتَتَتْ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَغْتَسِلُ، وَقَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِقُوبٍ، فَسَلَّمْتُ. . . وَذَكَرَتْ الْحَدِيثَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ﴿ حضرت سیدہ ام ہانی فاختہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ خدمت میں حاضر ہوئی آپ اس وقت غسل کر رہے تھے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے پاس پردہ تان رکھا تھا۔ میں نے آپ کو سلام کیا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

(869) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ

867- أخرجه البخاري (938) والبيهقي (2167) ومسلم (3/7621) والترمذي (5205) والحاوي (1103) وابن حبان (500) وعبد الرزاق (5787) والبيهقي (241/3)

868- أخرجه البخاري (10/26962) والبيهقي (280) ومسلم (336) والنسائي (225) وابن ماجه (460)

869- أخرجه البخاري (7621) ومسلم (2167) والبيهقي (5205) والترمذي (1602) والحاوي (1103) وابن حبان (500) وعبد الرزاق (203/9)

فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ"، وَهَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ. وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا، وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ، قَالُوا: بَيْدَهُ بِالسَّلَامِ.

﴿ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ ہمارے کچھ خواتین کے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ حدیث کے یہ الفاظ امام ابو داؤد رحمہ اللہ کے ہیں۔

ترمذی کے یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک دن مسجد میں سے گزرے وہاں کچھ خواتین بیٹھی ہوئی تھیں تو آپ نے اپنے ہاتھ کے (اشارے کے) ذریعے انہیں سلام کیا۔

بَابُ تَحْرِيمِ ابْتِدَائِنَا الْكَافِرَ بِالسَّلَامِ وَكَيْفِيَّةِ الرَّدِّ عَلَيْهِمْ وَاسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ مَجْلِسٍ فِيهِمْ مُسْلِمُونَ وَكُفَّارٌ

باب 138: کافر کو پہلے سلام کرنا حرام ہے اور انہیں جواب کیسے دیا جائے گا جس محفل میں مسلمان اور کفار موجود ہوں انہیں سلام کرنا مستحب ہے

(870) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ، فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام میں پہل نہ کرو جب تمہارا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ راستے میں سامنا ہو تو انہیں زیادہ تنگ راستے پر جانے پر مجبور کرو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(871) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

870- أخرجه البخاري (3/7621) ومسلم (2167) والبيهقي (5205) والترمذي (1602) والحاوي (1103) وابن حبان (500) وعبد الرزاق (19457) والبيهقي (203/9)

871- أخرجه البخاري (6258) ومسلم (2163) والبيهقي (5207) والترمذي (3301) وابن حبان (503) والنسائي (386) والطيحاوي (2069)

والبيهقي (4/11948)

﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم جواب میں ”علیکم“ کہو۔

(872) وَعَنْ أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ - عَبْدَةَ الْأَوْثَانِ - وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک محفل کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان اور مشرکین جو بتوں کے پجاری تھے اور یہودی موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ (متفق علیہ)

بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ وَقَارَقَ جُلُوسَاءَهُ أَوْ جَلِيسَتَهُ

باب 139: جب کوئی شخص محفل سے کھڑا ہو یا اپنے ساتھی یا ساتھیوں سے جدا ہونے لگے تو

سلام کرنا مستحب ہے

(873) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَنْتَهَيْتُمْ أَحَدَكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ، فَلْيَسِّرِ الْأُولَى بِأَحَقِّ مِنَ الْآخِرَةِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی محفل میں پہنچے تو سلام کرے اور جب اٹھنے لگے تو پھر سلام کرے کیونکہ پہلا دوسرے سے زیادہ حقدار نہیں ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ الاسْتِئْذَانِ وَالْآدَابِ

باب 140: اجازت طلب کرنا اور اس کے آداب کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بِيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا﴾ (النور: 27)،  
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اے ایمان والو! ایسے گھروں میں جو تمہارے گھر نہ ہوں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لو (اور اجازت لیتے ہوئے) انہیں سلام نہ کرو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ (النور: 59).

872- بخاری (4566) مسلم (1798) نسائی فی المغازی ترمذی فی الاستیعاد (الطراف مری)

873- اخرج احمد (3/7145) وابوداؤد (5208) والترمذی (2715) والنسائی (10200) وابن حبان (494)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور جب تمہارے بچے بالغ ہو جائیں تو وہ بھی اجازت مانگیں جیسے اُن سے پہلے والے (یعنی بڑے) اجازت مانگتے ہیں۔"

(874) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَالْأَفَارِجُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین مرتبہ اجازت مانگی جائیگی اگر تمہیں اجازت مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ واپس چلے جاؤ۔ (متفق علیہ)

(875) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا يُجْعَلُ الْاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿ حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اجازت لینے کا حکم اسی لیے دیا گیا ہے تاکہ (گھر میں موجود افراد پر) نگاہ نہ پڑے۔ (متفق علیہ)

(876) وَعَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ، فَقَالَ: "أَلَيْحَ؟" فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَادِمِهِ: "أُخْرِجْ إِلَى هَذَا فَعَلِمَهُ الْاسْتِئْذَانُ، فَقُلْ لَهُ: قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَدْخُلْ؟" فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَدْخُلْ؟ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

﴿ حضرت ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہوا عامر سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے ہمیں یہ بات بتائی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ اس وقت گھر میں موجود تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا میں اندر آ جاؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے اپنے خادم سے کہا تم باہر اس کے پاس جاؤ اور اسے اجازت لینے کا طریقہ بتاؤ اور اسے بتاؤ کہ تم کہو السلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں؟ اس شخص نے یہ بات سن لی تو وہ بولا السلام علیکم! کیا میں اندر آ جاؤں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اندر آنے کی اجازت دی تو وہ اندر آ گیا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(877) عَنْ كِلْدَةَ بْنِ الْحَنْبَلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ خَلَّتْ عَلَيْهِ 874- اخرج مالك (1797) احمد (4/11029) وابوداؤد (6648) ومسلم (2153) وابوداؤد (5180) والترمذی (2699) وابن ماجه (3706) وابن حبان (5810) والطحاesy (2164) وعبد الرزاق (19423) والبيهقي (339/8)

875- بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجه عبد الرزاق 19431 داری 197/2 ابن ابی شیبہ 756 بخاری اذہب مفرد 1070 طبرانی

5663 بیہقی 338/8

876- اخرج ابوداؤد (5177) واسنادہ صحیح

877- صحیح الاسناد اخرج احمد (5/15425) وابوداؤد (5176) والترمذی (2719) والنسائی (4/6735)

وَلَمْ أَسْلَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ارْجِعْ فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، ءَاذْخُلْ؟" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت کلدہ بن حبیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں اندر آیا اور میں نے سلام نہیں کیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور کہو السلام علیکم! کیا میں اندر آسکتا ہوں؟۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ إِذَا قِيلَ لِلْبُسْتَانِ: مَنْ أَنْتَ؟ أَنْ يَقُولَ: فُلَانٌ، فَيَسْبِي نَفْسَهُ بِهَا يُعَرِّفُ بِهِ مِنْ أَسْمٍ أَوْ كُنْيَةٍ وَكَرَاهَةِ قَوْلِهِ: "أَنَا" وَنَحْوَهَا

باب 141: اس بات کی وضاحت: سنت یہ ہے جب اجازت دینے والا شخص دریافت کرے کہ کون ہے؟ تو آدمی جواب دے کہ فلاں ہوں، یعنی اپنا نام بتائے جس کے ذریعے اس کی پہچان ہو یا جس کنیت کے ذریعے اس کی پہچان ہوتی ہو (وہ بیان کرے) اور "میں ہوں" کہنا مکروہ ہے (878) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الْمَشْهُورِ فِي الْإِسْرَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثُمَّ صَعِدَ بَنِي جَبْرِيلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، ثُمَّ صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ وَالثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ وَسَائِرُهُنَّ وَيُقَالُ فِي بَابِ كُلِّ سَمَاءٍ: مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: جِبْرِيلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی مشہور حدیث میں جو شب معراج کے بارے میں ہے بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر جبریل مجھے ساتھ لے کر آسمان دنیا پر چڑھے اس کا دروازہ کھلایا تو دریافت کیا گیا کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جبریل! دریافت کیا گیا آپ کے ساتھ کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد (ﷺ)! پھر وہ مجھے ساتھ لے کر دوسرے آسمان پر چڑھے اور اس کا دروازہ کھولنے کے لئے کہا تو دریافت کیا گیا کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جبریل دریافت کیا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ حضرت محمد (ﷺ) اسی طرح تیسرے چوتھے اور تمام آسمانوں پر ہر آسمان کے دروازے پر پہنچی پوچھا گیا کہ کون ہے تو انہوں نے جواب دیا: جبریل (متفق علیہ)

(879) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيْلِ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ، فَبَجَعْتُ أَمْسِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ، فَالْتَفَتَ لِرَأْسِي، فَقَالَ: "مَنْ هَذَا؟" فَقُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

878- أخرجه أحمد (6/17850) والبخاری (3207) ومسلم (164) والنسائي (774) وابن حبان (48) والبيهقي (120/1) والهيثمی (377/2)

879- بخاری فی الاستسقاء والاستسقاء فی الإسلام فی الایمان نسائی فی الیوم واللیلہ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک رات میں باہر نکلا تو نبی اکرم ﷺ تنہا چل رہے تھے میں نے چاند کے سائے میں چلنا شروع کر دیا۔ آپ نے مڑ کر مجھے دیکھا اور فرمایا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: ابوذر (متفق علیہ) (880) وَعَنْ أُمِّ هَانِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ وَقَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ، فَقَالَ: "مَنْ هَذِهِ؟" فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ام ہانیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ اس وقت غسل کر رہے تھے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ تانا ہوا تھا۔ آپ نے دریافت کیا کون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں ام ہانی ہوں۔ (متفق علیہ)

(881) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَقَّقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: "مَنْ هَذَا؟" فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: "أَنَا أَنَا؟" كَأَنَّهُ كَرِهَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دروازے پر دستک دی۔ آپ نے دریافت کیا کون ہے۔ میں نے عرض کی: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں ہوں! میں ہوں! گویا آپ نے اس بات کو ناپسند کیا۔ (متفق علیہ)

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَشْيِيتِ الْعَاطِسِ إِذَا حَمَدَ اللَّهَ تَعَالَى وَكَرَاهِيَةِ تَشْيِيتِهِ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ تَعَالَى وَبَيَانِ الْأَدَابِ التَّشْيِيتِ وَالْعُطَاسِ وَالتَّكَاوُبِ

باب 142: چھینکنے والے کو جواب دینا جب اس نے اللہ کی حمد بیان کی ہو مستحب ہے اور جب اس نے حمد نہ بیان کی ہو تو اس وقت جواب دینا مکروہ ہے، چھینکنے کا جواب دینے کے آداب کا بیان اور جماعتی وغیرہ کا حکم

(882) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّكَاوُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ مَسْمِعُهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَأَمَّا التَّكَاوُبُ فَإِنَّهُ هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَنَاقَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدِّهِ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَنَاقَبَ ضَحِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

880- أحمد (2/26962) والبخاری (280) ومسلم (336) والنسائي (225) وابن ماجه (460)

881- أخرجه أحمد (5/14446) والبخاری (6250) ومسلم (2155) والبيهقي (5187) والترمذی (2711) والنسائي (6/10160) وابن ماجه (3709) وابن حبان (5808) والهيثمی (340/8)

882- أخرجه أحمد (3/7602) والبخاری (3289) والبيهقي (5028) والنسائي (214) وابن حبان (598) والطحاوي (2315) والبخاری (928)

والنكاح (4/7683)

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے تو جب کسی شخص کو چھینک آئے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے تو ہر مسلمان پر لازم ہے جس نے اس حمد کو سنا ہو کہ وہ اسے جواب میں کہے۔ یرحمک اللہ (اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے) جہاں تک جمائی کا تعلق ہے تو یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے تو جب کسی شخص کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے وہ اسے روکنے کی کوشش کرے کیونکہ جب کوئی شخص جمائی لیتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

(883) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

﴿ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس کا ساتھی "یرحمک اللہ" کہے جب وہ اسے "یرحمک اللہ" کہے تو پہلے شخص کو یہ کہنا چاہئے۔ "يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ" (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت پر ثابت قدم رکھے اور تمہارے معاملات درست کرے)۔

(884) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمَّتُوهُ، فَإِنْ لَمْ يَحْمِدِ اللَّهَ فَلَا تُشَمَّتُوهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کسی شخص کو چھینک آئے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے تو تم اسے جواب دو اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہ کرے تو تم اسے جواب نہ دو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

(885) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَمَّتَ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ، فَقَالَ الْآخَرُ: لَمْ يُشَمِّتْهُ: عَطَسَ فَلَانٍ فَشَمَّتْهُ، وَعَطَسْتُ فَلَمْ تُشَمِّتْنِي؟ فَقَالَ: "هَذَا حِمْدُ اللَّهِ، وَأَنْتَ لَمْ تَحْمِدِ اللَّهَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ."

﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے چھینکا۔ آپ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا: اور دوسرے کو جواب نہیں دیا جس کو آپ نے جواب نہیں دیا تھا اس نے عرض کی: فلاں شخص نے چھینکا تو آپ نے اسے جواب دے دیا۔ جب میں نے چھینکا تو آپ نے جواب نہیں دیا۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ

883- أخرجه البخاري (6224)

884- أخرجه أحمد (7/19716) ومسلم (2992)

885- أخرجه أحمد (4/11962) والبخاري (2621) ومسلم (2991) والابوداؤد (5039) وابن حبان (600) والطحاوي (2052) وابن ماجه

(3713) وعبد الرزاق (19678) والدارقطني (283/2) والحميدي (1208)

کی حمد بیان کی تھی اور تم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی تھی۔

(886) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ وَصَحَّ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِئِهِ، وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ، شَكَ الرَّأْيِي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب چھینکتے تھے تو آپ اپنا ہاتھ یا کپڑا اپنے منہ پر رکھ لیتے تھے اور آواز کو پست کر دیتے تھے۔

راوی کو شک ہے اس میں لفظ "خَفَضَ" اور "غَضَّ" میں سے کون سا استعمال ہوا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (887) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَزُجُّونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَيَقُولُ: "يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

﴿ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودی نبی اکرم ﷺ کے سامنے چھینک مارا کرتے تھے۔ انہیں یہ آرزو ہوتی تھی کہ نبی اکرم ﷺ ان سے یہ کہیں: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرنے لیکن آپ یہ کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے معاملات کو ٹھیک کر دے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(888) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا تَنَاقَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْسِكْ يَدَهُ عَلَى فِئِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے کیونکہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَصَافَحَةِ عِنْدَ اللَّقَاءِ وَبَشَاشَةِ الْوَجْهِ وَتَقْبِيلِ يَدِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَتَقْبِيلِ وَلَدِهِ شَفَقَةً وَمَعَانِقَةَ الْقَائِمِ مِنْ سَفَرٍ وَكَرَاهِيَةِ الْإِنْجَنَاءِ

بَابُ 143: ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا اور خندہ پیشانی کا مستحب ہونا

886- أخرجه ابوداؤد (5029) والترمذي (2745) واسناده حسن

887- أخرجه أحمد (6/19603) والابوداؤد (5038) والترمذي (2739) والنسائي (233)

888- مسلم (2995) أحمد (4/11889) ابوداؤد مگر اس میں الفاظ کا ذرا سا فرق ہے ابن ماجہ۔



کسی شخص کا کسی نیک آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینا اپنی اولاد پر شفقت کا اظہار کرتے ہوئے اسے بوسہ دینا سفر سے آنے والے شخص کے گلے ملنا مستحب ہے اور جھکنا مکروہ ہے۔

(889) عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ قَنَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لَأَنَسٍ: أَكَانَتْ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں مصافحے کا رواج تھا انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(890) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ جَاءَ كُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ" وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب اہل یمن آئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں۔

(راوی کہتے ہیں) یہ وہ پہلے لوگ تھے جو مصافحہ کی رسم لے کر آئے تھے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(891) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَمَّا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَمِعَانِ فَبَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب بھی دو مسلمان ملتے ہیں اور وہ مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کی بخشش ہو جاتی ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(892) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرَّجُلُ مِمَّا يَلْفِي أَخَاهُ، أَوْ صَدِيقَهُ، أَيْتَحَنَّنِي لَهُ؟ قَالَ: "لَا". قَالَ: أَفَلَا تَرِي أَنَّهُ يُقْبَلُ؟ قَالَ: "لَا". قَالَ: فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ؟ قَالَ: "نَعَمْ".

رواہ الترمذی، وقال: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے ایک شخص اپنے بھائی

889- أخرجه البخاری (2663)

890- أخرجه أبو داؤد (5213)

891- أخرجه احمد (6/18572) والبوداؤد (5212) والترمذی (2727) وابن ماجہ (3703)

892- أخرجه احمد (6/18114) والترمذی (2742) والسنائی (4089) وابن ماجہ (3705)

سے ملتا ہے یا دوست سے ملتا ہے تو کیا وہ اس کے سامنے جھکے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں اس نے دریافت کیا کیا وہ اسے گلے لگا کر اسے بوسہ دے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں اس نے دریافت کیا کیا وہ اس کا ہاتھ تھام کر اس سے مصافحہ کرے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں!

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(893) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ يَهُودِيُّ لَصَاحِبِهِ: اذْهَبْ بِنَارِي هَذَا النَّبِيِّ، فَاتَّبِعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آثَابٍ بَيِّنَاتٍ... فَلَمَّا كُنَّا الْحَدِيثُ إِلَى قَوْلِهِ: فَقَبَّلَا يَدَهُ وَرَجَلَهُ، وَقَالَا: نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت صفوان بن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا میرے ساتھ ان نبی کے پاس چلو وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دونوں نے آپ سے نو نشانوں کے بارے میں دریافت کیا، اس کے بعد پوری حدیث ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک اور قدم مبارک کو بوسہ دیا اور کہا ہم یہ گواہی دیتے ہیں آپ نبی ہیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور ان کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(894) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قِصَّةً، قَالَ فِيهَا: فَكَذَّبْنَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک واقعے کے بارے میں فرماتے ہیں: جب ہم نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوئے تو ہم نے نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(895) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، فَاتَّاهُ فَفَرَّغَ الْبَابَ، فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُرْ ثَوْبَةٍ، فَأَعْتَقَهُ وَقَبَّلَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے، نبی اکرم ﷺ اس وقت میرے ہاں موجود تھے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، نبی اکرم ﷺ اٹھ کر ان کی طرف گئے

893- أخرجه احمد (2/5902) والبوداؤد (6247) والترمذی (1722) وابن ماجہ (3704) والبخاری (101/7)

894- أخرجه احمد (2/5902) والترمذی (1722) وابن ماجہ (3704) والبخاری (101/7)

895- أخرجه الترمذی (2741) اسناد ضعیف ہیں۔

آپ اپنے کپڑے کو کھینچتے ہوئے گئے۔ آپ نے انہیں گلے لگایا اور ان کو بوسہ دیا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(896) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحْضَنْ

مَنْ الْمَعْرُوفَ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو۔

تمہارا اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا ہو۔

(897) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبِلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَا يَرْحَمَ لَا يَرْحَمُ!" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا تو اقربع بن حابس

نے کہا میرے دس بچے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی ایک کا بھی بوسہ نہیں لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر

رحم نہیں کیا جاتا۔



20  
کتاب  
مجموعہ

# صحیح بخاری شریف

جلد 8

حکامی

قدوة علماء المحققين  
زودة فضاء المحدثين

المختار من صحيح البخاري

أدام الله تعالى مساليه وبارك أيامه ولياليه

احادیث نبویہ کی سب سے مستند کتاب کا عام فہم آسان سلیس با محاورہ ترجمہ

امام محمد رضا خان کی تعلیقات علی البخاری

کا ترجمہ وضاحتی الفاظ کے ہمراہ

صحیح بخاری • کتاب الادب والقرآن • صحابہ کرام کے آثار  
میں موجود • تابعین ائمہ تبریز کے اقوال • امام بخاری کی فقہی و فقہی آثار

مجلہ افراد • اشخاص • قبائل • بلاد و اماكن • دیگر کی

مفصل فہرستیں پہلی مرتبہ منقشہ شہود پر

ایک لکھی خدمت جس کی عربی، فارسی، اردو میں کہیں ہی کوئی ہی مثال نہیں ملے گی



بیت العلوم و تحقیق

شبیر برادرز  
فون: 042 7246006